بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد رسول اللہ

محبت رسول ﷺ سے لبریز اکابر علماء دیوبند کے عقیدہ

کے موضوع پر (مجموعہ)

مرتب محمد عمر فاروق صدیقی

مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی
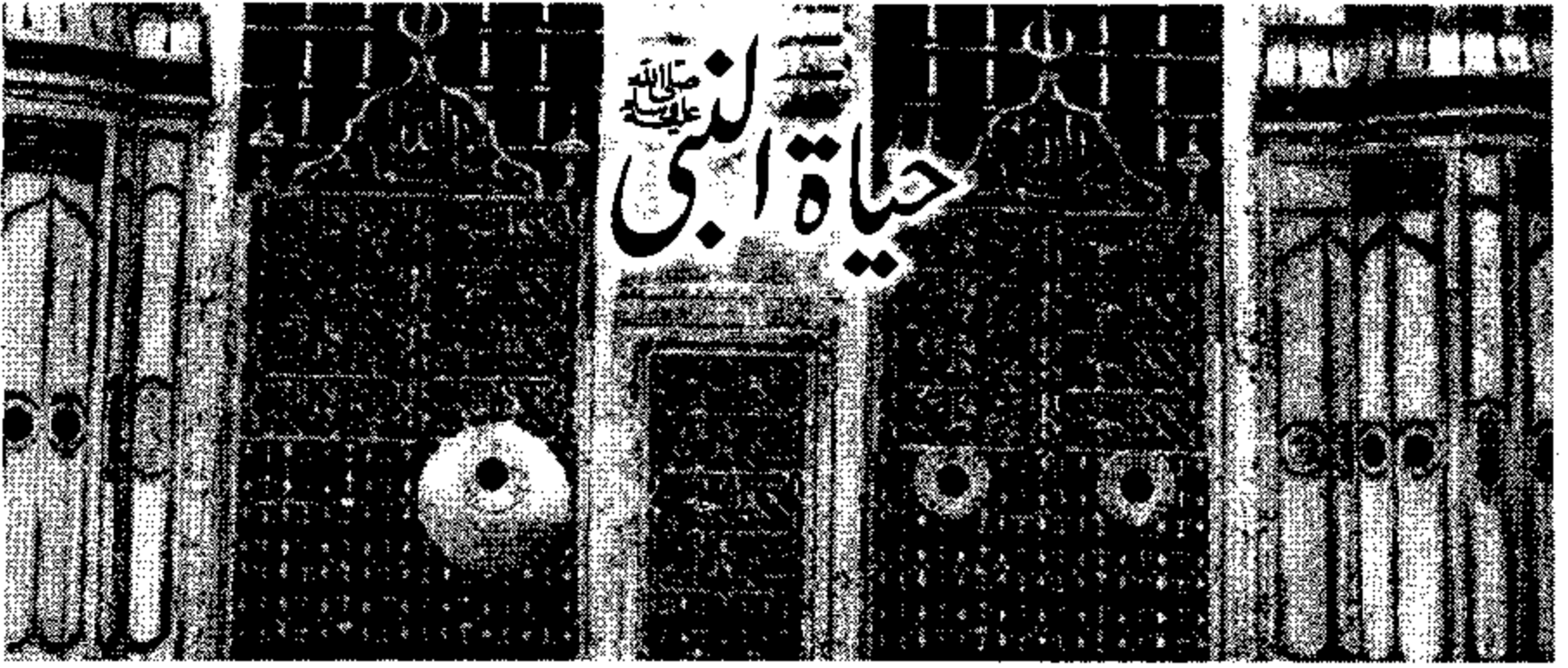
نام کتاب .... (عقیدہ حیاۃ النبیؐ پر مجموعہ) یادگار خطبات

مرتب .... محمد عمر فاروق صدیقی فاضل نصرۃ العلوم گوجرانولہ

مقدمہ .... مولانا مہر محمد میانوالوی

اشاعت اول............ ستمبر ۲۰۰۳ء......دوئم ستمبر ۲۰۰۴ء

تعداد .... ۱۱۰۰ صفحات ۴۳۲

ہدیہ .... ۱۹۰ روپے

ملنے کے پتے

 مکتبہ عثمانیہ بمقام بن حافظ جی ضلع میانوالی ☆ کتب خانہ اشرفیہ موتی مسجد میانوالی

 کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی ☆ شیخ القرآن کیسٹ ہاوس فہد پلازہ میانوالی

 دفتر خدام اہل سنت والجماعت مدنی مسجد، چکوال ☆ مکتبہ فاروقیہ تلہ گنگ

 مکتبہ فریدیہ، ای سیون، اسلام آباد ☆ یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

 کتب خانہ مجیدیہ ☆ دارالحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ☆

 مکتبہ اسلامیہ بھکر روڈ جھنگ ☆ مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور ☆ ادارہ اسلامیات انارکلی بازار لاہور

 مکتبہ قاسمیہ ۱۷، اردو بازار، ☆ کتب خانہ شان اسلام اردو بازار لاہور

 مکتبہ سید احمد شہید ☆ مکتبہ مجددیہ، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

 اسلامی کتب خانہ ☆ بنوری ٹاؤن نمبر 5 کراچی

 مکتبہ رشیدیہ جی ٹی روڈ ساہیوال شہر

 مکتبہ العارفی جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد ☆

 مکتبہ اہلسنت گلی نمبر 6 منشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد

 والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ ☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ

 ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانولہ ☆

 مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی نمبر 4 کراچی 25

اجمالی نظر میں یادگار خطبات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

احقر!......اپنی اس حقیر کوشش کو اپنے تمام

محترم ومکرم اور مشفق اساتذہ کرام کے

نام منسوب کرتا ہے......!

جن کی شفقتوں اور دعاؤں نے بندہ کو اس میدان

میں قدم رکھنے کے قابل بنایا......

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام اساتذہ عظام کے علم وعمل اور

انکی عمر میں برکت عطا فرمائے......اور انکا سایۂ عاطفت

عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے!......

اور مجھے کار خیر کی مزید توفیق عنایت فرمائے۔

آمین! ثم آمین

گر قبول افتد............زہے عز وشرف

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ' و نصلی علی رسولہ الکریم...... اما بعد!

اللہ جل شانہ' کا ہم پر بہت بڑا فضل وکرم ہے کہ ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا...... پھر ہمیں اپنے پیارے محبوب سرور کائنات رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سید الاولین والاخرین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا تاج پہنایا...... پھر ہمارا مذہب اہل السنّت والجماعۃ علمائے دیوبند میں انتخاب فرما کر ہمیں دین حق کو سمجھنے کی توفیق بخشی...... اس پر اس رحیم وکریم ذات کا جتنا شکر ادا کیا جائے...... کم ہے......!

قرب قیامت ہے ہم آج اس پُرفتن دور سے گزر رہے ہیں...... ہر طرف بے حیائی، فحاشی، عُریانی کا سیلاب نظر آتا ہے...... ہر روز ایک فتنہ اپنی نئی شکل میں نمودار ہوتا دکھائی دیتا ہے...... اس بات کا انکار نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ ہی میں سبائی سازش سے فتنوں کا آغاز ہو چکا تھا...... لیکن اِس دور کے فتنے کچھ زیادہ خطرناک دکھائی دیتے ہیں...... کیونکہ اُس دور کا فتنہ علانیہ قرآن وسنت کا انکار (منافقت کا لبادہ اُوڑھے بغیر) کرتا تھا...... کچھ دین کی سمجھ رکھنے والا شخص بھی سمجھ جاتا تھا کہ فلاں چیز کا انکار کر رہا ہے...... جبکہ اس دور کا فتنہ ایک بغل میں قرآن وحدیث لیکر ...... دوسری بغل میں گمراہی والی چھری سے...... قرآن وسنت کے مفہوم کو اپنی عقل پر پرکھتے ہوئے امت مسلمہ میں انتشار وافتراق کا بیج بوتا ہوا نظر آتا ہے...... شب وروز توحید و سنت کا عنوان دیکر اہل السنّت والجماعۃ کے نقطہ نظر اور مسلک علماء دیوبند سے ھٹ کر ...... قران وحدیث کے مفہوم کو بگاڑ کر سادہ لوح عوام الناس میں پیش کرتے ہوئے ...... پوری امت مسلمہ پر مشرک کا فتویٰ صادر کرتے ہوئے دکھائی دیتا نظر آتا ہے......

میں تفصیل میں نہیں جاتا...... کیونکہ میرے اکابرین نے (اپنی تصانیف اور) اپنے خطبات میں بہت کچھ بیان کر دیا ہے...... جو آپ کے سامنے میرا ترتیب دیا ہوا ''مجموعہ یادگار خطبات...... مماتیت کے آئینہ میں'' بفضل تعالیٰ آپکے مطالعہ سے اظہر من الشمس ہو جائے گا...... کہ کتنا بڑا گمراہ فتنہ جو ہماری صفوں میں داخل ہو کر معتزلہ کے جراثیم سے آلودہ...... عقل کا پجاری لفظ توحید کی لگام ڈالے ہوئے قرآن وسنت کے مفہوم کی دھجیاں بکھیر رہا ہے......

افسوس!...... اس کے باوجود کہ رحمت دو عالم ﷺ کے روضۂ مقدسہ میں حیاتِ مطہرہ اور دیگر جو اہل سنت والجماعت کے ہاں اجماعی عقائد ہیں...... انکو عام معمولی اختلافی مسئلہ کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے...... اس کے برعکس مماتیت کے ہاں یہ مسئلہ توحید اور شرک کا ہے...... جبکہ تمام اہل سنت والجماعت کے جو مسلّم عقائد ہیں انکی تفصیل موضوع: (مماتیت کی حقیقت) میں ملاحظہ فرمائیں......

انکے گمراہانہ عقائد ہونے کے باوجود پھر بھی بعض افراد انکو اپنی جماعت میں ساتھ ملا کر کام کرنے کو ناپسند نہیں سمجھتے...... جبکہ ایسے افراد پر پہلے انکے عقائد درست کرنے پر زور ومحنت کرنی چاہیے...... جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ ایسے افراد دار العلوم دیوبند و دیگر اکابر علمائے دیوبند کے فتویٰ کے مطابق اہل سنت والجماعت سے خارج و گمراہ ہیں...... ایسے اشخاص پہلے اپنا مسلک صحیح کریں پھر دفاع صحابہؓ پر کام کرنا چاہیے!...... تاکہ نجات کی کرن نصیب ہو...... کیونکہ عقائد صحیحہ پر ہی نجات کا دارومدار ہے......

آج اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ اہل السنت والجماعۃ علماء دیوبند کے عقائد ونظریات جو کہ قرآن وسنت اور اجماع امت کے عین مطابق ہیں...... انکو عام کیا جائے...... تاکہ بزرگان علماء دیوبند کے عقائد کی صحیح ترجمانی مسلمانوں کے سامنے آجائے...... اور انکے بارے میں کوئی گمراہ فرد سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکے......

اور نہ ہی کوئی شخص علمائے دیوبند پر غلط عقائد و نظریات کا الزام لگا کر اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو سکے......

اسی بات کے پیش نظر بندہ ناچیز نے اس مقدس عنوان پر خطبات کی صورت میں مواد......علماء کرام، طلباء عظام اور عوام الناس کے استفادہ کیلئے لانے کا ارادہ کیا...... جو بفضل اللہ تعالیٰ پہلی جلد آپکے ہاتھوں گلدستہ کی شکل میں مزین ہے......

یہ بات ملحوظ رہے کہ بعض بیان پنجابی میں تھے عوام الناس کی آسانی کے لئے احقر نے عام فہم انداز میں مرتب کئے ہیں...... نیز نعرہ جات اور تکرار والے جملے حذف کر دیئے ہیں...... نیز بعض الفاظ پنجابی میں جملے کی سجاوٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے تبدیل نہیں کئے ......تا کہ قارئین احسن انداز میں بات کو سمجھ سکیں......

آخر میں اُن تمام دوست احباب کا تہہ دل سے تشکر گزار ہوں جنہوں نے جس صورت میں بھی تعاون کیا اور حوصلہ افزائی فرمائی......اللہ تبارک و تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے... آمین...... اور محترم اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ اپنی بساط کی حد تک کتاب کو اغلاط سے مبرا کرنے کی سعی کی گئی...... تاہم شاید کچھ کوتاہیاں نظر آئیں تو ''بندہ تو خطا کار ہے'' اسکو مدنظر رکھتے ہوئے احقر کی راہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں...... اللہ جل شانہٗ تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائیں ...

آمین!...... برحمتك یا رب العالمین

کچھ نہ کچھ لکھتے رہو تم وقت کے صفحات پر
نسل نو سے اک یہی تو رابطے رہ جائیں گے

خادم علماء دیوبند

احقر

Mufti Hameedullah Jan
Chairman Darul Ifta
AL JAMIATUL ASHRAFIA
Shahrah -e- Ferozpur, Lahore - Pakistan
Tel #: 042 - 7531581
Cell #: 0333 - 4241816

المفتی حمید اللہ جان
رئیس دارالافتاء
الجامعۃ الاشرفیۃ
شاہراہ فیروز پور روڈ لاہور پاکستان

Date / تاریخ ۱۲/۵/۰۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد :-

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

اس دور پر فتن میں جبکہ اسلام کے خلاف ہر طرف سے سازشوں کی مسلسل یلغار ہے ان سازشوں میں سے ایک خطرناک سازش یہ ہے کہ اسلام کے مسلمہ عقائد کے بارہ میں عوام کو شکوک و شبہات میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ ان مسلمہ عقائد میں سے حیات انبیاء کرام علیہم التحیات والتسلیمات ہے اہل حق کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم انتقال کے بعد اپنے قبروں میں زندہ ہیں اب کچھ نیم ملا خطرہ ایمان اہل حق کو بدنام کرنے کیلئے دیوبندیت کے لبادہ میں اس مسلمہ عقیدہ کو متنازع فیہا بنا کر عوام کو گمراہ کر کے دیوبندیت کو بدنام کرتے ہیں اللہ کریم مولانا حافظ محمد عمر صدیقی فاروقی صاحب کو جزاء خیر دے کہ انہوں نے "یادگار خطبات" کے نام سے اس مسلمہ عقیدہ کی مفصل و مدلل وضاحت کے بارہ میں ملک کے نامور خطیبوں کی تقریروں کو جمع کر کے حسین ترتیب سے زیور طباعت سے آراستہ کیا۔ اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ تحقیق کے ساتھ ساتھ عوامی انداز میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اللہ کریم اس خدمت کو قبول فرما کر ذریعہ ترقی دارین بنا دے آمین

حمید اللہ عفی عنہ
خادم الحدیث والافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ

عظیم سکالر......ابن محدث اعظم پاکستان
حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی صاحب مدظلہٗ
شیخ الحدیث مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اس بات پر چودہ سو برس سے امت مسلمہ کا اجماع چلا آرہا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد مبارکہ وفات کے بعد قبروں میں محفوظ ہیں اور عالم برزخ میں ان کی ارواح مقدسہ کا اجساد مبارکہ کے ساتھ تعلق بدستور قائم ہے......جس کی وجہ سے وہ قبر پر حاضری دینے والوں کا سلام خود سماعت فرماتے ہیں......مگر کچھ عرصہ سے بعض حضرات نے اس متفقہ اور اجماعی عقیدہ سے انحراف کر کے تشتت وافتراق کا بازار گرم کر رکھا ہے اور قرآن کریم کی بعض آیات کی من مانی تشریحات کے ذریعہ عام مسلمانوں کے ذہنوں کو مسموم کرنے میں مصروف ہیں......اکابر علماء دیوبند کثر اللہ جماعتہم نے مختلف مواقع پر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ علماء دیوبند کا عقیدہ اس بارے میں وہی ہے......جو قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں امت کے جمہور علماء کرام کا چلا آرہا ہے

عزیز محترم محمد عمر فاروق صدیقی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالہ سے دور حاضر کے چند بزرگوں کے خطبات کو مرتب کر کے کتابی صورت میں شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے...... جو نئی نسل کو اس عنوان پر جمہور علماء امت کے موقف سے آگاہ کرنے کی اچھی کوشش ہے۔

اگر چہ آج کے دور میں جب کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالم استعمار کی

فکری، تہذیبی اور ثقافتی یلغار عروج پر ہے اور زیادہ ضرورت ان مسائل پر کام کرنے کی ہے جن کا تعلق اسلام اور ملت اسلامیہ کے دفاع سے ہے..... مگر جزوی مسائل پر جب ایک طرف سے تشدد اور سختی حد سے بڑھ جائے تو دوسرے فریق کے لئے خاموش رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں اس ''مجموعہ خطبات'' میں بعض مواقع پر زبان اور لہجے کی شدت کو اسی ''ردعمل'' پر محمول کرنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ عقائد اور ان کی تعبیر و تشریح کے باب میں عام مسلمانوں بالخصوص نئی نسل کو بعض حلقوں کے ''تفردات'' کا شکار ہونے سے بچایا جائے اور جمہور علماء امت کے اجتماعی دھارے سے وابستہ رکھنے کی ہر ممکن سعی کی جائے۔ کیونکہ فتنوں کے اس دور میں سلامتی اور تحفظ کا راستہ یہی ہے۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبولیت سے نوازیں اور امت مسلمہ کے تمام گروہوں اور طبقات کو توفیق دیں..... کہ وہ اپنی ترجیحات کا از سرِ نو جائزہ لیتے ہوئے اسلام اور ملت اسلامیہ کو عالمی استعمار کی طرف سے درپیش خوفناک چیلنج کے مقابلہ کے لئے خود کو آمادہ و تیار کر سکیں۔ آمین یا رب العالمین!

ابو عمار زاهد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

۱۹ جولائی ۲۰۰۳ء

تقریظ

استاذ العلماء حضرت مولانا **قاری ظفر اقبال** صاحب مدظلہ'

شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ' و نصلی علی رسولہ الکریم...... اما بعد!

(عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ کے موضوع پر یادگار خطبات) عزیزم عمر فاروق صدیقی صاحب کی نئی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے...... عقیدہ مذکورہ مسلمات اہلسنت والجماعت میں سے ہے۔ اکابر اہلسنت والجماعت نے کسی وقت بھی اس عقیدہ سے تغافل نہیں برتا...... اول زمانہ میں جب انہی گمراہ فرقوں نے امام ابوالحسن اشعریؒ پر انکار حیات کا الزام لگایا تاکہ اپنے باطل عقیدہ کو چلا سکیں تو مسالک اربعہ کے علماء کرام نے اس کا رد کر کے امت کو اس گمراہی سے بچایا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی پاسداری اکابر علماء دیوبند سے یوں کرائی کہ اس فتنہ کے دوبارہ تازہ ہونے سے پہلے ہی اس پر ایک دستاویز جو عرب و عجم کے علمائے کرام سے مصدقہ ہے...... پیش کرادی جس کا نام **المُھنّد علی المفنّد** ...... ہے۔

لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحی من حی عن بینہ

مستقل تصانیف کے ساتھ ساتھ اکابر نے اس مسئلہ کو اپنے خطبات کا بھی موضوع بنایا ہے...... خطبات کے تعارف کیلئے حضرات موصوفین کا نام ہی کافی ہے...... جن میں سے اکثر کے علمی و عملی مقام اور ان کی دینی خدمات کو لوگ جانتے ہیں......

عزیزم شاگرد محمد عمر فاروق صدیقی صاحب نے افادہ عام کے لئے ان کو کتابی شکل دے دی ہے تاکہ دور و نزدیک والے سب ان سے مستفید ہو سکیں......

اللہ تعالیٰ موصوف کی خدمات کو قبول فرمائے۔ چند الفاظ فہرست دیکھ کر لکھے ہیں اللہ تعالیٰ بعد الطبع اصل کتاب خلائق کیلئے باعث ہدایت فرمائے۔

والسلام

محبت رسول ﷺ سے لبریز یادگار خطبات پر تبصرہ نگاروں کے شاندار تاثرات

عقیدہ حیات النبی ﷺ پوری امت کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے۔ اکابر علماء دیوبند کی تصنیفات وتالیفات میں بھی اس عقیدہ کو اہلسنت والجماعت کی پہچان قرار دیا گیا ہے اسی عقیدہ اہلسنت والجماعت کو اُجاگر کرنے کے لئے اکثر حاضر کے جید علماء کرام کے خطبات کا مجموعہ مرتب کیا ہے مسئلہ حیات النبی ﷺ کو سمجھنے کیلئے انشاء اللہ یہ خطبات کافی وشافی ہونگے۔

(اقتباس از تبصرہ ماہنامہ الخیر ملتان نومبر 2003ء)

عقیدہ حیات النبی ﷺ عقائد ضروریہ میں سے ایک اہم عقیدہ ہے جس کے منکر کو اکابر علماء دیوبند اور دارالافتاء دارالعلوم دیوبند نے اہلسنت والجماعت اور دیوبندیت سے خارج قرار دیا ہے۔ اس کتاب میں ترتیب دیئے گئے علماء کرام کے خطبات میں اس عقیدہ کی مفصل بحث موجود ہے۔ ان خطبات کو موضوع کی مناسبت سے یکجا کر کے شائع کرنا ایک عمدہ اور نافع کوشش ہے۔ طلباء وعلماء اور خطباء سب ہی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

(اقتباس از ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اکتوبر 2003ء)

عقیدہ حیات النبی ﷺ شروع سے اجماعی چلا آ رہا ہے اکابر علماء دیوبند متفقہ طور پر اس عقیدہ کے حامل اور داعی رہے ہیں زیر نظر تبصرہ کتاب یادگار خطبات انہی بزرگوں کی کاوشوں کا ایک نمونہ ہے اس کتاب میں مختلف علماء کے گیارہ خطبات کو جمع کیا گیا ہے جو سب حیاۃ النبی ﷺ کے مختلف گوشوں پر حاوی ہیں ان خطبات میں نبی علیہ السلام کی بعد از وفات حیات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اس موضوع سے تعلق رکھنے والے احباب کے لئے بالخصوص اور دیگر عوام کے لئے بالعموم یہ کتاب مفید ہے

(ماہنامہ انوار مدینہ لاہور اکتوبر 2003ء سے اقتباس)

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنے قبور میں زندہ ہونا امت مسلمہ کے مسلمات میں سے ہیں۔ تاہم ایک ناعاقبت اندیش گروہ اس اجماعی مسئلہ میں جمہور اہل علم کی تحقیق سے روگردانی کرتے ہوئے۔ افتراق وانتشار کا باعث بن رہا ہے۔ اسی بناء پر ہر دور کے محققین عقیدہ حیات النبی ﷺ کے اثبات کیلئے تحریراً وتقریراً خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں زمانہ قریب کے مشائخ کے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے حوالہ سے یادگار خطبات موجود ہیں۔

(اقتباس از تبصرہ ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور جنوری 2004ء)

پیش نظر یادگار خطبات حیات النبی ﷺ کے موضوع پر علماء کرام کے منتخب خطبات کا مجموعہ ہے۔ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر انتہائی عام فہم اور دلچسپ کتاب ہے۔ ہر لائبریری اور خطیب کی ضرورت ہے۔

(تبصرہ ماہنامہ آب حیات لاہور اگست 2004ء)

عنوانات	صفحہ

﴿خطاب نمبر ۲﴾

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمہ اللہ

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ
﴿خطاب نمبر ۸﴾	
مفکر اسلام علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ	
﴿موضوع﴾ حیات انبیاء	۳۲۵
خطبہ	۳۲۶
تمہید	۳۲۶
مماتیت کی دلیل اور اسکا جواب	۳۲۷
اموات غیر احیاء پر شاندار روشنی	۳۲۹
ایک مثال......!	۳۳۱
مماتیت کی دلیل	۳۳۵
پہلی دلیل کا جواب	۳۳۵
دوسری دلیل کا جواب	۳۳۶
دلیل اول......!	۳۳۸
دلیل ثانی......!	۳۳۸
دلیل ثالث	۳۳۹
ایک اعتراض اور اسکا جواب	۳۴۰
منکرین حدیث کا ایک مغالطہ	۳۴۱
عرض اور علم میں فرق کی مثال	۳۴۲
کیا مسئلہ حیاۃ النبیؐ اختلافی ہے؟	۳۴۳
اختلافی مسئلہ کسے کہتے ہیں؟	۳۴۴

عنوانات	صفحہ
صدیق اکبرؓ نے وفات کے بعد آقاؐ کو خطاب کیوں کیا؟......!	۳۴۵
سماع النبویؐ میں مٹی کے فاصلے حائل نہیں ہوتے......!	۳۴۶
آقاؐ کی روح مبارکہ کیلئے افضل مقام	۳۴۶
حضورؐ کے ہاتھ کی برکت سے خشک تنے میں آثار حیات......!	۳۴۷
سماع احیاء اور سماع موتیٰ میں کوئی جوڑ نہیں......!	۳۴۸
عظیم گناہ شرک ہے......!	۳۴۹
صدیق اکبرؓ نے آقاؐ کو وفات کے بعد بوسہ کیوں دیا......؟	۳۵۰
مماتیوں کی گستاخی......!	۳۵۰
کیا قرآن میں کوئی لفظ زائد ہے	۳۵۰
نبیؐ کی حیات پر تعجب کیوں؟......!	۳۵۲
آقاؐ کا جسم اطہر محفوظ ہونے کی کیفیت	۳۵۳
ایک سوال......!	۳۵۳
الجواب......!	۳۵۴
دوسرا سوال......!	۳۵۵
الجواب......!	۳۵۵

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ

مقدمہ

محقق اہلِ سنت مولانا مہر محمد میانوآلوی
فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
متخصص فی علوم الحدیث بنوری ٹاؤن کراچی

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہٖ الکریم ......

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الدین عنداللہ الاسلام ......

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں مقبول اور پسندیدہ دین وہی اسلام ہے..... جو سابق تمام ادیان کا ناسخ قرآن وسنت میں مذکور..... اور خاتم المرسلین والمعصومین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام دنیا میں پڑھایا اور پھیلایا ہوا ہے..... آپ سے سوا لاکھ صحابہ کرامؓ نے سیکھا پھر انہوں نے تابعین شاگردوں کو پڑھایا اور انہوں نے تبع تابعینؒ کو زیور تعلیم سے آراستہ کرکے..... یہ محمدی امانت تمام دنیا تک پہنچادی..... ان تینوں طبقات (صحابہؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ) کوحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر القرون اور سب امت سے بہترین فرمایا ہے..... اہل السنت والجماعت ان ہی کا نام ہے۔ جو حضور علیہ السلام کی سنت خلفاءِ راشدینؓ کی عظمت اور تمام صحابہ کرامؓ کے اعمال حسنہ پر کاربند ہیں..... جب حضور علیہ السلام نے یہود ونصاریٰ اور اپنی امت کے گمراہ ۷۱/۷۲/۷۳ فرقوں کا ذکر فرمایا..... تو ناجی صرف ایک جماعت کوفرمایا جومَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی (ترمذی، احمد، ابوداؤد) کا

مصداق......سنت نبوی اور جماعت رسول کی تابعدار ہوگی۔قرآن کریم بھی ان کومومنین کہتا اوران کے طریقہ کے خلاف چلنے والوں کوجہنم کی وعید سناتا ہے......**و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ**......ہدایت واضح ہو چکنے کے بعد جوبھی رسول پاک علیہ السلام کی مخالفت کرے......اور **ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولیٰ و نصله جهنم** (پ ۵ ع ۱۴)......مومنین کی راہ کے سوااورراہ پر چلے......تواسے ہم جانے دینگے جدھر جائے پھراسے جہنم میں پھینکیں گے

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی لاتعداد ارشادات میں......انکی ہی اتباع کا حکم دیتے، مخالفین و شیطان کالقمہ اوردوزخ کا ایندھن بتاتے ہیں۔

مشکوۃ شریف میں "کتاب وسنت کی پابندی" کے باب سے ۴ احادیث ملاحظہ ہوں

(۱) میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی اوراللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوگا جو جماعت سے الگ ہوادوزخ میں پھینکا گیا (ترمذی)

(۲) مسلمانوں کی بڑی اکثریت (جوقرآن وسنت کی پابند ہو) کے ساتھ چلو جوالگ ہوادوزخ میں پھینکا گیا (ابن ماجہ)

(۳) جس نے بالشت بھر جماعت سے علیحدگی کی تو اسلام کی رسی گلے سے نکال دی (احمدابوداؤد)

(۴) شیطان مسلمان کے لئے بھیڑیا ہے۔وہ علیحدہ بکری کی طرح اسے کھاجاتا ہےتم الگ گھاٹیوں (فرقوں) سے بچو جماعت اورعام نیک مسلمانوں سے وابستہ رہو (احمد)

اس لئے امت کے صلحاء،فقہاء،محدثین،مفسرین،اہل تصوف اورعلماء متکلمین، اہل سنت والجماعۃ ہی......کے طریقہ سنیہ پر چلتے اورفروعات میں تمام تر باہمی اختلافات کے باوجود......اصول دین اورعقائدسلف صالحین سے سرموانحراف نہیں کرتے......اوراپنی نجات اورذخیرہ ایمان واعمال ان کی اتباع ہی کوجانتے ہیں......

گمراہ فرقوں کی پہچان:

ہر گمراہ فرقہ کی پہچان یہی ہے...... کہ وہ قرآن وسنت کی تشریح خود ساختہ اور اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ مسلمہ ائمہ دین اور فقہاء، مجتہدین، محدثین، مفسرین کی کلی یا اکثریتی آراء کو کوئی وقعت نہیں دیتا...... بلکہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ وہ چند آیات یا چند احادیث کی آڑ میں سب اکابر امت کو بلا دھڑک غیر مومن کافر مشرک گستاخ اور گمراہ کہتا ہے...... دوسری تیسری صدی ہجری میں...... یہ لوگ قدری، معتزلی، جہمی، رافضی، خارجی، غالی، اور بدعتی کہلاتے تھے...... اب بھی ان ناموں کے علاوہ سبائی، نیچری، منکر حدیث پرویزی، ختم نبوت کے منکر قادیانی اور اتباع سلف صالحین سے گریزاں اتباع اہلسنت اور تقلید واعتماد خیر القرون سے انحراف کرنے والے، روافض کی بدعات اور ہندوانہ رسوم کو ہی اپنا دین وایمان اور پہچان بتانے والے...... بہت سے فرقے انگریز کے دور اقتدار میں پیدا ہو کر مسلمانوں کی عظیم اکثریت کو تتر بتر کر رہے ہیں...... اللہ تعالیٰ ان سب گمراہ فرقوں کے شر سے مسلمانوں کو بچائے اور قرآن وسنت میں خیر القرون کی تابعداری نصیب فرمائے......

برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کا غلبہ:

برصغیر کو ملتان تک گو پہلی صدی میں محمد بن قاسم نے نور اسلام سے جگمگایا...... پھر تیسری، چوتھی صدی سے سلطان محمود غزنوی، شہاب الدین غوری، شمس الدین التمش، خاندان تغلق، خلجی غلامان، ایبک سلاطین مغلیہ اور پھر احمد شاہ ابدالیؒ نے پے در پے فتوحات کر کے پورے ہندوستان پر ۱۰۰۰ برس تک پرچم اسلام لہرائے رکھا...... یہ سب حنفی مسلک کے پیروکار مسلمان فرمانروا تھے۔ اور حنفی فقہاء اسلام بھی گلستان نبوت کی قرآن وسنت سے آبیاری کرتے رہے...... نیز بیسوں اولیاء کرامؒ اور صوفیاء عظام کی تبلیغ وتربیت سے کروڑوں ہندو حلقہ بگوش اسلام ہوئے...... اسلام اور مسلمانانِ ہندان سب بزرگوں کا...... یہ احسان پراز ایمان فراموش نہیں کر سکتے (رحمھم اللہ)۔

تاہم کسی قوم کی جبلت وفطرت میں سے..... تبدیلی ایک عرصہ تربیت کے بعد آتی ہے.....اور خاص قسم کے افراد مسلسل جانفشانی سے غیر مسلموں کی..... اندرونی صفائی کرپاتے ہیں۔ اسلئے بہت سے نومسلموں سے ہندی آبائی..... رسوم دور نہ ہوسکیں اس محنت میں ولی سرہند حضرت مجدد الف ثانی ..... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ..... سلطان اورنگ زیب عالمگیر پھر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی..... حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی .....شاہ ولی اللہ ؒ کے چاروں صاحبزادے، آپ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید..... شاہ محمد اسحاق اور سید احمد شہید بریلوی رحمہم اللہ نے تبلیغ، تعلیم وتربیت اور جہاد..... ہر میدان میں بھرپور کردار ادا کیا.....۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد زبردست قربانی سے..... یہ علمی ورثہ اور ایمانی دولت دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور کے.....مقدر میں آئی اور انہوں نے ہزاروں علماء، صلحاء، مناظر، مبلغ، مجاہد، صوفی، سیاستدان تیار کر کے..... قرآن وسنت کے چمنستان اور قرون اولیٰ کے اسلام کو انگریز طاغوت کی دست وبرد سے بچالیا..... کفر کی قید وتسلط سے آزاد..... آج برصغیر کے ۶۰ کروڑ مسلمانوں کو اس پر فخر کرنا چاہئے.....

علماء دیوبند کٹر سُنی ہیں:

علماء دیوبند کی پہچان اور مثال صاف پانی کی طرح ہے..... جس میں رنگ مزہ بو نہیں ہوتی..... انہوں نے سنت وفقہ اور قدیم عقائد اسلام کو پورا..... اپنایا۔ قرآن وسنت میں مذکور فقہائے امت کی معمول کوئی بات چھوڑی نہیں۔ ہندی رسوم اور رواجی بدعات قریب نہ آنے دیں..... امت مسلمہ کو صراط مستقیم پر لگا دیا..... منت ونذر خدا کے نام پر دینے مصائب میں اسے پکارنے کا درس دیا..... تو قبر پرست جہلاء میں کھلبلی مچ گئی..... دربار انگلش کے اعلیٰ حضرت نے ان پر وہابیت..... گستاخی اور کفر کے الزام تراش کر حسام الحرمین جیسی بوگس کتاب لکھ ماری..... علماء حرمین اور دیگر عرب ممالک کے مستند مفتیان کرام نے .....اس کی تردید وتکذیب اور علماء دیوبند کے مسلک اہلسنت والجماعۃ

پر ہونے کی تصدیق و تائید پر ہمارے بزرگ حضرت مولانا خلیل احمد شارح ابو داؤد (بذل الجھود عربی) صدر المدرسین جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور نے بنام المھند علی المفند (ہندی تلوار بر مفتری کذاب) لکھ کر شائع کر دیا...... کفر ٹوٹا اور اہلسنت والجماعۃ حنفی دیوبندی مسلمان سرخرو ہوئے۔ اس کتاب پر (۳۰) اکابر علماء حرمین شریفین (۱۵) علماء مصر و شام و ممالک عرب (۲۴) اکابر علماء دیوبند حضرت شیخ الہند...... مولانا اشرف علی تھانویؒ...... مفتی ہند کفایت اللہ دہلوی اور مولانا عزیز الرحمٰن مفتی دار العلوم دیوبند سمیت کے دستخط ہیں۔ پھر بعد کے زندہ و مرحومین (۷۲) علماء دیوبند کی بھی تصدیق ہے جن میں مہتمم دار العلوم دیوبند قاری محمد طیب، مفتی اعظم محمد شفیع کراچوی، علامہ ظفر احمد عثمانی، حضرت محمد یوسف بنوری، مفتی جمیل احمد تھانوی رحمھم اللہ اور رد بریلویت پر سب سے بڑے مصنف و محقق مسلک علماء دیوبند کے متفقہ ترجمان علامہ محمد سرفراز خان صفدر شفاہ اللہ بھی شامل ہیں۔ گویا یہ کتاب مسلک علماء دیوبند کی ترجمان اور کسی بھی صحیح دیوبندی عالم دین کی پہچان ہے۔ اس سے انحراف علماء دیوبند سے ہی نہیں مسلک اہلسنت سے بھی خروج ہے۔

یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ اسوقت کی تالیف ہے...... جب سعودی انقلاب اور نجدی علماء کا ظہور نہ ہوا تھا۔ اس لئے اس میں بریلوی مسلک کی تائید ہے۔ کیونکہ حکومتوں کے انقلاب اور سیاسی نشیب و فراز میں مسلک اہلسنت میں ترمیم و تبدیلی نہیں ہوتی...... یہ باد مخالف سے اپنا رخ نہیں بدلتا...... عہد نبوت صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور ہر دور کے پابند قرآن و سنت و اجماع امت کے علماء کا مصدقہ دین اسلام چلا آ رہا ہے خود اب کے سعودی علماء بھی حنبلی مسلک کے مقلد ہیں اور چاروں فقہیں اپنے جامعات میں پڑھا رہے ہیں۔

یہ تو پوری مقلد امت کی تضلیل کرنے والے غیر مقلدین کا پروپیگنڈہ ہے جو سعودی حکام کے حاشیہ بردار اور زلہ خوار بن کر مالی مفاد حاصل کر رہے ہیں اور ہمارے توحیدی نوجوان ان سے متاثر ہو کر مسلک علماء دیوبند سے دور ہوتے جا رہے ہیں

(حفظھم اللہ عن شرھم)

احقر کا مسلکی معتدل مزاج:

میں علماء دیوبند اور امت میں تفریق برپا کرنے والے ان مسائل میں نہیں پڑتا مجھے حضرت شیخ بنوری رحمہ اللہ نے ''ملنسار اور صلح کل عالم'' خصوصی سند میں لکھا ہے۔ جو آج ہر غالی فرقہ کے ہاں گالی ہے۔ گوجرانوالہ میں حضرت قاضی شمس الدین مرحوم کے مدرسہ اور جلسوں میں شاہ صاحب مرحوم کی تقریریں بھی سنتا تھا...... علاقہ کے میرے ایک اشاعتی دوست مولانا محمد رفیق رحمہ اللہ کو جب حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ نے ۷۲ء میں تعلیم القرآن کی ادارت کے لئے مجھے بلانے کے لئے بھیجا تو میں مسلکی اختلاف کی بنا پر سب سے پہلے بڑے استاد محترم کی خدمت میں گکھڑ پہنچا۔ آپ نے خندہ پیشانی سے مجھے اجازت دے کر فرمایا!

''دین کی خدمت کرو کوئی تمہیں ہمارے خلاف استعمال نہ کرے'' یہی جملہ میں نے حضرت شیخ القرآن صاحب کو آ کر سنا دیا خوش ہو کر ہنسے اور فرمایا'' کہ اس اختلاف نے علماء دیوبند کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ تم ان کے خلاف کچھ نہ لکھنا''

۷۲ء۔ ۷۳ء ۷۴ء تا تحریک ختم نبوت احقر نے خوب اداریے اور مضامین لکھے آپ نے کسی پر ناگواری نہ کی بلکہ سرگودھا کے ایک شیعہ پرچہ نے ''مولوی غلام اللہ کی شرانگیزی'' کا عنوان دے کر میرے خلاف لکھا تو مولانا نے خوش ہو کر فرمایا'' دبی رکھ دبی رکھ'' یعنی ان کو خوب دبائے رکھو...... البتہ'' اکابر علماء دیوبند کی دینی خدمات'' ایک مضمون میں...... جب میں نے حضرت استاذیم صوفی عبدالحمید سواتی اور مولانا سرفراز خان صفدر مدظلھما العالی کی تمام تصانیف کا مفصلاً ذکر چھاپ دیا تو فرمایا'' اس تفصیل کی ضرورت نہ تھی یہ ہمارے معاصر ہیں اکابر نہیں ہیں''......

اس آپ بیتی سے مقصد یہ ہے کہ میں ملنسار اور صلح کن ہی ہوں...... اختلاف

کے باوجود رد فرق باطلہ کے فریضہ میں اکابر کے ساتھ ہوں، جیسے میرے مذکورہ بالا ہ ــ
شیخ حضرت مولانا حسین علی واں بھچروی ..... شاگرد گنگوہیؒ ..... کے مرید شاگرد تفسیر اور ردِ
شرک و بدعت میں جمعیۃ اشاعت التوحید والسنہ کے ساتھ رہے پھر مجبوراً جدا ہوئے۔ جیسے
خود شیخ القرآنؒ شاہ صاحب سے جگری دوستی کے باوجود ان کے مسلک پر نہ آ سکے اور ۶۲ء
..... میں حضرت قاری محمد طیبؒ کی عبارت پر مولانا قاضی نور محمدؒ آف قلعہ اور مولانا محمد علی
جالندھریؒ کی طرح دستخط کئے اور مسلک علماء دیوبند کے مناد ..... نعرہ (سر بکف سر بلند دیوبند
دیوبند) کے علم بردار مولانا ضیاء القاسمی رحمہ اللہ نے اختلاف کے باوجود شیخ القرآن اور ان
کے سٹیج کو نہ چھوڑا ..... تو ردِ روافض میں ان سے فی الجملہ دوستی پر جمعیۃ علماء اسلام کے
اکابر واصاغر مجھے بھی معذور سمجھیں ..... کالا سانپ مارنے کے لئے ہر ہتھیار کی ضرورت
ہے ..... مجھے گوجرانوالہ کے برعکس اپنے علاقہ میں یہ تلخ تجربہ ہوا کہ اس جماعت کے دو
اکابر تو اپنے اللہ سے جا ملے۔ اب یہ توحیدی نوجوان مختلف گروپ در گروپ ہو کر ..... کسی کی
دارو گیر سے آزاد ..... ہر سفید ریش پر اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ کی لاٹھی برسانے میں
خود مختار اور کسی مسلمان کو سلام کہنے سننے یا اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے دور دراز رہتے
ہیں ـــــ گویا اپنے [illegible] مشرک اور معاذ اللہ ابوجہل کا کنبہ جانتے اور کہتے ہیں۔

چونکہ یہ اپنے خیالات کے برعکس صحاح ستہ کی ہر صحیح حدیث کو بھی قرآن کے
مخالف کہہ کر جھٹلاتے ہیں ''کہ ہم قرآن کے خلاف کوئی حدیث اور کسی عالم محدث مفسر
رحمۃ اللہ کی بات نہیں مانتے'' کا نعرہ لگاتے ہیں لہٰذا میں اپنے ذوق و مزاج کے برخلاف
..... اور اپنی تمام تصانیف کے برعکس یہاں صرف آیاتِ قرآنی سے استدلال کر کے یہ بتاتا
ہوں کہ یہ صرف شیعہ مومن کی طرح ہیں جو ساڑھے تین اہلِ بیت (یعنی حضرت علی، فاطمہ،
حسنین رضی اللہ عنہم۔ حسنؓ کو آدھا اس لئے کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ سے صلح و بیعت
کر کے ان کی ناک کاٹ دی۔ ہر تبرا باز کہتا ہے ''میں حسنی نہیں ہوں حسینی ہوں) کو مان کر
باقی تمام اہل بیت اور تمام صحابہ کرام کا انکار کرتے ہیں ..... سب کو غیر مومن یعنی کافر جانتے

اور دوزخی مانتے ہیں...... اس لئے وہ بغض صحابہ میں مشہور ہیں......

اسی طرح یہ موحد بھی...... بریلویوں کی ضد میں آ کر (کہ وہ بھی اعلیٰ حضرت سے اختلاف رکھنے والے ہر مسلمان کو علانیہ کافر جانتے ہیں)...... حتی الامکان اتباع شرع نہ چھوڑو مگر میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ثابت ہے اس پر قائم رہنا ہر بڑے فرض سے بڑھ کر فرض ہے (وصایا شریف) اپنے سے اختلاف رکھنے والے ہر مسلمان کو مشرک کہتے ہیں اور چند آیات بے موقعہ اور سلف کی تفسیروں کے خلاف پڑھ کر سب دلائل سے

علماء دیو بند اور اہلسنت کے خلاف...... موحدوں کے مسائل:

(۱) زندگی کے جہان دو ہیں دنیا اور آخرت...... تیسرا نہیں...... کیونکہ قرآن میں ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ لَمَيِّتُوْنَ ☆ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُوْنَ...... کہ پھر تم مر جاؤ گے اور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے......

الجواب: یہ استدلال غلط ہے...... کسی مجمل آیت سے مفصل آیات کے مضامین کا انکار نہیں ہوسکتا۔ ورنہ یہاں سے پیدا ہو کر مرنے تک کی دنیوی حسی زندگی کا انکار ہو جائیگا...... کیونکہ اس سے پہلی آیت میں صرف رحم مادر میں زندگی کا مسئلہ مذکور ہے......

''پھر ہم نے یہ نطفہ معزز مقام پر ٹھہرایا پھر نطفہ کو خون بستہ بنایا پھر اسے بوٹی بنایا پھر اس پر ہڈیاں بنائیں پھر ان کو گوشت کا لباس بنایا پھر اسے خوبصورت شکل دی...... تو بہترین پیدا کرنے والا اللہ بہت بابرکت ہے پھر تم مر جاؤ گے'' الخ (پ ۱۸ ع ۱)۔

اب یہاں بچے کے پیدا ہو جانے کا ذکر ہی نہیں...... کیا تم ماں کے پیٹ سے ہی قبر میں پہنچ جاتے ہو...... خدا ایسے گمراہانہ استدلال سے بچائے

(۲) مرنے کے بعد بھی زندگی ہے:

اسی سورۃ مومنون ع ۶ کی ایک آیت یہ ہے...... ''کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے تو خدا سے کہتا ہے میرے رب! مجھے دنیا میں واپس بھیج تا کہ وہ نیک کام کر آؤں جو

نہ کیے تھے ایسا ہرگز نہ ہوگا یہ تو ایک بات ہے جو منہ سے کہہ رہا ہے اور ان (زندوں) کے آگے ایک برزخ اور آڑ ہے اس دن تک جس میں یہ (قبروں سے) اٹھائے جائینگے۔
(آیت ۱۰۰ پ ۱۸)

یہاں سے پتہ چلا کہ اس قبر اور عالم برزخ میں ہر مردہ انسان زندہ باشعور اور خدا (وفرشتوں سے) باتیں کرنے والا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ وہ دنیا میں واپس نہیں آسکتا اور قبر و برزخ میں اعمال کرنے کا نہ پابند ہے نہ وہ مقبول ہیں...... اگر تم کہو کہ یہ تو روح بات کررہی ہے وہ زندہ ہے...... تو یہ ایجاد بندہ ہے کہ کسی آیت وحدیث کا ترجمہ نہیں ہے...... کیا اس جہان میں صرف روح آئی ہے؟...... کیا صرف روح ہی واپس جاکر نیک اعمال کرے گی؟...... نہ تنہا روح عالم برزخ میں آئی ہے نہ تنہا وہ لوٹ کر نیک اعمال کرے گی...... نص قرآنی سے پتہ چلا...... کہ روح مع البدن ہی دنیا سے مرکر یہاں برزخ میں آیا یہی روح مع البدن ہی واپس جانے کی اپیل کررہا ہے جو نامنظور ہے...... روح کے بدن سے تعلق کا بالکل انکار کرنا اس آیت کا انکار کرنا ہے...... یہ بھی معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد...... حشر میں اٹھنے سے پہلے تیسرا عالم برزخ بھی ہے جس میں ایک قسم کی زندگی...... گفتگو کی قدرت اور ثواب وعذاب کا شعور وادراک اسے حاصل ہے...... یہی پوری امت محمدیہ کا عقیدہ ہے جس کے صرف جعفری رافضی منکر ہیں......

پارہ ۲۸ سورۃ منافقون کی ایک آیت کا ترجمہ پڑھ کر اپنا ایمان تازہ اور منافقت سے توبہ ہر مسلمان کو کرلینی چاہیے...... "اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے کچھ خرچ کرلو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک مہلت کیوں نہ دی تو میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں سے ہوجاتا"۔ آیت ۱۰

مولانا محمد امیر بندیالوی اقوال مرضیہ ۱۲۸ پر لکھتے ہیں...... حاصل یہ ہے کہ جہان تین ہیں دنیا...... برزخ...... دارالقرار...... ہر ایک کے احکام اللہ نے اس کے ساتھ

خاص کر دیئے ہیں......

۳۔عذاب قبر اسی زمینی قبر میں ہوتا ہے:

میں نے کئی پڑھے لکھے جاہلوں سے خود یہ سنا ہے...... کہ جی! اس قبر کے گڑھے اور زمین میں سوائے مٹی پانی معدنیات وغیرہ کے اور کچھ نہیں تو ہم کیوں عذاب قبر مانیں۔

الجواب: یہ قرآن و سنت کی لا تعداد آیات و احادیث کا مکابرہ ، انکار اور یومنون بالغیب کی تکذیب ہے...... خدا اس ضد اور کفر سے بچائے

درجن سے زائد آیات اسی قبر کا پتہ دیتی ہیں علین یا سجین میں کتاب مرقوم کا ذکر ہے...... کہ کراما کاتبین جنتیوں اور دوزخیوں کے اعمال نامے وہاں درج کرا دیتے ہیں۔ وہاں ان کی قبر بننے یا وہ آسمان میں کسی اور جگہ قبر بنا کر ان کو عذاب وثواب دینے کا ذکر نہیں کھتے صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ جن کی حسی قبر بنی ہے ان سے وہاں اور جن کا سمندر میں ڈوبنے ،آگ میں جلنے راکھ بنے ،درندوں پرندوں کے پیٹ میں گوبر بن جانے کا مقدر بنے گا تو ان سے وہاں نکیرین کا سوال و جواب اور ثواب وعقاب ہوگا۔اس وسعت کو علماء نے قبر برزخی سے تعبیر کیا ہے کہ بتعلق ارواح ان اجزاء کو بھی ثواب و عذاب ہوتا ہے۔ آسمان کی الگ قبر نہیں ہے پوری امت کا اتفاق ہے (دیکھئے شرح عقائد خیالی جلالی نبراس وغیرہ)......ہم مردہ کو دفن کرتے وقت بحکم رسول یہ آیت پڑھتے ہیں......

''ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تم کو پھر لے جائینگے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے'' (طٰہٰ ع ۳ آیت ۵۵ پ ۱۶)......اب جو ایک ماہ دورہ پڑھ کر ضدی لڑکے کہتے ہیں...... کہ جن کی قبر یہاں نہیں۔تو کہاں ہے؟ وہ اس آیت کا انکار کر دیں۔عبس (پ ۳۰) میں ہے ''پھر خدا نے اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا پھر جب چاہیگا اسے اٹھا نکالیگا۔

۴۔روح کا جسم سے غیر محسوس روحانی تعلق ہے:

اس پر بھی تمام اہلسنت کا اتفاق ہے صرف کرامیہ، معتزلہ، رافضہ گمراہ فرقے منکر ہیں۔دنیا

میں انسانوں کے ایک دوسرے سے اور چیزوں کے دوسری چیزوں سے لا تعداد تعلقات ہیں ہم سب کو مانتے ہیں...... پٹواری گرداور...... زمین کے متعلق کچھ کہہ دے ہمارا ایمان ہے حکیم و ڈاکٹر ہمارے اندرون بدن کے متعلق کچھ کہہ دے ہم ہزاروں روپے اسی وقت خرچ کر دینگے۔ ٹیلی فون کا نمبر صحیح مل جائے کوڈ بھی مل جائے تو ہم بات کر لینگے...... لاکھوں میل دور سیارات اور طیاروں کو بوقت ضرورت زمینی رابطہ سے نیچے اتار لیا جائیگا...... موبائل اور ریموٹ کنٹرول سسٹم کے ذریعے سینکڑوں افراد کو آلات سے تعلق جتلا کر قتل کر دیا جاتا ہے...... برقی شعاعوں فضائی لہروں سے دنیا ایک گھر بن گئی ہے...... یہ سب باتیں اور تعلقات ہم دیکھے سنے سمجھے بغیر یقیناً مان لیتے ہیں ورنہ دنیا ہم کو دقیانوسی اور بے وقوف کہے گی...... گویا سائنس کی ایجادات پر ہم ایمان لا چکے ہیں جو اسلام کے نہ سمجھ آنے والے عقائد کو قریب الفہم بناتی آ رہی ہے...... مگر شیعہ مومن کی طرح ہم ایسے کٹر موحد ہیں

کہ خدا تو فرما دے

۱۔ اللہ ایمان والوں کو کلمہ توحید پر دنیا میں اور آخرت (قبر) میں برقرار رکھے گا اور ظالموں کو بھٹکا دے گا (پ ۱۳ ع ۱۶، بخاری ترمذی کتاب التفسیر)

۲۔ اپنے گناہوں کی وجہ سے قوم نوح غرق ہوئی پھر آگ میں داخل ہوگئی (پ۲۹ ع ۱۰)

۳۔ فرعونیوں کو صبح و شام آگ پر پیش کیا جاتا ہے جب قیامت ہوگی تو ہم کہیں گے اے فرعون کے تابعدارو! اس سے بدترین عذاب میں داخل ہو جاؤ (پ ۲۴ ع ۱۰)

اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمائیں...... کہ قبر میں میت کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے آتے ہیں اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں (سوال کا جواب صحیح نہ دے) تو لوہے کے گرزوں سے اتنا سخت اسے مارا جاتا ہے...... کہ پہاڑ پر وہ لگے تو مٹی ہو جائے پھر اسے مارا جاتا ہے تو اتنا چیختا ہے کہ جن و انس کے سوا اسے ہر کوئی سن

سکتا ہے پھر وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں روح لوٹائی جاتی ہے(احمد ابوداؤد ومشکوۃ صفحہ ۲۶) بخاری و مسلم اور ابو داؤد کی حدیث میں ہے اگر انسان وہ چیخ سنے تو بیہوش ہو جائے......الخ......

تو ہمارے موحد بھائی ان آیات واحادیث کا انکار کردیتے ہیں کہ یہ تو قرآن و عقل کے خلاف ہیں یہ زندگی جو موت کے بعد قیامت سے پہلے متواتر آیات واحادیث میں مذکور ہے......اشاعۃ التوحید والے ہرگز نہیں مان سکتے مگر تعجب ہے کہ روح کا بدن سے تعلق تو نہیں مانتے......مگر اعمال کا مانتے ہیں......جو اعراض ہیں......جوھر نہیں ہیں۔یعنی وہ بدن و روح کے تعلق کے بغیر وجود میں آ ہی نہیں سکتے......تو پھر روح و بدن کا ثواب و عقاب میں تعلق نہ ماننا......کیسے صحیح عقیدہ ہوگا؟ اعمال کا تعلق یوں مانتے ہیں ''کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا بدن مبارک صحیح سالم قبر میں محفوظ ہے'' اتفاقاً صلحاء کی قبر کھلی نظر آئے تو بدن سالم نظر آ جائے گا......کفار وفساق کی قبروں سے ہڈیاں ملیں گی......کیوں؟ یہ نیک و بد اعمال کا اثر و تعلق ہی تو جتلا رہا ہے......اور اگر روح و بدن کا، ذات سے ذات کا تعلق قرآن وحدیث اور پوری امت کے اتفاق واجماع سے مانا جائے تو کیوں انکار کردیا جائے۔

بخاری کی روایت ہے کہ جب میت کو قبرستان کی طرف اٹھاتے ہیں تو نیک روح واپس آ کر کہتی ہے مجھے جلدی لے چلو، جلدی لے چلو......اور بُری کہتی ہے ہائے مجھے کہاں اور کیوں لے جارہے ہو۔

جب علیین وسجین میں اپنا مقام اور انجام دیکھ آئی ہیں......تو وہاں ہی رہتیں اپنے بدن کے پاس واپس کیوں آ گئی ہیں......معلوم ہوا کہ بدن سے خاص تعلق ہے۔نیکیوں کا سکھ اور مزہ دونوں کا ہوگا......اور برے کو عذاب روح مع البدن کے ساتھ ہی ہوگا۔خواہ روح اندر ہو یا باہر قبر میں رہے زائر کا سلام سنے یا علیین میں ہو یا جنت میں ہو......علی الاختلاف کسی بھی حالت اور مقام میں ہو......پوری امت اور اہلسنت تعلق روح بالبدن کی

قائل ہے۔ منکر کے پاس سوائے ڈھکوسلہ کے کوئی دلیل نہیں......

حنفی امام حضرت ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر ص ۱۵۰ پر لکھتے ہیں۔ ''روح کے بدن سے تعلق کی پانچ قسمیں ہیں

۱۔ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو......

۲۔ جب وہ دنیا میں پیدا ہو جائے......

۳۔ جب وہ سویا ہوا ہو۔ تو ایک لحاظ سے جدا ہوتا ہے اور ایک لحاظ سے تعلق رکھتا ہے......

۴۔ قبر اور برزخ میں تعلق۔ اگر چہ وہ بدن سے جدا ہو جاتا ہے اور الگ رہتا ہے مگر بالکل جدا نہیں ہوتا...... کہ اس کی طرف التفات وتوجہ نہ کرے کیونکہ حدیث میں ہے کہ قبر پر سلام کرنے والے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور حدیث بخاری میں ہے کہ لوگ جب دفنا کر واپس جاتے ہیں تو ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ یہ لوٹانا خاص ہے لازم نہیں آتا کہ قیامت سے پہلے پورا بدن زندہ ہو جائے۔

۵۔ بدن کے قیامت کے دن اٹھنے کا تعلق یہ سب سے کامل تعلق ہے...... کہ اب بدن کو موت نیند بگاڑ کبھی نہ ہوگا۔ برزخ و قبر میں صرف روح سے سوال نہیں ہوتا جیسے ابن حزم...... نے کہا ہے کہ یا بدن بلا روح سے ہوتا ہے دونوں کی تردید صحیح احادیث کرتی ہیں''

(۵) روضہ اقدس میں حضور علیہ السلام کی زندگی:

پوری امت اس کی قائل ہے...... فقہ حنفی کی تمام کتابوں میں حج سے قبل یا بعد باب زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر صلوٰۃ وسلام استدعا اور استشفاع کا ذکر ملتا ہے۔ ہماری نصابی کتاب نور الایضاح مصنفہ حسن بن عمار بن علی مصری شرنبلالی المتوفی ۱۱۹۹ھ میں ہے۔

فصل فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم...... و ما ھو مقرر عندالمحققین انہ صلی اللہ علیہ وسلم حی یرزق ممتع بجمیع الملاذ و

العبادات غیر انه حجب عن ابصار القاصرین عن شریف المقامات

(حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت مدینہ میں فصل)

محققین علماء اسلام کے ہاں یہ ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (قبر میں) زندہ ہیں۔ آپ کو رزق ملتا ہے تمام لذات وعبادات سے آپ فائدہ اٹھاتے ہیں...... فرق اتنا ہے کہ ہم جیسے شریف مقامات کو نہ دیکھ سکنے والوں کی نگاہ سے آپ اوجھل ہیں۔

اس پر قدیم و جدید ہر دور میں مستند کتابیں لکھی گئی ہیں کتاب الروح ابن القیم...... مقام حیات از علامہ خالد محمود...... تسکین الصدور از علامہ صفدر...... اور علامہ جلال الدین سیوطی کی شفاء الصدور اور تاج الدین سبکی کی شفاء السقام میں بہت کچھ دلائل ہیں۔ منکرین کے پاس اس ڈھکوسلہ کے سوا کچھ نہیں کہ دنیوی حسی ہے...... تو آپ باہر آ کر امت کی اصلاح و راہنمائی کیوں نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ فی الجملہ برزخی غیر مکلف زندگی ہے...... جیسے شہداء کی زندگی وہ جنت میں مانتے ہیں...... قبر مبارک بھی روضة من ریاض الجنه ہے۔ جنت زندوں کا مقام ہے مردوں کا نہیں جو آخرت کا بھی حصہ ہے...... اور خدا فرماتا ہے ''اور یقیناً آخرت آپ کی پہلی زندگی سے بہتر ہے'' (پ ۳۰ الضحیٰ) اولیٰ سے آخرت تک موت کا پل...... کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت'' اور آپ بھی وفات پانے والے ہیں وہ بھی وفات پانے والے ہیں'' کے تحت آپ نے پار کرلیا...... تو آپ قبر برزخ میں جنتی زندگی کیا دنیوی زندگی سے بہتر اور زندہ ہیں...... قیامت تک آپ کو بے حس پتھر کی طرح مردہ ماننا ضد و جہالت اور امت سے علیحدگی کے سوا کچھ نہیں۔ قبر پاک مردہ خانہ نہیں ہے۔

یہ موحد اپنے امام مولانا محمد امیر بندیالویؒ کی کچھ باتیں مان لیں تو بہتر ہو۔

الاقوال المرضیہ ص ۱۷ انبیاء علیہم السلام کی بعد از موت خصوصیات کے تحت ہے مثلاً

ا۔ قبض روح ارواح بعد از اذن ہوتا ہے۔ یہ بات دوسروں میں نہیں۔

۲۔ پیغمبر کو وہیں دفن کرنا چاہئے جہاں اس کی روح قبض ہو جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے معاملہ ہوا۔

۳۔اجتماعی صورت میں نماز جنازہ کا ادا نہ ہونا (دس دس صحابہؓ حجرہ عائشہؓ میں آ کر صلاۃ و سلام پڑھتے تھے جیسے زندگی میں پڑھتے تھے)۔

۴۔انبیاء کا بعد از وفات کئی دنوں تک قبر سے باہر پڑا رہنا تا کہ لوگ نماز جنازہ (بصورت صلاۃ وسلام) سے مستفید ہو سکیں۔

۵۔انبیاء کے اجساد کا زیر زمین قیامت تک محفوظ رہنا انبیاء علیھم السلام کے اجساد کو مٹی نہیں کھا سکتی۔

۶۔انبیا علیھم السلام کی ازواج مطہرات کا بعد از وفات انبیاء دوسری جگہ نکاح نہ کرنا وغیرہ ذٰلک

ہزاروں خصوصیات فرق مراتب کے اعتبار سے پائی جاتی ہیں جیسا کہ دنیا میں بحیوۃ دنیویہ فرق مراتب ان کو حاصل تھا...... آخرت میں بحیوۃ اخرویہ ان کو فرق مراتب نصیب ہوگا''......

میرے اشاعتی بھائی......! اگر اپنے امام کی یہ باتیں مان لیں...... تو پوری امت کی یہ دو باتیں بھی مان لیں کہ آپ قبر و برزخ میں صاحب حیات ہیں۔ زائر کا سلام سنتے ہیں ...... جیسا کہ ہم سب کے پیشوا مولانا حسین علیؒ کے استاد مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے لکھا ہے'' مگر انبیاء علیھم السلام کے سماع میں کسی کو خلاف نہیں اسی وجہ سے ان کو مستثنیٰ کیا ہے اور دلیل جواز یہ ہے کہ فقہاء نے بعد سلام کے وقت زیارت قبر شریف کے شفاعت مغفرت کا عرض کرنا لکھا ہے پس یہ جواز کے واسطے کافی ہے۔

(فتاوی رشیدیہ ص ۱۴۲ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

میرے عزیز و شاگرد اشاعتی بھائی......! اپنے اکابر سے خصوصیات انبیاء علیھم السلام کا یہ سبق سیکھ لیں...... تو پوری امت پر انک میت و انھم میتون کی لاٹھی برسانا

چھوڑ دینگے۔ (اللھم وفقنا و ایاھم لماتحب وترضیٰ)

۶۔مسئلہ سماع اموات:

یہ مسئلہ عہد صحابہ سے مختلف فیہ چلا آرہا ہے...... قطعی فیصلہ کرنا ناممکن ہے۔ حضرت رشید احمد گنگوہی سے سوال کیا گیا ''جب سماع موتی کے حضرت امام صاحب قائل نہیں پھر فقہاء حنفیہ تلقین میت کو کیوں تحریر کرتے ہیں۔

جواب: فرمایا مسئلہ سماع میں حنفیہ باہم مختلف ہیں......اور روایات سے ہر دو مذہب کی تائید ہوتی ہے......پس تلقین اسی مذہب پر مبنی ہے کیونکہ اول زمانہ قریب دفن کے بہت سی روایات اثبات سماع کرتی ہیں......اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اس باب میں کچھ منصوص نہیں اور روایات جو کچھ امام صاحب سے آئی ہیں شاذ ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۲۶۹)

اصل میں غلو دونوں طرف سے ہو رہا ہے......

(۱) نہ تو ہر مردہ ہر کسی کی ہر وقت ہر آواز سنتا ہے۔ کہ یہ چیز اسباب عادیہ کے خلاف ہے

(۲)۔ اور نہ کبھی کوئی بھی نہیں سن سکتا۔ جو سماع کا قائل ہو مشرک ہے یہ بھی غلو ہے......ان اللہ یسمع من یشاء اللہ اللہ جسے چاہے سنائے و مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ۔ قبر میں پڑے ہوؤں کو آپ سنانے والے نہیں...... پر بھی ایمان ہونا چاہئے۔

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ (سورۃ روم پ۲۱) فَاِنَّکَ لَاتُسْمِعُ الْمَوْتٰی کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

''ٹھیک اسی طرح اِنَّکَ لا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی کا مطلب سمجھو......یعنی حق تعالیٰ کی قدرت سے ظاہری اور عادی اسباب کے خلاف ہے۔ البتہ حق تعالیٰ کی قدرت سے ظاہری اسباب کے خلاف تمہاری کوئی بات مردہ سن لے......اس کا انکار کوئی مومن نہیں کر سکتا...... اب نصوص سے جن باتوں کا اس غیر معمولی طریقہ سے سننا ثابت ہو جائے گا......اسی حد تک ہم کو سماع موتیٰ کا قائل ہونا چاہئے...... محض قیاس کر کے دوسری باتوں کو

سماع کے تحت نہیں لا سکتے...... بہر حال آیت میں اسماع کی نفی سے مطلقاً سماع کی نفی نہیں ہوتی...... (واللہ اعلم)

موضح القرآن میں شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ فرماتے ہیں ''اور فرمایا تو نہیں سنانے والا قبر میں پڑے ہوؤں کو'' حدیث میں آیا کہ مردوں سے سلام علیک کیا کرو اور بہت جگہ مردوں کو خطاب کیا ہے...... اس کی حقیقت یہ ہے کہ مردے کی روح سنتی ہے اور قبر میں پڑا دھڑ وہ (تعلق رُوح کے بغیر) نہیں سنتا۔

۷۔ قبر میں میت کا حال ہم نہیں دیکھ اور سن سکتے:

عذاب قبر کا لوگ اس لئے انکار کرتے ہیں کہ وہ مشاہدہ میں نہیں آتا۔

جواب یہ ہے کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے تو آخرت کے سب احوال ایمان بالغیب پر مبنی ہیں...... میت ہمارے سامنے مرتا ہے ہم نہیں دیکھ سکتے (انفال پ ۱۰ ع ۳ کی آیت یہ ہے) ''کاش آپ دیکھتے کہ ظالم اور کافروں کی روحیں جب فرشتے قبض کرتے ہیں تو ان کے چہروں پر اور پشتوں پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں) چکھو عذاب جلانے والا یہ تمارے اپنے ہاتھوں کے اعمال کا بدلہ ہے۔ اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں''...... (پ ۷ ع ۱۷ کی آیت ہے) ''کاش تم دیکھتے کہ ظالم موت کی سختی میں ہونگے اور فرشتوں نے ہاتھ بڑھائے ہونگے کہ جانیں نکالو آج تمہیں ذلت کا بدلہ دیا جائیگا''۔ تو جیسے میت کا یہاں رونا پھڑکنا چیخنا جلنا ہمیں نظر نہیں آتا۔ تو قبر کا عذاب اٹھنا بولنا جلنا قبر کا تنگ ہونا یا مومن کا نعمتوں سے سرفراز ہونا قبر کا کھلا ہونا دلہن کی طرح بے فکر سونا ہمیں نظر نہیں آسکتا...... سورۃ یٰسین میں ہے...... من بعثنا من مرقدنا ہمیں اپنی خوابگاہ سے کس نے جگایا۔ نیند کو بھی موت کہا گیا ہے...... اور سویا ہوا (روح ناطقہ نکل جانے اور خواب میں عالم بالا کی سیر کرنے باوجود) مردہ نہیں سمجھا جاتا ہے۔ پس عالم برزخ و قبر میں روح کے تعلق کو فی الجملہ مثل نائم قبر میں زندہ اور ثواب وعقاب کا محل جانئے...... اور اس تعلق کو ماں کے پیٹ میں زندہ بچے

کی طرح جائے۔ من مات فقد قامت قیامته (جامع الصغیر) جو مر گیا اس کی قیامت آ گئی کی حدیث قبر کی زندگی کے آغاز سے سچی ثابت ہو جائے گی...... گو مکمل زندگی بچہ پیدا ہونے کی طرح قبر سے اٹھ کر ملے گی...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اللہ موت کے وقت جانوں کو قبض کرتا ہے۔ اور جن کو موت نہیں آتی، ان کی جان نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے...... تو جس پر موت کا فیصلہ ہوا ہوا سے تو روکے رکھتا ہے اور جو نہ مرے مقررہ وقت پر اس کی روح واپس کر دیتا ہے'' (پارہ ۲۴ رکوع ۲)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نیند بھی ایک قسم کی موت ہے۔ مگر جسمانی زندگی ختم نہیں ہوئی...... نبض اور سانس جاری ہے...... جو روح آسمانی اور نفسِ ناطقہ نکل گئی ہے ...... اس کا تعلق بدن سے برقرار ہے...... اگر اونچی آواز اور کھٹک ہو تو عالمِ بالا کی روح فوراً واپس آ جاتی ہے...... آدمی جاگ جاتا ہے...... اسی طرح خواب میں وہ روح ناپسندیدہ اور ڈراؤنی بات دیکھے تو بدن پھڑکتا اور آدمی لرز اٹھتا ہے...... پس اسی تجربہ اور مشاہداتی تعلق سے بعد از موت قبر و برزخ میں روح کے بدن سے تعلق کو بھی مانئے...... کسی آیت، حدیث اور امت کے متفقہ عقیدہ و ایمان کا انکار نہ کیجئے......

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو قبر و قیامت پر یقین اور جنت والی زندگی نصیب فرمائے...... دوزخ کے عذاب سے بچائے...... آمین!

مہر محمد عفی عنہ

خادم جامعہ قران وسنت بن حافظ جی ضلع میانوالی ۹/۷/۰۲

مسلک احناف
زندہ باد
بسم اللہ الرحمن الرحیم
مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۝
خطاب
مناظر اسلام
وکیل احناف
حضرت مولانا علامہ
محمد امین صفدر
رحمۃ اللہ علیہ
اوکاڑوی
موضوع
عقیدہ حیات النبی ﷺ فی القبر
ضلع بھکر ۱۹۹۱ء
یادگار خطبات
ناشر مکتبہ اسلامیہ حنفیہ
ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی

﴿خطبہ﴾

الحمد للہ و کفیٰ و الصلوٰۃ والسلام علی مَنْ لَا نبیَّ بعدہٗ ...... ولا نَبُوَّتَ بَعْدَہٗ ......وَ لاَ رَسُوْلَ بَعْدَہٗ ......وَ لا رِسَالَۃَ بَعْدَہٗ!

اما بعد !

اعوذ باللہ من الشطین الرجیم.☆ بسم اللہ الرحمن الرحیم☆

وَلا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ..... بَلْ اَحْیَاء'' وَ لٰکِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ☆

وقال رسول اللہ ﷺ الانبیاء احیاءٌ فی قبورھم یصلُّونَ.

صدق اللہ مولانا العظیم وبلّغنا رسولہُ النبیّ الکریم ونحن علیٰ ذٰلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین.

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ☆ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماًوارزُقْنِیْ فھما ☆

سُبْحٰنَکَ لَا عِلمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ط.

اللّٰھم صل علی سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ آل سیدنا و مولانا محمدٍ و بارک وسلم و صل علیہ .

تمہید:

دوستو اور بزرگو! پہلی دفعہ آپ کے علاقے میں آنے کا اتفاق ہوا۔ جیسا کہ آپ مولانا کا بیان سن چکے ہیں۔

آپ کے بیان سے اور آپ کے علاقے کی باتوں سے پتہ چلا کہ یہاں مسئلہ حیات النبی ﷺ کے بارے میں کچھ لوگ اختلاف کرتے ہیں اور کوئی تو انکار کر رہے ہیں.... دنیا میں جب بھی کوئی دو آدمی لڑیں یا دو فرقے لڑیں تو کچھ لوگ دونوں کو برا کہتے ہیں... کچھ لوگ اپنے فرقے کو اچھا کہتے ہیں اور دوسرے فرقے کو برا کہتے ہیں.... لیکن عقلمند آدمی سوچتا ہے کہ یہ دیکھیں کہ لڑائی شروع کس نے کی ہے اور لڑائی کی بنیاد کون بنا ہے... اگر اس طریقے سے بات کو سوچا جائے تو پھر انسان پتہ چلا سکتا ہے کہ دونوں میں سے قصوروار اصل میں کون ہے۔

یہ اختلاف کب وجود میں آیا؟

اب یہ اختلاف کب چلا؟ ۱۳۲۶ھ میں ایک آدمی ہندوستان سے مکہ مکرمہ پہنچا، مدینہ منورہ گیا اور اس نے جا کر وہاں کے لوگوں کو بتایا کہ ہمارے ملک میں ایک مدرسہ ہے جس کا نام دارالعلوم دیوبند ہے... ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نبی اقدس ﷺ اپنے روضہ اطہر میں حیات نہیں... مکہ اور مدینہ کے علماء نے جب یہ بات سنی تو انہوں نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا... انہوں نے کہا کہ دنیا کے ہر ملک سے مسلمان حج کرنے کے لئے مکہ مکرمہ حاضر ہوتے رہتے ہیں... مدینہ منورہ حضرت پاک ﷺ کے روضہ پاک کی زیارت کے لئے حاضری دیتے ہیں... اتنا عرصہ ہمیں مکہ اور مدینہ میں رہتے گزرا ہم نے آج تک یہ نہیں سنا... یہ تو سنا کہ بعض علاقوں میں جھوٹے نبی پیدا ہوئے.... یہ تو سنا کہ بعض علاقوں میں نبی ﷺ کی حدیث پاک کا انکار کرنے والے پیدا ہوئے.... لیکن یہ آج تک نہیں سنا کہ کسی علاقے کے لوگ آپ ﷺ کی حیات پاک کا انکار کرتے ہوں

اس لئے ہمیں تو جھوٹا معلوم ہوتا ہے... ان علماء نے سوالات لکھ کر دیوبند میں بھیج دیئے کہ ہم ان سے خود پوچھ لیتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ چھبیس (۲۶) سوالات کئے جن میں ایک یہ سوال بھی تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک میں حیات کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

المُهنّد علی المفنِّد پوری دنیا کے اہل سنت والجماعت کی ترجمان ہے:

حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ نے ان چھبیس (۲۶) سوالوں کے جواب لکھے... اس پر مدرسہ دیوبند کے مہتمم، ناظم اور تمام مدرسین نے دستخط کئے کہ یہ جو کتاب لکھی گئی یہ صرف مولانا خلیل احمد صاحبؒ کی ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ تمام علمائے دیوبند کے عقیدے ہیں... اس طرح مذکورہ کتاب وہاں پہنچی تو مکہ مکرمہ کے تمام علمائے کرام نے اس کتاب کی تصدیق کی جس میں عقیدہ حیات النبی ﷺ بھی موجود تھا... مدینہ منورہ کے بھی تمام علمائے کرام نے اس کی تصدیق کر دی اور اسی طرح جب شام اور مصر، حلب کے علمائے کرام نے بھی اس کتاب پر تصدیقات لکھیں... تو گویا اس دور میں المُهنّد علی المفنِّد نامی کتاب پوری دنیا کے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ رکھنے والوں کے عقیدے کی ایک مستند کتاب قرار پائی.... اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس نے یہ کہا تھا کہ علمائے دیوبند عقیدہ حیات النبی ﷺ کے قائل نہیں اس (بدبخت) نے جھوٹ بولا تھا اور علمائے دیوبند انبیاء علیہم السلام کی حیات کے قائل ہیں... اب اس کے لکھنے کے بعد یہ جھگڑا ختم ہو گیا اور ان لوگوں نے جھوٹ بولنا بند کر دیا... اب بھی میں نے (جنڈانوالے) مناظرے میں یہ کہا تھا کہ بھائی بات ختم کرنا ہی اچھا ہے زیادہ لڑنا اچھا نہیں۔

پوری دنیا میں علمائے دیوبند کے فضلاء موجود ہیں:

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ علمائے دیوبند نے کتاب وسنت کو جس طرح سمجھا ہے... ان کی خدمت کی ہے... اس کی مثال پچھلی صدی کی دنیا میں کہیں نہیں ملتی یہی وجہ ہے کہ مکہ مکرمہ

جائیں تو وہاں بھی دیوبند کے فضلاء پڑھا رہے ہیں مدینہ منورہ جائیں تو وہاں دیوبند کے فضلاء پڑھا رہے ہیں اور پوری دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اس مدرسے کے فیض کو جاری فرمایا... تو اس لئے جب ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ لوگ کتاب وسنت کے بہت بڑے عالم ہیں... پھر مکے والے قرآن جانتے تھے یا نہیں جانتے تھے؟ مدینے والے قران کو سمجھتے تھے یا نہیں سمجھتے تھے؟

مصر، شام اور حلب والے قرآن پاک کو سمجھتے تھے یا نہیں سمجھتے تھے؟ ان سب نے جب اس عقیدے پر دستخط کر دیئے تو ہمیں بھی اس بات کو مان لینا چاہیے کہ دونوں فریق اس کتاب پر دستخط کر دیں اور جھگڑا ختم کر دیں... کیوں کہ دو مولوی صاحبان لڑیں گے... اس کا یہ کبھی نتیجہ نہیں ہوگا کہ دس نئے آدمی نمازی بن جائیں بلکہ پانچ نماز پڑھنے والے ناراض ہو کر چلے جائیں گے... جی ہم کیا کریں مولوی صاحبان تو آپس میں لڑتے رہتے ہیں... ایسا ہوگا یا نہیں ہوگا؟ تو ہماری یہ لڑائی لوگوں کو دین سے دور تو کرے گی لیکن قریب نہیں کرے گی... تو جس کتاب نے اتنا بڑا فتنہ ختم کر دیا... مکہ، مدینہ، شام، مصر اور دیوبند کے سب علماء کے اس پر دستخط کر دینے سے بات ختم ہوتی ہے یا نہیں؟

مماتیوں کے ساتھ ایک مناظرہ کی جھلکیاں:

میں نے کہا ہم بھی دستخط کرتے ہیں آپ بھی دستخط کر دیں... نیلوی صاحب نے مولوی یونس صاحب وغیرہ نے ان سب نے انکار کر دیا کہ ہم اس کتاب پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں... میں نے کہا! اچھا یہ بتا دیں کہ اس میں یہ جو عقیدہ لکھا ہوا ہے حیات کا اور توسل کا یہ عقیدہ رکھنے والا کافر ہے یا فاسق؟ تا کہ ہمیں پتا چلے کہ ہم کس درجے کے گنہگار ہیں... پھر اس سے توبہ کرنے کی کوشش بھی کریں انہوں نے کہا کہ ہم فتوے دینے کے لئے یہاں نہیں آئے... میں نے کہا! کہ دیکھئے کہ ہم نے آپ کے بارے میں باقاعدہ لکھ کر دے دیا ہے ... اور مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری صاحب کے نام تین

سال سے کھلی چھٹی شائع کر رکھی ہے کہ جو شخص انبیآء علیہم السلام کی حیات کا قائل نہیں وہ قطعاً اہل سنت والجماعت سے خارج ہے... بدعتی ہے... نہ وہ سنی ہے اور نہ وہ حنفی ہے... ہم نے مناظرے میں بھی لکھ دیا اس کے بعد اس کو چھپوا کر بھی شائع کر دیا... دارالعلوم دیوبند سے بھی یہی فتویٰ آ گیا... تو میں نے کہا کہ آپ کی نماز علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟ مولانا خلیل احمد صاحبؒ کے پیچھے جائز ہے کہ نہیں؟ اب ہم نے مسئلہ چھپایا نہیں لیکن...

مماتیوں نے اپنا عقیدہ چھپایا:

انہوں نے چھپایا اور یہ بات لکھ کر دینے کے لئے تیار نہ ہوئے کہ ان لوگوں کے بارے میں ہم ان کو کافر کہتے ہیں یا فاسق کہتے ہیں؟ میری چونکہ کوشش یہی ہے کہ مسلمانوں کے درمیان کسی طریقے سے لڑائی ختم ہو جائے... میں نے کہا بھائی! میں تو چاہتا تھا کہ تم جس طرح زبان سے کہتے ہو کہ ہم دیوبندی ہیں... آپ بھی اس کتاب پر دستخط کر دیتے... جو علمائے دیوبند کی مسلمہ اور مستند کتاب ہے ہم بھی کر دیتے بات ختم ہو جاتی... انہوں نے کہا کہ ہم اس کے لئے تیار نہیں ہیں... میں نے کہا کہ چلو صلح کرنے کے لئے جھک جانا تھوڑا سا... جس سے مسلمانوں کی لڑائی ختم ہو جائے یہ اچھی بات ہے... چلو میں اور جھک جاتا ہوں میں نے کہا کہ جون 1962ء میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ نے جس تحریر پر دستخط کئے تھے اس تحریر پر میں بھی دستخط کر دیتا ہوں آپ بھی دستخط کر دیں۔

انصاف کی بات:

انصاف کی بات ہے... اس مسئلے کو ہم تقریروں اور اسٹیجوں میں عوام کے سامنے مت چھیڑیں اگر کوئی ہمیں چٹ لکھ کر بھیجے تو ہم وہی عبارت پڑھ کر سنا دیا کریں کہ بھائی! اس بات پر ہماری صلح ہے... اتنا ہمارا عقیدہ ہے اگر کوئی زیادہ چھان بین چاہتا ہے... تو مطالعہ کرے اس سے عوام میں لڑائی ختم ہوتی تھی یا نہیں ہوتی تھی؟ لیکن ان سب

نے وہاں یہ کہا کہ شیخ القرآنؒ والی جو تحریر ہے اس پر ہم دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں... ہم نے پوچھا اس کی وجہ؟

مماتیوں کا مولانا غلام اللہ خانؒ پر بہتان:

انہوں نے کہا ان کی یہ تحریر قرآن کے خلاف ہے... میں نے کہا کہ جب وہ تحریر قرآن کے خلاف لکھتے تھے تو ان کو شیخ القرآنؒ کا لقب کیوں دیتے ہو؟ جس رسالے میں وہ تحریر چھپی ہے اس کا نام ہے... تعلیم القرآن... اور کہتے ہو کہ عقیدہ جو لکھا ہوا ہے وہ قرآن کے خلاف ہے... تو جو فرقہ تعلیم القرآن نام رکھ کر قرآن کے برخلاف چھاپتا ہے لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے یا نہیں دے رہا؟ آخر کہنے لگے کہ اصل میں مولانا غلام اللہ خانؒ صاحب نے یہ ڈرتے ہوئے لکھ دیا تھا... میں نے کہا! کہ میں نے نہیں سنا کہ کبھی انہوں نے قادیانیوں سے ڈر کر ختم نبوت کا انکار لکھ دیا ہو یہ تو عقیدے کی باتیں ہیں... کسی غیر مقلد سے ڈر کر اونچی آمین کہنے کا مسئلہ شیخ القرآنؒ نے لکھ دیا ہو؟ جب فروعی مسائل میں بھی شیخ القرآنؒ نے اپنے دل کے خلاف کوئی بات نہیں لکھی... تو آپ یہ کیسے کہتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کے خلاف اور اپنے دل کے عقیدے کے خلاف دستخط کر دیئے... اب جھوٹ کے پاؤں تو ہوتے نہیں... پھر کہنے لگے جی اس کا ایک اور جواب ہے... میں نے پوچھا! وہ کون سا ہے؟ کہنے لگے کہ یہ عقیدہ منسوخ ہو گیا تھا جس پر شیخ القرآن نے 1962ء میں دستخط کئے تھے وہ عقیدہ منسوخ ہو گیا تھا... میں نے کہا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ آج تک میں نے یہی سنا تھا کہ عقیدے منسوخ نہیں ہوتے... اگر آپ نے یہ اصول بنالیا ہے کہ عقیدہ منسوخ ہو جاتا ہے... تو پھر مناظرے کی ضرورت نہیں...

توحید کا عقیدہ کب منسوخ کرنا ہے؟:

آپ ہمیں ایک لسٹ بنا دیں کہ توحید کا عقیدہ کس سال منسوخ کرنا ہے... ختم نبوت کا عقیدہ کس سال آپ نے منسوخ کرنا ہے... تا کہ ہمیں پتا چل جائے کہ چند سالوں

کے اندر سارے عقیدے شیخ القرآن کے منسوخ ہو جائیں گے اور آپ کو حق کس نے دیا کہ عقیدہ شیخ القرآن کا ہو اور منسوخ آپ کر دیں؟ اس کے بعد کہنے لگے کہ نہیں بحث ہونی چاہئے... میں نے کہا ٹھیک ہے اگر آپ صلح پر نہیں آتے تو پھر لڑائی تو ہے ناں؟ ہم تو چاہتے تھے کہ کسی طرح صلح ہو جائے میں نے کہا! یہ بتاؤ کہ لڑائی میری اور آپ کی ذات کی ہے یا دو جماعتوں کے عقیدے کی ہے؟ کیا میری اور مولوی یونس کی ذات کی ہے؟ جی نہیں! دو جماعتوں کی ہے ناں؟ جی ہاں میں نے اپنا عقیدہ پچیس کتابوں کے حوالے سے لکھ کر دے دیا۔ میں نے کہا! میری یہ تحریر آپ مشرق سے مغرب تک کسی ملک میں لے کر چلے جائیں جو بھی سنی کہلانے والا ہے وہ اس کو مانے گا جو کہ میں نے اپنی کتابوں سے لکھی ہے... جو عرب وعجم میں سنیوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں ... اور جن کو سنی پڑھتے ہیں؟ آپ بھی اپنا عقیدہ کسی ایسی کتاب سے لکھیں جو آپ کے مدارس میں باقاعدہ پڑھائی جاتی ہو... اور آپ کی ساری جماعت اس کو مانتی ہو... یہ بات معقول تھی یا غیر معقول تھی؟ (معقول تھی) میں نے بڑی غیرت دلوائی۔ میں نے کہا کہ مرزائی یقیناً جھوٹے ہیں لیکن ان کے عقیدوں کی کتاب موجود ہے۔ شیعوں کے عقائد کی کتاب موجود ہے جن میں ان کے عقائد درج ہیں۔ عیسائیوں کے عقائد کی کتابیں موجود ہیں۔ یہودیوں کے عقائد کی کتابیں موجود ہیں لیکن آپ حیران ہوں گے کہ ان کا عقیدہ دنیا کی کسی کتاب میں ہے ہی نہیں... لیکن ایک آپ کا فرقہ ایسا ہے جس کے عقائد کی کوئی کتاب دنیا میں موجود نہیں... مولوی محمد امیر صاحب اتراء والے (ضلع خوشاب) جو ان کی جماعت کے ہیں ... وہ کھڑے ہو گئے کہنے لگے ہمارے عقیدے کی کتاب موجود ہے... شرح عقائد نسفی... میں نے کہا! بالکل بات ختم ہو گئی آپ صفحہ لکھ دیں کہ شرح عقائد نسفی کے کس صفحہ پر آپ کا یہ عقیدہ لکھا ہوا ہے؟ کہنے لگا یہ نہیں لکھا ہوا اور لکھے ہوئے ہیں... میں نے کہا ! پھر وہ آپ کا اور ہمارا جو اختلافی عقیدہ جب وہ اس میں ہی نہ آئے.... اب اس میں کوئی مرزائی اٹھ کر مجھے کہہ دے کہ میرے عقیدے کی کتاب شرح عقائد نسفی ہے... لوگوں کے سامنے سچا ہونے کے لئے

تو مجھے حق ہے تا کہ اس سے پوچھوں کہ دکھاؤ کہاں لکھا ہے کہ نبی آ سکتا ہے ... اور اگر وہ نہ دکھا سکے تو وہ جھوٹ بولتا ہے یا نہیں؟ کوئی عیسائی کھڑا ہو کر کہے کہ شرح عقائد نسفی کتاب میرے عقیدوں کی ہے تو مجھے حق ہے اس سے پوچھوں کہ تو جو تین خدا مانتا ہے... باپ، بیٹا اور روح القدس یہ عقیدہ شرح عقائد میں کہاں ہے؟.. اور اب اگر وہ نہ دکھا سکے تو یہ بات ہو گی کہ اس نے جھوٹ بولا ہے... شرح عقائد کا... وہ ایوب خان جو مولانا غلام اللہ خانؒ صاحب کا مرید تھا... جس کی کوٹھی پر یہ گفتگو ہو رہی تھی... جنڈانوالے ایوب خان بڑا حیران ہوا مجھے کہنے لگا مولوی صاحب میں چاہتا ہوں بات ختم ہو کیا آپ شیخ القرآن والی تحریر پر دستخط کر دیں گے؟ میں نے کہا! پہلے میں کروں گا... آپ ان سے پوچھیں کہ کرتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ تو مجھے کہتے تھے کہ مولوی امین شیخ القرآن کو گالیاں دیتا ہے... اور وہ ان کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں... وہ تو تیار بیٹھا ہے... آپ دستخط کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں... پھر اس نے کہا! آپ کے عقیدوں کی کوئی کتاب جس کو آپ کی جماعت مسلّم سمجھتی ہو اور ساری جماعت مانتی ہو اس میں سے عقیدہ لکھیں... جیسے امین صاحب نے لکھ کے دیا ہے... اب ان کے پاس کوئی کتاب نہیں۔ کہنے لگے ندائے حق پر لکھے ہیں... میں نے کہا ندائے حق پر تو کسی کی کوئی تصدیق نہیں ہے... آخر یہ کہنے لگے کہ ہمارا یہ عقیدہ ہماری جماعت کے دستور میں لکھا ہے... میں نے کہا یہی تو میں چاہتا ہوں کہ دستور تو ساری جماعت کا ہوتا ہے... پوری جماعت اسے مانتی ہے! تو مسئلہ حل ہو گیا... آپ دستور کی وہ عبارت لکھ کر صفحہ لکھ دیں... کہنے لگے ہمیں آج ساتھ لانا یاد نہیں رہا... میں نے کہا میں لے آیا ہوں آپ مجھ سے لے لیں اور صفحہ دیکھ لیں...

اب وہ ایوب خان صاحب بیچارے میرے پاس بھاگے ہوئے آئے کہنے لگے کہ آپ مجھے دو چار منٹ کے لئے دستور دیں گے ناں؟ میں نے کہا بالکل لے جائیں... اب وہ لے گیا بڑا خوش ہو کے۔ اس نے کہا جلدی سے صفحہ نکال کر لکھ دو... یہ کہنے لگے کہ ہم

نے تو جھوٹ بولا تھا... ہمیں کیا پتا تھا اس کے پاس دستور ہے... اس میں تو یہ بات نہیں لکھی ہوئی... میں نے کہا اچھا وہ نہیں لکھی ہوئی یہ تمہاری جماعت کا دستور ہے جو اس میں عقیدہ لکھا ہوا ہے اسی پر دستخط کر دو... دستور تو ان کی جماعت کا تھا نا؟ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی جماعت کے دستور کو ماننے کے لئے تیار نہیں... اب ایوب خان کو پتا چل گیا کہ جو جماعت اتنی کمزور ہے کہ ان کے عقیدوں کی کتاب ہی کہیں دنیا میں موجود نہیں اس کا حال ابھی شرائط میں یہ ہو رہا ہے... مناظرے میں پتہ نہیں کیا بنے گا... کہا! یہ میری کوٹھی ہے اس بات کو اب میں ختم کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ دونوں مل کر توحید پر کام کریں .... میں نے کہا مسلمان.... کافر مل کر دونوں کام کریں یا صرف مسلمان کریں کیونکہ یہ تو ہمیں کافر کہتے ہیں نا؟ توحید کے معنی بھی لوگوں نے نئے نئے بنا لئے۔

اب مقصد یہ ہے کہ دریا خان میں ہم جب پہنچے تو وہاں یہ کتابیں بہت لے کر بیٹھے ہوئے تھے... ہماری تھوڑی کتابیں تھیں وہاں لوگ یہ کہنے لگے کہ بھائی ان کی کتابیں بہت ہیں... میں نے کہا اس کو کہتے ہیں ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ، دکھانے کے اور ... یہ جتنی کتابیں لے کر آئے ہیں ان میں سے صرف ایک کتاب جو مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب اور احمد سعید صاحب کے پیدا ہونے سے پہلے لکھی گئی ہو... لکھنے والا اپنے آپ کو سنی مسلمان کہتا ہو اس میں یہ عقیدہ دکھا دیں ہم اپنی شکست لکھ دیتے ہیں... ایک کتاب یہ نہیں نکال سکتے لوگوں کو قرآن قرآن کہتے ہیں؟ ہم نے جنڈ اوالوں میں پانچ آدمیوں کی کمیٹی بنا دی... پڑھے لکھے آدمی تھے... کہ بھائی جاؤ... ان سے کہو آپ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ستر (۷۰) آیتیں ہیں قرآن کی... آپ کو انہتر (۶۹) معاف ہیں صرف ایک آیت لکھ دیں جس طرح ہمارے کچھ مثبت عقیدے ہیں کچھ منفی عقیدے بھی ہیں... ہم کہتے ہیں کہ خدا کا باپ نہیں ، آپ بھی کہتے ہیں اور اس کو ہم قرآن کے نام سے پیش کرتے ہیں کہ قرآن میں یہ بات لکھی ہے... ہم کہتے ہیں کہ خدا کا بیٹا نہیں آپ کا عقیدہ ہے! سب کا؟ ہم کہتے ہیں خدا کی بیوی نہیں خدا کا کوئی شریک نہیں... یہ نفی والے عقیدے

ہیں ناں؟ اوران کو ہم قرآن کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ میں نے ان کو یہ آیت نکال کرنشان لگا دیا کہ خود ترجمہ پڑھ لو مجھے پوچھنے کی ضرورت نہیں ان کے نیچے یہ عقیدے لکھے ہوئے ہیں یا نہیں... انہوں نے کہا بالکل لکھے ہوئے ہیں... میں نے کہا کہ ان کو کہیں کہ ایک آیت ایسی نکال دیں جس کے نیچے ترجمہ لکھا ہوا ہو کہ انبیآء علیہ السلام قبروں میں زندہ نہیں ہیں اور کسی کا صلوٰۃ وسلام وہاں پڑھا ہوا نہیں سنتے؟ وہ لکھ دیں اس کے بعد یہاں آئیں میں لکھ دوں گا یہاں بیٹھا ہوں؟ کہ بھائی! یہ عقیدہ قرآن کا ہے ہم غلطی پر تھے ہم پچھلی بات سے توبہ کرتے ہیں... ہم کو پہلے تو قریب نہ جانے دیں... اس کے بعد یہ بڑے تنگ آئے کوئی آیت نہیں پیش کی...

احمد سعید کی گستاخانہ زبان:

تقریر ان کی کیا شروع ہوئی؟ دیکھو ایک کتا ملتان سے آیا تھا وہ یہاں بھونک گیا ہے (حضرت تونسویؒ کے بارے میں فرمایا) کہ ایک لاہور سے آیا تھا وہ بھونک کے چلا گیا ہے... (علامہ خالد محمود صاحب کے بارے میں) اور آج اوکاڑے سے ایک کتا آیا ہوا ہے اس کو جوتے مارو! اس کو یہ کرو' وہ کرو... کتوں کے لئے اور کچھ نہیں ہوتا جوتے ہوتے ہیں، اور ڈنڈے ہوتے ہیں... یہ سپیکر پر تقریر احمد سعید نے کی۔ ہم سن رہے تھے بیٹھے! اس کے بعد میں نے تقریر کی کہ بعض لوگوں کو اور دوستوں کو اس بات پر غصہ آیا رنج ہوا ہے کہ احمد سعید نے کچھ سخت باتیں کی ہیں جو میرے بارے میں اس نے کہا ہے میں اس کو معاف کرتا ہوں لیکن آج یہ پتا چل گیا ہے کہ وہ میرے مقابلے میں ڈنڈا لے کر تو آ سکتا ہے قرآن لے کر نہیں آ سکتا... وہ میرے مقابلے میں جوتا لے کر تو آ سکتا ہے مگر اللہ کے نبی کی حدیث پاک لے کر نہیں آ سکتا (خوب نعرے لگے) بیٹھا تھا میں نے اعلان کیا کہ تم ڈنڈا لے کر آ جاؤ میں پھر بھی تمہیں قرآن سناؤں گا... انشاء اللہ العزیز... تم جوتا لے کر آ جاؤ تو پھر بھی میں تم کو نبی پاک ﷺ کی احادیث سناؤں گا۔

بہرحال مقصد یہ ہے کہ ان بیچاروں کی بنیاد پیچھے کوئی نہیں ... اب بات ہے مسئلے کے سمجھنے کی... یہ بات تو میں نے اس لئے عرض کی کہ ملک میں اس جھگڑے کو ختم کرنا چاہتے ہیں... ہم کہتے ہیں کہ پہلی بات تو دیانتداری کی یہ ہے کہ **المهند علی المفند** پر دونوں فریق دستخط کریں جس پر مکہ و مدینہ کے علماء کی دستخط بھی موجود ہیں... یہ اگر نہ کریں ہم پھر بھی کہتے ہیں کہ چلو ہم جھکتے ہیں... شیخ القرآن والی تحریر پر دستخط کر کے جھگڑے کو ختم کرتے ہیں تو ہم مٹانا چاہتے ہیں یا نہیں؟ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو نہ لڑاؤ' ان کو کام کرنے دو، کوئی دین پر عمل کرنے دو، دین سمجھنے دو... اب مسئلہ کیا ہے؟ اس سے پہلے ایک بات تھوڑی سی اور عرض کردوں۔

مذہب بتانے اور بنانے میں فرق:

ایک ہوتا ہے مذہب بتانا، ایک ہوتا ہے بنانا...... اب میں قرآن ہاتھ میں لیکر کہتا ہوں کہ قرآن پاک میں یہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کی بات کو مانو یہ ہے قرآن کا نام لے کر مذہب بتانا کیونکہ جب سے قرآن آیا ہے سب مسلمان یہی کہتے آئے ہیں کہ **اطیعوا الرسول** کا مطلب یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کی بات مانو! غلام احمد پرویز بھی قرآن ہاتھ میں لے کر کھڑا ہوتا ہے کہتا ہے.. قرآن کہتا ہے کہ نبی ﷺ کی بات نہ ماننا، نبی ﷺ کی حدیث نہ ماننا، یہ مذہب بتانا نہیں... مذہب بنانا ہے... اس نے ایک جھوٹا عقیدہ بنالیا اور قرآن کے ذمہ لگا دیا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک پڑھنے والوں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ اللہ کی بات مانو اور نبی ﷺ کی بات کا انکار کرو... اسی طرح میں کہتا ہوں نبی اقدس ﷺ خدا کے آخری بنی ہیں... قرآن کا نام لے کر یہ ہے مسئلہ بتانا کیونکہ قرآن پڑھنے والے شروع سے آج تک یہی مسئلہ بتاتے آئے ہیں کہ قرآن پاک میں لکھا ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نہیں آئے گا... مرزا قادیانی یہ قرآن ہاتھ میں لے کر کہتا ہے کہ اس میں ۱۳ آیتیں موجود ہیں کہ نبی آ سکتا ہے' نبی آ سکتا ہے۔ اس کو کہتے

ہیں مذہب بنانا۔اس نے عقیدہ خود غلط بنایا اور ذمہ قرآن پاک کے لگا دیا... تو یہ بتانا اور بنانا سمجھ میں آ رہا ہے ؟اب ان میں ان کو کیسے پکڑا جائے... آیت وہ بھی پڑھتا ہے میں بھی پڑھتا ہوں تو پکڑنے کا ایک ہی طریقہ ہے ہمارا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں نے جس طرح قرآن پاک کے الفاظ کی حفاظت کی ہے... ایک زبر بھی بدلنے نہیں دی... ایک نقطہ بھی کم یا زیادہ نہیں ہونے دیا اس طرح قرآن پاک کے معنوں کی بھی پوری حفاظت کی ہے قرآن کی تفسیریں عرب والوں نے بھی لکھیں ،عجم والوں نے بھی لکھیں؟ یہ حوالہ کسی آیت کے تحت دکھائیں کہ فلاں مفسر نے یہ لکھا ہے فلاں سنی مفسر نے ایک فلاں آیت کے تحت لکھی ہیں کہ انبیاء علیہم السلام قبروں میں زندہ نہیں نہ وہ قبروں پر پڑھا ہوا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں پھر تو ہم سمجھیں گے کہ انہوں نے قرآن کا نام لے کر مسئلہ بتایا ہے لیکن اگر یہ نہ دیکھا سکیں تو پھر ہم کہیں گے جیسے مرزے نے قرآن کا نام لے کر جھوٹ بولا... منکرین حدیث نے قرآن کا نام لے کر جھوٹ بولا اسی طرح یہ فرقہ قرآن پر جھوٹ بولنے والا ہے... قرآن کو ماننے والا نہیں؟ اب بات سمجھنی ہو تو ایک طرف سے سمجھی جائے تو پھر سمجھ آتی ہے... البتہ یہ ہے کہ بعض لوگ جو ہیں وہ غور وفکر سے سمجھتے ہیں اور بعض کے سر پر پڑے تو پھر سمجھ آتی ہے... اہل سنت والجماعت تو یہیں عذاب وثواب قبر کو سمجھ لیتے ہیں... قرآن وحدیث پڑھ کر اور یہ اسی وقت سمجھیں گے جب گرزیں پڑنی شروع ہو جائیں گی

ایک لطیفہ :

آپ اکتا بھی نہ جائیں !ایک لطیفہ یاد آیا لوگ تو کسی پر اعتراض کرنے سے نہیں ڈرتے... ایک آدمی بیچارہ آم کے درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور موسم آموں کا شروع ہو رہا تھا چھوٹے چھوٹے آم لگے ہوئے تھے... تو سوچ رہا ہے... کبھی درخت کی طرف دیکھتا ہے کہ اتنا بڑا درخت ہے اور چھوٹے چھوٹے آم لگے ہوئے ہیں... ادھر (حلوہ پیٹھا) کدو کی انگلی جیسی بیل ہے اور پندرہ بیس کلو کا کدو لگا ہوا ہے... آخر کبھی اِدھر دیکھے کبھی اُدھر دیکھے

... کہنے لگا یا اللہ! اگر خود اتنی عقل نہیں تھی تو کسی سے مشورہ ہی کر لیتے ... چاہئے تو یہ تھا کہ اتنے بڑے درخت پر پیٹھے لگتے وہ بڑی چیز تھی اور یہ بیل انگلی جیسی باریک ہے اس پر آم لگتے کیونکہ یہ چھوٹی چیز ہے وہ اب یہ سوچ رہا تھا... اب وحی تو بند ہو چکی ہے... اللہ تعالیٰ نے اس کو سمجھانے کے لئے ایک کوا بھیجا کہ جاؤ اس کا دماغ درست کرآؤ اس نے اوپر سے ایک ٹہنی کاٹی چھوٹی سی... ساتھ آم تھا وہ گرا اس کے سر پر... اب جناب سر چکرانے لگا اب یوں گر رہا ہے اور گرتا گرتا ہاتھ جوڑتا ہے کہ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ وہاں پیٹھا نہیں تھا اگر یہ پیٹھا یہاں لگا ہوتا تو دوبارہ دنیا میں آنکھ کھولنا نصیب نہ ہوتا..

تو اب دیکھئے! کچھ واقعی ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ جب تک ان کے سر پر پڑے نہیں وہ مانتے نہیں لیکن جو عقلمند ہوتے ہیں وہ کتاب وسنت سے ہی بات کو مان لیتے ہیں... اب دیکھئے! ہم جو سب بیٹھے ہیں ہم اس عقیدے پر پکے ہیں کہ موت یقینی آنی ہے۔ ٹھیک ہے بات؟ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت اور اس کے بعد موت سے لے کر قیامت تک کا زمانہ ہے۔ دکھ ہوگا یا سکھ ہوگا' عذاب ہوگا یا ثواب ہوگا۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے... یہ عذاب اور ثواب کس کو ہوگا؟ اس روح اور جسم دونوں کو... نیکیاں کی ہیں تو دونوں نے، گناہ کئے ہیں تو دونوں نے مل کر کئے ہیں... اس لئے اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ ہر آدمی کو موت کے بعد یا عذاب میں رہنا ہے یا ثواب میں رہنا ہے... اس عذاب اور ثواب کا نام سب مسلمانوں نے رکھا ہوا ہے... عذاب قبر؟ عذاب وثواب قبر...

ان کے پاس رحمت اللہ ہیں؟ اس پر روشنی:

اب اس میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ قبر کسے کہتے ہیں؟ یہ پہلا ہمارا بنیادی اختلاف ہے... ان لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ ہمارے پاس قرآن ہے اور ان کے پاس رحمت اللہ ہیں... رحمت اللہ سمجھ گئے آپ؟ یعنی بزرگوں کی باتیں... ابھی نہیں سمجھے تو سمجھا دیتا ہوں۔ کہتے ہیں ایک جگہ عصر کی نماز ہو رہی تھی... تو ایک آدمی آیا اب پہلی رکعت میں

سارے کھڑے تھے وہ اگر شامل ہو جاتا تو چاروں رکعتیں جماعت کی مل جاتیں لیکن وہ شامل نہیں ہوا... یہ جو جماعت سے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے سوچا کہ اللہ کا بندہ یا مسجد میں ہی نہ آتا اب آ کے جماعت کا ثواب ضائع کر دیا... سلام پھیر کر آخر ایک، دو آدمیوں نے آپس میں بات کی... اس کے بعد اس سے پوچھ لیا ایک آدمی نے کہا ارے بھائی! خدا کے بندے تم نے جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ اس نے کہا کہ جماعت کے ساتھ نماز میں کیوں پڑھتا؟ میں تمہاری طرح قرآن کا مخالف اور منکر تھوڑا ہوں... وہ سب کہنے لگے کہ بھائی یہ عجیب بات ہے.. آج تک سارے جماعت کراتے آرہے ہیں یہ کون آ گیا ہے؟ مولوی صاحب نے کہا کہ بھائی! قرآن میں تو آتا ہے "وارکعوا مع الرّٰکعین کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر تم بھی رکوع کرو... تو اس نے شور مچا دیا ... یہ رکوع کا لفظ ہے نماز کا نہیں؟ نماز کا لفظ دکھاؤ؟ میں رکوع کا لفظ نہیں دیکھتا... انہوں نے پوچھا! یہ بتاؤ کہ لفظ رکوع روزے میں ہوتا ہے... آپ کا کیا خیال ہے... زکوٰۃ میں ہوتا ہے؟ حج میں ہوتا ہے؟ کہنے لگا ہوتا تو صرف نماز میں ہی ہے لیکن میں نے وہ آیت دیکھنی ہے جس میں نماز کا لفظ ہے... رکوع والی آیت میں نے نہیں دیکھنی... انہوں نے کہا کہ بھائی یہ عجیب آدمی ہے... آخر انہوں نے کہا! اچھا تو کوئی آیت دکھا دے جس میں ہو کہ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھنی چاہئے... اس نے کہا کہ میں تمہاری طرح ان پڑھ تو نہیں ہوں؟ نماز کا لفظ دکھاؤں گا...

انّ الصّلوٰۃ تنھیٰ... بے شک نماز تنہا پڑھنی چاہئے (اکیلے) دیکھو نماز کا لفظ آیا ہے رکوع کا لفظ نہیں آیا... انّ الصّلوٰۃ تنھی بے شک نماز تنہا پڑھنا... اس میں شک نہ کرنا؟ اب جب اس نے ترجمہ کیا تو بیچارے جو دو چار مقتدی بیٹھے تھے انہوں نے سوچا کہ بھائی یہ عجیب آدمی ہے... انہوں نے کہا بھائی! اللہ کے بندے... ہم اب تک ساری عمر جماعت کراتے ہیں یہ دیکھو مشکوٰۃ کی حدیث۔ اس نے کہا کہ خبردار یہ ساری حدیثیں قرآن کے خلاف ہیں جب قرآن میں آیا ہے ان الصّلوٰۃ تنھی کہ تنہا نماز پڑھنی

ہے... ہم کوئی حدیث ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں جو قرآن کے خلاف ہو انہوں نے سوچا بھائی یہ عجیب آدمی ہے کسی نے اس سے کہا کہ تو قرآن پر جھوٹ بول رہا ہے یہ قرآن کی بات نہیں۔

ایک آدمی اٹھا اندر سے مولانا رفیع الدین صاحبؒ کا ترجمہ اٹھا لایا... ایک آدمی مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا ترجمہ اٹھا لایا، مولانا شیخ الہندؒ اور مولانا تھانویؒ کا ترجمہ اٹھا لایا... ایک آدمی شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ کا ترجمہ اٹھا لایا... کہنے لگا کہ یہ دیکھو شاہ صاحب نے کیا ترجمہ لکھا ہے... اب اسے دیکھنا چاہیے تھا یا کہ نہیں؟ لیکن اسے پتہ تھا کہ ترجمہ دیکھا تو میں جھوٹا ہو جاؤں گا اب اس نے شور کیا مچایا...... کہ میں نے کلام اللہ پڑھا ہے یہ رحمت اللہ لے آئے ہیں میں نے کلام اللہ پڑھا ہے ... ان الصلوٰة تنهىٰ بے شک نماز تنہا ہونی چاہئے اور یہ رحمت اللہ لے آئے ... میں پوچھتا ہوں کیا؟ یہ کلام اللہ قرآن کے خلاف ہے جی نہیں.. انہوں نے قرآن کا ترجمہ غلط کیا ہے ہم کہتے ہیں کہ ہم رحمت اللہ کے مقابلے میں ... رحمت اللہ یقیناً پیش کرتے ہیں ... لیکن کلام اللہ کے مقابلے میں نہیں، عنایت اللہ کے مقابلے میں رحمت اللہ ہمارے ساتھ ہے عنایت اللہ ان کے ساتھ ہے اور ہمیں فخر ہے... وہ کہتے ہیں کہ تمہارے ساتھ رحمت اللہ ہے ہم کہتے ہیں الحمد لله ہم تو روز اللہ سے مانگتے ہیں...

اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم یہی رحمت اللہ ہیں جن پر خدا کا انعام ہے ان کے ساتھ رہنا یہی صحیح راستہ صراط مستقیم ہے... اب دیکھئے! جیسے اس آدمی نے کہا کہ ترجمہ قرآن کا خود غلط کیا اب کوئی حدیث پڑھے تو کہتا ہے کہ قرآن کے خلاف ہے کوئی ترجمہ دکھائے تو یہ رحمت اللہ ہے میں رحمت اللہ کو نہیں مانتا بالکل یہی طریقہ ہے۔ ان دوستوں (بیچاروں) کا تو انہوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ ہمارے پاس کلام اللہ ہے ان کے پاس رحمت اللہ ہے۔

قبر کون سی ہے؟:

اب دیکھئے! سب سے پہلا سوال یہ ہے قبر کون سی ہے؟ قرآن سے پتہ لینا چاہیئے یا نہیں... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں... ولا تقم علی قبرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک پیغمبر کو فرمایا کہ اے میرے محبوب آپ اس منافق کی قبر پر کھڑے نہ ہوں.. علماء حضرات بھی موجود ہیں اس کا شان نزول یہی ہے کیا رسول اللہ ﷺ ساتویں زمین کے نیچے سجین میں جا رہے تھے کھڑے ہونے کے لئے؟ (جی نہیں) زمین والی قبر پر... وہ تو کہتے ہیں یہ قبر نہیں ہے؟ تو میں انہیں اتنا کہتا ہوں کہ یا اللہ ان کو یہ قبر نصیب ہی نہ کرنا... (آمین) جس کو یہ قبر مانتے نہیں ان کو یہ قبر نصیب نہ کرنا اب قرآن نے اس قبر کو قبر کہا ہے یا نہیں کہا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے انسان کو پیدا کیا ایک نطفہ سے بات سمجھتے جائیں؟ انسان جس نطفہ سے پیدا ہوا ہے وہ یہ جسم ہے یا جسم مثالی ہے پھر جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ثم السبیل یسرہ وہ جسم مثالی ہے یا یہی جسم ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ اسی جسم کے بارے میں فرماتے ہیں ثم اماتہ فاقبرہ اس جسم کو اللہ تعالیٰ نے موت دی اور اس کو دفن کرنے کا حکم دیا... اب قرآن پاک کی آیت نے قبر کا معنی بالکل واضح طور پر سمجھا دیا کہ یہ جسم... جس کو موت آئی ہے... جس کو آپ میت کہتے ہیں اسے جہاں دفن کیا جائے گا اس کا نام قبر ہے؟ تو یہ اپنا جسم سجین میں دفن کر کے آتے ہیں یا علیین میں؟ کہاں دفن کر کے آتے ہیں؟ اسی قبر میں... اس کو تو یہ قبر مانتے ہی نہیں... قرآن پاک کی یہ آیت اتنی واضح اور نص قطعی ہے جس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں... مسلمان تو مسلمان کافر تک یقین رکھتے ہیں کہ یہ قبر ہی ہے... حتیٰ زرتم المقابر... یہ کافر تھے نا؟ قبر گننے کہاں گئے تھے! سجین میں؟ کیا خیال ہے۔ نہیں! یہی انہیں قبروں کو گننے گئے تھے ارے کافر تو پھر بھی انسان ہیں میں کہتا ہوں اگر انہوں نے کبھی قرآن کھول کر دیکھا ہوتا تو انہیں یہ پتا ہوتا کہ کوا بھی جانتا ہے کہ قبر یہی ہے کیوں کہ قبر کھودنے کا طریقہ سکھایا کوے نے... میں تو قرآن کا حافظ نہیں تو کیا ہے

وہ آیت؟ یبحث فی علیین یا پھر سجین؟ یا یبحث فی الارض !زمین سے کھودتا تھا... تو میں کہتا ہوں کہ وہ کوا جس کی چونچ نجاست سے بنی ہوئی ہے اگر اتنا بھی ان کو خیال ہوتا' اتنی بھی سمجھ ہوتی' تو یہ کبھی اس قبر کے قبر ہونے کا انکار نہ کرتے اگر انہوں نے حدیث کھول کر پڑھی ہوتی تو یہ جانتے کہ نبی اقدس ﷺ خچر پر سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے آپ ﷺ کے خچر نے بدکنا شروع کیا... تو آپ ﷺ کیا معاذ اللہ سجین میں سفر کر رہے تھے؟ کیونکہ عذاب سجین میں ہوتا ہے تو خچر ساتویں زمین کے نیچے چل رہی تھی ... سجین میں؟ ایسے ہے؟ جی نہیں!

مماتیوں کو معجزے کا معنی نہیں آتا؟:

کہتے ہیں پیغمبر کا معجزہ ہے؟ پیغمبر کا معجزہ کیا ہے اس میں... خچر تک آواز پہنچ جانا یہ خرق عادت ہے لیکن یہ کہ عذاب ہی اب ہوا... پہلے نہیں ہوتا تھا یہ تو معجزہ نہیں ہے ناں؟ کیا خیال ہے ایک ہی وقت میں کسی کو کسی کے دل کی بات پر آگاہ کر دے اللہ کشف کے ذریعے... تو یہ کرامت ہو گی نا؟ لیکن اس سے یہ سمجھنا کہ اس کے دل میں کوئی اور بات کبھی پیدا ہوئی ہی نہیں... آج ایک ہی بات پیدا ہوئی ہے یہ سب سے بڑی بیوقوفی ہے یا نہیں؟ بات تو یہ ہے جس طرح ان کو قبر کا معنی نہیں آتا معجزے کا معنی بھی نہیں آتا ... کریں کیا؟ اس لئے تو میں کہتا ہوں کہ کم از کم میرے پاس دوسری جماعت میں داخل ہو جائیں تا کہ کچھ پڑھ لکھ لیں ان کو لفظوں کے معنی یاد ہو جائیں... قرآن پاک کی تقریباً بارہ آیات ہم پیش کرتے ہیں جس میں اس قبر کو قبر کہا گیا ہے... یہ بھی جب وعظ کرتے ہیں کہ قبروں پر میلہ نہ لگاؤ تو یہی کہتے ہیں کہ سجین میں میلہ نہ لگایا کرو؟ یہی کہتے ہیں نا؟ نہیں! جب کہتے ہیں کہ قبروں پر سجدہ نہ کرو تو لوگ اس لئے ہی سجین میں سجدہ کرنے جاتے ہیں... کیا خیال ہے؟ نہیں! یہ جو حدیث پاک پڑھتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قبروں کو پختہ نہ بناؤ تو یہ کب فرمایا تھا..؟ حضرت بیٹھے تھے پانچ سات آدمی آئے انہوں

نے کہا حضرت کوئی نئی بات سنی؟ کہا نہیں پچیس تیس ٹرک چلے گئے علیین میں ریت اور بجری کے اور بیس پچیس ٹرک سجین میں چلے گئے اور مستری بھی وہاں پہنچ گئے... گجرات اور سرگودھا اٹھارہ بلاک سے؟ وہاں قبریں پکی بن رہی ہیں سجین علیین میں؟ تو پھر حضرت نے فرمایا تھا ناں کہ نہ بنانا؟ کیا خیال ہے آپ کا؟ وہاں لوگ انہی قبروں کو پکا بناتے ہیں... بہاولپور گھلواں میں میری تقریر ہو رہی تھی۔ احمد سعید کا گڑھ ہے وہاں ... بائیس مولوی سامنے بیٹھے تھے شور مچاتے تھے جب میں تقریر کرتا تھا... میں نے کہا بھائی! میں آپ کو پانچ منٹ دیتا ہوں شور مچانے کے لئے آپ شور مچالیں اس کے بعد میں یہ بھی اعلان کروں گا مجھے اس میں ڈر نہیں... سچی بات ہے اعلان کرنا کوئی ڈر نہیں۔ کہ بھائی! شور کرنے میں یہ واقعی جیت گئے اس کے بعد میں نے کہا! میں نے بارہ آیتیں پیش کی ہیں آپ ایک آیت پیش کریں کہ یہ قبر... قبر نہیں۔ ایک آیت جس میں یہ ہو کہ اس گڑھے کو قبر کہنا جائز نہیں۔ وہ پیش کریں ہم ان کی ایک قبر پر دس ہزار روپیہ رکھ کر انہیں انعام دیں گے۔ سٹیج پر کہتے ہیں ہمارے پاس ستر آیتیں ہیں۔ اور سٹیج پر کہتے ہیں یہ جو ہیں ناں حیات والے شیعوں کی حدیثیں پڑھتے ہیں؟ ان کے راوی شیعہ ہیں۔ آپ نے! احمد سعید سے جو میرا مناظرہ ہوا اور بہت سے لوگوں نے کیسٹیں سنی ہوں گی اس نے سارے مناظرے میں ایک حدیث پڑھی...

ایک عبداللہ بن مسعودؓ کا قول پڑھا۔ جو حدیث پڑھی وہ ان لفظوں میں دنیا کی کسی حدیث کی کتاب میں ہے ہی نہیں؟ تو جھوٹی حدیثیں بنانے والا یہ ہے یا ہم؟ اس کے ماننے والے حامی... وہ الفاظ کسی حدیث کی کتاب میں دکھا دیں ان کی سند دکھا دیں ہم دس ہزار روپیہ ایک ایک لفظ پر انعام دیں گے؟ کھڑے ہو کر چیلنج کرتے ہو کہ کوئی دو منٹ میرے سامنے کھڑا ہو جائے تو میں اپنے باپ کا نہیں ہوں ... لیکن جب موقعہ آیا تو حدیث وہ پڑھ لی جو کسی حدیث کی کتاب میں نہیں اس کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ کا قول پڑھا... یہ بھی یاد رکھیں؟ یہ نہ کوئی سمجھے کہ شاید ایسی حدیث پڑھی ہوگی جس کا معنی ہوگا کہ نبی قبروں میں زندہ

نہیں.... ایسی تو کوئی ہے ہی نہیں؟ وہ تو پہلی پڑھی تھی کہ کتاب وسنت اور دوسری میں چاروں چیزوں کا ذکر تھا کہ ابن مسعود کے قول میں اس نے جب پڑھا نسائی سے..... میں نے کہا ہمارے بزرگوں نے اتنی بڑی بڑی کتابیں لکھیں کتنی جلدوں میں لیکن وہ جو پہلی جلد میں لکھا انہیں یاد ہے آخری جلد تک ہم نے یہ لکھا ہے اس کے خلاف نہیں لکھتے.... تو ں نے چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے ... دم دمہ اس میں لکھا ہے کہ ابو معاویہ شیعہ ہے اور اعمش تدلیس کا مریض ہے یہ جو تو نے نسائی کا قول پڑھا ہے... اس میں ابو معاویہ بھی ہے اور اعمش بھی ہے۔ سٹیج پر تو کہتا تھا کہ شیعوں کی حدیثیں یہ پیش کرتے ہیں لیکن آج پتا چلا کہ امام باڑے سے حضرت نکل کر آئے ہیں... شیعوں کی روایتیں جناب! نے پلے باندھی ہوئی ہیں... جب میں نے یہ کہا اس کے بعد زبان کٹ جائے یا جل جائے اگر اس نے پورے مناظرہ میں کسی حدیث کا نام لیا ہو... تو اپنے گھر میں بیٹھ کر میز توڑ دینا مکے مار مار کے شور کرنا، سُر لگانا اور ہے اور مناظرہ کرنا اور ہے؟ سُر لگانے سے اگر کوئی جیت سکتا ہے تو نور جہاں یقیناً اس سے زیادہ تھی .....

تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ عذاب وثواب قبر... حق ہے اور قبر کون سی ہے یہی قبر ہے نا؟ مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں کہ چالیس صحابہؓ سے عذاب قبر کی احادیث مروی ہیں اور یہ متواترات میں سے ہیں ... مولانا محمد نیلوی جو ہیں انہوں نے اس بات سے کچھ بڑھا دیا... وہ کہتے ہیں کہ ۸۰ صحابہؓ سے عذاب قبر کی احادیثیں مروی ہیں اور یہ حدیثیں متواتر ہیں جن کا انکار کرنے والا کافر ہے... اب یہ لکھنے کے بعد آ گے... لیکن... لگایا اس نے وہ سننے والا ہے......لیکن...... یہ دیکھنا ہے کہ وہ عذاب ہوتا کہاں ہے؟...

ایک مثال:

اب ایک آدمی کہتا ہے کہ مولوی صاحب میرے سر میں درد ہے ذرا دم کر دیں تو مولوی صاحب کہیں کہ اچھا میں دیکھتا ہوں کہ ہے تیرے ٹخنے میں درد سر یا گھٹنے میں ہے

؟جس کا نام دردسر ہے وہ سر میں ہوگا یا گھٹنے میں ہوگا؟ شاید ان کا دردسر گھٹنے میں ہوتا ہو؟ اللہ کے بندے جس کا نام دردسر ہے وہ سر میں ہوتا ہے... جس کا نام عذاب قبر ہے وہ قبر میں ہوتا ہے اب اس کو عذاب قبر بھی کہنا اور کہنا کہ اب دیکھیں ہو کہاں رہا ہے؟ پہلے آسمان پر یا دوسرے پر یا چوتھے پر۔ جو عذاب قبر ہے وہ قبر میں ہوگا اور قبر وہی ہے جسے قرآن قبر کہہ رہا ہو، قبر وہی ہے جسے اللہ کے نبی ﷺ نے قبر کہا۔ اب لوگوں کو کہتے ہیں کہ جی عذاب صرف جسم مثالی کو ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کوئی قرآن کی آیت نہیں ہے جس میں جسم مثالی کو عذاب قبر ہو۔ نہ کوئی نبی پاک ﷺ کی حدیث ہے وقت تھوڑا ہے ورنہ میں تفصیل سے آپ حضرات کے سامنے باتیں کرتا... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں... مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ... علامہ خیالی فرماتے ہیں کہ یہ اہل سنت والجماعت کی طرف سے عذاب قبر کی بہت بڑی دلیل ہے کہ عذاب قبر کن جسموں کو ہو رہا ہے؟ جو پانی میں غرق ہوئے... کیا جسم مثالی غرق ہوئے تھے؟ جو جسم غرق ہوئے ان کو اللہ تعالیٰ عذاب دے رہے ہیں ...فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ○ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ○ (پ۲۴/ر۱۰)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آل فرعون کو عذاب ہو رہا ہے ان پر آگ پیش کی جاتی ہے انہی کو آگ پر پیش کیا جا رہا ہے... قیامت کے بعد انہیں جہنم میں داخل کر دیا جائے گا جہنم میں داخلے سے پہلے جو عذاب ہے وہ قبر میں ہے وہ انہی کو ہو رہا ہے جو پانی میں غرق ہوئے تھے وہ فرعون کا جسم مثالی غرق ہوا تھا یا جسم اصلی؟ فرمایا وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ط (پ۲۵/ر۱۶)

جہنم کے عذاب کے علاوہ ایک اور عذاب جو ذلیل کرنے والا جس کا ذکر قرآن نے کیا ہے۔ وہی عذاب ہو رہا ہے قبر میں... کن کو ہو رہا ہے؟ وہ جسم جو قرآن کی آیتیں سن کر مذاق اڑایا کرتے تھے۔ وہ جسم مثالی مذاق اڑاتا تھا یا یہ جسم؟ اچھا یہ نہ سمجھیں کہ کسی نے

آیت لکھ دی ہے قبر والی آیت ان کی قسمت میں نہیں، قرآن ان کی قسمت میں نہیں... قرآن نے اور حدیث نے ان کو اپنے دربار سے دھکے دے کر نکال دیا ہے... ان کے پاس چند ڈھکوسلے اور عقلی قیاسات ہیں وہ بھی معتزلہ سے چوری کیے... اس کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں... کچھ چوری کی باتیں ہیں... تو اب دیکھئے اللہ تعالیٰ کا قانون ہے... لاتزر وازرۃ وزر اخری ...... یہ آیت قرآن کی ہے یا رحمۃ اللہ کا قول ہے؟ قرآن کی آیت ہے... اب نماز یہ جسم پڑھے اور جنت کے پھل جسم مثالی کھائے.... کیا عقل مندی ہے؟ اور زنا اس جسم نے کیا اور آگ میں جسم مثالی جل رہا ہے دوسرا ہے... وما کنا معذبین حتیٰ نبعث ؟ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جسم مثالی کی طرف کتنے رسول... اللہ نے بھیجے ہیں؟... عذاب تو اُنہیں ہوتا ہے... جنہیں رسول کی تعلیم پہنچی؟ پھر انہوں نے انکار کیا ہو جسم مثالی کی طرف نہ کوئی رسول آیا نہ ان کو کسی رسول کی تعلیم پہنچی اب یہ کہنا کہ عذاب ان کو نہیں ہو رہا ہے.. یہ قرآن پاک کی مخالفت ہے یا نہیں؟ تو قرآن ہمارے ساتھ ہے یا ان کے ساتھ ہے؟ اب جب عذاب وثواب قبر کے بارے میں آپ کا عقیدہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے تو عذاب بے جان پتھر کو ہوتا ہے یا عذاب وثواب کے لئے کچھ حرکت چاہئے؟ کچھ شعور ہونا چاہئے یا نہیں؟... تو اس سے پتہ چلا کہ عام مردوں کو بھی اتنا شعور ہے جس سے عذاب یا ثواب کا احساس حاصل ہوتا ہے... دریا خان میں انہوں نے جو عقیدہ لکھا ... (ان کے عقیدے ہر شہر کے الگ الگ ہوتے ہیں... جنڈانوالے کا عقیدہ الگ ہے... ملتان کا الگ ہے... راولپنڈی کا الگ ہے... گجرات کا الگ ہے... دریا خان کا الگ ہے

پہلا مسئلہ:

وہاں ہم نے دو مسئلوں پر مناظرہ رکھا... پہلا تھا عذاب وثواب قبر دوسرا تھا مسئلہ حیات.... انہوں نے لکھا کہ جو انسان مر جاتا ہے اس کا جسم گل سڑ جائے ریزہ ریزہ ہو جائے، راکھ بن جائے، اس کے ذرات ملک بھر میں بکھر جائیں... اللہ تعالیٰ ہر ذرے میں

ایک قسم کی حیات پیدا فرماتے ہیں اور اسی وجہ سے مردے کو عذاب یا ثواب ہوتا ہے یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے... جو اس عقیدے کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے...

دوسرا مسئلہ:

دوسرا لکھا... انبیاء علیہم السلام کے اجسام مطہرہ اپنی قبروں میں محفوظ ہیں... ان کی ارواح جنت میں ہیں لیکن جسموں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ عقیدہ ہے... باہر پولیس آئی بیٹھی تھی کہ مناظرہ ختم کرو میں نے سوچا کہ اب فائدہ تو اٹھانا چاہیے... میں نے کہا اب مناظرہ ہوگا یا نہیں؟ ایک سوال کا جواب ہمیں سمجھا دیں... اندرا گاندھی کے بارے میں آپ نے پڑھا کہ اس کی راکھ جلا کر پورے ملک میں پھیلائی گئی تھی... آپ کے عقیدے کے مطابق اندرا گاندھی کے جسم کا ایک ایک ذرہ زندہ ہے... جو نہ مانے وہ کافر ہے؟ اللہ کے نبی پاک ﷺ کا جسم محفوظ ہے... باوجود پورا جسم پاک محفوظ ہونے کے بھی ان میں روح اور کوئی حیات نہیں .... آخر اندرا گاندھی سے آپ کو اتنا پیار کیوں ہے؟ اور اللہ کے نبی ﷺ سے اتنی دشمنی کیوں ہے؟ جب میں نے یہ سوال پوچھا تو جناب ان کے تو چہرے اتر کر سیاہ ہوگئے۔ وہاں تو ہونگے یہ تو یہاں دنیا میں بھی ہوگئے اب جناب جلدی سے... بس کرو جی! پولیس آ گئی، بس کرو جی پولیس آ گئی؟ اس کا جواب نہیں دیا۔ تو ان بیچاروں کے عقائد اس قسم کے ہیں عجیب وغریب ہیں... کہیں کوئی عقیدہ لکھ دیتے ہیں اور کہیں کوئی عقیدہ لکھ دیتے ہیں

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات پر روشنی:

اب انبیآء علیہم السلام کے بارے میں جو آیت پڑھی اس کا ترجمہ اور حدیث کا ترجمہ عرض کرتا ہوں... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **"ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات"** نہ کہنا ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل ہوگئے ہیں کہ وہ مردہ ہیں۔ قتل یہ جسم تو نہیں ہوا نا؟ جسم مثالی ہوا تھا؟ (نہیں) جسم قتل ہوا وہی تھا جس کا وعدہ اس آیت

میں تھا... کل نفس ذائقۃ الموت وہ پورا ہو گیا یا نہیں؟ وہ ساری آیتوں کا مصداق پورا ہو گیا... اب جو جسم قتل ہوا تھا تو شہید ہونے کے بعد لوگ اس جسم کو مردہ کہا کرتے تھے یا جسم مثالی کہا کرتے تھے؟ جس کو لوگ مردہ کہتے ہیں اس جسم کو مردہ کہنے سے روکا جا رہا ہے یُقتل جملہ فعلیہ ہے مضارع کا صیغہ ہے اور یہ آپ جانتے ہیں کہ فعل کا تعلق ایک زمانے سے ہوتا ہے اس لئے ایسا لفظ قد مات یقتل وغیرہ وہ الفاظ جن میں وقتی واقع کا ذکر ہو یہ لفظ استعمال کرنا جائز ہے۔ اب یہ قتل ہو گئے... اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کی موت کو آگے دوام ہے یا اس کے بعد حیات کو فرمایا ان کو مردہ نہ کہنا اموات اس کی تقدیر ھم اموات جملہ اسمیہ بنے گی... کہ یہ نہ کہنا جو موت دنیا میں آئی ہے اس کو دوام ہے یا اللہ پھر کس کو دوام ہے؟ بل احیاء اے ھم احیاء موت کے بعد جو خدا نے حیات دی ہے دوام اس کو ہے... اب پھر سوچ لو موت کس کو دی تھی جسم مثالی کو؟ موت کس کو دی تھی روح کو؟ لوگ روح کو میت نہیں کہتے جس جسم کو موت دی گئی ہے اسی کو حیات ملنی ہے... جسم مثالی کو نہ موت آئی نہ اسے دوبارہ حیات کی ضرورت ہے روح کو نہ موت آئی نہ اسے دوبارہ حیات کی ضرورت... تو اب حیات کس کو ہوئی اسی جسم کو...

ایک اعتراض: اب ایک اعتراض! ذہن میں بات پیدا ہوئی ہے کہ یا اللہ تیری بات پر ہمارا پکا ایمان ہے لیکن کل تک حضرت امیر حمزہؓ جب میدان احد میں تشریف نہیں لائے تھے شہید نہیں ہوئے تھے اس وقت جو ان کی حیات تھی وہ سب کو پتا چلتا تھا کہ زندہ ہیں وہ بولتے تھے، چلتے پھرتے تھے۔ اب یا اللہ! تیرے کہنے سے مان تو لیتے ہیں لیکن اب کوئی حرکت نظر آتی (نہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولکن لاتشعرون حیات کا انکار نہ کرو... ہاں یہ ہے کہ وہ حیات اب تمہارے شعور میں آنے والی نہیں کیونکہ یہ جو حیات ہے شعور میں آ رہی ہے اس حیات کا ایمان و کفر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں... میں تقریر کر رہا ہوں مجھے ہندو دیکھ کر زندہ کہے گا یا مردہ؟ عیسائی دیکھے، سکھ دیکھے زندہ کہے گا نا؟ کیوں اس حیات کا تعلق شعور کے ساتھ ہے اس کو اگرچہ اللہ نے ایمان نہیں دیا تو شعور تو دیا ہے

ناں؟اس لئے جو حیات شعور میں آتی ہے اس کے ماننے کا تعلق ایمان اور کفر سے نہیں اور اگر کوئی کہہ دے مجھے کہ تو مردہ ہے تو میں اسے یہ نہیں کہوں گا کہ تو کافر ہے... میں کیا کہوں گا کہ تو اندھا ہے یہی کہوں گا نا؟ کیونکہ میں اس کے شعور پر اعتراض کروں گا کیونکہ یہ حیات شعور میں آنے والی ہے... اب وہ جو حیات ہے حیات اسی جسم پاک میں ہے لیکن اب وہ ہمارے شعور میں آنے والی نہیں۔اب اس پر بھی دھوکہ دیتے ہیں... کہتے ہیں جی!وہ پھر حیات کیوں دی ہے؟ایسی ناقص جو شعور میں آنے والی نہیں ہم کہتے ہیں کہ ہم نے کب کہا کہ یہ ناقص ہے؟یادرکھو وہ حیات ناقص نہیں ہمارا شعور ناقص ہے ہمارا شعور فانی ہے یہ اِس فانی حیات کو پا سکتا ہے اوراس باقی حیات کو نہیں پا سکتا... دیکھئے آپ کے شہر میں سیب ملتا ہے یہ آپ کے شعور میں آتا ہے آپ اس کی خوشبو سونگھتے ہیں' ذائقہ چکھتے ہیں' آنکھوں سے دیکھتے ہیں' ہاتھ میں پکڑتے ہیں اب جنتی سیب بھی موجود ہے... اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے...

لیکن جنت کا سیب آپ کے شعور میں آرہا ہے؟ تو قصور جنت کے سیب کا ہے یا آپ کے شعور کا؟ کیوں کہ یہ شعور فانی ہے وہ ہمیں اُس وقت شعور میں آئے گا جب وہ اللہ ہمیں ہمیشہ کی آنکھ دے گا تو قصور حیات میں نہیں قصور ہمارے شعور میں ہے یہ ناقص شعور اس ناقص حیات کو ادراک کرسکتا ہے پا سکتا ہے؟ لیکن وہ حیات اتنی کامل ہے کہ اس شعور کی حد سے آگے ہے۔اب ایک بات آپ سے پوچھوں؟ یہ جواب اس وقت ہمیں حیات ہے فانی ہے یانہیں؟... فانی ہے... آپ نے مرنا ہے اور میں نے بھی مرنا ہے اگر میں تقریر میں آپ کو دو منٹ بعد کہوں او مردو' مردو! آپ کو غصہ تو نہیں آئے گا؟ کیا مرنا نہیں آپ نے؟... دیکھو! یہ حیات جو یقیناً فانی ہے اس میں مردو' مردو کہنا انسان کی توہین ہے یا نہیں؟ (ہے) جن کو خدا نے ہمیشہ کی حیات عطا فرمائی ان کو رات دن مردہ، مردہ کہنا ان کی توہین ہے یانہیں؟ (توہین ہے) میں کہتا ہوں کہ مردو! ان زندوں کی توہین نہ کرو اور توہین کا گناہ وہ ہے جو کبھی معاف نہیں ہوسکتا...

ایک لطیفہ (المعروف پرندوں کا مناظرہ):

آپ اکتا نہ جائیں ایک لطیفہ یاد آیا...... حضرت سلیمان علیہ السلام کا زمانہ تھا اور آپ نے علماء سے سنا ہوگا پڑھا بھی ہوگا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام پرندوں کی بولی سمجھ لیتے تھے... آپ نے ایک پرندے کو بھیجا کہ فلاں پرندے کو بلا کر لاؤ مجھے اس سے ایک کام ہے... اب چاہئے تو یہ تھا کہ جو پرندہ اسے بلانے گیا تھا اسے ساتھ لے کر آتا وہ اکیلا ہی واپس آ گیا... حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا وہ پرندہ ملا نہیں... کہنے لگا ملا تو تھا... کیوں نہیں آیا میرے حکم کی مخالفت اس نے کی؟ کہا کہ حضرت پرندوں میں مناظرہ ہو رہا تھا اور جس پرندے کو میں بلانے گیا تھا وہ ثالث تھا مناظرہ کے درمیان میں نے اسے آپ کا پیغام دیا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب کوئی تمہیں ثالث بنائے تو ،تو نے انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا ہے چونکہ یہاں ثالث بنا بیٹھا ہوں اب میں اللہ کا یہ حکم پورا کر کے فوری طور پر سلیمان علیہ السلام کا حکم سننے کے لئے حاضر ہوں گا یہ بات ہو رہی تھی کہ وہ بیچارہ گرتا پڑتا بڑے ادب سے آ رہا ہے ڈرتا ہوا...... سلیمان علیہ السلام نے ڈانٹا کہ دیر کیوں لگائی اس نے کہا کہ وہاں جی ایک مناظرہ ہو رہا تھا پرندوں میں... حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا وہاں مناظرہ کیسا؟ عجیب بات ہے۔ (موسم مناظروں کا آ گیا ہے پرندے بھی مناظرہ کرتے ہیں...) وہاں کون سے مسئلہ میں جھگڑا ہو گیا تھا؟ مناظرہ پرندوں کا تھا مسئلہ بڑا عجیب ہے کہنے لگے کہ منہ افضل ہے یا پاخانے کی جگہ افضل ہے؟ اس بات پر مناظرہ تھا... حضرت سلیمان علیہ السلام حیران ہوئے کہ مناظرہ کا موضوع بھی بڑا عجیب ہے... انہوں نے فرمایا کہ جو منہ کو افضل کہتے تھے اس کے پاس کوئی دلائل ہوں گے اور دوسری جگہ کو افضل کہنا اس کے پاس بھی کوئی دلیل ہو گی... اے حضرت! دلیلیں بڑی زبردست تھیں دونوں طرف... فرمایا! کچھ خلاصہ سناؤ تو سہی... جی خلاصہ یہ ہے کہ پہلا پرندہ کھڑا ہوا اس نے کہا کہ منہ افضل ہے... اس کو خدا نے اونچا رکھا ہے اور اس کو نیچا رکھا

ہے اس لئے وہ منہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا... دوسرا مناظر کھڑا ہوا اس نے کہا یہ تکبر کرتا ہے وہ تواضع کرتی ہے خدا کو تکبر پسند نہیں تواضع پسند ہے... اس نے کہا کہ بات سن! یہ جو جگہ ہے یہ تو خود شرم سے اپنا منہ چھپائے رکھتی ہے اور منہ ننگا رہتا ہے تو کیسا مقابلہ کر رہا ہے دونوں کا... اس نے کہا! اس کا منہ چھپانا شرم وحیاء ہے یہ بے حیاء ہے اللہ کو حیاء پسند ہے بے حیائی پسند نہیں... پھر وہ مناظر کھڑا ہوا اس نے کہا! دیکھو یہ منہ کلمہ پڑھتا ہے قرآن پڑھتا ہے نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہے اور کتنی نیکیاں اس منہ سے نکل رہی ہیں لیکن اس جگہ سوائے گندگی کے کبھی کوئی چیز کسی نے نکلتی دیکھی ہے؟ (نہیں)... اب وہ دوسرا مناظر کھڑا ہوا اس نے کہا الانصاف خیر الاوصاف... انصاف سے بات بہترین وصف ہے... یہ منہ ٹھیک ہے اس سے نیکیاں نکلتی ہیں اور وہاں سے گندگی نکلتی ہے اور لیکن آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ یہ منہ جو گندگیاں بکتا ہے وہ اس گندگی سے بھی زیادہ بڑی ہوتی ہے... وہ گندگی ایک لوٹا پانی سے صاف ہوجاتی ہے مگر یہ جب نبی ﷺ کی توہین کرتا ہے... صحابہؓ کے خلاف بکواس کرتا ہے، اہل بیت کے خلاف بکتا ہے، یہ وہ گندگیاں ہیں ساری دنیا کے سمندر بھی اس گندے منہ کو پاک نہیں کرسکتے ... دوزخ کی آگ اس منہ کو پاک نہیں کرسکتی...

پرندے نے جو فیصلہ دیا :

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا دلائل تو دونوں طرف سے واقعی وزنی ہیں... اچھا بھائی تو نے فیصلہ کیا دیا؟ فیصلہ عجیب ہے یعنی اصل مقصد کیا ہے مناظرہ سنانے کا! اس نے کہا جی میں نے یہ فیصلہ دیا کہ سنیوں کا منہ افضل ہوتا ہے اور گستاخوں کی دُبر افضل ہوتی ہے... سنیوں کا منہ افضل ہوتا ہے کیونکہ اس سے صحابہؓ کی تعریفیں نکلتی ہیں ... اہل بیت کی تعریفیں نکلتی ہیں، کلمہ، کلام، درود نکلتا ہے... لیکن کسی کی گستاخی نہیں نکلتی کوئی گندگی اس منہ سے نہیں نکلتی اس لئے سنیوں کا منہ افضل ہے اور مماتیوں کی دُبر افضل ہے کیونکہ وہ جو توہین کرتے ہیں خدا کے نبیوں کی... یہ وہ گندگی ہے کہ وہ گندگی اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت

نہیں رکھتی وہ ایک لوٹا سے دُھل سکتی ہے اور ان کی گستاخیوں کو سمندر بھی پاک نہیں کر سکتا تو جب اس فانی زندگی میں مردہ مردہ کہنا یہ گستاخی ہے... تو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کی حیات عطا فرمائی... کیوں بھائی! ان کو مردہ مردہ کہنا یہ گستاخی ہے یا نہیں؟ یقیناً ہے۔ پھر یہ فیصلہ پسند ہے آپ کو... کہ گستاخ کی دُبر افضل اور سنی کا منہ افضل ہوتا ہے... کیسا اچھا فیصلہ اس پرندے نے دیا ہے...

بہرحال قرآن پاک کی آیت ہمیں سمجھا رہی ہے... حیات ہے اسی قسم کی لیکن ہمارے شعور میں آنے والی نہیں... آپ کے اس علاقے میں کچھ کراماً کاتبین ہوتے ہیں لوگوں کے ساتھ... تو آپ نے کبھی ان سے کوئی باتیں سنی ہیں؟ آپ کے شعور میں ان کی زندگی آ رہی ہے؟ آپ کیسے مانتے ہیں کہ وہ ہیں اور زندہ ہیں؟ صرف خدا کے فرمان سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے اب اگر کراماً کاتبین کی حیات ہمارے شعور میں نہیں آتی... تو ہم ان کی حیات کا انکار نہیں کرتے یہ کہتے ہیں کہ ہمارا شعور ناقص ہے... ایک آدمی کہنے لگا جی اگر ہمارے شعور میں نہیں آتی تو انہیں پتہ ہے کہ ہم زندہ ہیں۔ کیسی بات ہے... میں نے کہا! میں پوچھتا ہوں کہ کراماً کاتبین کی حیات تیرے شعور میں نہیں آتی کیا کراماً کاتبین کو اتنا پتہ ہے کہ ہم زندہ ہیں یا نہیں؟ کہنے لگا جتنا ہمیں پتہ ہے اس سے زیادہ انہیں پتہ ہے... میں نے کہا انبیاءؑ کو بھی اپنی حیات کا کامل ترین شعور ہے ...

مماتی جو مغالطہ دیتے ہیں؟

اب مغالطہ کیا دیتے ہیں...... صحابہؓ میں کئی اختلافات ہوئے اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، قبر میں زندہ تھے تو صحابہؓ جا کے وہاں سے فیصلہ لے لیتے ... یہ سوال کر کے پوچھ لیتے کہ حضرت کیا کریں۔ یہ کہتے ہیں یا نہیں کہتے؟ اور عوام کو ایسی بات سے مغالطہ دیتے ہیں... میں کہتا ہوں صحابہؓ کیوں پوچھتے بھائی! جا کے؟ صحابہؓ کا قرآن پر ایمان تھا یا نہیں تھا؟ انہوں نے قرآن میں پڑھا تھا... ولکن لا تشعرون جس طرح ہماری باتیں

کراماً کاتبین سنتے ہیں لیکن کراماً کاتبین کی باتیں ہم نہیں سنتے... اس لئے باوجود اس کے کہ کراماً کاتبین زندہ ہیں ہمیں دیکھتے ہیں، ہمیں سنتے ہیں... پھر بھی آپ کی اتنی عمر ہو گی کبھی آپ کی کوئی چیز گم ہوئی ہو؟ تو آپ نے کہا ہو جی کراماً کاتبین صاحب بتا دو؟ وہ چیز کہاں ہے کبھی پوچھا کراماً کاتبین سے کہ آپ بھی میرے ساتھ تھے میں نے وہ چیز کہاں رکھی ہے؟ کیوں نہیں پوچھتے آپ؟ اس لئے کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ مرے ہوئے ہیں... اس لئے نہیں پوچھتے؟ آپ کا عقیدہ ہے وہ بول نہیں سکتے اس لئے نہیں پوچھتے؟ آپ کا عقیدہ ہے کہ وہ میری بات سن نہیں سکتے اس لئے نہیں پوچھتے؟ اس لئے نہیں پوچھتے کہ وہ ہماری سنتے ہیں ہم ان کی نہیں سن سکتے؟ کیونکہ ان کی حیات ہمارے شعور میں آنے والی نہیں... اب صحابہؓ کا ایمان تھا قرآن پر ... انہیں پتا تھا کہ اب نبی پاک ﷺ ایسی حیات کامل کے ساتھ ہیں کہ ان کی بات ہمیں سنائی نہیں دے گی....... اگر پھر سنائی دے تو اللہ کے نبی ﷺ کی وہ حیات بھی فانی ہو گی... کیونکہ فانی شعور میں اس کی بات آ گئی... صحابہؓ نبی پاک ﷺ سے اس لئے نہیں پوچھتے تھے کہ وہ جانتے تھے کہ قرآن پاک میں آ گیا ہے... وَلٰکِنْ لَّا تشعرون اس لئے نہیں پوچھتے؟ لیکن ہم کراماً کاتبین کو یہ نہیں کہتے کہ وہ مردہ ہیں؟ نہ یہ کہتے ہیں کہ وہ سنتے نہیں، نہ یہ کہتے ہیں کہ وہ دیکھتے نہیں؟... صرف اس لئے نہیں پوچھتے کہ ان کی بات ہمیں سنائی نہیں دیتی... پوچھنے کا فائدہ کچھ نہیں... اب اسی لئے صحابہؓ یہ پوچھا نہیں کرتے تھے... یہ بھی نہ سمجھنا کہ قرآن کی آیت لکھ کر بھیجی ہے وہ ان کے بس کی بات نہیں ہے...

نہ کوئی حدیث ان کے پاس ہے نہ قرآن کی آیت... ایک قرآن کی آیت لکھ کر بھیجیں جس کو مولانا نے فرمایا تھا جس کا ترجمہ ہو کہ انبیآءؑ اپنی قبروں میں حیات نہیں ہیں... ایک حدیث ایسی لکھ کر بھیجیں؟ لیکن ان حضرات کے پاس ایسی چیز نہیں ہے... اب دیکھئے کہ پھر کیا کہتے ہیں کہ اس میں تو شہیدوں کی زندگی کا ذکر ہے نبی کی زندگی کا ذکر نہیں... کہتے ہیں یا نہیں کہتے؟ نبی کا لفظ دکھاؤ؟ نبی کا لفظ دکھاؤ؟ انہیں بات نہ کرنے

کا طریقہ نہ سمجھنے کا طریقہ... ایک آدمی آیا میرے پاس کہنے لگا جی نبی کا لفظ؟ میں نے کہا کہ تیرا بیٹا پڑھ کر آیا ہے؟ کہا! جی ہاں۔ میں نے کہا قرآن کا ترجمہ پڑھ کر آیا ہے...

قرآن سے دلیل :

میں نے کہا قرآن میں آیا ہے... فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ ... اپنے ماں باپ کو اُف نہ کہو یہ ہے قرآن پاک میں؟ جی ہاں! اب تیرا بیٹا تجھے جوتے مارنا شروع کر دے اور تو کہے کیا کر رہا ہے... وہ کہے قرآن میں ہے اُف تک نہ کہنا... میں نے اُف تو نہیں کہا جوتے مار رہا ہوں... تو قرآن سے لفظ دکھا کہ جوتے باپ کو نہ مارو... ؟ اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُف نہ کہنا اُف کہنے سے تھوڑی سی تکلیف والدین کو ہوتی ہے... اسی آیت سے پتا چلا کہ جب تھوڑا سا دُکھ ماں باپ کو دینا جائز نہیں تو بڑا دکھ اس سے زیادہ حرام ہے... یہ بات سمجھ آ رہی ہے یا نہیں؟ شہیدوں کو جو حیات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی کس لئے؟ کہ وہ نبی ﷺ کے فرمانبردار تھے... اس لئے جتنی حیات سارے شہیدوں کو ملی ہے ان سب سے اعلیٰ ارفع حیات اللہ تعالیٰ نے انبیآءؑ کو عطا فرمائی ... یہ کہنا کہ یہاں یہ لفظ نہیں ہے ایسا ہی ہے جیسے یہ کہنا کہ اُف کا لفظ تو ہے اور یہ تو نہیں کہ باپ کے منہ پر تھوکنا بھی نہیں؟ تو کیا باپ کے منہ پر تھوکنا جائز ہے؟ نہیں! اگر یہ کہیں کہ نہیں جائز تو کہنا کہ تھوک کا لفظ دکھاؤ... ہم اس کو دَلَالَةُ النَّص کہتے ہیں...

ایک مثال:

ایک اور مثال اس کی پیش کرتا ہوں کہ جن آئے حضرت ﷺ کے پاس... اور عرض کیا کہ گوبر اور ہڈی وغیرہ میں ہماری کچھ خوراک ہے... اپنے امتیوں کو فرمادیں کہ اس سے استنجاء نہ کیا کریں... حضرت ﷺ نے فرمادیا... فقہاء نے اسی حدیث سے یہ مسئلہ نکالا کہ جن ہڈی سے کیا کھاتے ہیں یہ ہمیں نظر نہیں آتا اس کا بھی احترام ہے... تو جانوروں کے چارے سے بھی استنجاء کرنا جائز نہیں ہے اور جب جانوروں کے چارے

سے استنجاء کرنا جائز نہیں ہے تو انسان کی خوراک سے استنجاء کرنا جائز ہے؟ نہیں... اب کوئی احمد سعید چتروڑی اٹھے کہ مجھے پراٹھے کا لفظ دکھاؤ کہ پراٹھے سے استنجاء جائز نہیں؟ ورنہ میں کرتا ہوں ابھی استنجاء... تو کیا آپ اس کو عقلمند سمجھیں گے؟ نہیں ... ہم کہیں گے جب جانوروں کے چارے سے جائز نہیں تو یہ تو اشرف المخلوقات کی غذا ہے اس سے بالاً وْلی جائز نہیں... اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جب شہداء کو خدا نے حیات عطا فرمائی جن کا درجہ بہت کم ہے انبیاءؑ کی حیات تو ان سے بہت اعلیٰ وارفع ہے اب عوام کے سامنے پڑھنے بیٹھ جائیں گے... انک میت وانهم میتون ... یہ ان کا رات دن کا درود شریف ہے اسی کا ورد کرتے ہیں ... دن رات رٹ لگائی ہوئی ہے ... جی قرآن کی آیت ہے... قرآن کی آیت ہے؟ بھائی اس آیت سے جو ثابت ہوتا ہے وہ ہم مانتے ہیں لیکن جو جھگڑا ہے اس کا اس آیت میں ذکر نہیں... اس کو بالکل عام فہم مثال سے سمجھو؟ ہم زندہ بیٹھے ہیں یا مردہ؟ سارے زندہ ہو... اس زندگی سے جو پہلے ہماری حالت تھی... قرآن نے اس کو موت کہا ہے... کَیفَ تَکفُرُونَ بِاللّٰہِ وَکُنتُم اَمواتاً یہ بات درست ہے؟ ہاں جی... اب وہ جو کنتم امواتاً والی بات تھی... وہ گزر چکی، ختم ہو چکی ہے... یا اب بھی وہی ہے؟ ... اب تو اس کے بعد خدا نے حیات عطا فرمادی.. ٹھیک ہے...

جس طرح اس موت کے بعد یہ حیات ملی ہے اسی طرح آنے والی موت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں حیات فرمادی ہے... اب میں آپ کو کہوں آپ مردہ ہیں؟ آپ کیا کہیں گے؟ زندہ ہیں... میں کہتا ہوں کہ میں قرآن سے ثابت کرتا ہوں تم مردہ ہو ... کنتم امواتاً، کنتم امواتاً، کنتم امواتاً ... تم سارے مردہ ہو، تم سارے مردہ ہو، تم سارے مردہ ہو؟ میں آج قرآن پڑھ رہا ہوں تو آپ سمجھ لیں کہ میں موقع محل پر پڑھ رہا ہوں؟... آپ یہ کہیں گے مولوی صاحب اس آیت پر ہمارا ایمان ہے لیکن یہ اس حالت کے متعلق نہیں اس سے پہلی حالت سے متعلق ہے... اب جب خدا نے ہمیں حیات عطاء فرمادی تو احیاکم آگے پڑھو... وہ واقعہ ختم ہو چکا ہے تو جس طرح میں اب آپ پر

پڑھتا رہوں اور یہ شور مچاتا رہوں کہ قرآن سے مردہ ثابت کردیا... قرآن سے تم کو مردہ ثابت کردیا؟ تو یہ قرآن پر جھوٹ ہے...

ایک دلچسپ لطیفہ:

اچھا اس پر ایک لطیفہ یاد آیا... جمعرات کو کچھ نمازی کم جمعہ کو زیادہ نمازی آجاتے ہیں ناں؟ جی ہاں! تو غسل خانے اتنے ہی ہوتے ہیں جتنے جمعرات کو... یا آٹھ دس زیادہ بن جاتے ہیں؟ اتنے ہی ہوتے ہیں تو نمازی زیادہ آجائیں تو بعض کو باہر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ وہ بیچارے! ایک بڑا آدمی بوڑھے میاں استنجاء خانے میں تھا اندر بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ ننگے ہی کچھ نہ کچھ پڑھتے رہتے ہیں... باہر بیچارے طالب علم کھڑے تھے اور اندر سے آواز آرہی تھی... اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِی رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِی رَائِحَۃَ النَّار کہ یا اللہ جنت کی خوشبو سنگھانا، دوزخ کی بدبو سے بچانا... بیچارے طالب علم سمجھنے لگے کہ شاید باباجی اندر وضو کرنے لگ گئے ہیں کیونکہ یہ دعا تو ناک میں پانی ڈالتے وقت پڑھی جاتی ہے وضو میں... وہ باباجی باہر نکلے تو انہوں نے پوچھا باباجی! وضو کرلیا.. کہا نہیں۔ میں نے تو استنجاء کیا ہے... کہا! کون سا چھوٹا یا بڑا... کہا بڑا... انہوں نے کہا دعا کون سی پڑھی ہے اس نے پھر سنادی. اللّٰھم الخ...

انہوں نے کہا باباجی: یہ تو ہمیں یقین ہے کہ آپ کو دعا یاد ہے لیکن افسوس ہے کہ دعا کا مقام بھول گیا ہے... یہ جس سوراخ پر پڑھی جاتی ہے وہاں نہیں پڑھتے آپ نے دوسری جگہ پڑھی ہے... جیسے باباجی کو دعا کا سوراخ بھول گیا تھا...

احمد سعید کو آیت کا موقع محل بھول گیا:

احمد سعید کو اس آیت کا موقع محل بھول گیا وہ یہاں والی دعا وہاں پڑھتا تھا جا کے... یہ بھی انک میت وانھم میتون .... کل نفس ذائقۃ الموت .. یہ آگے حیات کے خلاف پڑھ رہا ہے حالانکہ یہ پہلی موت سے متعلق ہے... جب موت آگئی ان

آیتوں کا مضمون پورا ہوا یا نہیں؟ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے حیات عطا فرمادی تو اس آیت کا انکار ہم نے نہیں کیا... اس کو اپنے موقع پر مانا... حیات کو اپنے موقع پر مانا جیسے کنتم امواتاً کو اپنے موقع پر مانا اور فَاَحیَاکُم کو اپنے موقع پر ہم نے دونوں آیتوں کو مانا یا نہیں مانا؟ بالکل اب کوئی حیات کا انکار کر کے اَمْوَاتً کی گردان کرتا ہے تو اسے ہم یہی کہیں گے کہ آیت یاد ہوگئی ہے... موقع محل اور سوراخ بھی یاد رکھیں... اور کسی سے پوچھ لیا کرو... جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نبی علیہ السلام زندہ تھے؟ جی جی پیچھے صفت مشبہ کا صیغہ ہے جو قوت میں فعل کے برابر ہوتا ہے... اس میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے... تو حضرت زندہ تھے اس وقت... آپ کا مقصد یہ ہے کہ اس وقت آپ ﷺ پر موت طاری نہیں ہوئی تھی بعد میں ہوگی... یہ آپ کی بات سے ایک بات اور ذہن میں آ گئی... یہ جھوٹ بولتے اور لکھتے ہیں... جنڈا والے میتے لکھا کہ نبی ﷺ کی موت واقع ہو چکی یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے... حالانکہ یہ جھوٹ ہے... وقوع موت کا ذکر کہیں بھی قرآن و حدیث میں نہیں ہے... وقوع موت کا تو مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے میرے نبی پاک ﷺ فوت ہو چکے ہیں تو کوئی ایسی آیت ہے قرآن میں یا اللہ کے نبی ﷺ فرماتے... میں فوت ہو کر قبر میں دفن ہو چکا ہوں... کہیں ایسی حدیث ہے.. وقوع موت کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے جیسے ہماری بھی موت کا وعدہ ہے... کل نفس ذائقة الموت لیکن ہماری موت واقع ہو چکی اس کا ذکر قرآن میں کہیں نہیں.. جن کے ہاتھوں میں مریں گے وہ بتائیں گے کہ اب یہ فوت ہو چکے ہیں... اسی طرح حضرت صحابہؓ کے ہاتھ میں آپ نے وصال فرمایا تو خطبہ صدیقؓ میں آیا کہ آپ فوت ہوئے تو یہ صحابہؓ کے اقوال سے ثابت ہے۔ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں... جب صحابہؓ کے اجماع سے موت ثابت ہے.. تو ہم اس کے مقابلے میں حیات کے لئے صرف امت کا اجماع ہی پیش کر دیں گے تو پھر اس کے مقابلے کی دلیل منکر حیات پیش کرے...

امت کا اجماع :

علامہ سخاویؒ قول البدیع میں فرماتے ہیں کہ امت کا اجماع اس بات پر ہے کہ انبیاءؑ اپنی قبروں میں حیات ہیں اب قرآن ہمارے پاس ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث ہمارے پاس ہیں... الانبیآء احیاء فی قبورهم یصلون یہ ہے وہ حدیث ہے کہ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے اب کوئی آدمی یہ کہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں تو ایک اصول آپ سے پوچھتا ہوں بھائی! سونے کے کھرے کھوٹے ہونے کی سنار کی بات مانی جاتی ہے یا کمہار کی؟ سنار کی... سنار سارے کہیں کہ سونا کھرا ہے اور کمہار شور مچائیں کہ سونا کھوٹا ہے آپ کس کی بات مانیں گے؟ سنار کی ... ڈاکٹری کے بارے میں ڈاکٹر کی بات مانی جائے گی یا درزیوں کی؟ جی ڈاکٹر کی... ڈاکٹر کہے کہ یہ دوا اس بیماری کی ہے اور درزی کہے کہ نہیں اس بیماری کی ہے... تو محدثین کے بارے میں محدث کی بات مانی جائے گی یا احمد سعید چتروڑ گڑھی کی؟ محدثین کی.. علامہ انور شاہ کشمیریؒ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے... علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں حدیث متواتر ہے... مولانا خلیل احمدؒ صاحب فرماتے ہیں حدیث صحیح ہے.. ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے... علامہ سبکیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث صحیح ہے محدثین اس کو صحیح مانتے ہیں.. اور احمد سعید کہتا ہے صحیح نہیں تو یہاں محدثین کی مانی جائے گی احمد سعید کی نہیں... تو حدیث متواتر ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

خلافت راشدہ

یا اللہ مدد

حق چار یارؓ

خطاب

پیر طریقت، رہبر شریعت وکیل صحابہؓ

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نور اللہ مرقدہٗ

(چکوال)

موضوع

مسئلہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مقام: جامعہ رحیمیہ، دنیا پور، ضلع لودھراں

۱۹۸۴ء

یادگار خطبات

ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی

﴿خطبہ﴾

اللھم صلی علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ اٰل سیدنا و مولانامحمد وبارک وسلم......

اَلْحَمْدُلله ....اَلْحَمْدُ للهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ ....وَنُؤْمِنُ بِهٖ ونَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ..........وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ....مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلا مُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلا هَادِىَ لَه..........ونشهدُ اَن لا اٰلهَ اِلَّا اللهُ وحْدَهٗ لا شَرِيكَ لَهٗ وَنَشهدُ اَنَّ سيّدنا ومَولَانَا وَنَبِيّنَا وشَفِيْعنا مُحمّداً عَبدُهٗ ورسُولهٗ..........

صلیٰ اللہ تعالیٰ علیه و علیٰ اٰله واصحابه وبارک وسلّم

امّا بعد ! فأعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم ....بسم الله الرحمٰن الرحيم مُحَمَّدٌرَّ سُوْلُ اللهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَّبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللهِ وَرِضْوَاناً ....سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۚ .... ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰةِ .... وَمَثَلُهُمْ فِى الاِنْجِيلِ .... كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الكُفَّارَ ۚ .... وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وعَمِلُوا الصَّالِحٰتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَّ اَجراً عَظِيْماً☆..........

تمہید:

حاضرین بزرگان دین برادرانِ اہل سنت والجماعت...... اشتہار کے پروگرام کے مطابق آج دنیا پور میں اس تبلیغی دورے کا آخری جلسہ ہے...... جناب مولانا محمد امین شاہ صاحب نے خدام اہل سنت کا دورہ تجویز کیا تھا.......... جمعہ اور ہفتہ مخدوم پور میں سنی کانفرنس تھی...... اس کے بعد پھر کبیر والا پھر خانیوال پھر کل

جہانیاں، آج آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے ہیں........مولانا رحیم بخش صاحب نے گویا مدعو کیا ہے........آپ کے جو امام صاحب ہیں انہوں نے بھی بڑا اصرار کیا........تو عرصے کے بعد میں یہاں حاضر ہوا ہوں........دن کو مدرسہ بھی دیکھا جس کی باہر جامعہ رحیمیہ کے نام سے جو بنیادیں شروع ہوئیں اللہ اس مدرسہ کو بھی اپنے مقاصد میں کامیابی عطاء فرمائے........اور اس مسجد کو بھی مذہب اہلِ سنت والجماعت کا مرکز بنائے........آمین!

دینی مدارس کا کیا فائدہ ہے؟:

یہ جو مدرسے ہیں ان کا کیا فائدہ ہے؟......یہاں سے دین کا علم حاصل ہوتا ہے۔ سکول، کالج، یونیورسٹیاں جو سرکاری ہیں۔ وہاں دنیا کے علوم پڑھے جاتے ہیں........ان کی بھی ضرورت ہے ملک کے لئے........لیکن دین کے لئے دین کے علم کی ضرورت ہے........قرآن وحدیث کے علم کے لئے یہاں جو ناظرہ قرآن شریف پڑھایا جا رہا ہے........یہ بھی اللہ کا بڑا فضل ہے........جہاں حفظِ قرآن کا درس دیا جاتا ہے یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے........جہاں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے تفسیر پڑھائی جاتی ہے........حدیث فقہ کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں........تو جو دینِ کا شریعت کا علم ہے........ان دینی مدارس کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اور اس کے بعد گویا انہی کے ذریعے پھیلے گا........ان مدرسوں کی قدر کرو........اس دور میں اللہ تعالیٰ نے دینی علوم کا ایک مرکز بنایا ہے........جس کو دارالعلوم دیوبند کہتے ہیں........جہاں جہاں کوئی علماء مدرسے جاری کر رہے ہیں........یہ دراصل فیض ہے برکت ہے........اس دارالعلوم دیوبند کی........اللہ اس کو قیامت تک سلامت رکھے........اب تو وہ ہندوستان میں رہ گیا ہے........ہندوستان بھی بڑا ملک ہے........ہر جگہ اسلام کا کام کرنا ہے........پاکستان میں

بھی وہاں بھی بلکہ ہر ملک میں..........

دیوبند کے بزرگوں کی کرامت:

تو ایک کرامت دیوبند کے بزرگوں کی سناتا ہوں.......... کہ جس وقت دیوبند شہر سے باہر جگہ لی گئی.......... طالبِ علموں کی تعداد زیادہ ہوگئی.......... تو دیوبند کے بزرگوں نے مشورہ کیا.......... اور اس جگہ درسگاہوں کی بنیادیں رکھنے کے لئے نشانات لگائے کہ یہاں درسگاہیں ہوں گی.......... خواب میں رات کو جو بزرگ اس وقت مہتمم تھے حضرت مولانا رفیع الدّین صاحب نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ.......... کہ اسی جگہ جہاں دن کو نشانات لگائے ہیں رسولِ پاک سرورِ کائنات حضرت محمدِ مصطفےٰ ﷺ تشریف فرما ہیں.......... حضور ﷺ کے ہاتھ میں چھڑی ہے.......... فرماتے ہیں کہ یہ نشان تو تنگ ہیں.......... اپنے ہاتھ مبارک سے خواب میں رحمۃ للعالمین ﷺ نے درسگاہوں کی بنیادوں پر لکیریں کھینچیں.......... صبح جا کر بزرگوں نے دیکھا تو جو رحمت للعالمین ﷺ نے خواب میں لکیریں کھینچیں تھیں.......... وہ لکیریں موجود تھیں.......... انہیں لکیروں پر پھر دارالعلوم دیوبند کی درسگاہیں بنائی گئیں.......... اس لئے اس کی بڑی برکت ہے.......... تو یہ حضور ﷺ کا معجزہ تھا..........

سمجھیں! دیوبند کے بزرگوں کی کرامت تھی.......... اور رحمۃ للعالمین ﷺ کا یہ معجزہ تھا.......... قیامت تک کرامتیں بھی جاری رہیں گی اور حضور ﷺ کے معجزات بھی جاری رہیں گے.......... اللہ تعالیٰ ہمیں خالص ایمان عطاء فرمائے.......... اور نیک عمل کی توفیق دے آمین!۔

دینی جلسے کرنا دین کی تبلیغ ہے:

یہ فتنوں کا دور ہے یہ جو تبلیغی جلسے ہم رکھتے ہیں ان کا مقصد کیا ہے؟..... کوئی

دنیا کا مقصد نہیں دین کی تبلیغ ہے...... جس دین کو ہم سچا مانتے ہیں...... جس پر ہمارا ایمان ہے اس کی تبلیغ ہے...... اسی کا سمجھنا سمجھانا ہے...... اسی پر عمل کرنا اور کرانا ہے کیوں کہ محنت کے بغیر نہ دنیا کا کام ترقی کرتا ہے...... نہ دین کا کام ترقی کرتا ہے...... دین کی تبلیغ سے مکے سے مدینہ مدینے سے سارے جہاں میں یہ دین پھیلا قرآن و سنت کا یہ نور پھیلا آج ہم محنت کریں گے...... تو یہ آگے پھیلے گا اگر محنت نہیں کریں گے تو یہیں رہ جائے گا...... اس لئے ان جلسوں کو غنیمت سمجھو! سُروں پر مست نہ رہو...... یعنی مصیبت یہ ہے کہ ذوق یہ بن گیا ہے...... قوم کا کہ سُریلی آواز ہو مقرر جو ہے...... وہ کبھی ہنسائے کبھی رُلائے یہ گویا تماشا ہے...... سارا دن ساری رات بیٹھے رہیں گے بھائی! جس چیز سے نفس کو لذت آئے...... وہ دین کی نہیں، وہ تو نفس کی لذت ہے...... بے نمازی بھی بیٹھا رہے گا...... بے دین بھی بیٹھا رہے گا...... اس سے ہمیں فائدہ کم پہنچتا ہے نقصان زیادہ ہوتا ہے...... ذوق لوگوں کا خراب ہے...... اور یہ لوگ سارے تو نہیں لیکن اکثر نہیں سمجھتے کہ تقریر یا تبلیغ کا مقصد کیا ہے؟...... فائدہ کیا ہے؟

تقریر یا تبلیغ کا کیا مقصد؟

اب میں سمجھاتا ہوں یہ تو سبق ہے کبھی کسی نے سبق پڑھایا ہے سُروں سے؟...... یہ بچے پڑھتے ہیں کبھی سُریں لگائی ہیں؟...... وہاں سمجھتے ہیں کہ سمجھانا ہے...... یہاں عقل کام نہیں کرتی کہ یہاں سمجھانا...... تو نہیں وقت گزارنا ہے اصل چیز یہ ہے کہ جتنی دیر بیٹھو دین کی باتیں سمجھو...... جنت کا راستہ سمجھو...... بھائی یہ دین کس لئے ہے؟...... کافر کیوں جہنم میں جائیں گے...... مومن کیوں جنت میں جائیں گے...... کیونکہ کافر جنت کا راستہ مانتے نہیں...... مومن مانتے ہیں چلیں تو جنت میں پہنچ جائیں گے...... تو دراصل یہ تقریر یا تبلیغ جو ہے...... اس میں یہ سمجھانا ہوتا ہے کہ جنت کا یہ راستہ ہے...... اس کو مانو اس پر چلو اس پر چلاؤ...... تقریر کرنے والا مخلص ہو اس کی نظر پیسے پر

نہ ہو...... کہ مجھے پہلے کتنا دیا ہے بعد میں کتنا دیں گے؟

یہ تو کاروبار ہوا تھوڑا دے تو ناراض ہو کر اُٹھ جائے...... کہ پھر میں کبھی نہیں آؤں گا یہ ایسا ہے نا؟...... یہ اس لئے ہے کہ ہم نے مقصد جلسہ تقریر کا غلط سمجھا ہے...... مبلغ وہ ہے کہ جو یہ سمجھتا ہے...... کہ جتنا مجھے علم ہے اگر میں لوگوں کو نہ بتاؤں گا...... تو قیامت کے دن میں پکڑا جاؤں گا تو وہ احسان کرتا ہے دوسرے پر اور اگر پیسے زیادہ دے تو میں سنا دوں گا...... نہ دے تو میں نہیں سناتا...... کئی کہتے ہیں کہ آدمی یہاں تھوڑے ہیں کیا تقریر کریں؟ ...... بھائی مجمع ہی کوئی نہیں؟...... ارے خدا کے بندو!...... ایک بھی بیٹھا تو تم تو اپنا فرض ادا کر دو......

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا واقعہ:

حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے ولی اور مجاہد تھے...... ان کا واقعہ ہے کہ دہلی کی جامع مسجد میں جمعہ پر تقریر فرماتے تھے...... ہزاروں آدمیوں میں فیض پہنچا ہے...... ایک دفعہ تقریر کر کے آرہے ہیں جامع مسجد کی سیڑھیاں بہت ہیں سیڑھیوں سے اتر رہے ہیں...... تو آگے ایک بوڑھا ملا...... دیہاتی تھا گاؤں سے آرہا تھا...... اس نے کہا کہ مولوی اسماعیل کی تقریر تو میں نے سُننی ہے...... میں تقریر سننے کے لئے آرہا ہوں...... اب دیکھو نا، تقریر ختم ہو چکی خطبہ پڑھ چکے حضرت مولانا نے جب یہ سنا کہ یہ میری تقریر سننے کے لئے آیا ہے...... تو انہوں نے وہیں اسے روک لیا اور وہی تقریر جو کچھ جمعہ پر بیان کیا تھا وہ سارا اس کو سنا دیا......

یہ تو ہے تبلیغ یہ جو بیچارہ آیا ہی اس لئے تھا...... آج ایسا ہے کوئی نمونہ؟ بھائی ایک بھی سنے تو پوری طرح سناؤ سمجھاؤ زیادہ ہو تو ٹھیک ہے نہ ہوں تو ہم کہیں کہ ہماری تقریر ہی کیا؟...... لا حول ولا قوۃ الا باللہ ...... یہ سمجھا رہا ہوں کہ ہر پہلو سے بگاڑ ہے...... اس کے سنوارنے کی کوشش کرو...... اتنی کرو کہ مسلمان ہے سنی پھر

مغلوب ہے حقیر ہے کیوں ہے؟......اس لئے کہ ہم نے برائے نام دین مانا تو اس لئے جو کچھ میں عرض کروں گا......تو آپ سننے سمجھنے کی کوشش کریں مرنے کے بعد جنت ملے گی اس شخص کو جو اس جہاں میں جنت کے راستے پر چلتا رہا......ہمارے رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ نے سب پیغمبروں کے بعد آخری نبی بنا کر بھیجا......کیوں بھیجا؟......اس لئے بھیجا کہ جنت کا راستہ جو ان کی آنکھوں سے نظر نہیں آتا......اور جنت اب بھی ہے......سات آسمانوں سے اوپر ہے......جہنم ہے سات زمینوں سے نیچے ہے جہنم میں عذاب ہے......جنت میں نعمتیں ہیں......

تو نبی کریم ﷺ رحمۃ للعالمین......خاتم النبیین شفیع المذنبین......حضرت محمد ﷺ آخر میں آئے......لیکن قیامت تک کے لئے ہیں......اور اس جنت کے راستے پر خود چل کر دکھایا......کہ یہ ہے جنت کا راستہ جو ایمان اور عمل سے ملتا ہے......یعنی ان قدموں سے ملتا ہے......رسولِ پاک کو کیوں بھیجا؟......جنت کا راستہ بتانے کے لئے صرف بتانا نہیں بلکہ اس پر چل کر دوسروں کو چلانے کے لئے۔ پہلے ہے جاننا کہ یہ راستہ ہے پھر ہے چلنا......علم اسی کو کہتے ہیں کہ پہلے جانے کہ جنت کا راستہ کیا ہے؟......

حضور ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو سمجھانے کا انداز:

حضورِ امین ﷺ مثالوں سے سمجھاتے تھے......ایک دفعہ حضور ﷺ نے اپنے شاگردوں کو جن کو اصحاب رضی اللہ عنہم کہتے ہیں......زمین پر ایک سیدھی لکیر کھینچی اصحاب رضی اللہ عنہم بیٹھے ہیں......اور دونوں طرف لکیریں کھینچی ہیں......ایک سیدھی اور باقی دونوں طرف ٹیڑھی......حضور ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا......یہ جو میں نے سیدھی لکیر کھینچی ہے......یہ جنت کا راستہ ہے یہ صراطِ مستقیم کی مثال ہے سیدھے راستے سے ہٹ کر اِدھر اُدھر سارے جہنم کے ہیں......جنت کے

راستے پر چلنا ہے تو سیدھے چلتے جاؤ...... کیسے حضور ﷺ سمجھاتے تھے؟......

رحمۃ اللعالمین ہیں ساری مخلوق کے سردار ہیں...... زمین پر یہ نقشہ بنا کر جنت جہنم کا فرق بتا رہے ہیں...... یہ ہے تبلیغ اور اللہ نے اس امت کو وہ رسول پاک ﷺ عطا فرمائے کہ حضور ﷺ جیسا رب نے نہ پہلے پیدا کیا...... نہ بعد میں پیدا کریں گے...... ہر پیغمبر گناہوں سے پاک ہیں کبھی کسی پیغمبر کے متعلق یہ نہ کہو کہ ان سے بڑا یا چھوٹا گناہ ہوا ہے...... گناہوں سے پاک ہیں بھول اور بات ہے...... یہ بات یاد رکھنا جس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی......

پیغمبر کے خوبصورت ہونے کی حکمت:

ہر پیغمبر حسین وجمیل ہوتا ہے خوبصورت ہوتا ہے......اس کی حکمت کیا ہے؟ ہر پیغمبر یہ کہتا ہے کہ مجھ کو مان لو تو اللہ راضی ہوگا......وہ دعوت دیتے ہیں...... کیونکہ اللہ کی طرف سے ایک عہدہ لے کر آتے ہیں...... کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اللہ نے مجھے بھیجا ہے......آپ کی طرف اگر مانو گے تو اللہ راضی ہوگا......نہ مانو گے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا خواہ کوئی بادشاہ ہے......خواہ کوئی سائنسدان ہے خواہ کوئی بھی دنیا کا کمال رکھنے والا ہے......پیغمبر سب کو کہتے ہیں کہ...... مجھ کو مانو میرے پیچھے چلو ہمدردی ہے نا! ہر پیغمبر اپنی امت میں سب سے زیادہ حسن و جمال والا ہوتا ہے...... اس لئے تاکہ کوئی آدمی امت میں سے زیادہ خوبصورت ہو...... اس پیغمبر سے تو وہ کہے گا کہ میں آپ کے پیچھے کیوں چلوں؟...... میری شکل آپ سے اچھی ہے اس سے اس کو انکار کی گنجائش مل جاتی ہے...... اللہ نے انکار کی گنجائش نہیں رکھی......

ہر دم است صورت سیرت جلوے است......

ایمان کوئی معمولی چیز نہیں ایمان اس وقت ہوگا...... جب یہ کہے گا کہ یہ مجھ سے اعلیٰ ہے...... حالانکہ صورت کا تعلق کوئی دینداری سے نہیں لیکن نبوت ہے نا...... کئی

بزرگ کالے رنگ کے ہیں...... حضرت بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ کالے رنگ کے تھے......
جنتی ہیں سبحان اللہ!

اولیاء اللہ کے لئے خوبصورت ہونا ضروری نہیں ہے...... پیغمبروں کے لئے خوبصورت ہونا ضروری ہے...... تا کہ کوئی کسی کمال میں یہ نہ کہہ سکے کہ میں تو تجھ سے اچھا ہوں باقی تو کمالات ہیں اخلاق ہیں...... عادات ہیں تقویٰ ہے...... سب کچھ ہیں اور ہمارے رسولِ پاک ﷺ سارے پیغمبروں کے سردار ہیں...... اس لئے حضور ﷺ جو ہیں سب سے زیادہ حسین وجمیل اور خوبصورت ہیں...... جو صورت اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو عطا فرمائی اور کسی کو عطا نہیں فرمائی......

شانِ رسالت پر روشنی:

ہم دو چیزیں زیادہ سمجھاتے ہیں...... شانِ رسالت ﷺ اور شانِ صحابہ (رضی اللہ عنہم)...... اور خلافتِ راشدہ یہ دین سمجھانے کے عنوانات ہیں...... طریقے ہیں اگر حضور ﷺ کی شان نہ کوئی سمجھے تو مانے گا کس طرح؟...... کہے گا کہ بس انسان تھے بھائی انسان تو ہیں...... لیکن کیسے انسان ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد انسان ہے...... انسان ہونا کوئی عیب نہیں لیکن ہم بھی انسان ہیں...... ہم گناہ گار ہیں پیغمبر بھی انسان ہیں...... لیکن وہ گناہوں سے پاک ہیں...... فرق ہو گیا ان پر اللہ کے جلوے ہیں...... ان کو کوئی اگر نہ مانے اگرچہ وہ کتنا ہی بڑا آدمی ہو اور چاند پر بھی پہنچ جائے تو وہ جہنمی ہے...... اس لئے اللہ تعالیٰ کمالات عطاء فرماتا ہے تا کہ لوگ ایمان لاسکیں......

حضور ﷺ کے حسن و جمال کی کیفیات جدا ہوتی تھیں:

بعض دفعہ معجزانہ طور پر حضور ﷺ کے چہرے پر...... اللہ تعالیٰ کی تجلی اور انوارات اتنے زیادہ ہوتے تھے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم حیران ہو جاتے تھے...... ویسے بھی حسن

و جمال تھا نورانیت تھی...... لیکن بعض دفعہ معجزانہ طور پر عجیب جلوہ ہوتا تھا...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی پاک بیوی...... ہماری مومنوں کی ماں فرماتی ہیں کہ...... بعض دفعہ حضور ﷺ پر ایسا جلوہ ہوتا تھا کہ رات اندھیرے میں...... حضور ﷺ کے اس نور کی روشنی میں میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیتی تھی...... اس وقت خاص اللہ تعالیٰ کی تجلی حضور ﷺ پر ہوتی تھی...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ...... رات کو میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا......

دیکھو آج کل لوگ بزرگوں سے وظیفہ پوچھتے ہیں...... کہ نبی پاک ﷺ کی زیارت ہو جائے خواب میں...... حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور نبی پاک ﷺ کی بیویوں کی یہ شان ہے کہ...... ہر وقت آمنے سامنے جلوے پھر بھی لوگ ایسے بدبخت ہیں کہ...... اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو برا بھلا کہتے ہیں۔ یہ ہماری تبلیغ نہیں ہوئی اصل ہماری تبلیغ ہوتی کہ...... ہم حضور ﷺ کی پاک بیویوں کی اور اصحاب واہلِ بیتؓ کی شانیں سمجھاتے...... تو جو دل سے قرآن اور حضور ﷺ کو ماننے والا ہے وہ آہستہ آہستہ سمجھ جاتا...... ہم نے نہ سمجھایا تو دوسروں نے ان کو دوسرے راستہ پر لگا دیا انہوں نے یہ سمجھا کہ جیسے ہماری بیویاں ہیں...... اسی طرح حضور ﷺ کی بیویاں ہیں...... نعوذ باللہ!

حضور ﷺ کی ہر چیز اعلیٰ و نرالی ہے:

بھائی حضور ﷺ کی ہر چیز نرالی ہے...... جو چیز اللہ نے حضور ﷺ کو عطا فرمائی وہ اور کسی کو عطا نہیں فرمائی...... حضور ﷺ کی جو بیویاں ہیں...... تو حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کی بیویوں سے اعلیٰ...... جو بیٹیاں چار ہیں تو دنیا جہان کی بیٹیوں سے اعلیٰ...... جو حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) نواسے ہیں تو ساری دنیا کے نواسوں سے اعلیٰ ہیں...... ہر چیز اعلیٰ ہے...... ہم جو یہ کہتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ

جس گھوڑے پر حضور ﷺ سوار ہوئے...... وہ دنیا کے گھوڑوں سے اعلیٰ ...... جس اونٹ پر حضور ﷺ سوار ہوئے وہ دنیا کے اونٹوں سے اعلیٰ...... حضور ﷺ کے ساتھ جس چیز کا تعلق ہو گیا...... وہ چیز باقیوں سے اعلیٰ ...... یہ کوئی معمولی شان ہے...... جس نے حضور ﷺ کا دیدار ایمان کی آنکھ سے کر لیا...... پیغمبروں کے بعد اس کے برابر درجے میں اور کوئی نہیں پہنچ سکتا...... جس نے حضور ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ایمان قبول کیا ...... انبیاء کرام کے بعد اس کے درجے کو وہ شخص نہیں پہنچ سکتا...... جس کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی...... تو یہ سارے شانِ رسالت کے جلوے ہیں اور کسی کو نصیب نہیں......

آقا ﷺ پر اللہ کی تجلی کی جھلک:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا...... میری نظر حضور ﷺ کے چہرۂ انور پر پڑی...... اتنا روشن نورانی تھا ...... کہ ادھر چاند تھا چودھویں کا ادھر چودھویں کے چاند کی طرف میری نگاہ اٹھتی تھی ...... اور ادھر رحمت للعالمین پر...... فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن تھا...... سبحان اللہ! یہ وہ موقعہ ہے کہ جب خاص اللہ کی تجلی نازل ہوتی تھی...... اس لئے صحابہؓ سے بڑھ کر کسی کا ایمان نہیں ......

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور پاک ﷺ کے صحابی (رضی اللہ عنہ) ہیں...... خادم خاص ہیں حضور ﷺ کا خادم ہونا جنتی ہونا ہے...... وہ جنت کے لئے حضور ﷺ کے قدموں میں گرے...... سب کچھ چھوڑ دیا ماں باپ دولت عزت مکان برادری سب کچھ چھوڑ دیا...... ان کو یقین ہو گیا کہ حضور ﷺ کے قدموں میں جنت ہے...... آج ہمارا حال تو یہ ہے دوکان دار بیٹھا ہوا ہے نماز کا وقت ہے کہتا ہے کہ نماز میں کیسے پڑھوں...... اگر گاہک آجائے تو مجھے نقصان ہے؟ ...... اور انہوں نے سب

کچھ چھوڑ دیا بھائی! یقین تھا تو چھوڑا نا......اور جو دولت تھی وہ بھی ساری کافروں نے چھین لی آج زکوٰۃ نہیں دیتے؟...... 100 سے اڑھائی فیصد نہیں دیتے دسواں حصہ عشر کا نہیں دیتے......صحابہ رضی اللہ عنہم جو تھے انہوں نے تو سب کچھ دے دیا......ہم لینے کا کہتے ہیں دینے کا نہیں؟...... یہ عجیب بات ہے؟......تبلیغ میں بھی لینا ہر شئی میں لینا ہی لینا ہے...... بھائی دینے کی عادت ڈالو؟...... مال دو جان و وقت دو ہر چیز دو (قربانی ہے نا، ایثار ہے)......

تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس سال حضور پاک ﷺ کے پاس خادم رہے ہیں......مسواک اٹھایا جوتے مبارک اٹھائے ساتھ ساتھ رہے......اب جو دس سال خاص خدمت کی ہے...... اندازہ فرمائیں ان کا دل کتنا نورانی ہوگا......اور فرماتے ہیں کہ کبھی حضور ﷺ نے مجھے جھڑکا نہیں......ذاتی حضور ﷺ کبھی ناراض نہیں ہوئے تھے......ہم تو ذاتی ناراض ہوتے ہیں فلاں نے ہم کو یہ کہہ دیا پھر کہتے ہیں کہ اس کو مار ہی دو......نفس کے لئے ہماری جنگ ہے......دین ایمان کے لئے نہیں......دس سال حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خدمت کی......لیکن کبھی حضور ﷺ نے جھڑکا بھی نہیں......لیکن جب شریعت کی بات ہوتی......تو کسی کی رعایت نہیں فرماتے تھے...... چہرہ سرخ ہو جاتا تھا جس طرح انار چہرے مبارک پر نچوڑا گیا ہو...... ہمیں دین کے لئے کوئی غصہ نہیں آتا......اپنے لئے سب کچھ آتا ہے......تو حضرت انس رضی اللہ عنہ وہی جو حضور ﷺ کے خادمِ خاص رہے ہیں......حضور ﷺ کی دعائیں لی ہیں......حضور ﷺ کے بعد لوگ اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس آتے تھے...... بھائی ہماری آنکھوں نے حضور ﷺ کے جلوے تو نہیں دیکھے......لیکن ہم ان آنکھوں کو دیکھیں جنہوں نے حضور ﷺ کے جلوے دیکھے ہیں......حضور ﷺ کی زیارت کی ہے......ان سے باتیں کی ہیں کیسا زمانہ تھا...... "خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ" ...... دور دور سے لوگ آتے تھے جو مسلمان ہوتے تھے حضور

ﷺ تو ہم سے پہلے اس جہان سے رخصت ہو گئے لیکن جو حضور ﷺ کے اصحاب تھے......ان کو جا کر دیکھ لیا کرتے تھے......سبحان اللہ!

حضور ﷺ کا ایک عجیب معجزہ :

دو پہر کا وقت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر مہمان آئے......انہوں نے کھانا تیار کیا......کھانا کھلانے کے لئے (جس کو ہم دچی کہتے ہیں)......تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے سامنے اپنی خادمہ کو حکم دیا کہ...... جاؤ یہ دچی یعنی (کپڑا رومال، روٹی والا) کچھ میلا ہے اس کو تندور میں جو جل رہا ہے......اس میں صاف کر کے لے آؤ...... آپ حیران ہوں گے آگ میں ڈالنے سے صاف ہوتا ہے...... یا جل کر راکھ ہوتا ہے......مہمانوں کے سامنے وہ خادمہ گئی اور اس نے رومال کو تندور میں ڈالا اور پھر نکال کر لے آئی......سفید چمکدار ہو گیا بڑے حیران ہوئے پوچھتے ہیں......کہ اے حضرت انس! (رضی اللہ عنہ)......ہم بات نہیں سمجھ سکے کہ یہ کیا ہے؟

فرمایا! کہ ایک دن یہی وقت تھا......میرے گھر رحمت اللعالمین تشریف لائے......میں نے کھانا پیش کیا اس کے بعد حضور ﷺ نے اس کپڑے سے اپنے ہاتھ صاف کئے......اس کے بعد ہمارا تجربہ ہے کہ رومال کو آگ نہیں جلاتی...... بلکہ صاف کرتی ہے......شانِ رسالت زندہ باد......کیا یہ کسی اور کی شان ہے؟ معجزات ہیں نا بھائی! اس کپڑے کو آگ نہیں جلاتی......جس کو نبی پاک ﷺ کے ہاتھ مبارک لگیں......ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو دوزخ کی آگ چھو ہی نہیں سکتی جنہوں نے رسولِ پاک ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی ہے......سبحان اللہ! سارے اصحاب (رضی اللہ عنہم) جنتی ہیں......

ہمارے پیر و مرشد شیخ العرب و العجم حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ...... جس نے ایک لمحہ کے لئے ایمان کی نگاہ سے حضور ﷺ کی زیارت کر لی...... پھر وہ چلے گئے وفات ہوگئی یا پھر آنہیں سکے......یعنی زیادہ حضور ﷺ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی...... لیکن حضور ﷺ کے ایک جلوے سے اللہ کا وہ قرب ان کو نصیب ہوتا تھا......سوسال صبح اللہ والا ذکر مجاہدہ کرتا رہے اس کو وہ قرب نصیب نہیں ہوسکتا...... یہ معمولی بات ہے دین ملے گا حضور ﷺ سے...... جنت ملے گی حضور ﷺ سے ......حضور ﷺ کے ساتھ ایمان محبت عقیدت صحیح کر لو......(انشاء اللہ) اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوگی......ساری مخلوق سے حضور ﷺ کو اعلیٰ مانو......اکمل مانو......افضل مانو......اعلیٰ ہی اعلیٰ مانو...... حضور ﷺ کے مقام کو ہم سمجھ نہیں سکتے......ماننا ہے اللہ کے بعد......

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیکھو! ہمارے بال ہیں، سر کے بھی ہیں، ڈاڑھی کے بھی ہیں، ہم حجامت کرتے ہیں......ایسی حجامت نہ کراؤ کہ استرا پھیراؤ...... مصیبت تو یہ ہے کہ آج ہمیں حضور ﷺ کی صورت بھی پسند نہیں ...... عاشق ہیں؟ ہمارا حال تو یہ ہے......شروع میں جب میں دیوبند سے پڑھ کر آیا......تو ایک دفعہ میں نے اپنے علاقے میں تقریر کی تو نعت خواں تھے اس گاؤں کے...... انہوں نے میری تقریر سے پہلے نعت پڑھی حضور ﷺ کی شان میں...... ''میرے مولیٰ بلا لو مدینے میں''......تو اس وقت نیا نیا جوش ہوتا ہے آپ تو یہ سمجھتے ہیں کہ آدمی کی کچھ نہ کچھ اصلاح کا طریقہ ہے...... میں نے کہا کہ ان کو بیٹھا دو کہ ادھر کہہ رہا ہے کہ مجھے مدینے بلا لو...... اور ادھر تم نے ڈاڑھی منڈوائی ہوئی ہے...... یہ کوئی جوڑ تو نہیں ہے کہ تم عاشق بن گئے ہو...... بھائی! یہ ریس نہ کرو...... یہ دیکھو کہ اللہ راضی ہوگا حضور ﷺ کی سیرت اپنانے پر...... یا حضور ﷺ کی مخالف سیرت بنانے پر اس میں دیر نہ کرو...... آج مر جاؤ تو مرنے کے بعد تو وہاں اسی صورت

میں اٹھے گا..... اگر ڈاڑھی منڈا قبر میں ہے تو قیامت کے دن ڈاڑھی منڈا ہی قبر سے اٹھے گا..... حضور ﷺ کے سامنے جائے گا تو کیا حالت ہوگی؟..... یہ تو معمولی بات ہے نا.....

پھر کیا کہتے ہیں کہ..... فلاں ڈاڑھی والا ایسے کر رہا ہے؟ بھائی اس نے ڈاڑھی کی بے قدری کی ہے..... لیکن ڈاڑھی تو اچھی ہے نا یہ عذر تو شیطان سکھاتا ہے..... کہ فلاں نمازی ایسے کرتا ہے بھائی وہ نمازی تو ہے..... لیکن نماز تو بُری نہیں اس کی کمزوری کو تم نہ دیکھو..... تم ٹھیک ہو جاؤ ہر چیز میں یہ دیکھو کہ حضورِ پاک ﷺ کا نمونہ کیا ہے؟.....

ایک مثال :

اب چار سنتیں ہم پڑھتے ہیں..... ظہر کی نماز میں چار سنتیں پڑھی ہیں..... چھ تو نہیں پڑھیں؟..... کوئی صوفی کہے کہ میں تو چھ پڑھوں گا..... عقل تو کہتی ہے کہ چھ کا زیادہ ثواب ہے..... لیکن شریعت کہتی ہے کہ حضور ﷺ نے چار پڑھیں تو کم پڑھے گا..... تو حضور ﷺ کا مخالف .... زیادہ پڑھے گا..... تو بھی حضور ﷺ کا مخالف حضور ﷺ کی حد بندی ہے..... نیکی، نیکی نہیں رہتی..... اگر حضور ﷺ کی سنت کے خلاف ہو.....

سُنّی ہونے کا مطلب :

سنت بڑی چیز ہے..... ہم سنی ہیں ہم دنیا کو یہ ہی مسئلہ سمجھاتے ہیں..... کئی لوگ کہتے ہیں کہ سنی، سنی کرتے ہو..... ارے خدا کے بندو! یہ حضور ﷺ کے جلوے کی طرف نسبت ہے..... اس سے بڑی نسبت ہے دنیا میں؟..... اللہ ہمیں سنی رکھے..... موت ہماری سنی ہونے پر آئے..... قیامت کے دن ہمیں سنی ہونے کی حیثیت سے حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو..... بغیر اس کے ہے ہی نہیں سنی..... اور اہلِ سنت کا

مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ساری سنتوں پر...... اور سارے جلوؤں پر ایمان رکھنے والا...... حضور ﷺ کی اداؤں پر ایمان رکھنے والا...... محبت رکھنے والا...... اس عالم میں اس سے بڑی نعمت کیا ہے؟......

حضور ﷺ کے بال مبارک میں برکت ورحمت ہے:

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ہم حجامت کراتے ہیں...... بال کہاں جاتے ہیں؟ زیادہ سے زیادہ کسی جگہ ہم دیوار میں رکھ دیتے ہیں...... رسولِ پاک ﷺ حجامت کراتے تھے ...... حجۃ الوداع میں جب آپ ﷺ نے سر کے بال منڈوائے...... حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول ہیں...... کتنے خوش نصیب ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے بال مونڈنے والے...... جو اصحاب رضی اللہ عنہم وہاں موجود تھے...... وہ دیکھ رہے ہیں صرف دیکھ نہیں رہے...... بلکہ اس تمنا میں ہیں کہ حضور ﷺ نے جو اپنے بال منڈوائے ہیں...... یہ تبرک ہم کو بھی دیں...... صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے کوئی زیادہ عارف نہیں جلوے...... جو جلوے سامنے دیکھے ان جلوؤں سے اندر نور پیدا ہوگیا...... عقل مان سکتی ہے بال تبرک میں ملا...... جو حضور ﷺ کے بدن سے جدا ہوا...... لیکن حضور ﷺ کے بدن مبارک سے جدا ہونے والے ہیں نا...... رحمت اللعالمین نے خود مٹھی مبارک میں اپنے بال مبارک لے کر...... وہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو دیئے...... جنہوں نے سر مونڈا تھا...... سبحان اللہ!

بال میں بھی رحمت ہے...... بال میں بھی برکتیں ہیں...... حضور ﷺ خود دے رہے ہیں...... حضور ﷺ ہی نے تو سمجھانا ہے...... تمام صحابہ رضی اللہ عنہم جو شمع رسالت کے پروانے ساتھ...... ساتھ تھے سب کو تقسیم کیئے...... سبحان اللہ......

بھائی! کیسے انسان تھے کس درجے کے انسان تھے؟ ...... کہ بعد میں بھی رحمتیں برکتیں ہیں سات آسمان...... سات زمینوں کے خزانے ایک طرف ترازو میں

رکھ دو...... تو ہمارا ایمان یہ ہے کہ رسولِ پاک ﷺ کے ایک بال کے برابر بھی نہیں ہیں...... بیشک! یہ ایک بال کی شان ہے...... تو حضور ﷺ کی ذات کی شان کو کون سمجھے گا؟...... ہر کمال سب سے اعلیٰ...... ہر چیز اعلیٰ عطا فرمائی تھی......

صلح حدیبیہ پر جھلک:

قریش کا وفد آیا حضور ﷺ کے پاس کہ آپ واپس چلے جائیں...... وفد کے سردار جو تھے جب تک وہاں رہے...... تو دیکھتے رہے کہ حضور ﷺ کا اور حضور ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا تعلق آپس میں کیسا ہے؟...... ہماری برادری کے لوگ ہیں ہمارے سامنے ہوتے تھے...... اب یہ کیسے ہیں؟ اس نے کیا دیکھا...... کہ حضرت عروہ ابن مسعود جن کا نام ہے...... اب صحابیٔ رسول ﷺ ہیں اس وقت کفر کی حالت میں تھے...... عقل سے دین آتا ہے یاد رکھنا...... عقل بڑی نعمت ہے...... عقل تو رب نے دی تھی سمجھ نہیں تھی...... اس لئے انہوں نے دیکھا حضور ﷺ نے صلح کر لی...... وہ واپس گئے قریش نے پوچھا تو کہا کہ ہمیں کامیابی ہوئی ہے...... حضور ﷺ نے ہماری شرطیں مان لی ہیں کہ...... اس سال نہیں آئیں گے...... خوش ہوئے نا......

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم پر روشنی:

ساتھ یہ کہا کہ یہ ایک میں بات تمہیں بتا دوں کہ...... شکر کرو کہ صلح ہوگئی لڑائی نہیں ہوئی...... اگر لڑائی ہوتی تو حضور ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں...... میں نے جو جذبہ دیکھا ہم ان کے مقابلے میں جانبازی نہیں کر سکتے...... لڑائی تو وہ کرے گا جس کو جان پیاری نہ ہو ایمان پیارا ہو...... ہم تو ہر چیز میں یہ کہتے ہیں کہ جان بھی بچ جائے...... مال بھی بچ جائے...... اولاد بھی بچ جائے...... ہمیں بچانے کی ہوتی ہے ان کو قربان کرنے کی ہوتی ہے...... (شانِ صحابہ زندہ باد)......

وہ کیا بات ہے اس نے جائزہ لیا...... عقل سے اندازہ کیا، اس نے کہا کہ میں

نے بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار دیکھے...... (سفیر بن کر جاتے تھے)...... کسی بادشاہ کے افسروں اور سپاہیوں کو اتنا محب نہیں دیکھا...... جتنا حضور ﷺ کے اصحاب محبّ ہیں...... (اصحاب کہتے ہیں سنگی، ساتھی، یار، دوست کو)......اپنی برادری کے لوگ تھے پہلے کیا تھے؟......انہوں نے مثال دی اندازہ کرلیا کہ یہ حضور ﷺ کو نہیں چھوڑیں گے...... کٹ مر جائیں گے......محبت ہی کی وجہ سے محبوب کو نہیں چھوڑتا...... محبت نہ ہو تو بھاگ جاتا ہے آدمی......

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی حضور ﷺ سے محبت کی جھلک:

فرمایا! کہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ......حضور پاک ﷺ جب وضو کرتے تھے تو صحابۂ کرام وضو کا پانی نیچے نہیں گرنے دیتے تھے...... برتن میں رکھتے تھے...... زمین میں نہیں گراتے تھے...... پھر اس کو استعمال کرتے تھے تبرک کے لئے......آبِ مستعمل کسی کو بھی جائز نہیں......لیکن یہ حضور ﷺ کی خصوصیت تھی...... یہ وہ پانی ہے جو حضور ﷺ کے پاک بدن سے لگا...... پانی، پانی ہے......رحمۃ اللعالمین کے رحمت والے بدن سے لگا......تو اس میں رحمتیں آگئیں.......... سبحان اللہ!

اس نے کہا کہ اس پانی کی قدر ان کے نزدیک یہ ہے...... جو پانی حضور ﷺ کے بدن سے لگ گیا...... پھر اس نے دیکھا کہ رسولِ پاک ﷺ لعابِ دھن یعنی تھوک ڈالتے تھے......تو وہ اس تھوک کو بھی متبرک سمجھتے تھے......اور اپنے کپڑوں اور ہاتھوں پر لگا لیتے تھے......سبحان اللہ......!

اس سے اندازہ لگا لیا کہ جو حضور ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم (ساتھی) ہیں......ان کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کرسکتی ہے...... کیونکہ اس درجے میں کسی کی محبت ہے ہی نہیں...... کافر تو مسلمان ہوئے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے جلوے

پا کر..... مگر جو عالم، جو پیر، جو لیڈر، صحابہؓ کی شانیں نہیں سمجھاتا..... وہ اللہ کی رحمت سے محروم رہتا ہے.....

یہ مسئلہ سمجھ لیں! کیونکہ اللہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان خود قرآن میں بیان کی..... اللہ نے کس حکمت کی وجہ سے کی..... تاکہ قیامت تک کا مسلمان جو ہے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفتیں قرآن سے سمجھے..... تاریخ سے نہیں..... تاریخ تو غلط بھی ہوتی ہے..... ہم قرآن پڑھتے رہیں، پڑھاتے بھی رہیں..... کئی آیتیں ایسی ہوتی ہیں کہ علماء ترجمہ کر کے گزر جاتے ہیں..... اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفتیں اللہ نے جس حکمت سے بیان کی ہیں وہ سمجھاتے نہیں شاگردوں کو..... یہ دورِ زوال ہے.....

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سخت سردی کے موسم میں..... حضور ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو ہم پہچان لیتے تھے..... کہ حضور ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے..... حضور ﷺ کا تعلق گویا ادھر ہو جاتا تھا..... اور وحی کا جو اثر ہے وہ یہ ہوتا تھا کہ سخت سردی میں بھی حضور ﷺ کے چہرے مبارک پر پسینہ آجاتا تھا..... اور یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ معلوم نہ ہوسکتا تھا کہ..... وحی کون سی آرہی ہے آثار تھے..... تو حضور ﷺ کی جو قوت روحانی ہے وہی اللہ کی تجلی ہوتی تھی..... انسانی قویٰ میں انسانی کمالات میں فرق ہے..... صحابہ رضی اللہ عنہم نے..... الحمد سے لے کر والناس..... تک سارے قرآن کو مانا..... تو حضور ﷺ کی زبان سے مانا۔

"مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی"..... جس نے حضور ﷺ کو مانا..... حضور ﷺ کی زبان پر پورا یقین ہے کہ..... اس زبان سے غلط بات جھوٹی بات کبھی نہیں ہوسکتی..... یہ نہیں کہ اللہ نے تو نازل نہیں فرمائی..... حضور ﷺ کہہ دیں نازل ہوئی..... نعوذ باللہ!

یہ ایمان تھا کہ جو حضور ﷺ نے فرمایا کہ...... یہ آیت وحی ہے ان کا ایمان تھا الحمد...... سے والناس...... تک قرآن مرتب ہوگیا...... یہ ہے شانِ رسالت ...... اللہ کے ساتھ جو حضور ﷺ کا تعلق ہے فرماتے ہیں کہ...... بعض دفعہ مجھے اللہ سے ایسا تعلق ہوتا ہے کہ...... فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کو بھی پتہ نہیں ہوتا......

مسئلہ حیات النبی ﷺ پر روشنی:

اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک...... رسولِ پاک ﷺ "حیاۃ فی القبر" ہیں۔ اپنے روضہ مقدس میں حضور ﷺ زندہ ہیں یا مردہ...... (نعوذ باللہ)...... زندہ ہیں۔ آج کل یہ مسئلہ چلا ہوا ہے...... اور بعض سرپھرے جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ...... حضور ﷺ اپنی قبر مبارک میں ہیں...... اور لاش پڑی ہوئی ہے مردہ ہیں؟...... اللہ ان کو سمجھ اور ہدایت دے...... بدبختی ہے...... بے ادبی ہے......

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُہٗ"۔...... مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے...... سارے محدثین اس کو صحیح مانتے ہیں اور عمل کرتے ہیں...... بڑے بڑے بزرگ حضرت گنگوہیؒ جیسے...... بڑے بڑے مجدد...... اگر کوئی آدمی حضور ﷺ کے روضے کی زیارت کرنے کے لئے جاتا تھا...... تو کہتے تھے کہ ہمارا بھی سلام عرض کر دینا...... مجھے اللہ نے چار مرتبہ حج کرنے کی دولت نصیب فرمائی ہے...... اللہ پھر نصیب فرمائے...... آمین! تو ساتھی مجھے کہتے تھے کہ...... ہمارا بھی سلام عرض کر دینا...... پھر میں نام لکھ لیتا پھر حضور ﷺ کے روضہ مقدسہ کے سامنے جب حاضری ہوتی...... تو پھر میرے پاس فہرست ہوتی تھی...... پڑھ کے سلام عرض کر دیتا ہوں......

بھائی! اپنی بات بتا رہا ہوں کوئی فخر نہیں ہے جب پہلی دفعہ بیت اللہ میں حاضری ہوئی حضور ﷺ کے روضہ پر میں حیران ہوا...... اور تصور میں بھی یہ نہ تھا کہ

یہاں کیا اثر ہے...... بھائی! یہاں بڑے بڑے بزرگوں کی حج کی کتابیں پڑھتے رہے...... یہ پڑھا ہی تھا کہ یہ کیفیت ہے وہاں......اور جن صحابہؓ نے آمنے سامنے جلوے پائے ان کا حال کیا ہوگا......سب کچھ وہاں ہے...... وہاں ہی سے آیا ہمارے پاس کیا ہے؟......تو یہاں نہیں سمجھ سکتا کہ وہاں کتنا رش ہوتا ہے...... بھائی! وہاں تو کچھ ہے...... بے ادب نہ بنو۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ...... (الخ) پر روشنی:

فرمایا جو دور سے مجھ پر درود پڑھے گا وہ فرشتے مجھ تک پہنچائیں گے۔ نوری فرشتے حضورؐ کی ذات تک ہمارا ہدیہ پہنچانے والے ہیں۔ کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص پڑھ لے" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلَّمْ"۔ جہاں کہیں ہو، سمندر میں ہو۔ پہاڑ میں ہو، جہاں کوئی امتی درود شریف پڑھے گا......

اللہ نے ایک جماعت فرشتوں کی محض روئے زمین پر اس لئے چھوڑی ہے کہ ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جہاں کوئی درود پڑھے وہ حضور ﷺ کے پاس پہنچائیں۔ "وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ" ....اور جو شخص میری قبر کے پاس حاضر ہو کر درود شریف پڑھے گا میں اس کو خود سنوں گا۔ اس عقیدے پر اجماع ہے۔ اس کا پہلے کبھی کسی نے انکار نہیں کیا۔ آج (اس دور میں) یہ کر رہے ہیں اللہ ان کو سمجھ دے۔ اتنا مسئلہ پکا ہے کہ مفسرین، محدثین، متکلمین، اولیاء، غوث، مجددین سب مانتے تھے......

اب کوئی آدمی روضہ شریف کے پاس جا کر درخواست کرے کہ...... حضور ﷺ سنتے ہیں تو یہ شرک ہو گیا...... اس کو شرک کیساتھ کیا تعلق؟ ...... دور سے جب فرشتے پہنچاتے ہیں......اور نزدیک سے خود سنتے ہیں...... اب میں عرض کرتا ہوں کہ یہ

جو دنیا کی حیات ہے...... حضور ﷺ کی حیات اور ہماری حیات میں کوئی فرق ہے...... یا برابر ہے...... فرق ہے...... یہ مثالیں میں نے اس لئے دیں...... حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

"تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ"۔ میں جب سوتا ہوں تو میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں...... میرا دل نہیں سوتا...... (بلکہ) جاگتا ہے...... ہم بھی سوتے ہیں بزرگ بھی سوتے ہیں...... اور اصحابؓ بھی سوتے تھے...... حضور ﷺ بھی سوتے تھے...... لیکن یہ کیفیت غیرِ نبی کو حاصل ہے...... (نہیں) حضور ﷺ کی نینداور ہماری نیند میں فرق ہے...... اس کی حکمت یہ ہے کہ ان کی روح کا تعلق ہر وقت اللہ کیساتھ مسلسل رہتا تھا...... روح غافل کسی وقت نہیں ہوتی تھی...... اس لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خواب جو ہے...... وہ بیداری کی طرح وحی کے حکم میں ہے...... ہمارے خواب کچھ بھی نہیں...... ہمارا خواب حجت نہیں...... اچھا ہو جائے اور بات ہے...... انبیاء کا خواب حجت ہے...... خواب دو قسم کے ہیں ایک جیسے دیکھا ویسے پیش آجائے...... دوسرا خواب کی تعبیر اچھی نکلے......

انبیاءؑ کے خواب اور ہمارے خواب میں فرق:

"اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی"۔ اے میرے بیٹے...... میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں...... اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟...... میں نے تو ذبح کرنا ہے...... کسی انسان کو ذبح کرنا پہلے کسی شریعت میں تھا ہی نہیں...... پہلے تو آپ علیہ السلام نے سمجھا کہ ممکن ہے یہ خواب تعبیر والا ہو...... اونٹ ذبح کئے تین دن مسلسل خواب آتا رہا...... پھر سمجھا کہ یہ تعبیر والا خواب نہیں ہے...... اس سے مراد کوئی اور پیاری چیز قربان کرنا

ہے...... یہ اسی طرح ہے جیسے میں نے خواب میں ذبح کیا ہے...... ویسے ہی بیداری میں کرنا ہے...... اور وحی نہیں آئی۔ الگ جبرئیل علیہ السلام نہیں آئے...... کہ بیٹا ذبح کرنا ہے...... صرف خواب کی بنا پر اپنے پیارے، محبوب بچے کو چھری لے کر ذبح کرنا شروع کر دیتے ہیں......

یہ انبیاءؑ کے خواب کا حکم ہے...... ہمارے خواب کا حکم نہیں ہے...... انبیاءؑ کی نینداور ہماری نیند میں فرق ہے...... انبیاء کی موت اور ہماری موت میں فرق...... ہر چیز میں فرق ہے۔

اب سمجھیں! موت آ گئی...... قرآن سے ثابت نہیں کہ موت آئی...... قرآن میں تو ہے کہ آپ پر موت آنے والی ہے...... آئے گی...... كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ...... موت کا واقع ہو جانا قرآن میں تو ہو نہیں سکتا...... کیونکہ آپ اس جہان میں زندہ تھے...... کہ قرآن نازل ہوا...... یہ تو حدیث سے ثابت ہے۔

قبر میں جسم مبارک کی کیفیت:

دوسری چیز سمجھیں! قبر میں جسم مبارک ہے...... اہلِ سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے...... کہ موت کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم مبارک کو حیات عطا کرتے ہیں...... اسی جسم میں حیات ہوتی ہے...... جو جسم اس دنیا میں تھا۔ وہی جسم قبر مبارک میں ہے لاش نہیں مردہ حیثیت سے نہیں...... اس اللہ پاک نے جس نے یہاں اس جسم کے اندر حیات عطا فرمائی تھی...... روح کے تعلق سے اسی اللہ پاک نے خصوصیت سے موت کے بعد پھر قبر میں...... جہاں جسم ہے روح کے تعلق سے حیات عطا فرما دی ہے...... یہ اللہ کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا ہے؟

پہلے سمجھیں! جس نے یہاں پیدا کیا ہے...... ایک بوڑھا کافر مکہ شریف

میں تھا وہ حجتیں کرتے تھے...... اکثر قیامت کے منکر تھے...... وہ پرانی ہڈی لے کر جو ہاتھ لگانے سے بھرتی تھی۔ حضور ﷺ کی خدمت میں آ گیا...... اس کو رگڑ رہا ہے ریزہ ریزہ کر رہا ہے...... اور حضور ﷺ سے سوال کرتا ہے۔

"مَنْ يُحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْم" دنیاوی عقل سے جو سوال کر سکتے تھے وہ حضور ﷺ سے کرتے تھے...... مخالف تھے...... کہ تو جو کہتا ہے کہ قیامت کے دن دوبارہ اللہ زندہ کرے گا...... کہ یہ ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو چکی ہیں...... اب کیسے پیدا کرے گا؟...... فوراً وحی آ گئی...... "قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِيْ اَنْشَأَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ"...... اے میرے رسول! آپ ﷺ جواب دیں کہ...... ان ہڈیوں کو بوسیدہ ہڈیوں کو وہی دوبارہ پیدا کرے گا جس نے پہلے پیدا کیا ہے...... کیونکہ وہ قیامت کو نہیں مانتے تھے...... کہ گل سڑ گئے بدن، کسی کو جانور کھا گئے...... یعنی وہ عقل سے بات کرتے تھے اور عقل میں بات آتی نہیں تھی...... ایک بات ہوتی ہے عقل کے خلاف اور ایک بات ہوتی ہے عقل سے بالاتر...... خلاف تو نہیں مانی...... بالاتر جو چیز ہے حضور ﷺ کا جسمانی معراج......

مرزا قادیانی کہتا تھا کہ عقل نہیں مانتی...... ان آسمانوں سے کوئی انسانی وجود گزر سکتا ہے...... اللہ نے فرمایا۔ "سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ"...... اس قدرت والے نے اپنے بندے...... رسول پاک ﷺ کو یہاں سے وہاں سیر کرائی جسم سمیت لے گیا...... اللہ کے لئے یہ ناممکن بات نہیں...... اللہ سب کچھ کر سکتا ہے......

حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ:

قرآن شریف میں جو قصہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے...... ابوداؤد شریف

میں (روایت ہے)......حضور ﷺ فرماتے ہیں......کہ یہ معلوم نہیں کہ یہ عزیر علیہ السلام ہیں یا اور کوئی ہے......یقینی بات نہیں کہ......وہ ایک گدھے پر سوار تھے......ایک شہر اجڑا ہوا تھا فرمایا...... "انا یُحْیِ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا"...... بھائی! ہر شہر کی موت یہی ہے......کہ مکان برباد ہو جائیں آبادی نہ ہو......انسان نہ ہوں۔

"فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِأَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَه"......اللہ نے آپ علیہ السلام پر سو سال موت طاری کی ...... پھر اٹھایا......اب دیکھیں! اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے......جو کھانا پانی تھا سو سال وہ خراب نہیں ہوا......جو پانی پینے کے لئے تھا جو کوئی کھانے کی چیز تھی وہ خراب نہیں ہوئی......اور وہ جو گدھا تھا ہڈیاں، ہڈیاں ہوگئی تھیں......نہ گوشت ہے، نہ پوست ہے......ہڈیاں بھی بکھری ہوئی......اس کی حفاظت اللہ نے نہیں کی......اور پانی و کھانے کی حفاظت اللہ نے کی......پھر فرمایا! اب تو دیکھ ان ہڈیوں کی طرف......!

"كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْماً"...... کس طرح ہم ہڈیوں کو جوڑتے ہیں......پھر کس طرح ہم ہڈیوں پر گوشت چڑھاتے ہیں...... یہ قرآن ہے نا......ہڈیاں چورا، چورا ہیں......بکھری پڑی ہیں...... 100 سال کا زمانہ گزر چکا ہے......اس جہاں میں اللہ نے اپنی قدرت سے اس کو زندہ کیا......جس طرح کا وہ گدھا پہلے تھا......اسی طرح وہ ہڈیاں سامنے جوڑیں......گوشت اوپر چڑھایا......جس طرح پہلے تھا......پھر اس میں جان ڈال دی......وہی گدھا پہلے کی طرح سامنے آگیا۔

بھائی! اللہ کی قدرت سے کوئی بعید ہے......اگر اللہ اپنے معصوم پیغمبروں کو موت اور وفات کے بعد پھر زندگی دے، دے......تو یہ قرآن کے خلاف کیسے؟...... گدھے کو زندگی دے دی......تاکہ کوئی ان چیزوں کا اپنی عقل کی بنا پر انکار نہ

کرے..... کہ کیسے ہوسکتا ہے؟..... اللہ کرے تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال:

دیکھیں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا نہیں؟..... زندہ ہیں موت تو ابھی نہیں آئی..... دو ہزار سال ہوگئے ..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں..... مرزا قادیانی کہتا تھا۔ اور مرزائی کہتے ہیں کہ یہ عقل کے خلاف ہے..... دو ہزار سال گزر چکے جو کپڑے پہن کے گئے تھے..... وہ کپڑے پھٹے نہیں ..... پیشاب کہاں کرتے ہیں؟ کھاتے کہاں سے ہیں؟ اس لئے کئی آیات کا انکار کر دیا.....

بھائی! جو اللہ آسمانوں پر لے گیا..... اب آسمان کی حیات اور زمین کی حیات میں فرق ہے یا نہیں؟ (فرق ہے)..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہاں ہوتے تو اللہ نے فرمایا "کَانَا یَاْکُلَانِ الطَّعَامَ"۔ کہ تم خدا بناتے ہو..... حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام دونوں کھانا کھاتے پانی پیتے ہیں..... یعنی جو محتاج ہیں خدا کے..... یعنی یہاں کھانے پینے کی حاجت تھی..... اسی جسم کو اس جہاں پر جب تک تھا کھانے پینے کی حاجت تھی..... وہی جسم موت سے پہلے جب آسمان کے جہان میں اللہ نے پہنچایا..... تو اب اس کھانے پینے کے محتاج نہیں..... اللہ نے زندہ رکھا ہوا ہے..... حیات، حیات میں فرق ہے یا نہیں؟ (فرق ہے).....

اب کوئی کہے کہ بیٹھے، بیٹھے تھکے نہیں۔ یہ کوئی کہہ سکتا ہے نا؟ (جی)! اے خدا کے بندو! اس زمین کے آثار اور ہیں اس حیات کے اور..... جب زمین کی فضا سے اوپر گئے تو آسمانوں کے جلوے اور ہیں..... جنت میں ہم اسی جسم سمیت جائیں گے یا نہیں..... اللہ ہمیں جنت میں لے جائے..... آمین.....!

ایک اعتراض......اس کا جواب:

جنت کے پھل کھائیں گئے یانہیں؟ (کھائیں گے) پیشاب کریں گے؟ نہیں۔جسم یہی ہو...... روح یہی ہو۔انسان یہی ہو...... صبح شام کھاتا تھا...... نہ کھائے بیمار ہوجاتا ہے۔مرجاتا ہے...... اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ جنت میں دن کو کھائے گا...... رات کو کھائے گا...... خود پھل جھک کراس کے منہ کے پاس آجائے گا...... یہ کس طرح ہوسکتاہے کہ اتنے کلو فروٹ پھل کھاجائے اور پیشاب نہ کرے...... جسم یہی ہوگایانہیں؟...... اعتراض یہاں بھی ہوتاہے یانہیں؟...... (ہوتاہے)۔

اس کا جواب یہ دیں گے...... کہ اس دنیا کی حیات کے حالات اور ہیں۔جنت میں اسی جسم کی حیات کے آثاراور ہیں۔جنت میں تاثیریں جدا ہیں۔اس لئے بعضوں نے انکارکردیا کہ...... اس جسم سمیت قیامت کے بعد نہیں آئیں گے...... اب سمجھیں!جنت میں یہی جسم ہیں کیفیت جدا ہے ہرزندگی کی...... نہ درد ہے،نہ تھکاوٹ ہے...... نہ کوئی کوفت ہے...... کیونکہ وہاں اللہ نے یہ تاثیرحواس رکھی ہے......

برزخ کی زندگی:

اب درمیان میں برزخ کی زندگی آگئی...... جوکہ مسئلہ ہے۔جس سے آدمی کو الجھن ہوتی ہے...... یہی جسم ہے...... قبرشریف میں اللہ نے روح کے تعلق سے حیات بھی رکھی ہے...... لیکن جہان بدل گیاہے...... جہان دنیا کانہیں...... موت کے بعد کا جہان ہے...... برزخ کاپردہ پڑاہواہے...... جسم یہی ہے جہان بدل گیاہے...... برزخ کے جہان کی تاثیریں اس حیات میں ہیں...... نہ اس کھانے کےمحتاج...... نہ اس پینے کےمحتاج...... نہ نکاح شادی کےمحتاج...... وہ وہاں تھکتے ہیں...... نہ وہ بیمار ہوتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال یاد رکھو......وہ اس جہاں میں ہیں...... وہ اس جہاں میں رہ کر آسمانوں پر گئے...... تاثیر بدل گئی اس جہاں سے برزخ کے جہان میں گئے تو تاثیریں بدل گئیں......کوئی مشکل نہیں...... یہ جو میں نے سمجھایا ہے کہ جسم کے اندر حیات ہے......قبر اور برزخ کے جہان میں کیفیت اور ہے...... ہر جہان کی کیفیت اور ہے......

”وَلَاتَقُوْلُوْالِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَات“ کی تشریح:

”وَلَاتَقُوْلُوْالِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ“۔ اب یہ نص ہے قرآن کی...... جو اصل مسئلہ ہے وہ تو دلیلیں تھیں......تا کہ آدمی ان سے سمجھ سکے........!مت کہو جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ، بلکہ وہ زندہ ہیں۔تم نہیں سمجھتے......اب مختصر طور پر سمجھو! اللہ نے یہ مان لیا۔اور حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ قتل ہوئے...... قتل کی صورت میں ان پر موت آئی...... اللہ نے فرمایا کہ وہ قتل نہیں ہوئے......لوگوں نے ان کو قتل ہوتے ہوئے دیکھا...... سینہ چیرے ہوئے دیکھا ہے......فرمایا! یہ جو قتل ہوئے ہیں اب ان کو مردہ مت کہو...... مردہ مت سمجھو...... چوتھے پارے میں ہے یا اللہ جب مردہ ہوئے ہیں موت آئی ہے......اب تو ہم نے یہی سمجھنا ہے کہ یہ مردہ ہیں قتل ہیں؟ لیکن رب کا فرمان ہے......

”یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ“ بغیر دیکھے ہم نے ماننا ہے۔ جب قتل ہوئے ہیں...... پھر مردہ کیوں نہ کہو...... رب جو فرماتا ہے اب پہلے شہید کی مثال دی ہے۔ جس کو ہم شہید مان لیں...... صحابہؓ میں شہید ہوئے ہیں...... قبر میں اس کا جسم ہو...... اب ہم کہیں گے کہ یہ مردہ پڑا ہوا ہے......ہمیں پتہ ہو کہ یہ شہید ہے...... تو اب ہم قرآن کو

ماننے والے یہی کہیں گے کہ یہ مردہ پڑا ہوا ہے...... (نہیں) کیونکہ اللہ نے منع فرمادیا ہے۔ قرآن کو ماننے والے یہ نہیں کہیں گے مت مردہ کہو...... مت مردہ سمجھو۔ اللہ فرمارہا ہے...... اب ہماری عقلیں اللہ کی قدرت سے بڑی ہوں...... تو پھراور بات ہے قتل مانا لیکن مردہ کہنے سمجھنے سے منع فرمادیا......

"بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ" پر روشنی:

یا اللہ مردہ نہیں کہیں گے...... مردہ نہیں سمجھیں گے...... لیکن ہم ان کو کیا سمجھیں کیا مانیں؟ فرمایا "بَلْ اَحْيَاءٌ" شہید وہ اپنی قبروں میں...... یا جہاں کہیں بھی ہیں زندہ ہیں...... بے شک اب جو کہتا ہے کہ ایک مرتبہ موت آئی قتل ہوئے...... اب وہ مردہ ہیں تو وہ قرآن کا منکر ہے...... اللہ کے حکم کو جھٹلا رہا ہے...... ہم نے ماننا ہے جیسے اللہ نے فرمایا کیفیت ہم نے نہیں جاننی مردہ مت کہو شہیدوں کو زندہ ہیں...... جہاں شہید کا جسم ہے وہاں جا کر ہم کہیں کہ زندہ ہیں قرآن ہے...... اس کے مقابلے میں ایک آیت دکھادو...... کہ مرنے اور قتل ہونے کے بعد...... شہید کبھی زندہ نہیں ہوں گے قیامت تک......

صرف ایک آیت دکھادو؟...... اللہ متضاد باتیں تو نہیں کرتا...... کوئی آیت ہے نہیں ہم تو بغیر دیکھے قرآن کو مانتے ہیں...... اب کوئی کہے کہ میں آنکھوں سے دیکھوں پھر کہے گا...... کہ میں جبرئیل علیہ السلام کو آنکھوں سے دیکھوں...... تب قرآن کو مانوں گا۔ اب کیسے زندہ ہیں...... کیا ہے؟ وہ رب جانے۔ جو شخص شہید کو قبر میں مردہ کہتا ہے...... وہ قرآن کا اِنکار کرتا ہے...... جو شہید کو قبر میں زندہ کہتا ہے...... وہ قرآن پر ایمان رکھتا ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب:

دوسری بات کہتے ہیں...... زندہ تو ہیں۔ لیکن روحیں زندہ ہیں...... بتاؤ! کسی کی روح مردہ ہے...... یا تو کچھ روحیں مردہ ہوں کافروں کی۔ شہیدوں کی زندہ ہوتیں تو پھر تو تھا اشکال...... بھائی! روح تو مرتی ہے ہی نہیں...... روح جب سے عالم ارواح میں پیدا ہوئی ہے...... وہاں بھی زندہ ہے...... یہاں آتی ہے اس سے ہمیں زندگی ملتی ہے موت کے بعد بھی وہ زندہ رہتی ہے...... روح کو فنا ہی نہیں ہے...... رب نے جو فرمایا کہ زندہ ہیں...... وہ جو قتل ہوئے ہیں...... قتل روح ہوئی ہے یا جسم؟...... (جسم ہوا ہے)......

"لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ"...... جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ مت کہو...... تو قتل روح ہوئی یا جسم؟...... (جسم قتل ہوا ہے)...... جو چیز قتل ہوئی ہے اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اس کو مردہ مت کہو...... تو معلوم ہوا کہ جسم مردہ نہیں...... اب جسم زندہ ہے...... زندگی کی کیفیت نہ پوچھو......

"یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ"...... اچھا اب اگر میں ایک اور بات کہہ دوں...... کہ شہید ٹکڑے، ٹکڑے ہوئے...... بھائی! بندہ ٹکڑے، ٹکڑے ہوا...... اللہ نے ثابت ثبوت اس جہان میں زندہ کر دیا...... اگر میں کہوں کہ ٹکڑے ٹکڑے جوڑ کر اللہ قبروں میں زندہ کر دیتا ہے...... اپنے جلوے دیکھاتا ہے...... تو اس میں کیا انکار ہے...... گدھے کی ہڈیوں کو جوڑ سکتا ہے...... اور انبیاء عظام یا شہداء کرام کے بالفرض ریزوں ریزوں کو جوڑ نہیں سکتا...... (جوڑ سکتا ہے) یہ توحید ہے کہ خدا کی قدرت کا انکار ہے؟...... ہمارا یقین ہے کہ جو فرما دیا ہے کہ وہ زندہ ہیں وہ زندہ ہے...... سمجھو نہ سمجھو...... زندہ مان لو......

اگر چہ یہ جدا ہے کہ...... اس جہاں کی حیات اور اس جہاں کی حیات میں فرق ہے۔ لیکن جسم میں حیات ہے...... روح تو ہے نہیں۔ اللہ سمجھ دے ضد سے بچائے...... اس آیت کو سمجھو! کوئی آیت اس کے خلاف ہو نہیں سکتی...... آیتوں کا غلط مطلب نہ لینا۔ نص یہ ہے...... شہیدوں کے لئے دلالۃ النص ہے...... حضور ﷺ کی محبت میں فنا ہو کر شہید ہوئے ہیں...... ان کو اللہ نے زندگی عطا فرمائی تو نبی کریم ﷺ کو کیوں نہیں زندگی عطا فرمائی؟...... اچھا یہ بتاؤ مردہ اچھا ہے یا زندہ اچھا ہے...... پھر تو انبیاءؑ سے حضور ﷺ سے نعوذ باللہ ہم بڑھ جائیں گے...... کہ ہم زندہ ہیں......

کیا شبِ معراج میں روحوں نے رکوع، سجدہ کیا تھا؟:

رحمۃ للعالمین روحانی جہان میں تھے۔ صرف روحیں تھیں...... تو حضور ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار تھے...... اللہ نے سب پیغمبروں سے عہد لیا...... "لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ"...... کہ میں آخر میں بھیجوں گا........ "ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ"۔ سارے انبیاء علیہم السلام کی ارواح سے اللہ نے فرمایا...... کہ تم نے ایمان لانا ہوگا نصرت کرنی ہوگی...... روحانی جہان میں بھی حضور ﷺ سردار ہیں...... جب اس عالم شہادت میں آئے...... جس طرح جسم اور روح کا تعلق ہوا...... جس طرح ہمارا ہے کیفیت جدا ہے...... اللہ نے وہ جو عہد لیا تھا انبیاءؑ سے...... اس عہد کے مطابق معراج کی رات...... سارے پیغمبروں کو بیت المقدس میں جمع کر دیا...... حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھوائی...... نماز کون پڑھتا ہے؟...... روح پڑھتی ہے......

بھائی! رکوع سجدہ جو کیا ...... نماز پڑھی اور جماعت کرائی ہے...... "لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ"...... ہر پیغمبر اپنی امت کو خبر دیتا رہا...... کہ ہمارا زمانہ گزر جائے گا...... آخر میں ایک نبی نے آنا ہے...... آگے صرف اللہ نے اس

اقرار پر اتفاق نہیں فرمایا...... بلکہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ......سب کو اکٹھا کرلیا اس کی قدرت ہے کہ نہیں؟ (قدرت ہے)......حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں گیا تو دیکھا کہ......کوئی رکوع میں ہے...... کوئی سجدہ میں ہے۔کوئی نفل پڑھ رہے ہیں......

اب جب سارے انبیاء علیہم السلام جمع ہو گئے تو...... جبرئیل امین علیہ السلام نے حضور ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑا......کہ حضور ﷺ امامت آپ نے کرانی ہے...... اب حضور ﷺ نے نماز جماعت سے پڑھائی یا نہیں؟ ......کیسے پڑھائی؟......

بھائی! روح کے لئے رکوع، سجدہ ہے ہی نہیں؟......اب آدمی کہے کہ یہ ہو نہیں سکتا تو اللہ کی قدرت کا انکار ہے......اس جہاں میں تھے تو اللہ نے سب کی سرداری منوائی......اب قبر کے جہاں میں اگر مردہ ہوں تو سرداری کیسے؟......ارے خدا کے بندو! قیامت تک صدیوں تک حضور ﷺ مردہ ہوں......تو اس جہان میں حضور ﷺ کی شان کیسے ہوگی؟......شان تو ختم ہو گئی روحیں تو سب کی زندہ ہیں......لیکن درجات کا فرق ہے......روحانی جہاں تھا تو حضور ﷺ کی سرداری...... یہ جہان تھا تو حضور ﷺ کی سرداری قیامت تک کا جہان آئے گا......تو حضور ﷺ کی سرداری میں احمد کے پیچھے......"آدَمَ وَمَنْ دُوْنَہٗ وَرَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ"...... سارے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد پیغمبروں سمیت میرے پیچھے ہوں گے...... قیامت کے دن تک......کیا اب آپ یہ سمجھتے ہیں کہ حضور ﷺ مردہ پڑے ہوئے ہیں؟......نعوذ باللہ!

آپ ﷺ کے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہے:

اس جہاں میں حضور ﷺ کی کیا شان ہے؟"وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ

مِــــنَ الْاُوْلـــــــی" ☆.....جو قرآن ہے حضور ﷺ پر وحی آنا بند ہوگئی.....کافروں کو معلوم ہوا تو کہا کہ ویسے بات تھی نبوت نہیں تھی.....اللہ نے قسم کھا کر حضور ﷺ کی صفائی بیان کی۔"وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی"☆ ۔دن کی قسم،رات کی قسم کھا کر فرمایا کہ نہ اللہ نے آپ ﷺ کو چھوڑا ہے نہ آپ ﷺ سے ناراض ہوا ہے۔

"وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ☆وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی"☆..... آپ ﷺ پر وحی آئے یا نہ آئے۔ آپ ﷺ کیلئے ہر پچھلی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہے..... یہ قرآن ہے اس جہان کے جلووں سے قبر کے جہان کے جلوے بہتر ہیں.....قبر کے جہان کے جلووں سے..... جنت کے جلوے حضور ﷺ کے لئے بہتر ہوں گے..... یہ ہے ایمان.....اور یہ درمیان میں تم کہو کہ..... بالکل مردہ پڑے ہوئے ہیں.....مردہ میں بھی کوئی جلوے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا منظر:

ایک حدیث ہے مشکوٰۃ شریف میں حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے..... اب وہ منبر نہیں ہے.....جس منبر پر بیٹھ کر رسولِ پاک ﷺ خطبہ دیتے تھے.....وعظ فرماتے تھے.....قرآن صحابہ رضی اللہ عنہم کو سناتے تھے.....وہ منبر کتنا عرصہ رہا؟ لیکن اب وہ نہیں ہے.....اس کی جگہ حکومت نے منبر بنا کر رکھا ہوا ہے.....کوئی بیٹھ نہیں سکتا تالہ لگا ہوا ہے وہاں محافظ ہیں.....تا کہ قیامت تک لوگ آئیں تو وہ یہ جانیں کہ یہاں پر حضور ﷺ کا منبر ہوتا تھا..... یہاں حضور ﷺ کے جلوے ہوتے تھے.....تو حضور ﷺ منبر پر تشریف فرماتے.....

اب جو حضور ﷺ کا روضہ ہے...... یہ حضرت مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ تھا...... حضور ﷺ نے تمام بیویوں کو حجرے دیئے ہوئے تھے...... چھوٹے سے مکان تھے...... اس کی کھڑکی جو تھی ادھر مسجدِ نبوی ﷺ کے صحن میں تھی...... حضور ﷺ اس کھڑکی سے تشریف لاتے تھے......تو حضور ﷺ نے فرمایا......اصحاب رضی اللہ عنہم سامنے بیٹھے ہیں......"مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ"...... کہ یہ میرا گھر ہے۔

اب وہی روضہ ہے نا؟ کہ یہ میرا گھر ہے یہ میرا منبر ہے جس پر بیٹھے ہوئے تھے یہ سارا جنت کا ٹکڑا ہے...... اس کو بھی سارے محدثین صحیح سمجھتے ہیں......سارے جانتے ہیں پتہ نہیں یہ منکر کہاں بیٹھتے ہیں؟......اب حضور ﷺ نے فرمادیا کہ جنت کا ٹکڑا ہے......اب حاجیوں سے پوچھو تو کہتے ہیں کہ ہم "ریاض الجنۃ" میں بیٹھے ہیں...... اللہ ہدایت عطا فرمائے......آمین! بھائی حضور ﷺ سے جنت اسی طرح ملتی ہے......

علامہ علی قاری حنفیؒ محدث کی تشریح:

علامہ علی قاری حنفیؒ محدث نے مشکوٰۃ کی شرح لکھی ہے......جس کا نام مرقاۃ ہے......اس میں اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ......جس طرح حجرِ اسود ہے جس کو دنیا چومتی ہے...... وہ اس دنیا کا پتھر نہیں ہے۔ بلکہ جنت کا پتھر ہے...... یہاں لایا گیا اب وہ دنیا میں ہے خانہ کعبہ کی دیوار میں ہے......صرف اس پتھر کو چومنا جائز ہے......اور کسی پتھر کو چومنا جائز نہیں......قانون ہے قیامت کے دن یہ حجرِ اسود پتھر جنت میں شامل کردیا جائے گا......

اسی طرح وہ فرماتے ہیں کہ...... جو حضور ﷺ نے فرمایا ہے یہ میرا منبر، یہ

میرا گھر ہے...... یہ سارا ٹکڑا جنت کا ہے......تو یہ سارا ٹکڑا جنت سے لایا گیا ہے......
قیامت کے دن یہ سارا ٹکڑا حضور ﷺ کے روضے سے منبر تک یہ سارا جنت میں شامل کردیا جائے گا......تو گویا اس ٹکڑے کی بڑی شان ہے......اب بتاؤ! کہ جنت میں کوئی مردہ بھی بیٹھا ہوتا ہے...... یہ جو کہتے ہیں مردہ ہیں، مردہ ہیں......(نعوذ باللہ)! اور اس کی رٹ لگاتے ہیں......

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ...... بالفرض یک من علم ہو......تو اس کے لئے دس من عقل ہوتو اس علم کو چلا سکتا ہے...... کتابیں پڑھنے کا نام علم نہیں ہے...... کتابیں پڑھ لے، حدیث کا ترجمہ پڑھ لے، قرآن کا ترجمہ پڑھ لے......عقل نہ ہوتو کس چیز سے علم نکالے گا؟......

بھائی! یہ ہی قرآن ہے مرزائی اور معنی لیتے ہیں رافضی اور لیتے ہیں...... خارجی اور لیتے ہیں......مودودی اور لیتے ہیں......ہم اہلِ سنت والجماعت اور لیتے ہیں......قرآن تو ایک ہے......"یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا"☆......آزمائش ہے نا؟..........

حضور ﷺ ......زندہ جنت کے ٹکڑے میں آرام فرما ہیں:

تو یہ بتائیں! کہ جنت میں کوئی مردہ جاتا ہے...... جنت میں تو ہم جائیں گے......اللہ تعالیٰ ہم کو لے جائے......اپنے فضل و رحمت سے......اور حضور ﷺ کی شفاعت سے......تو جنت میں تو سارے زندہ ہوں گے نا......حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنت کا ٹکڑا ہے تو اب حضور ﷺ اس جنت کے ٹکڑے میں ہیں......اور سارے ٹکڑے میں سے حضرت عائشہؓ کا حجرہ حضور ﷺ کا روضہ افضل ہے......حضور ﷺ اب بھی زندہ اپنے روضہ مقدسہ اس جنت کے ٹکڑے میں آرام فرما ہیں......حضرت

صدیقِ اکبرؓ...... حضرت فاروقِ اعظمؓ...... حضور ﷺ کے سب سے اعلیٰ دو یار بھی اسی جنت کے ٹکڑے میں جسم سمیت آرام فرما ہیں...... سبحان اللہ!

باقی اصحاب اس جہان میں تو حضور ﷺ کے ساتھ رہے...... جسمانی معیت رہی...... لیکن بعد میں پھر جدائی ہوگئی...... حضرت علی المرتضیٰ کہاں ہیں؟...... کوفہ میں...... حضرت عثمان ذوالنورین کہاں ہیں؟...... جنت البقیع میں...... حضرت امام حسنؓ کہاں ہیں؟...... جنت البقیع میں...... حضرت حسین کہاں ہیں؟...... کربلا میں......

ہیں تو سارے جنتی...... لیکن حضور ﷺ سے جسم میں جدا ہوگئے...... صدیقِ اکبرؓ...... عمرِ فاروقؓ...... جہاں حضور ﷺ ہیں وہاں وہ ہیں...... اور جہاں وہ ہیں وہاں حضور ﷺ ہیں...... سبحان اللہ!

ستر ہزار فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں...... حضور ﷺ کے روضے کی زیارت کے لئے...... جو ایک دفعہ حاضر ہوکر زیارت کر کے چلا جاتا ہے اس کی قیامت تک باری نہیں آتی...... ہر بار ستر ہزار...... پھر اور ستر ہزار...... پھر اور ستر ہزار...... مرکز تجلیات ہے...... اللہ والے اپنے دل کی صفائی سے حضور ﷺ کا فیضان حاصل کرتے ہیں...... ویسے نہیں جاتے......

ہر آدمی ایمان و محبت سے زیارت کرنے والا کچھ نہ کچھ ضرور وہاں سے لے کر آتا ہے...... کئی آدمی وہاں گئے...... اور ساری عمر کے لئے وہاں منتقل ہوگئے...... کئی ایسے ہیں کہ وہاں کاروبار کیلئے جاتے ہیں یا وہاں گئے...... اور کچھ نہیں ملا...... ورنہ اکثر جاتے ہیں اور ان کو بہت کچھ ملتا ہے......

بھائی! باہر جو ہیں ان کو صدیوں سے مل رہا ہے...... اور جو اندر دو آرام فرما ہیں...... ان پر جو حضور ﷺ کے طفیل اللہ کے جلوے ہیں...... وہ ہماری سمجھ سے بالاتر

ہیں......سبحان اللہ!

صدیقؓ اور فاروقؓ کی شان کے برابر انبیاءؑ کے بعد......حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں کوئی نہیں......یہ حضور ﷺ کی معیت کی شانیں ہیں..........ایک واقعہ یاد آ گیا......گذشتہ سال حج پر گیا تھا! اللہ قبول فرمائے......سرائے عالم گیر ہے ضلع جہلم میں۔ وہاں کے دو باپ بیٹا......باپ کا دوسرا حج تھا......اور بیٹے کا پہلا حج تھا......میری ملاقات کیلئے چکوال آئے......وہ مہاجر ہیں......بیٹا خوب صحتمند ہے......ڈاڑھی رکھی ہوئی ہے......بڑا شوق والا ہے..........!

ایک عجیب عبرت انگیز واقعہ:

وہ کہتا ہے کہ میں وہاں مکہ مکرمہ میں رہا......ضروری کھانے پینے سے فارغ ہو کر میں اگلی صفوں میں جا کر بیت اللہ کے پاس بیٹھ جاتا تھا......ایک دن میں بیت اللہ کی زیارت کے لئے گیا......کچھ آدمی اکٹھے ہیں، ایک آدمی اپنی کچھ بات سنا رہا تھا......وہ آدمی فیصل آباد کا تھا......وہ اپنی بات سارے لوگوں کو یہ سنا رہا ہے کہ میں جب مدینہ شریف زیارت کے لئے گیا......(جب معلم چالیس نمازیں پڑھانے کے لئے لے جاتے ہیں)......آخری دن قافلے کی واپسی تھی......تو میں حضور ﷺ کی جالیوں کے قریب ہو گیا مسئلہ نہیں سمجھتا تھا کہ جالیوں کو بھی بوسہ نہیں دینا......سوائے حجر اسود کے......میں نے بوسہ غلطی سے دے دیا......وہاں سپاہی پہرے دار کے ہاتھ میں جائے نماز تھی......اس نے مجھے تنبیہ کے لئے میرے سر پر ماری......میں نے اس کو گالی دے دی..........سمجھو......!

اس لئے بزرگ فرماتے ہیں کہ یہاں زیادہ سے زیادہ اصلاح کر کے جاؤ......توبہ استغفار کر کے جاؤ......عادت جلدی نہیں چھوٹتی......اب یہاں تو عادت

ہے کہ گالیاں دیتے رہیں گے...... جانوروں کو دیں گے...... بیٹوں کو دیں گے......

دل لگی کرتے ہوئے بھی جوان...... ماں باپ کو گالی دے دیتے ہیں...... انسان، انسان نہیں رہتے...... فیشن کے طور پر بعض گالیوں میں مزاح کرتے ہیں...... عادت بیچارے کی تھی...... کہتا ہے کہ میں نے اس سپاہی کو گالی دے دی...... اللہ نے میری زبان پکڑ لی .... زبان بند ہوگئی...... بتاؤ! وہاں کچھ بھی نہیں؟......

حضور ﷺ کی مجلس کا ادب:

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ....

اے ایمان والو! نبی اکرم ﷺ کی آواز پر اپنی آوازوں کو بلند مت کرو ...... یہ حضور ﷺ کی مجلس کا ادب ہے اللہ نے سمجھایا ہے۔ عقل نہیں سمجھتی؟ عقل تو کہتی ہے کہ کیا ہوا کہ شور مچا دیا...... ہوگا کیا؟ لیکن حقیقت یہ بتاتی ہے...... انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ اپنے بڑے کے سامنے آہستہ بولنا ہے۔

کچہری میں جاتے ہیں تو بڑے بڑے غنڈے آہستہ بولتے ہیں اور یہ تو دربارِ رسالت...... اللہ کے دربار کے بعد ساری کائنات میں سب سے بڑا دربار ہے۔ حضور ﷺ بیٹھے ہوئے ہوں...... اس جہاں میں تشریف فرماتے...... صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آتے تھے...... اللہ نے آداب سکھائے...... قرآن میں سکھائے...... سورۂ حجرات میں سکھائے...... کہ تم اپنی آوازوں کو حضور ﷺ کی آواز پر بلند نہ کرنا...... سبحان اللہ...... **اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ** ☆ تمہیں خبر بھی نہیں ہوگی تمہیں سمجھ بھی نہیں آئے گی...... تمہارے عمل ضائع ہوجائیں گے۔ تمہاری نیکیاں ضائع ہوجائیں گی...... بے ادبی یہ ہے......

اس آیت کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس طرح خاموش بیٹھ جاتے تھے سر جھکا کر کہ کوئی آنے والا دیکھے...... شاید یہ سر کیوں نہیں اٹھاتے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں تاکہ اُڑ نہ جائیں......

آہستہ آہستہ پوچھتے تھے...... صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر کون فرمانبردار ہوگا؟...... عجیب دور ہوگا...... عجیب منظر ہوگا...... رحمۃ اللعالمین ﷺ ساتھ ہوں گے...... اصحاب رضی اللہ عنہم شمع رسالت کے پروانے سامنے ہوں گے...... وہ دور واپس آسکتا ہے؟...... نہیں......

اس زمین و آسمان نے ایسی جماعت نہیں دیکھی نہ پہلے نہ بعد میں...... نہ حضور ﷺ جیسا کوئی ہوا...... نہ پہلی امتوں میں حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے ہوئے...... اللہ ہمیں ماننے کی توفیق عطا فرمائے...... ادب کی توفیق عطا فرمائے...... آمین......

اللہ نے زبان بند کردی:

وہ پکڑا گیا زبان بند ہوگئی...... بتاؤ! فوراً زبان بند ہوجائے بیماری بھی نہیں؟...... کوئی گلہ خراب نہیں؟ سمجھ گیا بیچارہ کہ میں نے کوئی غلطی کی ہے...... واپس پریشان حال آیا کہتا ہے...... کہ میں جب مکہ شریف آیا...... خانہ کعبہ میں گیا جو امام کعبہ نمازیں پڑھاتے ہیں...... میں نے پرچہ لکھ کے یہ واقعہ بیان کیا کہ مجھ سے گستاخی ہوگئی ہے...... اللہ نے پکڑ لیا ہے آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ میرا گناہ معاف فرمائے...... انہوں نے فرمایا کہ یہ اللہ کا گھر ہے ہم بھی تیرے لئے دعا کریں گے اور تو بھی اللہ سے معافی مانگ......

پھر کہتا ہے کہ میں توبہ استغفار کرتا رہا تو پھر اللہ نے زبان کھول دی...... اب زبان کھل گئی...... یہ واقعہ! ہے اس نے خود سنایا......

اگر نعوذ باللہ مردہ ہیں تو پکڑ کیوں ہوئی؟

بھائی! اگر وہاں نعوذ باللہ ،نعوذ باللہ......نقلِ کفر کفر نباشد...... مردہ......مردہ لاش پڑی ہے تو یہ پکڑ کیوں ہوگئی؟......

اور بعض ایسے بھی ہیں نامراد جو ان جالیوں میں گندگی پھینکتے ہیں......استغفر اللہ......سپاہیوں نے پکڑلیا......یعنی ایسے واقعات ہیں......وہ وہاں اس لئے جاتے ہیں؟......

تو فوراً عذاب ہر ایک پر نہیں آتا......یہ خوش نصیب تھا......پکڑا نہ جاتا تو اس کو کیا پتہ تھا کہ میں نے کیا کیا ہے؟......

علماء فرماتے ہیں کہ جو اس زندگی میں ادب تھا حضور ﷺ کا کہ بلند آواز سے نہ بولو......اسی طرح حضور ﷺ کے روضۂ مقدسہ کے سامنے بھی یہ آیتیں لکھی ہوئی ہیں کہ اب بھی یہی ادب ہے؟......

قرآن یہی ہے......سمجھنے میں فرق ہے؟ اللہ ہمیں ادب عطا فرمائے......آمین ...... بھائی! حضور ﷺ تو حضور ﷺ ہیں......کسی ایک صحابی کی بھی بے ادبی کروگے تو تباہ ہوجاؤ گے......

کیونکہ جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا......(رضی اللہ عنہم)......اب وہ تو جنتی بن گئے......اللہ راضی جو ہوگیا......اب قیامت تک ان سے کوئی ناراض ہو، مخالفت کرے، دشمنی کرے......تو ان کو تو جنت سے نکال نہیں سکتا......کیونکہ ان کو تو سند مل گئی......یہ (مخالفت) کرنے والے تباہ ہوگئے......

ہم سنی ہیں......ہم تمام اصحاب سے دل سے راضی ہیں......یا اللہ تو گواہ ہے! ہمیں اسی عقیدے پر آخری سانس تک قائم رکھ......ہم کسی صحابی کی بے ادبی نہیں کرتے......اہلِ بیت کی بے ادبی نہیں کرتے......جنہوں نے حضور ﷺ

کے جلوے پائے ہیں...... ہم ہر ایک کو تیرا اور تیرے رسول پاک ﷺ کا پیارا جنتی مانتے ہیں...... ہمارے دلوں کو کھوٹ سے پاک کر دے...... آمین...... مرنے کے بعد پھر ہمیں رسوا نہ کرنا......

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ معجزات قیامت تک ہیں...... ایک تو وہ معجزے ہیں کہ حضور ﷺ اس جہان میں تھے...... چاند دو ٹکڑے ہوا...... پتھروں نے کلمہ پڑھا...... معجزات عجیب و غریب ہیں...... ہر فضا کے معجزات ہیں...... ایک معجزہ یہ ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول پاک ﷺ سفر میں تھے حاجت ہوئی...... اب وہاں کوئی اوٹ تھی نہیں (یعنی پردہ)...... اب کئی بس سے اتریں گے تو قبلہ بھی نہیں دیکھیں گے کہ کدھر ہے...... پیشاب کرنا شروع کر دیں گے...... جیسے جانور...... یاد آ گیا! حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے تھے......

ولی بننا آسان...... انسان بننا مشکل...... کیسی بات فرمائی...... آپ کہیں گے وہ کیسے؟...... بھائی! ولی وہ بھی ہو سکتا ہے جو مخلص ہو اللہ، اللہ کرنے میں لگ جائے...... جھوٹ نہ بولے، حرام نہ کھائے، گناہ نہ کرے، لیکن ولیوں کے درجے ہیں نا؟...... بعض بالکل بھولے بھالے صوفی ہیں...... لیکن ہو مخلص مکار نہ ہو...... اللہ کا پیارا تو ہو جاتا ہے...... لیکن انسانیت کا کمال اور ہے...... کمال کے درجے ہیں...... فرماتے ہیں ولی بننا آسان ہے...... انسان بننا مشکل...... ہر انسانی صفت ہو اس کا موقعہ ہو...... غصے کے وقت غصہ ہو...... شفقت کے وقت شفقت ہو...... اور آج کل تو صوفی میں غصہ زیادہ ہے...... ذرا چھیڑ کے دیکھو تو سہی...... تجربہ یہی ہے...... کیونکہ نفس کی اصلاح کا معنیٰ یہ ہے کہ اپنی ذات پر نظر ہو...... اپنی ذات سے نظر اٹھ جائے کہ میں بھی کچھ چیز ہوں...... جب تک نظر رہے گی تو آدمی کہے گا کہ مجھے تُو کیوں کہا ہے؟...... اگر کوئی تُو کہہ دے تو لڑ

پڑتا ہے...... کہ مجھے تو نے تُو کیوں کہا ہے؟......

تو حافظ سراجی رحمہ اللہ تعالیٰ کا عجیب مصرعہ تھا...... معرفت کا سمندر ہے ایک مصرعے میں......

تو خودی حجابِ خودی حافظ از میاں برخیز ....

اپنے آپ کو خطاب کرتے ہیں کہ اللہ اور تیرے درمیان اور کوئی پردہ نہیں تو خود ہی پردہ بن گیا...... تُو درمیان سے ہٹ جا...... اللہ کے ساتھ مل جائے یہی بات ہے نا!...... کہ نفس کو پاک کر...... نفس کی خواہش کو شریعت کے تابع کر...... حضرت مجدد الفِ ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندشریف والے فرماتے ہیں کہ...... سارے اصحاب رضی اللہ عنہم کے نفس جو تھے وہ شریعت کے تابع ہو چکے تھے۔ مطمئن ہو چکے تھے۔ اجتہادی خطاء تو اور ہے نا؟...... سارے اصحاب رضی اللہ عنہم کے نفس جو ہیں وہ امارگی سے پاک ہو چکے ہیں...... جو کچھ کرتے تھے وہ کرتے اللہ کے لئے تھے...... صوفی وہ ہے جو کچھ کرے اللہ کے لئے کرے...... جیسے جیسے دور گزر رہا ہے اس میں ہر چیز کا بگاڑ ہے......

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ رسولِ پاک ﷺ حیات ہیں...... تھوڑا سا سمجھا دو جہاں بعض لوگوں کو شبہ ہوتا ہے؟......

(کسی آدمی نے پرچی دی)...... کیا صدیق اور فاروق (رضی اللہ عنہما) بھی حیات ہیں؟ یہ تو بھائی! میں نے پہلے بتا دیا کہ...... صدیق اور فاروق (رضی اللہ عنہما) بھی حیات ہیں۔ اپنی شان کے مطابق شہیدوں سے ان کا بڑا درجہ ہے...... شہید کی حیات اللہ نے فرمائی ہے...... اور اسی سے انبیاء کی حیات اقویٰ ثابت کرتے ہیں...... ایک بات سمجھا دو؟......

حیات کے درجات ہیں :

حیات، حیات میں فرق ہے...... زندگی، زندگی میں...... حیات، حیات میں فرق ہے...... حیات کے درجات ہیں...... حیات کی کیفیتیں ہیں...... اب دیکھو! رسول پاک ﷺ اس جہاں میں حیات تھے...... ہر جہان کی حیات خواہ اس کا اس کے جسم سے تعلق ہو جدا، جدا ہے...... اسی میں بعض لوگوں کو مغالطہ ہوتا ہے۔ غلط فہمی ہوتی ہے...... وہ سمجھتے ہیں کہ جب قبر میں حیات ہیں...... تو وہ حیاتی ساری اسی طرح ہوگی جس طرح اس جہاں دنیا میں تھی...... جسم میں حیات ہے تو روٹی کی محتاج؟...... پانی کی محتاج؟...... بیٹھے بیٹھے تھک جاتا ہے...... یہ سب کچھ...... اس میں غلط فہمی ہوتی ہے......

اس جہان میں بھی حیات کا فرق ہے؟ :

جو حضور ﷺ کی حیات کے جلوے ہیں وہ دوسروں میں نہیں ...... کیوں؟...... حضور ﷺ انسان ہیں نا!...... پر درجات کمالات، اور صفات وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بعد حضور ﷺ کی شان میں ہیں...... رسولِ پاک ﷺ بیٹھے ہیں مسجدِ نبوی میں...... حضرت سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے...... مشکوٰۃ شریف کی......

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ...... ہم نے دیکھا کہ ایک شخص ہے بڑا خوبصورت، نورانی چہرہ والا، سر کے اور ڈاڑھی کے سیاہ بال ہیں...... کپڑے بالکل سفید ہیں...... کوئی داغ دھبہ نہیں...... آیا اور سلام دیکر حضور ﷺ کے ساتھ گھٹنے سے گھٹنہ جوڑ کر دوزانوں ہوکر بیٹھ گیا ادب سے...... اس نے مسئلے پوچھے کہ ایمان کیا ہے؟...... اسلام کیا ہے؟...... احسان کیا ہے؟...... حضور ﷺ نے بتائے...... قیامت کب آئے گی؟...... بتائیں

نشانیاں......

اب فاروقِ اعظم بیٹھے ہیں......صدیقِ اکبر بیٹھے ہیں...... بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہیں......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حیران ہوئے کہ یہ شخص یہاں کا تو ہے نہیں...... ہے باہر کا مسافر لیکن اس پر کوئی سفر کا اثر نہیں ہے......حیران تھے! لیکن پوچھا نہیں حضور ﷺ سے...... جب وہ رخصت ہوا...... چلا گیا کچھ دیر کے بعد رسولِ پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ جانتے ہو کہ یہ کون تھا؟......صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں...... بتاؤ؟

حضور ﷺ بھی انسان......اصحاب رضی اللہ عنہم اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ بھی انسان......حضور ﷺ کی بھی آنکھیں ان کی بھی آنکھیں......ایک آدمی کی شکل میں آ رہا ہے سارے دیکھ رہے ہیں......ان آنکھوں سے جہاں تک تعلق ہے......وہ سارے دیکھ رہے ہیں......

اندر کی آنکھ سے جو ہے وہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ بہت بڑے باکرامت محدث ہیں......الہام ہوتا تھا لیکن ان کی روحانیت نے بھی بصیرت نے بھی دل کی آنکھ نے نہیں پہچانا کہ یہ کون ہے؟......

بھائی! جب حضور ﷺ انسان اور وہ بھی انسان ہیں تو یہ کیا بات ہے کہ سامنے انسان ہے...... ہے بھی اجنبی......؟ نہ کہ پہلے حضور ﷺ کے پاس آتا تھا یا حضور ﷺ جانتے تھے......یہ بھی حیات ہے نا......نگاہ کا فرق ہے نا؟......فرمایا کہ یہ جبرئیلِ امین علیہ السلام تھے......فرشتوں کے سردار ہیں لیکن دربارِ رسالت کے خادم ہیں کہ جس طرح اصحاب رضی اللہ عنہم گھٹنوں کے بل حضور ﷺ کی خدمت میں ادب سے بیٹھے تھے......فرشتوں کے سردار بھی اسی طرح خادم اور شاگردی کی حیثیت سے بیٹھے ہیں......سبحان اللہ! وحی نازل ہو رہی

ہے...... صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہیں...... صحابہ کو یہ نہیں پتہ چلتا کہ جبرئیل علیہ السلام آئے ہیں؟ اللہ کی وحی لائے ہیں؟......

اچھا یہ بتاؤ...... وہ بھی زندہ اور حضور ﷺ بھی زندہ...... وہ نہیں دیکھ رہے نہ جبرئیل علیہ السلام کو نہ وحی کی آواز کو سن رہے ہیں...... رسولِ پاک ﷺ کے سینے میں نازل ہو رہی ہے حضور ﷺ سن رہے ہیں...... یہ نبوت کے کمالات ہیں وہ بھی انسان...... یہ بھی انسان؟

جب تک حضور ﷺ زبان مبارک سے یہ نہ فرمائیں کہ مجھ پر یہ آیت یہ سورۃ نازل ہوئی ہے کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا تھا...... اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں...... (آمین)

☆......وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان الذی اسری بعبدہ

خطیب اسلام مقرر ذیشان

حضرت علامہ

ابو محمد عبد الکریم ندیم صاحب مدظلہ

خانپور

موضوع

معجزہ معراج النبی وحیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مقام گاؤں ڈیرہ شاہ جمال گوجرانوالہ

2002ء
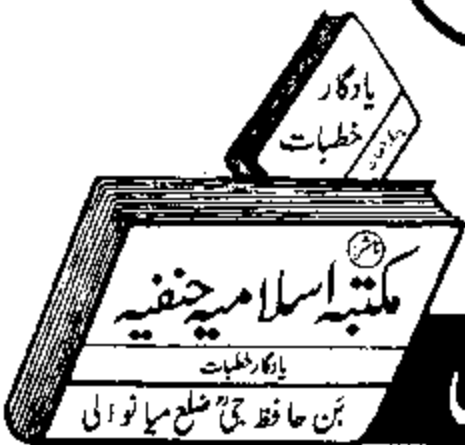
ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی

خطبہ

الحمدلله ......الحمدلله الذی شرفنا علی سائر الا مم بر سا لة من اختصه من بین الا نام بجو امع الکلم و جواهر الحکم و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و علیٰ اٰله و اصحابه و بارک وسلم......

امابعد إفاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

سُبْحَانَ الَّذِیۡٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیۡلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیۡ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الْبَصِیۡرُ ٥

قال النبی ﷺ انا سیدولد ادم ولا فخر یوم القیامة و بیدی لواء الحمد و لا فخر انا اخر الانبیاء وانتم اٰخر الامم و مسجدی اٰخر مساجد الانبیاء وقال النبی ﷺ اعطیت لیلة المعراج الا شیاء والصلوات الخمس و خواتیم سورة البقرة والشفاعة او کما قال علیه ﷺ

اشعار

معراج میں جبرئیل سے تھے پوچھتے شاہ امم
تم نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
کہنے لگے روح الامین اے مہہ جبیں حق کی قسم
آفا قہا گردیدہ ام، مہر و بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام، لیکن تو چیز ے دیگری
اللہ کے محبوب سے، کس کو مجال ہمسری
حق نے کی ہے عطا، سب سروروں کی سروری
آپ پر ہے ختم، پیغمبروں کی پیغمبری

تواز پری چابک تری، وز برگ گل نازک تری
ہر چند و صفت میکنم ،حقا عجائب دلبری

دی روز در بستان صحرا ...... ہمہ طوطیان خوش نما
پڑھتی تھیں نعت مصطفٰے ...... بلغ العلی بکماله
قمریاں سب شوق میں ...... ڈالی تھی گردن طوق میں
کہتی تھیں آ کے ذوق میں ...... کشف الدجی بجماله
بلبلیں سب سوبسو ...... لے، لے کے ہراک گل کی بو
کرتی تھیں باہم گفتگو ...... حسنت جمیع خصاله
چڑیوں کے سن کر چہچے ...... انسان بھلا کیوں چپ رہے
لازم ہے اس پر یوں کہے ...... صلو اعلیه و آله
حضرت چلے معراج پر ...... بلغ العلی بکماله
اندھیرا تھا سب اجالا ہوا ...... کشف الدجی بجماله
صفات ہیں انکی سب بھلی ...... حسنت جمیع خصاله
مل کر پڑھو درود ان پر ...... صلوا علیه و آله

انتہائی لائق تکریم علماء کرام......واجب الاحترام

برادران اسلام، قابل قدر، بزرگو ......دوستو

بھائیو ...... اور جہاں تک میری آواز جارہی ہے اور اگر سن رہیں ہیں میری پردہ نشین غیرت مند مائیں وبہنیں اور بیٹیاں سب سے یہ گذارش ہے کہ آج کا یہ عظیم الشان اجتماع آپ کے قصبے (ڈیرہ شاہ جمال) کی دینی درسگاہ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ کے زیر اہتمام ...... سالانہ تقریب دستار بندی بیرا نعقاد پذیر ہے مولانا تابانی اوران سے پہلے اکابر واسلاف کی نشانی حضرت اقدس

مولانا محمد الطاف صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا سیرت سیدنا ابن مسعودؓ پُر مغز، پُر وقار، باکمال، جامع بیان ہم سب کے دلوں کی جلا کا ذریعہ تھا۔

ہر محفل میں بیٹھنے کے سننے کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی محفل اس معاملہ میں سب سے حساس ہوتی ہے کہ اگر اسکو توجہ اور انہماک سے نہ سنا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت جو اُن پر بھیجنا چاہتے ہیں اسے اٹھا لیتے ہیں...... اس لئے اس محفل کے آداب میں سب سے بڑی جو بات ہے۔ کہ جب تک دعا نہ ہو کوئی دوست اٹھ کر اِدھر...... اُدھر جانے کی کوشش نہ کرے......

دوسری گزارش یہ ہوگی! دعا چونکہ عبادت کا نچوڑ ہے...... جلسے کے دوران یہ بہت ہی قبیح اور مکروہ عمل ہے کہ کوئی آ کے بات کرتا ہے...... کوئی اٹھ جاتا ہے...... کوئی بیٹھتا ہے...... اسلئے میرے ہر کلمہ پڑھنے والے مسلمان سے درخواست ہے...... کہ اللہ کے قرآن کا ادب پیش ملحوظ رکھتے ہوئے با ادب گفتگو سنیں۔

تمہید:

قابل قدر دوستو اور بھائیو..........

یہ رجب المرجب کا مہینہ ہے...... اس مہینے میں اسلامی تاریخ کے حوالے سے بہت سارے واقعات ہیں...... ان میں سے ایک واقعہ امیر المومنین خال المسلمین سیدنا امیر معاویہ بن ابو سفیانؓ کا انتقال اسی مہینہ میں ہے۔ اسی طریقے سے قائد فقیہ امت جناب سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہؒ کا انتقال اسی مہینہ میں ہے...... ایسے ہی قاضی امت جناب سیدنا علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ جن کو سرور کائنات نے اَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ پوری امت

کا جج اور چیف جسٹس کہا..... انکی ولادت باسعادت اسی مہینے میں ہے..... ان اہم واقعات میں سب سے زیادہ اہم واقعہ یہ ہے کہ یہ مہینہ اللہ کے محبوب ﷺ کی معراج کا ہے..... اللہ نے اس مہینہ میں اپنے محبوب ﷺ کو اپنی ملاقات کا شرف بخشا ہے..... (سبحان اللہ) اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ محبوب خدا ﷺ کی سیرت کا تذکرہ معراج کی مناسبت سے تھوڑا سا ہو جائے..... (سبحان اللہ).....

ظاہری معراج اور باطنی معراج میں فرق:

معراج النبی ﷺ کے حوالے سے علماء نے لکھا ہے کہ معراج کی دو قسمیں ہیں۔ایک ظاہری معراج اور ایک باطنی معراج..... معراج کا معنی ہے عروج اور بلندی پر جانا..... ایک ظاہری بلندی ہوتی ہے اور ایک باطنی بلندی ہوتی ہے..... ظاہری معراج یہ ہے کہ آپ حضرات بیٹھے ہیں اور اسٹیج پر علماء اور بزرگ بھی تشریف فرما ہیں..... اور آپ نیچے بیٹھے ہیں..... یہ ظاہری معراج ہے.....

باطنی معراج یہ ہوتی ہے کہ استاد بھی چٹائی پر بیٹھا ہے..... مرید بھی اس کے ساتھ اسی جگہ پہ بیٹھا ہے..... امام بھی اسی مصلے کے قریب زمین پر بیٹھا ہے..... مقتدی بھی مسجد میں اس زمین میں بیٹھا ہے..... بیٹھے دونوں زمین پر ہیں استاد بھی وہیں..... شاگرد بھی وہیں..... مرید بھی وہیں..... باپ بھی وہیں..... بیٹا بھی وہیں..... بیٹھے تو ایک ساتھ ہیں..... آمنے سامنے ہیں لیکن یہ ساری دنیا جانتی ہے کہ جو مقام استاد کو حاصل ہے وہ مقام شاگرد کا نہیں ہے..... یہ پوری دنیا جانتی ہے کہ جو حیثیت امام کی ہے..... وہ حیثیت مقتدیوں کی نہیں ہے..... یہ پوری دنیا جانتی ہے..... کہ جو عظمت باپ کو اللہ نے عطا کی

ہے...... بیٹا اسکی عظمت کا مقابلہ نہیں کرسکتا......

اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو دونوں قسم کے معراج عطا کیے:

ظاہری معراج بھی عطا کیا...... باطنی معراج بھی عطا کیا...... باطنی معراج یہ عطا کیا کہ صحابہؓ زمین پر بیٹھتے تھے...... محبوب ﷺ بھی اسی چٹائی پر بیٹھتے تھے۔ صحابہؓ بھی روکھی، سوکھی پر گزارہ کرتے تھے...... محبوبؐ بھی فقر و فاقہ پر گزارہ کرتے تھے...... صحابہؓ کے بھی پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں...... آقا کے پیٹ پر دو، دو پتھر کی چٹانیں باندھی ہوئی ہیں...... فاقے محبوب ﷺ نے بھی برداشت کیے...... اور حضور ﷺ کے یاروں نے بھی برداشت کیے...... رہتے دونوں اکٹھے ہیں...... بیٹھے دونوں ایک ساتھ ہیں...... آقا ﷺ اور مرید سارے زمین پر ہیں...... لیکن یہ پوری کائنات جانتی ہے جو مقام مصطفیؐ کا ہے وہ مقام کائنات میں کسی کا نہیں ہے...... یہ تو باطنی معراج تھا......

اور ظاہری معراج یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار فرش پر بیٹھے ہیں...... اللہ کے محبوب ﷺ عرش پر پہنچے ہیں...... سبحان اللہ

رحمت دو عالم ﷺ کا معراج عرش بریں پر اسکی حکمت:

اب ایک اور بات سمجھیں! ہر نبی کا معراج زمین پر...... آمنہ کے دریتیم ﷺ کا معراج عرش بریں پر اسکی حکمت کیا ہے؟ علماء نے لکھا ہے کہ جس کی جہاں حکومت ہوتی ہے وہ وہیں سیر کرتا ہے، دیکھتا ہے...... اے سی صاحب...... اپنی تحصیل کا معائنہ کریں گے...... ڈی سی صاحب...... اپنے ضلع کا معائنہ کریں گے...... کمشنر صاحب...... اپنے ڈویژن کی سیر کریں

گے ...... گورنر اپنے صوبے کو دیکھے گا...... صدر اپنے مملکت کو دیکھے گا...... جس کی جہاں حکومت ہے اسکی اس جگہ سیر گاہ ہوتی ہے ...... وہ اس علاقے کو دیکھتا ہے اسکا معائنہ کرتا ہے...... اسکا مشاہدہ کرتا ہے......

آدم علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر ...... اسکا معراج اور سیر بھی زمین پر...... نوح علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر...... معراج بھی زمین پر...... ابراہیم علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر...... معراج بھی زمین پر ...... یوسف علیہ السلام ، یونس علیہ السلام ، زکریا علیہ السلام ، دانیال علیہ السلام ، الیاس علیہ السلام ، شیث علیہ السلام ، ادریس علیہ السلام ، یعقوب علیہ السلام ، سلمان علیہ السلام ، داوٗد علیہ السلام (وغیرہم) ان تمام انبیا علیہم السلام کی نبوت بھی زمین پر...... معراج بھی زمین پر......

مگر جب باری آئی آمنہ کے لال کی ، صاحب جمال و کمال کی ، محبوب ذوالجلال کی ، فخر الرسل کی ، ھادی سبل کی ، مولائے کل کی ، شاہ جبل کی ، ختم الرسل کی ، امام الاولین ، والآخرین کی ، راحت العاشقین کی مراد المشتاقین کی ...... محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ......

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت زمین پر ہے ...... اور عرش بریں پر بھی ہے ، اس لئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج زمین پر بھی ہے اور عرش بریں پر بھی ہے ...... (سبحان اللہ) ایک بات اور سمجھیں ! ہر نبی کا معراج زمین پر ...... بصورت امتحان ...... لفظ یاد رکھیں ۔ بصورت امتحان

(پہلے حضرت ابن مسعودؓ کا تذکرہ کرتے چلیں) ......

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کی عظمت پر روشنی :

یہ آپکی ایک بہت بڑی دینی درسگاہ ہے جامعہ ابن مسعود رضی اللہ

عنہ اور اس صحابی رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے ہے جسکو حضور ﷺ نے پوری امت کا فقیہ کہا ہے (سبحان اللہ) بلکہ ایک روایت بڑی عجیب ہے...... جو کچھ تمہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ دے اس سے لیا کرو...... اسلئے کہ وہ اپنی طرف سے کوئی چیز نہیں دیتا...... ہر وہ چیز دے گا جو محمد ﷺ اسے دے رہا ہوں

توجہ سے بات کو سمجھنا...... فرمایا! اس کا کہا ہوا...... میرا کہا ہوا ہوگا اسلئے اس پر اعتماد کرنا...... مجھ سے پہلے حضرت نے وہ حدیث بیان فرمائی...... کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ صاحب السواک والنعلین ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ...... رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی مبارک آپ صلی للہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی کا سامان...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھایا کرتے تھے...... میں نے اگر زندگی میں ایک مرتبہ حضرت درخواستی ؒ کی جوتی سیدھی کی ہو تو میں پوری دنیا کو کہتا ہوں کہ میں وہ خوش نصیب ہوں کہ میں نے حضرت درخواستی ؒ کی جوتی سیدھی کی تھی......

ایک واقعہ:

میں طالب علمی کے زمانے میں پڑھتا تھا تو ہمارے مدرسہ میں ایک مرتبہ حضرت یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے جس کے مہتمم مولانا محمد عثمان صاحب جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل عالم تھے انہوں نے حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی جوتی سیدھی کی...... تو میں سوچتا تھا کہ یہ کتنا بڑا عالم ہوگا...... کہ میرا مہتمم جن کی جوتی سیدھی کر رہا ہے۔

بھائی! تم اگر کسی عالم کی ایک دن جوتی اٹھاؤ تو زندگی بھر ناز کرتے ہو...... اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ تیرے تقدس کو سلام!

جنہوں نے ۲۳ سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کو سیدھا کیا ہے...... (سبحان اللہ) پہلی صف کے نمازی تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ...... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں جتنے قریب سے دیکھا ہے (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) دنیا میں اتنا کسی نے نہیں دیکھا...... اور جب بھی کوئی بات فرماتے! تو فرمایا کرتے تھے الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ کیا میں تجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کے نہ دیکھاؤں...... میں تم کو نبی کا عمل اس حوالے سے نہ سمجھاؤں...... میں تمہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اس حوالے سے نہ دیکھاؤں...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہر وہ بات کہی جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو سیکھائی ہے......

ایک عجیب بات بتاتا ہوں جب کوفہ پہلی دفعہ آباد ہونے لگا...... یہ بھی ایک دشمنوں کی وبا ہے کہ ہر بات پر کہتے ہیں کہ کوفہ! کوفہ تو بغاوت کا شہر ہے ......کوفی + یوفی...... کوفی لا یوفی...... یہ کسی بدمعاش کی کہاوت ہوگی...... کسی بے دین کی کہاوت ہوگی...... ابوجہل کس شہر میں رہتا تھا؟...... مکہ میں! مکہ فضیلت کا شہر ہے یا بدبختی کی جگہ ہے...... فضیلت کا شہر ہے! کیوں! ابوجہل بھی افضل ہے؟ (نہیں) بھائی پھر بھی مکہ افضل ہے...... اگرچہ لاکھوں ابوجہل اکٹھے ہو جائیں......

یاد رکھنا! مکہ اللہ کے انوارات و تجلیات کا مرکز ہے رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا مسکن ہے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا شہر ہے...... اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ہم دیکھیں گے...... ہمیں ابوجہل کی نسبت کی ضرورت نہیں...... ہاں! ابوجہل کے گھرانے والے اس کی نسبت سے دیکھیں ...... (ماشاء اللہ)

ہر آدمی مدینہ کو رسول اللہ ﷺ کی نسبت سے دیکھتا ہے:

عبد اللہ بن ابی سلول رئیس المنافقین مدینہ میں رہتا تھا...... لیکن اس کو کوئی منافقوں کا شہر نہیں کہتا...... ہر آدمی مدینے کو پیغمبر کی نسبت سے دیکھتا ہے...... کہ جس کی جس سے نسبت ہو وہ اس کی اسی نسبت سے لاج رکھتے ہیں...... ہمیں اس سے محبت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر میں تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا مرکز بنا...... نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا مرکز بنا...... آج تک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام کی جگہ **مدینة الرسول** ہے...... اسی لئے مدینہ طیبہ ہے مدینہ کعبہ ہے...... مدینہ مصافہ ہے...... مدینہ منورہ ہے...... مدینہ دار السلام ہے...... مدینہ دار الرحمت ہے...... مدینہ دار البرکت ہے...... مدینے کی مٹی ہماری آنکھوں کا سرمہ ہے...... **فی غبار المدینة الشفاء من کل داءٍ......**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کا غبار ہر بیماری کی شفا ہے......

من استطاع منکم ان یموت فی المدینة فلیمت فیها ومن مات فی المدینة کنت له شفیعاو شهیدا یوم القیامة

تم میں سے جسکو طاقت ہو وہ دولت چھوڑ کر مدینے کی زندگی قبول کرو...... مدینے کی موت قبول کرو...... جسکو مدینے میں موت آئی...... قیامت کے دن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں ساتھ لے جاؤں گا مسئلہ سمجھیں! مدینہ کی عظمت محبوب کی نسبت سے ہے کیا عبد اللہ بن اُبی ابن سلول کی بدبختی کی وجہ سے مدینے کو برا کہو گے؟...... بھائی جو ابن اُبی کے یار ہیں وہ اس نسبت سے اس کو یاد کریں ہم تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں مدینہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے یاد کریں گے...... (سبحان

اللہ)......اب میرا جملہ نوٹ کرو

حضرت امام ابو حنیفہؒ حضرت علیؓ کی دعا کا ثمرہ ہیں :

ایک دعا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی چوکھٹ کو پکڑ کر مانگی ......
اے اللہ عمر دے ...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر مانگا ،تو فاروق اعظمؓ آیا ......
تاریخ گواہ ہے ایک دعا علی ابن طالب رضی اللہ عنہ نے مانگی تھی ...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں فاروق اعظمؓ آیا ...... اور علی رضی اللہ عنہ کی دعا میں امام اعظم ابو حنیفہؒ آیا ...... (سبحان اللہ ، ماشا اللہ)

اب حضرت فاروق اعظمؓ نے سب سے پہلے بنیاد رکھی اس کوفے شہر کی ...... اور وہاں کے لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی معلم دیں جو ہمیں دین سکھائے عمر بن خطابؓ فرمانے لگے ...... لوگو! عبداللہ ابن مسعودؓ کی ضرورت تو مدینے کو ہے اس سے بڑا فقیہ امت کوئی نہیں ...... چونکہ وہ نیا شہر آباد ہو رہا ہے وہاں منافقوں کی نظریں بہت زیادہ ہیں ...... وہ گڑ بڑ کرنا چاہتے ہیں ...... اس لئے ابن مسعودؓ کو بھیج رہا ہوں تاکہ شہر میں کسی منافق کو جرأت نہ ہو وہاں پر گڑ بڑ کرنے کی ...... ابن مسعودؓ سے دین سیکھنا ...... یہ وہی دین سیکھائے گا جو مدینہ میں محمد رسول اللہ ﷺ نے سکھایا تھا (سبحان اللہ) ......

اور یاد رکھیں! حضرت عمرؓ نے وہاں علم کی شمع جلائی ابن مسعودؓ سے اور جب علی ابن ابی طالب کا دور آیا ...... تو حضرت علیؓ نے امت کی ضرورت سمجھی کہ اس مدینے کے مرکز کو کوفہ میں منتقل کردوں ...... تاکہ وہاں کے لوگوں کو علم دین پورے طریقے سے پہنچایا جا سکے ...... تو پھر علی ابن ابی طالبؓ نے اس کو پروان چڑھایا ...... اب کوفہ عمرؓ کی دعاؤں کا مرکز ...... ابن مسعودؓ کی فقاہت کا مرکز ...... علیؓ کی شجاعت و خلافت کا مرکز ...... جب یہ تینوں چیزیں اکٹھی

ہوئیں ...... تو اللہ نے چوتھا آدمی پیدا کیا جس کا نام نعمان بن ثابت ابو حنیفہؒ تھا ...... جس کے سینے میں عمر بن خطابؓ کی عدالت تھی ...... ابن مسعودؓ کی فقاہت رب نے اس کے سینے میں رکھی ...... علیؓ کی شجاعت و قضاء رب نے اس کے سینے میں رکھی ...... ان تمام چیزوں کا مرکز امام اعظم ابو حنیفہؒ کے سینے میں آیا ...... ابو حنیفہؒ نے کوفے کو عظمت دی ہے ...... اب گویا جو عمرؓ کو ماننے والا ہے ...... ابن مسعودؓ کو ماننے والا ہے ...... علیؓ کا ماننے والا ہے ...... ابو حنیفہؒ کا ماننے ولا ہے ...... ہم اس نسبت سے کوفے کو یاد کرتے ہیں ...... اگر کوئی حسینؓ کا دشمن ہے تو وہ اپنی نسبت سے یاد کرے ......

آپکو پتہ ہونا چاہیے! کہ خارجی اکثر کوفی لا یوفی کہتے ہیں ...... (بیشک) کوفے پر تنقید وہ کرتے ہیں جو حسینؓ پر تنقید کرتے ہیں ...... کبھی آپ اس کی تہہ میں جائیں ...... ان لوگوں سے تحقیق کریں تو پتہ چلے گا ...... (کہ امام حسینؓ کو بلا کر غداری سے شہید کرنے والا کچھ ...... سبائی منافقوں کا ٹولہ تھا سارا شہر کوفہ نہ تھا) ......

ہر نبی کا معراج زمین پر بصورت امتحان:

سب کا معراج زمین پر مگر حضور ﷺ کا معراج آسمان پر ...... سب کا معراج یہاں کیوں؟ اور آقا ﷺ کا معراج وہاں کیوں؟ ایک بات تو میں نے ابھی بتائی ...... اسلئے کہ جسکی جہاں نبوت ہو وہاں معراج ...... انکی نبوت زمین پر ...... انکو معراج زمین پر ...... آقا ﷺ کی نبوت زمین پر بھی ...... اور عرش بریں پر بھی ...... تو حضور ﷺ کا معراج زمین پر بھی اور عرش بریں پر بھی ...... اب اگلی بات سمجھیں۔ ہر نبی کا معراج زمین پر بصورت امتحان ......

ایک مثال:

یہ مدرسہ ہے اس میں امتحان ہوا ہے...... یہ انعام رکھے ہیں جو ان بچوں کوملیں گے جو امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں...... پاس تو سارے ہو جاتے ہیں کامیاب تو سارے ہوتے ہیں......لیکن کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جوٹاپ کرتے ہیں اور پوزیشن لیتے ہیں...... بلکہ جو ڈویژن ٹاپ کرتے ہیں......اگر ہمارا وفاق ہوتو پورے ملک میں بچے پوزیشن لیتے ہیں......اب اگرا تنا عظمت والا بچہ ہوتو اس مدرسہ کی نام وری کا سبب بنتا ہے......

پھر مدرسے والے قاری عبدالرزاق صاحب کہتے ہیں......علماء کہتے ہیں ہمیں ایک تقریب رکھنی چاہیے کہ اللہ نے ہمیں کتنی سعادت بخشی...... ہمارا بچہ کتنا باعظمت ہے...... علاقے کے لوگوں کو اکٹھا کرتے ہو......افسران کو جمع کرتے ہو......زمینداروں کو اکٹھا کرتے ہو......عوام الناس کو اکٹھا کرتے ہو......علماء کو اکٹھا کرتے ہو......حضرت مولانا الطاف جیسے بزرگ اور نیک صالح اور جناب عمر رسیدہ بزرگوں کو اکٹھا کرتے ہو...... یہ بھائی قاری جمیل الرحمٰن اختر صاحب لاہور سے تشریف لائے ...... یہ مولانا گلزار احمد صاحب تشریف لائے یہ سارے کے سارے کس لیے تشریف لائے......ہم اور وہ دیکھنا چاہتے ہیں یہ کون ہے؟ جس نے ٹاپ کیا ہے...... یہ آج کی محفل ان بچوں کے لیے سجائی ہے......جنھوں نے اول پوزیشن حاصل کی ہے...... پہلا انعام حاصل کیا ہے......اس کے لیے یہ ساری محفل منعقد کی گئی ہے......

امتحان میں کامیاب تو سارے نبی ہوئے......جس نے جب امتحان دیا...... جب وہ کامیاب ہوا تو اللہ نے وہی کہا! کہ تو اپنے امتحان میں کامیاب ہے......اللہ کا یہ کہنا انعام ہے...... جیسے کوئی بچہ اچھا سنا جائے......

استاد کہتا ہے بیٹے بہت اچھا سنایا...... بہت خوب سنایا...... بڑا کامیاب ہے......
ابھی اس کو نمبر بتائے نہیں...... اسکا اعزاز لوگوں کے سامنے نہیں کیا...... بچہ
مطمئن ہو گیا کہ میں کامیاب ہوں......

حضورؐ کا معراج امتحان نہیں بلکہ رب کی طرف سے انعام:

بھائی! آدم سے لیکر عیسیٰ علیہم السلام تک امتحان میں کامیاب تو
سارے تھے...... ہر ایک نے امتحان دیا لیکن جس کا جہاں امتحان تھا وہیں
انعام تھا...... حضرت آدمؑ میدان عرفات میں ہیں آنکھوں میں آنسوؤں کی
برسات ہے...... زبان سے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا ...... کے ترانے
ہیں...... معراج ہے مگر امتحان کی شکل......

یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں ہے...... یہ اللہ کی قربت اور معراج
ہے...... مگر امتحان کی شکل......

زکریاؑ آرے میں چیرے جا رہے ہیں معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل
حضرت سیدنا یحییٰؑ شہادت نوش کرتے ہیں...... معراج ہے مگر امتحان کی شکل
یعقوبؑ گریا زاری میں ہے...... معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل......
ابراہیمؑ آگ کے چھیٹے میں ہے...... معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل......
اسماعیلؑ چھری کے نیچے ہے...... معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل......
حضرت کلیم اللہؑ طور پر کھڑے ہیں...... معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل......
عیسیٰؑ کو تختہ دار پر لے جا رہے ہیں...... معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل......

سب کا معراج زمین پر بصورت امتحان...... جب باری آئی آمنہ
کے لال ﷺ کی...... محبوب ﷺ کی...... تو وہ ہے جو سب میں ٹاپ
کر گیا...... پہلی پوزیشن لے گیا...... سب کا معراج زمین پہ بصورت

امتحان ...... آقا ﷺ کا معراج عرش بریں پر ...... امتحان نہیں! رب کی طرف سے انعام ہے ...... (سبحان اللہ، ماشاء اللہ)

ذلت کی عجیب مثال

اب ایک اور بات سمجھیں!

ایک فرق بہت عجیب ہے ...... اگر آزمائش ہو پہلے ...... اور نعمت ملے بعد میں تو یہ عزت ہے ...... اور اگر انعام ہو پہلے ...... اور پھر صدمات آئیں بعد میں ...... تو ظاہری طور پر آدمی پریشان ہوتا ہے ...... یہ ذلت ہے ...... حکومت ہے ...... کرسی ہے، اقتدار ہے، جسکو چاہتا ہے پولیس مقابلوں میں مروا دیتا ہے ...... جسکو چاہتا ہے رگڑ دیتا ہے ......

اب اسی آدمی کو پکڑا جائے اور ائیر پورٹ پر اترتے ہی گرفتار کر لیا جائے ...... ہاتھوں میں ہتھ کڑی ہو ...... پاؤں میں چولان ہوں ...... جیل کی کوٹھری ہو ...... مچھر ڈس رہے ہوں ...... پھر ملک بدر ہو رہا ہو ...... یہ عزت نہیں! ذلت ہے ...... (بیشک) کرسی پر ہاتھ مار کر کہے کہ میری کرسی بڑی مضبوط ہے ...... میں نہیں ہوں تو بھی بڑی مضبوط ہے ...... رات کو یہ کہ رہا ہو اور صبح کو جیل کی کوٹھری میں کھڑا ہو ...... تختہ دار پر لٹک رہا ہو یہ عزت نہیں ...... ذلت ہے ......

عزت کی عجیب مثال:

اور اگر یوں ہو کہ بھائی پکڑ رہے ہیں ...... جنگل میں لے جا رہے ہیں ...... تھپڑ مار رہے ہیں ...... کپڑے اتار رہے ہیں ...... کنویں میں ڈال رہے ہیں ...... قافلہ گزرتا ہے کنویں سے نکالتا ہے ...... مصر کے بازاروں میں فروخت ہوتا ہے ...... سات سال تک جیل کی کوٹھری میں رہتا ہے ...... اب

نکل کر جب تخت خلافت پر بیٹھا......تو عزت ہے......آزمائش پہلے......انعام بعد......قانون بھی یہی ہے......امتحان پہلے......انعام بعد میں......

حضورﷺ کی مکی زندگی امتحانات کا خلاصہ ہے:

حضورﷺ کی مکی زندگی ساری امتحانات کا خلاصہ ہے......(بیشک) جتنی آزمائشیں آئیں اگر میں اس وقت انکو کھولوں تو رات صرف انہی مصائب پر گزر جائیگی......آپﷺ کو ساحر کہا گیا، مجنوں کہا گیا......دیوانہ کہا گیا......مذموم کہا گیا......راستے میں کانٹے بچھائے گئے......جسم اطہر پر اوجھڑی ڈالی گئی......صدمات سے آپﷺ دو چار ہوئے......تکلیفوں کی اخیر اور انتہا ہوگئی......عجیب وغریب قسم کے واقعات پیش آئے......

حضورﷺ فرمایا کرتے تھے! لوگو......مجھے اللہ کی راستے میں ستایا گیا......اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ستایا گیا......اور بڑی عجیب بات ہے! کہ حضورﷺ سے پہلے جو نبی گزرے ہیں......علماء نے لکھا ہے ایسے پیغمبر گزرے ہیں جنکو قرآن نے کہا یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَق انکو ناحق قتل کردیا گیا......قرآن کہتا ہے......حدیث میں آیا ہے......حضورﷺ نے فرمایا! قیامت کے دن ایسے پیغمبر بھی آئیں گے ایک پیغمبر ہوگا......ایک امتی ہوگا......ایک نبی ہوگا دو امتی ہونگے......ایک نبی ہوگا......چار امتی ہونگے......ایک نبی ہوگا آٹھ امتی ہونگے......ایسے بھی نبیؐ کھڑے ہونگے...... کہ اکیلا نبی ہوگا امتی کوئی بھی نہیں ہوگا......

ایک روایت اور عجیب ہے! حضورﷺ نے فرمایا انبیاء پر اتنی مشکلات آئیں کہ جسموں سے کپڑے اتار کر لوہے کی کنگھی کو گرم کر کے انکے جسموں کو چھیلا گیا......اتنے صدمات آئے لیکن پیغمبر استقامت اور استقلال کا

پہاڑ بن کر رہے...... آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھ پر سب سے زیادہ صدمے آئے ہیں...... اب اگر میں حضور ﷺ کے صدمات کو بیان کروں تو خدا گواہ ہے آپ تڑپ جائیں گے......

قید شعب ابی طالب کا منظر:

شعب ابی طالب کی گھاٹی میں حضور ﷺ تین سال قید رہے...... چاروں طرف پہاڑ تھے...... درمیان میں مسلمانوں کو بند کر دیا گیا...... یہ اس دور کے اتحادیوں کا فیصلہ تھا کہ مسلمانوں کو پہاڑوں میں بند کرو...... باہر نہ نکلنے دو...... اور جس وقت آقا ﷺ ہجرت کر کے چلے گئے...... کچھ مسلمان حبشے کی طرف کچھ مدینے کی طرف...... تو ابوجہل کہتا تھا! کہاں ہیں؟

ہم نہیں کہتے تھے کہاں ہیں...... اسی ابن مسعودؓ کو ابوجہل نے تھپڑ مارا تھا...... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے جب اسلام قبول کیا...... تو اس وقت بچے تھے...... آٹھ، نو سال عمر تھی...... جب تھپڑ مارا تو روتے ہوئے حضور ﷺ کے پاس آئے اور آ کر کارگزاری سنائی...... اور اس وقت...... اس وقت کا ابوجہل کہتا ہے...... ہم نہیں کہتے تھے کہ ہماری طاقت مانو...... جیسے ہم چاہتے ہیں ویسے کرو...... کہاں ہیں کرو تلاش اگر ملتے ہیں تو...... انعام کا لالچ دیا کہ دو جو غاروں میں گئے ہیں تلاش کرو...... اس دور کے انعام والے بھی بڑے تھے انعام لینے کے لیے بڑی تلاش کے لیے نکلے تھے...... لیکن دو جو اکٹھے گئے انکو نہ ملے...... واہ! سبحان اللہ...... اور گئے غار میں...... کہاں گئے؟ (غار میں)

قرآن کا فیصلہ یہ ہے کہ مسلمانوں پہ جب مشکلات آئیں تو پہاڑ میں جاؤ...... غاروں میں...... اب جب بدر کا میدان لگا...... تو ابوجہل کی لاش کھینچتے ہوئے عبداللہ بن مسعودؓ نے وہاں اس کے کان میں چیر کیا...... اپنی تلوار

سے یوں مارا...... سوراخ ہو گیا اس کے اندر رسی ڈال کر کتے کو کھینچا...... اب اللہ کے نبی ﷺ نے وہاں جملے فرمائے تھے...... یہی کہتا تھا! کہاں ہیں...... آج اُس بش کا حشر دیکھ لو کیا ہو رہا ہے...... یہ تو رب کا نظام ہے تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے...... آنے والا ہے وہ وقت اِس دور کے سارے ابوجہل ایسے گھسیٹے جائیں گے...... (انشاء اللہ) باتیں اور طرف نہ چلی جائیں اپنے موضوع پر آئیں۔ چاروں طرف پہاڑ تھے حضور ﷺ کو قید کیا گیا...... صحابہؓ بھی قید تھے...... اہل بیتؓ بھی قید...... یہ قید نبوت کا ورثہ ہے......

قید اہل حق کو نصیب ہوتی ہے:

یہ اہل حق کو ملتی ہے...... اور یہ بھی یاد رکھو! کہ قید میں پنجروں میں شیر ہوتے ہیں، گیدڑ نہیں (واہ سبحان اللہ) خواہ وہ کیوبا کے پنجروں میں ہوں یا میانوالی کے پنجروں میں...... یہ ان کا حصہ ہے ہر ایک کا مقدر نہیں......

اب کافروں نے حضور ﷺ کے خلاف ایک معاہدہ لکھا کہ مسلمانوں کیساتھ تعلقات منقطع کر دو...... جو اُن کو کھانا، پانی پہنچائے گا...... اس کے خلاف بھی ہم ایکشن لیں گے...... اس کو کہیں گے کہ تو بھی ان میں سے ہے...... صحابہؓ کہتے ہیں کھانے پانی کی چیزیں ختم ہو گئیں...... ایسی ہم پر بھوک اور افلاس کی کیفیت طاری ہوئی کہ ہم جوتوں کے چمڑوں کو منہ میں لے کر چباتے تھے...... اس سے جو لعاب بنتا تھا اسے چوس کر ہم گزارہ کرتے تھے......

مسلمانو! حدیث میں آتا ہے کہ کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو گئیں...... حضور ﷺ کی چاروں بیٹیاں اس جیل میں تھیں...... ہوا چلتی تو خشک پتے اٹھا کر اندر ڈالتی...... اللہ کے نبی ﷺ ان پتوں کو چن کر اپنی گود میں لے کر بیٹھ جاتے...... اور فرماتے! اے میری بیٹی زینب آؤ! ام کلثومؓ، رقیہؓ، فاطمہؓ،......

محمد ﷺ کے ہاتھ سے سوکھے پتے کھا کر گزارہ کرو...... إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ...... دکھوں کے بعد سکھوں کا زمانہ آنے والا ہے محبوب ﷺ طائف میں گئے ...... کافروں نے اتنا مارا کہ حضور ﷺ بیہوش ہو گئے ......

کتابوں میں لکھا ہے کہ تین بدمعاش آئے ...... ایک نے دائیں بازو سے پکڑا ...... دوسرے نے بائیں بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا ...... تیسرا کمینہ کمر کی طرف سے آیا ...... اس نے دونوں ہاتھ حضور ﷺ کے کندھے پر رکھ کر ...... اپنا گھٹنا حضور ﷺ کی کمر پر مارا ...... ہاتھ چھوڑے تو حضور ﷺ منہ کے بل زمین پر گرے ...... نیچے پتھر پڑا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر لگا ...... خون کا فوارہ نکل آیا ...... اللہ کے نبی ﷺ نے مارنے والے کو نہیں دیکھا ...... آسمان کی طرف نگاہ اٹھی ...... اے اللہ! اے اللہ میری امت کی خطاؤں کو نہ دیکھ محمد ﷺ کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھ یہ مسلمان نہیں ...... ان کی نسلوں میں سے جن سے توقع ہے۔ انکو ہدایت عطا فرما دے ......

پھر سگے چچا ابو طالب کی جدائی کا صدمہ ...... سب سے زیادہ وفا شعار، اطاعت گزار، خدمت گار رسول اللہ کی پہلی بیوی سیدنا حضرت خدیجہؓ کی جدائی کا صدمہ ...... بات کو قریب لا رہا ہوں ! جب آزمائشوں اور صدمات کا ڈھیر ہو گیا ...... آخیر ہو گئی ...... انتہا ہو گئی ......

ایک مثال

دنیا میں بھی ہے جسکو دکھ اور صدمے زیادہ آئیں ...... تو اسکا دوست ایسے کرتا ہے ...... کہتا ہے کہ دیکھ میرا دوست پریشان بیٹھا ہے ...... جا گاڑی لے آ ...... کیا کرنا ہے؟ یار کو ذرا گاڑی پر بیٹھاتا ہوں ...... گوجرانوالہ کی سیر کراؤں ...... لاہور دیکھاؤں ...... قلعہ دیکھاؤں ...... جناب بادشاہی مسجد کی

سیر کراؤں ...... شالامار دیکھاؤں ...... اسکا غم دھونا چاہتا ہوں ...... ذرا اسکو چلانا پھیرانا چاہتا ہوں ...... اسکے دکھ درد کو ختم کرنا چاہتا ہوں ...... یار ...... یار کے غم دھونے کے لیے اتنا انتظام کرتا ہے ......

شب معراج کی حکمت

رب نے دیکھا کہ میرے محبوب پہ صدمات کی اخیر ...... آزمائشوں کی انتہاء ...... امتحانات کا ڈھیر ہو گیا ...... آج رب انعام دینا چاہتا ہے ...... صدموں کو دھونا چاہتا ہے ...... غم کو ختم کرنا چاہتا ہے ...... جبرئیل ! جی رب جلیل ...... جلدی کر ...... یار ...... یار کو دنیا میں کاروں میں بیٹھا کر زمین کی سیر کراتے ہیں ...... جا ! جنت سے براق لے آ ...... میرے محبوب کو براق پر بیٹھا کر عرش بریں کی سیر کرا دے ...... (سبحان اللہ) یہ وہ حکمتیں تھیں جنکی خاطر اللہ نے آقا ﷺ کو معراج کی سعادت بخشی ......

ایک اور بات سمجھیں ! علماء نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ کے معراج تین حصے ہیں ...... یہ جو سفر معراج ہے اس کے تین حصے ہیں ......

پہلا حصہ زمین کا ...... مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصیٰ تک ...... دوسرا حصہ آسمانوں کا ...... جو مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتھیٰ تک ...... تیسرا حصہ عرش معلیٰ کا جو سدرۃ المنتھی سے عرش بریں تک ......

معراج کے متعلق دنیا میں تین عقیدے ہیں :

معراج کے متعلق دنیا میں تین عقیدے ہیں ...... ایک عقیدہ ہے ملحدوں کا بے دین لوگوں کا ...... دوسرا عقیدہ ہے مشرکوں کا ...... اور تیسرا عقیدہ ہے اہل سنت والجماعت اہل حق کا ...... وہ کیا ہے ؟ اہل سنت والجماعت سے مراد میرے تمام مسلمانوں کے وہ طبقات ...... خواہ وہ حنفی ہوں ...... شافعی

ہوں ...... مالکی ہوں ...... حنبلی ہوں ...... نقشبندی ہوں ...... سہروردی ہوں ...... قادری ہوں ...... چشتی ہوں ...... جو ان سلسلوں کو مانتے ہوں ان ائمہ کو مانتے ہوں وہ سب کے سب مسلمان ہیں ...... ایک انکا مسلک ہے (اور ایک ان سے ہٹ کر اور فرقوں کا مسلک ہے)

ملحدوں کا عقیدہ:

ملحدوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضورﷺ معراج پر نہیں گئے ...... آقا نے رات کو خواب میں دیکھا تھا ...... حضورﷺ نے صبح اٹھ کر یاروں کو جو سنایا ...... مولویوں نے بیٹھ کر قصہ گھڑ دیا ...... کہ حضورﷺ نے رات کو سیر کی ...... حالانکہ عقل بھی نہیں مانتی کہ آدمی رات کو اتنی بلندی پر جائے ...... یہ عقیدہ کن کا ہے؟ ملحدین کا! بے دین لوگوں کا ...... معتزلہ کا ...... ساتھ خارجیوں کا ...... انکی نسلوں کا ...... آج کل بھی ہیں وہ بدبخت ......

توجہ سے بات سمجھنا ...... خس کم جہاں پاک ...... ایک کتاب لکھی گئی ہے اس میں بھی ملحدین کا ذکر ہے ......

مشرکوں کا عقیدہ:

دوسرا عقیدہ مشرکوں کا ہے ...... وہ کیا ہے ...... کہ معراج پر تو گئے ہیں مگر انسان اوپر نہیں جاسکتا ...... اس لئے جب زمین پر تھے تو انسان تھے ...... جب آسمانوں پر گئے تو پھر کیفیت بدل گئی۔ پھر ملک کی شکل آئی یعنی فرشتہ بن کر اوپر گئے ...... اور جب سدرہ سے اوپر جانے کا وقت آیا تو وہاں پر جبرئیل علیہ السلام بھی رک گئے ...... اب اوپر حق کی کیفیت غالب ہوگئی ...... الٰہی شکل اختیار ہوگئی ...... اس میں اور اسمیں فرق نہیں رہا ...... سارے کہو ...... استغفر اللہ ......

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ:

علماء دیوبند کا عقیدہ...... احناف کا عقیدہ...... مالکیوں کا عقیدہ...... شافعیوں کا عقیدہ...... حنبلیوں کا عقیدہ...... میرے پیر قادریوں کا عقیدہ...... نقشبندیوں کا عقیدہ...... سہروردیوں کا عقیدہ...... چشتیوں کا عقیدہ...... علماء دیوبند کا عقیدہ...... میرے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ میرا آقا اس جسم اطہر انسانی کے ساتھ جیسے مکے کی دھرتی پر تھے...... اسی طریقے سے آقا ﷺ آسمانوں پہ گئے...... جیسے آسمانوں پہ تھے...... ویسے رب کی قربتوں میں عرش بریں پر پہنچے...... اگر معاذ اللہ۔ العیاذ باللہ...... نبی کا جسم بدل گیا تھا...... کہ یہاں پر اور ہے...... آسمانوں پر اور ہے...... وہاں پہ فرشتوں کی شکل ہے...... تو پھر وہ معراج نہیں...... اس لیے کہ جبرئیل روزانہ آتا جاتا ہے اس کے آنے جانے کو کسی نے معراج نہیں کیا......؟

پھر نبوت کا کمال تو نہ ہوا...... وہ تو اس جسم کا کمال ہے جسکو لیکر جا رہا ہے...... اسلیئے عقیدہ یہ ہے کہ میرے نبی کا کمال ہے...... پیغمبر ﷺ اس بلندی پر پہنچے ہیں...... حتی کہ بعض جاہل کہہ دیتے ہیں کہ نوری لباس پہنا دیا گیا...... نوری پگڑی باندھی گئی...... نوری جوتا پہنایا گیا...... یہ بات نہیں! اس کا معنی یہ ہوگا نور کی وجہ سے اوپر گئے؟ نہیں! نہیں...... یہ میرے نبی کی عظمت ہے کہ مکے کے موچی نے جوتی بنائی ہے جو نبوت کے تلووں میں آئی ہے...... وہاں کے درزی نے جو کپڑا سیا ہے...... وہ نبوت کے جسم پر آیا ہے...... یہ کپڑا اور جوتی اتنی باعظمت بنی...... کہ نبی سے تعلق کی وجہ سے عرش پر پہنچی ہے (سبحان اللہ)

اب بات سمجھو! آج کل اتحاد کا دورہ ہے کسی کے خلاف کوئی بات نہیں کہنی...... نہ ہم نے ملحدوں کے خلاف کوئی بات کرنی ہے...... نہ مشرکوں کو

کچھ کہنا ہے......لیکن اپنے عقیدہ کے دلائل بیان کرنا یہ تو میرا حق ہے...... (بیشک)

معراج جسمانی پر دلیل لفظ سُبحَان ہے

بھائی! میرے دلیل کیا ہے......کہ حضور ﷺ وہاں گئے؟ قرآن نے جب معراج شروع کیا تو سب سے پہلے کہا......سبحان ...... پاک ہے اللہ......سارے کہو! پاک ہے وہ اللہ!......

علماء سے نہیں آپ سے سوال ہے؟ کس سے پاک ہے؟ (ہر کمزوریوں سے پاک ہے)......اللہ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے...... بڑا زبردست معنی بتایا ہے......ایک اور مولوی صاحب نے ترجمہ لکھا ہے......کہ اللہ ہر عیب سے پاک ہے......لیکن عیب اور چیز ہے، کمزوری اور چیز ہے...... جوانہوں نے ترجمہ کیا ہے وہ شیخ الہند کا ترجمہ ہے......سبحان کہ اللہ ہر کمزوری سے پاک ہے......سارے کہو اللہ ہر کمزوری سے پاک ہے۔

میں یہاں پر آیا تھا تو بہت تھکا ہوا تھا تو میں نے مہتمم صاحب سے کہا کہ مجھے علیحدہ سونے کے لیے جگہ دے دیں......اب اگر میں سو جاؤں اور نیند کروں......تو یہ سونا عیب ہے یا کمزوری ہے؟ (کمزوری ہے)......ہم نے کہا کہ کھانا فوراً کھلا دیں......رات کو تو تقریر کے بعد دو بج جائیں گے اس وقت کون کھانا کھائے گا؟ بھائی کھانا کھانا......عیب ہے یا کمزوری؟ (کمزوری)! پانی پینا عیب ہے یا کمزوری؟ (کمزوری)...... بھائی! یہ ساری چیزیں انسانی کمزوری ہیں، عیب نہیں......کوئی پانی پیئے تو کیا کہتے ہو، بڑا عیب کا کام کر رہا ہے؟ بھائی یہ کمزوری ہے (سبحان) اللہ ہر کمزوری سے پاک ہے وہ جو جاہل اور بیوقوف کہہ رہا تھا کہ عقل نہیں مانتی......زمین پر بیٹھنے

والا بلندی پر کیسے گیا...... یہ کیسے گزرے ہوں گے؟ کُروں سے کیسے گزرے ہونگے؟ خندق کا کُرہ...... آگ کا کُرہ...... زمہریر کا کُرہ...... فضاء کا کرہ...... فضاء سے گزرے...... ہوا سے گزرے...... خلاء سے گزرے...... وہاں یہ پہنچے جہاں کوئی ہوا نہیں ہے...... کوئی فضاء نہیں ہے...... وہاں پر آقا ﷺ نے سانس کیسے لیا ہوگا...... پہنچے کیسے ہونگے...... آئے کیسے ہونگے یہ عقل کا بندہ اپنی عقل سے سوچتا ہے...... عقل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے۔ بیٹھ کر پریشان ہوتا ہے...... ان سارے سوالوں کا جواب رب نے دیا ہے...... فرمایا! سبحان...... وہ پاک ہے...... (سبحان اللہ...... ماشا اللہ) اللہ کس سے پاک ہے؟ فرمایا! ہر کمزوری سے!

توجہ طلب ایک نکتہ:

یہ جو تم کہتے ہو کہ کیسے گئے؟ یہ تو تب کہو کہ جب رسول اللہ ﷺ کہیں کہ میں گیا ہوں...... بھائی گئے نہیں! بحث تب ہوتی ہے جب نبی ﷺ کہتے میں (یعنی خود اپنی طاقت سے) گیا ہوں...... اللہ فرماتے ہیں! سبحان...... پاک ہے وہ اللہ جو لے کر گیا ہے...... اب بحث نبی ﷺ کے جانے پر نہ کر...... اگر تجھ میں طاقت ہے تو بحث اس کے لے جانے والے پر کر...... اللہ تو کیسے لے کر گیا...... اس نے کہا...... جس نے تجھے گندے پانی کی قطرے سے اتنا بڑا انسان بنایا...... اس نے محمد ﷺ کو عرش بھی دیکھایا ہے...... کیسے لے کر گیا؟ کہا! جو آدم کو جنت سے زمین پر لا سکتا ہے وہ محمد ﷺ کو زمین سے عرش بریں پر بھی لے جا سکتا ہے...... کیسے لے کے گیا؟ فرمایا...... جو عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھا سکتا ہے وہ محبوب کو عرش بھی دیکھا سکتا ہے...... کیا کہا؟ سبحان...... وہ دوسرے جاہل نے کہا؟ ''او جی! آخر رب نوں عشق لڑیا

اے سدیاں نا رب دی گزرتی نہیں تھی محمد ﷺ کے بغیر''۔ نعوذ باللہ

عشق کی نسبت اللہ اور رسولؐ کی طرف کرنا حرام ہے

پہلی چیز تو یہ ہے کہ پڑھے لکھے دوست بیٹھے ہو...... عشق کی نسبت اللہ اور رسول ﷺ کی طرف کرنا حرام ہے...... یہ عربی زبان کا لفظ ہے...... لیکن پورے قرآن میں اللہ تعالی نے کسی جگہ پر یہ لفظ استعمال نہیں کیا...... یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ...... اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ......

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ...... قرآن نے محبت کا لفظ استعمال کیا ہے...... عشق کہیں استعمال نہیں کیا؟ پیغمبر ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے بھی محبت کا لفظ صادر ہوا ہے...... حضور ﷺ کی زبان پر عشق کبھی نہیں آیا......

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ ......

اور فرمایا اَلْحُبُّ لِلّٰهِ من احبّ لله (الخ) تو محبت اللہ کو بھی پسند...... اللہ کے نبی کو بھی پسند...... عشق اتنا قبیح اور برا لفظ ہے نہ اللہ کو پسند ہے اور نہ ہی اللہ کے رسول کو پسند ہے...... معاشرے میں بھی یہ اتنا گندہ لفظ ہے کہ عام آدمی اسکو استعمال نہیں کرتا......

میں ایک لفظ کہتا ہوں؟ کہ مجھے قاری جمیل الرحمٰن صاحب سے محبت ہے...... یہ لفظ صحیح ہے یا غلط؟ (صحیح ہے)!...... استاد اپنے شاگرد سے کہتا ہے کہ مجھے اس سے محبت ہے اور شاگرد کہتا کہ مجھے اپنے استاد سے محبت ہے؟...... یہ صحیح ہے یا غلط؟...... (صحیح ہے)...... سارے لفظ اس لئے صحیح ہیں کہ یہ لفظ پاکیزہ استعمال ہو رہا ہے...... اگر تمہیں سنجیدگی ہے تو غور سے سوچیں؟...... اسکی جگہ عشق کا لفظ استعمال کر کے دیکھو! کوئی شریف کہے گا مجھے اپنی ماں سے؟ (نہیں)...... کوئی شریف کہے گا کہ مجھے اپنی بہن

ہے؟...... (نہیں)...... حتی کہ میاں ، بیوی کا کتنا لطیف اور نفیس رشتہ ہے...... وہاں محبت کا ایک عروج ہوتا ہے لیکن وہاں بھی کوئی نہیں کہے گا کہ مجھے اپنی بیوی سے عشق ہے...... وہ بھی وہاں یہ نہیں کہتا کہ مجھے اپنی بیوی سے عشق ہے...... وہ بھی وہاں یہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی بیوی سے بڑی محبت ہے...... اس سے بڑا بھی دنیا میں کوئی جاہل ہوگا...... جو کبھی نبی علیہ السلام کو خدا کا عاشق بناتا ہے...... اللہ کو نبی علیہ السلام کا عاشق بناتا ہے...... اور خود کہتا ہے کہ میں عاشق رسول ہوں...... اسے کہو کہ تو اپنی ماں کی لیے تو عشق کا لفظ استعمال نہیں کرتا؟...... بہن ، بیٹی کے لیے تو استعمال نہیں کرتا...... بھائی ، باپ ، دوست کے لیے نہیں کرتا...... نبی علیہ السلام کے لیے کرتے ہوئے تجھے شرم نہیں آتی......!

ہمارے اکابر حضور علیہ السلام کے محبّ ہیں...... اب اس جاہل نے کہا کہ رب نوعشق لڑیائے تے سدیا...... اللہ نے اس سوال کے جواب میں کہا! سبحان کیا کہا؟ (سبحان) پاگلوں کا کسی کے عشق میں...... جھُرنا ، مرنا ، کھلنا ، تڑپنا ، بے تاب ہونا...... یہ مخلوق کی کمزوری ہے...... میں تو سبحان! میں ساری کمزوریوں سے پاک...... اے اللہ پھر لے کیوں گئے؟ ضرورت کیا پڑی تھی؟ اتنا بڑا سفر اور سیر کیوں کرایا؟

فرمایا! اَلَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا...... میں اپنی قدرت کے نظارے دیکھانا چاہتا تھا...... محبوب کو وہاں لے جاؤں جہاں پیغمبر پہنچے نہیں...... وہ دیکھاؤں جو دیکھا نہیں...... میری قدرت کے نظارے دیکھے...... انعام دیکھے...... میرا احسان دیکھے...... محبوب کو کائنات دیکھانا چاہتا تھا...... اپنی قدرت کے نظارے دیکھانا چاہتا تھا...... اپنی ربوبیت کی عظمتیں جتلانا چاہتا تھا...... میں نے اس لیے سیر کرائی تاکہ دنیا

کو پتہ چلے کہ مصطفیٰ ﷺ اللہ کے محبوب کتنے ہیں (سبحان اللہ، ماشاء اللہ)

سبحان! وہ پاک ہے! اَلَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ...... جبرئیل علیہ السلام جب معراج کی رات حضور ﷺ کو اٹھانے آئے تھے تو یہ سارا معراج اس میں مسائل اور عقائد ہیں...... کہ جبرئیل علیہ السلام نے یوں آ کر نہیں کہا...... کہ اٹھو جی! اللہ میاں سدر ہیا اے...... نہیں...... اس نے آ کر آقا ﷺ کے پاؤں کے تلوؤں پر اپنے نورانی پَر مسلے......

سنیو! یہ ہم کو ادب سکھایا گیا...... استاد ہو، باپ ہو، پیر ہو، مرشد ہو، سو رہا ہو تو قدموں کے تلوؤں کو دبایا کرو، پاؤں کو دبایا کرو...... پکڑ کر یوں نہ اٹھایا کرو...... یہ اٹھانے کا سلیقہ ہے...... اگر پاؤں دبائے جائیں پھر آنکھ کھلے تو پریشانی نہیں ہوتی...... عجیب حکمت ہے...... آقا ﷺ اٹھے! روایت اپنی جگہ پر حضور ﷺ اس وقت کہاں سو رہے تھے؟ لیکن معراج کی ابتداء مسجد سے ہے مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی...... حضور ﷺ اللہ کے گھر میں آئے...... ایک اور مسئلہ یہاں سمجھایا گیا......

معراج سے پہلے شق صدر ہوا

علماء نے لکھا ہے کہ یہاں حضور ﷺ کا شق صدر ہوا...... شق صدر کیا ہے؟ کہ آپ کا سینہ مبارک چاک کیا...... یعنی سینہ کی اس نرم ہڈی سے لیکر ناف تک یہ پورا جسم (جیسے آپریشن کیا جاتا ہے) اسکو کھولا گیا...... اندر سے آپ کا دل مبارک نکالا گیا...... قلب اطہر...... پھر اسکو زَمْ زَمْ کنویں کے پاس فرشتے لے گئے پھر اسکو زم زم پانی کے ساتھ دھویا...... اسمیں انوارات اور تجلیات بھرے اور پھر اس دل کو لا کر اسی جگہ رکھ کر اس جگہ کو بند کر کے سی دیا......

نبی اور غیر نبی کے سماع کا فرق

اس سارے واقعہ کا گواہ......یعنی شاہد رسول اللہ ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں ...... بھائی! یہ واقعہ کن کے سامنے ہوا؟ کسی صحابیؓ کے سامنے ہوا ہے؟ حضور ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے ساتھ ایسا ہوا ہے...... جو چیز سمجھانا چاہتا ہوں اسکو سمجھو! آقا ﷺ فرماتے ہیں! میں سورہا تھا...... میں اٹھا فرشتوں نے میرا سینہ کھولا، سولایا، لیٹایا...... اندر سے دل نکال کر وہاں لے گئے...... میں یہاں اور دل وہاں ...... میں اِدھر تھا اور دل وہاں تھا...... نہیں سمجھے؟......

بھائی! آدمی کا دل صحیح کام کرے تو سارا جسم صحیح کام کرتا ہے......اور اگر دل ساتھ نہ رہے تو پورا نظام ختم ہو جاتا ہے؟......دو ہی چیزیں ہیں......جسم کی شکل میں دل ہے اور دوسری روح ہے...... جو آدمی کے اندر ہوتی ہے...... جو اس کے نظام کو چلاتی ہے...... نبی ﷺ اور غیر نبی کا فرق یہ ہے کہ جسم اِدھر ہے اور دل اُدھر ہے......(زم زم کنویں کے پاس) فرشتے دھو رہے ہیں...... نبی ﷺ کی آنکھوں کے دیکھنے میں فرق نہیں آیا......اپنی ان آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ دل دُھل رہا ہے...... دنیا کا ایک واقعہ پیش کرو کہ دل ساتھ نہ ہو، جسم سے جدا ہو جائے اور آنکھوں کی بینائی بحال رہے...... ایک واقعہ پیش کرو؟......دل جسم سے جدا ہو جائے اور کانوں کی شنوائی بحال رہے؟ کہ اس کی باتیں سن رہے ہوں؟ حضور ﷺ! فرشتوں کی آپس کی گفتگو سن رہے ہیں......اعضاء کی توانائی بحال رہے...... دنیا میں کوئی واقعہ نہیں؟ فرق سمجھو! یہ نبی اور غیر نبی کا فرق ہے......

حضور ﷺ کی حیات پر جھلک

تُو نہیں سن سکتا! دل وہاں......جسم یہاں......جس کا کنکشن اتنا مضبوط

ہے نہ اس کو فنا آتی ہے نہ اِس پر فنا آتی ہے..... فرشتے وہاں دل لیکر کھڑے ہیں..... اس کا کنکشن اتنا جڑا ہوا ہے کہ نبی آنکھوں سے دیکھتے بھی ہیں..... کانوں سے باتیں بھی سنتے ہیں..... میں اگر ایک سیکنڈ کے لیے بھی تیری بات مانوں کہ روح وہاں ہے..... جسم یہاں ہے..... اور اگر جسم وہاں ہے اور دل یہاں ہے..... کنکشن اتنا مضبوط ہے..... نہ سماع پر کوئی فرق آتا ہے..... نہ نگاہ پر کوئی فرق آتا ہے..... تو اس روح اور جسم کا کنکشن اتنا مضبوط ہے..... کہ تو روضے پر صلوۃ و سلام پڑھتا ہے..... نہ سماع پر کوئی فرق آتا ہے نہ نگاہ پر فرق آتا ہے..... (سبحان اللہ)

جنت میں جانے کے بعد قوٰی اور مضبوط ہو جاتے ہیں:

بلکہ میں اسی کو اور آگے لے چلتا ہوں! بھائی معراج کی رات آقا ﷺ جب جنت میں سیر کر رہے ہیں..... تو چلتے چلتے..... ٹک، ٹک..... کی آہٹ محسوس ہوتی ہے..... فرمایا.....! جبرئیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ کہنے لگے کہ محبوب ﷺ آپ کا بلال مکے کی دھرتی پر تہجد کے لیے اٹھا ہے..... اس کے قدموں کی آہٹ آپ جنت میں سن رہے ہیں.....

حضور ﷺ اس وقت یہاں تھے یا وہاں تھے؟ (وہاں تھے)..... سدرة المنتھی سے اوپر ہے عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰی..... جنت الفردوس اور عرش کے درمیان صرف اتنا فرق ہے..... کہ سب سے آخری جنت جنت الفردوس ہے..... اس کے اوپر کی جو چھت ہے وہ اللہ کا عرش ہے..... اب حضور ﷺ وہاں اور بلالؓ؟ یہاں مکے میں ہے۔ چلتا یہاں ہے اس کے قدموں کی آہٹ نبی سنتا وہاں ہے (جنت میں) جنت میں جانے کے بعد قوی اتنے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اللہ طاقت اتنی بڑھا دیتے ہیں قوت اتنی پیدا کر

دیتے ہیں...... ایمانی حلاوت اتنی مضبوط ہو جاتی ہے...... جس کی جنت کیساتھ جتنی زیادہ نسبت ہو...... اسمیں اتنی طاقت زیادہ آجاتی ہے...... کہ وہ جنت میں پہنچنے کی بعد وہ زمین پر چلنے والوں کی آہٹ سن رہا ہے......

حدیث نبوی ﷺ سے مثال:

اس سے بھی ایک عجیب حدیث ہے...... سدرۃ المنتھیٰ کے پاس پہنچا...... تو میں نے قلم کے لکھنے کی آواز سنی...... (سبحان اللہ) (مولانا نے کسی آدمی سے قلم لیا)۔ اب میں اس قلم کیساتھ کاغذ پہ لکھوں...... تو قلم اور کاغذ جب آپس میں جڑتے ہیں تو آواز ہوتی ہے یا نہیں؟ (ہوتی ہے) آپ سنتے ہیں؟ (نہیں)! لکھنے والا نہیں سنتا...... یہ قلم اور کاغذ جڑیں تو اس کی آواز میں اور آپ نہیں سنتے...... نبی سنتے ہیں...... اس آواز کو نبی سن رہے ہیں...... اس آواز کو میں اور آپ نہیں سنتے...... جنت میں جانے کے بعد قوای اتنے مضبوط ہیں کہ مکے کے اندر چلنے والے کی آواز حضور ﷺ اس جنت میں سنتے ہیں......

اس لئے فرمایا! مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ...... یہ جنت کا ٹکڑا ہے...... تو جب جنتی جنت میں چلا جائے تو مکے میں چلنے والے کی قدموں کی آواز جنت میں سنی جارہی ہو...... تو باہر والے کا بھی درود...... اندر سنا جا رہا ہے (سبحان اللہ)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو جگایا...... (موضوع تو بڑا لمبا ہے) لیکن میں ایک نکتہ بتانا چاہتا ہوں...... اللہ کہتے ہیں؟ پاک ہے وہ اللہ اَلَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ...... جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی......

ایک سوال اور اسکا جواب؟

سوال یہ ہے کہ آپ نے بندے کو کہا...... آپ نے رسول تو نہیں کہا؟

...... آپ نے نبی تو نہیں کہا؟...... آپ نے حبیب تو نہیں کہا ...... حالانکہ حضور ﷺ رسول بھی ہیں ...... نبی بھی ہیں ...... حبیب بھی ہیں ......اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کیوں کہا ہے؟ اسکا جواب **معالم التنزل** تفسیر کی کتاب ہے اس نے دیا ہے اور اسکو **معارج النبوت** والے نے بھی نقل کیا ہے ......

اور ایک عجیب حوالہ آپکو دیتا ہے ......آپ حیران ہونگے ...... کہ مولوی احمد رضا بریلوی کے ترجمہ کے حاشیہ پر بھی لکھا ہوا ہے ......کیا ہے؟ اس سوال کی سمجھیں ...... محبوب جس وقت معراج کی رات کو اللہ کی قربت میں پہنچے ...... وہاں پہنچے جہاں کوئی نہیں پہنچا...... اس کا کیا معنی ؟ کوئی انسان بھی نہیں پہنچا......کوئی فرشتہ بھی نہیں پہنچا...... حضور ﷺ فرماتے ہیں **لی مع اللہ وقت لا یسعنی ملک مقرب ولا نبی مرسل** ...... میں اللہ کی اس قربت پر پہنچا...... جہاں کوئی نبی بھی نہیں ......کوئی فرشتہ بھی نہیں پہنچا......معراج کی رات اس جگہ جہاں اور کوئی نہیں صرف محبوب تھے یا اللہ جل جلالہ تھے ...... دو ہی تھے تیسرا کوئی نہیں تھا ...... سمجھو! ...... دو ہوں؟ اکیلے ہوں ...... تنہا ہوں ...... محبّ اور محبوب ہوں ...... پھر لَیْلًا رات کو ہوں ...... اب دو تنہا رات کو اکٹھے ...... اب آپس میں بیٹھے ہوں ......تو رات کو بڑی پیار کی باتیں ہوتی ہیں ...... یہ معراج پیار کی باتیں ہیں اسلئے تو میں سنا رہا ہوں؟ ...... اکیلے بیٹھ کر آدمی بہت ساری باتیں کرتا ہے آپس میں ...... اب وہ آدمی جب خلوت سے اُٹھ کر جلوت میں جائے ......تو لوگ پوچھتے ہیں کہ آپ نے کیا باتیں ان سے کیں ...... کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو لوگوں کو بتانے کی ہوتی ہیں ......اور کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو آدمی یہ کہہ دیتا ہے کہ باقی ہماری آپس کی باتیں تھیں....؟

شب معراج کی ساری باتیں بتانے کی نہ تھیں

تمہیں بتانے کی نہیں ہیں ...... بھائی ! اس رات کیا کیا باتیں ہوئیں وہاں پر؟ ...... وہ ساری باتیں بتانے کی نہیں تھیں ...... جو بتانے کی تھیں وہ تو حضور ﷺ نے بتائیں کہ مجھے پانچ نمازیں ملیں ...... اور حضور ﷺ نے بتایا کہ معراج کی رات اللہ کی قربت میں تھا ...... مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں ملیں ...... مجھے سورۃ فاتحہ پھر انعام کے طور پر وہاں ملی جو زمین پر پہلے اتر چکی تھی ...... یہ بھی ارشاد فرمایا! کہ اللہ نے مجھے شفاعت کبریٰ کا تاج دیا ......

فرمایا! میں نے وہاں انوارات وتجلیات دیکھیں ...... اللہ کی طرف سے مِنّی یا حَبِیبِیْ کی آواز آئی ...... میں نے صدیق اکبرؓ کی آواز سنی ...... میں نے عمر بن خطاب کا بنگلہ دیکھا ...... میں نے بلال کے قدموں کی آہٹ سنی ...... میں نے جنت کے یہ مناظر دیکھے ...... جو بتانے کی تھی وہ ساری بتائیں ...... اس کے علاوہ اور کیا تھا؟ ......

سمجھیں! اور کیا تھا؟ ...... قرآن نے اس پر کہا ...... فَاَوْحیٰ اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ ...... جو اس نے چاہا اپنے بندے کو دیا ...... اس نے لیا ...... دینے والے کو پتہ یا لینے والے کو پتہ ...... قرآن خاموش ہے نہیں بتاتا؟ ...... کیا دیا ...... کیا لیا ...... میں کیسے بتاؤں؟ ...... میں کہتا ہوں کہ تمہیں بتانا ہوتا تو بلایا کیوں تھا؟ ......

بھائی! وہاں کچھ خاص دینا تھا اسلئے تو وہاں بلایا ...... اگر یہیں وہ سارا کچھ بتا دینا ہے تو وہاں کیوں بلایا تھا؟ ...... تو وہاں بلایا اور بہت ساری پیار کی باتیں کیں ...... اسمیں سے ایک بات نقل کرتا ہوں ......

دنیا میں محبوب اور محبّ کی مثال

جیسے محبوب اور محب اکٹھے بیٹھے ہوں تو محب کہتا ہے اپنے محبوب کو دنیا میں ...... یار دیکھ ...... آج تو اور میں دو اکٹھے بیٹھے ہیں تیسرا کوئی نہیں ...... بڑا پیارا لگتا ہے تو ...... بہت اچھا آدمی ہے ...... تیری بڑی وفائیں ہیں ...... اب اسے محبت میں کہتا ہے کہ میرا جی ایسے چاہتا ہے ...... تجھے سجن کہوں ...... تجھے پیارا کہوں ...... تجھے لاڈلا کہوں ...... تجھے محبوب کہوں ...... تجھے جانی کہوں ...... یہ کئی جملے ہوتے ہیں؟ ...... سب کچھ کہہ کر آخر میں کہتا ہے یار اچھا یہ تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں یہ کہوں ...... چل ...... چھوڑ ...... تو اور میں اکٹھے ہیں ...... اور تو کوئی نہیں ...... میں نہیں کہتا ...... چل تُو دس تینوں کی آکھاں ...... تُو بتا جو تُو کہے میں وہ کہوں ......

اب بات سمجھنا ...... اگر استاد کہے اپنے شاگرد کو ...... بھائی! تم تو بڑے اچھے قابل بچے ہو ...... اچھا پڑھا ہے بڑی محنت کی ہے ...... بڑے کامیاب ہو ...... میرا دل کہتا ہے کہ تجھے قاری القراء کہوں ...... یا حافظ کہوں ...... اب شاگرد حیاء والا ہے تو اپنی حقیقت بھی جانتا ہے اور استاد کی عظمت بھی جانتا ہے ...... تو شاگرد کبھی بھی قاری صاحب سے یہ نہیں کہتا کہ ...... مجھے آج کے بعد فخر القراء کہا کریں ...... شاگرد کہتا ہے استاد جی! آپ جو چاہے کہیں ...... اور اگر مجھ سے پوچھنا ہے تو میرے لئے بڑا اعزاز ہے ...... کہ مجھے آپ اپنا نوکر ہی بنالیں ...... مجھے آپ اپنا غلام ہی کہیں ......

شب معراج کی ملاقات کا تصوّری نقشہ

علماء نے لکھا ہے! کہ معراج کی رات جب حضور ﷺ اللہ کی قربت میں پہنچے تو اللہ نے کہا! محبوب ...... آج تو اور میں دو ہیں ...... تیسرا کوئی

نہیں ...... میں نے اب تک آپ کو اپنے انعامات سے نوازا ...... میں نے تجھے مُزمّل کہا ...... مُدثّر کہا ...... طٰہٰ کہا ...... یٰس کہا ...... حٰم کہا ...... میں نے تجھے وَالیّل کہا ...... وَالضُّحیٰ کہا ...... تیری زلفوں کا تذکرہ کیا ...... تیرے چہرے کا تذکرہ کیا ...... تیرے لباس کا تذکرہ کیا ...... اب تُو اور میں دو ہی ہیں ...... تیسرا کوئی نہیں ...... آج تجھے اعزاز دینا چاہتا ہوں ...... انعام عطا کرنا چاہتا ہوں ...... یہ تو میری مرضی تھی ...... میں کہتا رہا ...... اب تُو بتا ......؟

محبوبﷺ جو تُو کہے میں وہ کہوں :

علماء نے لکھا ہے! ...... جو حضورﷺ نے جواب دیا ...... اللہ تیری شان کریمی جو تُو چاہے کہے ...... تو مزمّل کہے ...... مدثّر کہے ...... طٰہٰ کہے ...... یٰس کہے ...... حٰم کہے ...... والیّل کہے ...... وَالضّحٰی کہے ...... یہ تو تیری مرضی ہے ...... پر ...... اگر مجھ سے پوچھتا ہے ...... اللہ! ...... میں اپنی حقیقت کو نہیں بھولا ...... آنے سے پہلے ابا نہیں تھا ...... چھ سال کا تھا امی نہیں تھی ...... آٹھ سال کا تھا دادا چھوڑ گیا تھا ...... برادری اور قبیلے کے لوگوں نے رشتے منقطع کر دیئے تھے عمر رسیدہ خدیجہؓ کیساتھ نکاح کر کے میں نے زندگی بسر کی ...... اللہ! میں ان حالات کو ابھی تک نہیں بھولا ...... سگے چچا نے بیٹی کا رشتہ نہیں دیا تھا ...... میرے خاندان کے لوگوں نے مجھے پتھر مارے ...... ساحر کہا ...... مجنوں کہا ...... دیوانہ کہا راستے میں کانٹے بچھائے ...... اللہ یہ تو تیری شان کریمی ہے کہ مجھے مکے کی دھرتی سے اٹھایا ...... بیت المقدس میں پہنچایا ...... امام الانبیاء کا تاج پہنایا ...... عرشوں کی سیر کرائی ...... اس قربت میں لے آیا ہے ...... تُو ...... جو چاہے کہے ......

محبوبؐ کی پسند

اگر مجھ سے پوچھتا ہے تو میرے مالک ...... مجھے سب سے زیادہ پسند

ہے...... کہ اس تنہائی میں جہاں اور کوئی نہیں ...... ایک دفعہ تو کہہ دے کہ محمد ﷺ تو میرا عبد ہے...... (سبحان اللہ) تو میرا عبد ہے...... عَبۡدٌ (بمعنی غلام)

عبد کہتے اس کو ہیں جو مالک کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرتا ...... یہ تو جاہل کہتا ہے کہ مختار کل ہیں کہ نہیں؟ تو مختار کل کی باتیں کرتا ہے......

نبی ﷺ فرماتے ہیں ...... اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ عَبۡدُکَ وَابۡنُ عَبۡدِکَ وَابۡنُ اَمَتِکَ وَ نَاصِیَتِیۡ بِیَدِکَ ...... اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں ...... تیرے بندے عبداللہ کا بیٹا ہوں ...... تیری بندی آمنہ کا لال ہوں ...... یہ مختار کل پہ جھگڑے کریں گے ...... میں تو اپنے آپ کو اختیار میں نہیں سمجھتا ...... میری پیشانی تیرے قبضے قدرت میں ہے ...... جدھر چاہے اُدھر پھیر دے ......

اللہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے کہ تو معبود رہے ...... میں عَبۡد رہوں ......

تو مسجود رہے ...... میں ساجد رہوں ......

تو مطلوب رہے ...... میں طالب رہوں ......

تو داتا رہے ...... میں منگتا رہوں ......

تو دیتا رہے ...... میں لیتا رہوں ......

تو بااختیار ہے ...... میں تیرے دروازے پہ جھکتا رہوں ......

تو پوری کائنات کا خالق رہے ...... میں تیری پاکیزہ مخلوق رہوں ......

اے اللہ مجھے پسند ہے کہ تو مجھے عبد کہے ...... کیا کہے؟ عبد!

اسلئے جب قرآن نے معراج شروع کیا تو فرمایا! سُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ ...... اور جب وہاں پہنچے ...... (جہاں لوگوں کو گمان ہوسکتا تھا کہ ایک ہی ہیں صرف میم کی مروڑی کا فرق ہے) فَاَوۡحٰی اِلٰی عَبۡدِہٖ......

محبوبؐ نے تین تحفے پیش کیے

ایک بات اور سمجھیں ۔محب اور محبوب جب ملتے ہیں تو دنیا میں بھی ہوتا ہے......اور وہاں بھی ہوتا ہے...... جب ملاقات ہوئی؟ حدیث بڑی عجیب ہے...... حضور ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو...... لیا کرو...... محبت بڑھتی ہے...... اللہ نے فرمایا محبوب ﷺ آئے ہو کیا لائے ہو؟ تو حضور ﷺ نے اللہ کے حضور تین تحفے پیش کیے......

کہا! اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ ...... جو کچھ زبان سے تعریف ہوسکتی ہے وہ بھی تیرا حق ہے......وَالصَّلوٰاتُ سر سے پاؤں تک جسم جو عبادت کرسکتا ہے وہ بھی تیرا حق ہے......وَالطَّیِّبَاتُ جتنا مال تیرے راستے میں خرچ کیا جائے جو خرچ کرتا ہے وہ عبادت بھی تیرا حق ہے......زبانی عبادت بھی تیرے لئے...... مالی عبادت بھی تیرے لیے...... جانی عبادت بھی تیرے لیے......اس کے جواب میں اللہ نے تین تحفے دیئے......

محبّ نے بھی تین تحفے دیئے

فرمایا! السّلامُ عَلَیکَ ایُّھَا النَّبِیُّ ...... پیارے سلام لے...... یہ سلام ہے زبانی عبادت کے مقابلے میں......اس لئے تحیہ عربی میں سلام کو بھی کہتے ہیں......اللہ نے السّلامُ عَلَیکَ اسلئے کہا......وَرَحمَۃُ اللہ جسمانی عبادت کے مقابلے میں پھر رحمت کا لفظ ہے......وَ بَرَکَاتُہٗ...... مالی عبادت کے مقابلے میں پھر رحمت کا لفظ ہے......و بر کاتہ...... مالی عبادت کے مقابلے میں پھر برکات ہیں......

ایک عجیب نکتہ

یہ تمہارے لیے ایک نکتہ ہے جو مدرسے میں چندہ دیتے ہیں......کہ وہاں مالی عبادت کرو گے......السلام علیک ......اسلام مفرد ہے......ورحمۃ اللہ...... رحمۃ

مفرد ہے..... و بـر کـاتـه..... علماء سے پوچھو یہ جمع ہے..... اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم مدرسوں میں دینا شروع کرتے ہو..... میں برکتیں اتارتا ہوں..... برکات جمع کر دیتا ہوں..... بہت دیتا ہوں..... بھائی! تین تحفے دیئے..... تین تحفے لئے.....

یہ مسئلہ سمجھو! جو تحفہ دے محب کو..... تو محبّ کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ میرے محبوب کی چیز ہے اسے چھپاتا ہے کسی کو دیکھاتا بھی نہیں..... محبوب کا تحفہ ہے میں نہیں دیکھاتا؟..... اور جو چیز محبّ دے محبوب کو! اور محبوب کو یہ پتہ ہو کہ دینے والا محبّ بڑا سخی ہے..... اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں..... تو وہ پھر بخل نہیں کرتا..... صرف میں ہی اپنا دامن بھروں..... بلکہ وہ کہتا ہے کہ دے تو ویسے ہی رہا ہے..... چلو یار میرا ہمسایہ ہے اسکے لئے بھی لے جاؤں..... ایک اور غریب ہے اسکا حصہ بھی لےلوں..... ایک فلاں بیٹھا ہے اس کے لئے بھی لے جاؤں..... پھر خود نہیں بلکہ ہزاروں کیلئے لے جاتا ہے..... (سبحان اللہ)..... بات کو سمجھنا!

محبوبؐ نے جو رب کو تحفے دیئے:

اب آقا تھے محبوب..... اللہ تھے محبّ..... ! جو تحفہ محبوب نے دیا محبّ کو..... محبوب کون ہے؟ (رسول اللہ ﷺ) محبّ کون ہے؟ (اللہ)..... محبوب دے رہا ہے! عَبْدِیَّتْ کا تحفہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ..... اللہؐ کہا محبوب یہ تیرا تحفہ ہے نا..... اب رب نے لے کر ایسا چھپایا کہ کسی کو دیکھنے کیلئے بھی نہیں دیتا..... جب ہوتے تھے سجدے اوروں کے..... جب ہوتے تھے؟ نہیں سمجھے..... لوگ کرتے تھے جب غیروں کی پوجا..... تو ہوتی تھی..... منتیں غیروں کی ہوتی تھیں سجدے اوروں کے ہوتے تھے..... اب تو محبوبؐ نے مجھے ہی دیا ہے نا..... اب نہیں دیتا کسی اور کو..... مَنْ نَذَرَ لِغَیْرِ اللہِ فَقَدْ

اَشْرَکَ...... مَنْ حَلَفَ لِغَیْرِ اللہ فَقَدْ اَشْرَکَ ...... مَنْ سَجَدَ لِغَیْرِ اللہ فَقَدْ اَشْرَکَ ......

شرک کے حرام ہونے کی حکمت :

مَنْ نَذَرَ ...... مالی عبادت غیر کے لیے کرو گے ......تب بھی مشرک ہو۔ کہ رب کا تحفہ جو (نبی) محبوبؐ نے رب کو دیا ہے ...... وہ رب سے چھین کر کوئی علیؓ کو دے ...... ! کوئی ولی کو دے ...... ! کوئی غوث کو دے ...... ! کوئی نبی کو دے ...... ! رب کی غیرت برداشت نہیں کرتی ...... کہ محبوب کی دی ہوئی چیز ہے ...... اس لئے نہ کوئی جانی عبادت میں شرکت برداشت ہے ...... نہ مالی عبادت میں شرکت برداشت ہے ...... نہ بدنی عبادت میں شرکت برداشت ہے ......اب جو شریک ٹھہرائے وہ رب کی بندگی سے نکلے ...... محمد ﷺ کی امّت سے نکلے ...... (سبحان اللہ) شرک اس لئے حرام ہے کہ یہ تحفہ نبی ﷺ نے رب کو دیا ہے ......

اگلی بات سمجھئے ......اور جب رب (تحفہ) دے رہے تھے ......اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ ......وَ بَرَکٰتُہٗ ...... اے اللہ تو دے تو رہا ہے ...... میں اکیلا لے کر جاؤں؟ ......جس بلال کے سینے پر پتھر...... گردن میں رسیاں ...... مکے کے بازاروں میں گھسیٹا گیا ......اس کا حصہ نہیں دے گا......جس ابو فکیہ کی پسلیاں ٹوٹیں اسکا حصہ! ......ساری دنیا انکار کر رہی تھی جس نے پہلے تصدیق کی اس کا حصہ ...... کعبے کی چوکھٹ کو پکڑ کر جسکو میں نے مانگا...... اس نے کعبے کا دروازہ کھولا ......اسکا حصہ ...... جو سارا مال میرے قدموں پہ رکھ کر ذُوالنّورین بنا ہے ......اسکا حصہ ...... چھ سال کا بچہ جو میرے قدموں میں آ کے کلمہ پڑھ کے حیدر کرار بنا ہے ...... اللہ اسکا حصہ ......

علماء نے لکھا ہے......السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین ......اے اللہ ہم سب پر اپنی رحمت بھیج ...... بالخصوص ...... عباد اللہ الصالحین اپنے مقرب بندوں کو اسمیں شامل کر......علماء نے لکھا ہے کہ قیامت تک کی امت اس میں شامل ہے......پیغمبر علیہ السلام نے صرف اپنے لئے نہیں لیا بلکہ امت کو شامل کر کے کہا......

عباد اللہ الصالحین پر روشنی:

اللہ صدیقؓ کا حصہ بھی دے......میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ فاروقؓ کا حصہ بھی دے......عثمانؓ کا حصہ بھی دے......علیؓ کا حصہ بھی دے......طلحہؓ زبیرؓ کا حصہ بھی دے......سعدؓ وسعیدؓ کا حصہ بھی دے......اے اللہ ان کا حصہ بھی دے ...... جو ابوحنیفہؒ پوری زندگی فقاہت کے مسائل بتائے گا......اس کا حصہ بھی دے......جو امام شافعیؒ و مالکؒ کا حصہ بھی دے......احمد بن حنبلؒ جو اپنی جان پہ کوڑے برداشت کریگا......اس کا حصہ بھی دے گا......اے مالک......جس بخاری کو وطن سے زمانہ بے وطن کر دے گا......اس کا حصہ بھی دے گا...... مجھے مجدد الف ثانیؒ کا حصہ بھی دے ......جنید بغدادیؒ کا حصہ بھی دے...... بایزید بسطامیؒ کا حصہ بھی دے......عبدالقادر جیلانیؒ کا حصہ بھی دے......

بلکہ مجھے کہنے دو! اس نانوتویؒ کا حصہ بھی دے جو کفرستان میں دارالعلوم دیوبند قائم کرے گا......اے اللہ اس کا بھی حصہ دے...... جو شیخ الہندؒ مالٹا کی جیل میں بیٹھ کر قرآن کی تفسیر لکھے گا......اس حسین احمد مدنیؒ کا حصہ بھی دے...... جو میرے روضے کے سائے میں بیٹھ کر دنیا کو حدیث پڑھائے گا......اس عبید اللہ سندھیؒ کا بھی حصہ دے جو جلا وطنی کی زندگی گزارے گا......اے اللہ ان کا بھی حصہ دے جو قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں

گے ...... میرے مالک! اس کا بھی حصہ دے جو بخاریؒ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے رضا کاروں کی جانیں پیش کر کے قید و بند کی صعوبتیں جھیلے گا۔ اے اللہ! اس حق نوازؒ شہید کا حصہ بھی ...... جو عائشہؓ کی عزت کے لئے اپنی جان پیش کرے گا ...... ایثار القاسمیؒ کا حصہ بھی دے ...... فاروقی شہیدؒ کا حصہ بھی دے ...... اظہار الحقؒ کا بھی حصہ دے ...... ملا عمر کا بھی حصہ دے ...... اسامہ کا حصہ دے ...... اے اللہ! مجھے اعظم طارق کا بھی حصہ دے ...... مسعود اظہر کا بھی حصہ دے ...... قیامت تک کلمہ پڑھنے والے امتیوں کا حصہ بھی دے ...... قیامت تک کی امت کا حصہ لیا ...... **عباد اللہ الصالحین** ......

فرشتوں کی گواہی:

اب فرشتے سن رہے تھے یہ باتیں جو عاملین عرش تھے ...... اللہ نے انکو کہا کہ اب تم ہماری گواہی دو ...... فرشتے کہتے ہیں ...... **اشھد اَنْ لَآ الٰہ الا اللہ** ...... یہ فرشتوں کے جملے ہیں ...... اب جب یہ توحید کہہ چکے ...... تو آگے انہوں نے کہنی تھی رسالت ...... تو فرشتے کہتے ہیں ...... **اشھد اَنَّ محمداً** ...... کیا کہا؟ ...... **اشھد اَنَّ محمداً عَبْدُہٗ** ...... فرشتے سہم گئے کہ کہیں کیا؟ ...... ہم کیسے عَبْدُ کہیں؟ ...... ہم کیسے کہیں؟ ...... (پاگلو!) ہم کب کہہ رہے ہیں کہ ہمارا عَبْد ہے وہ کہتا ہے عَبْدُہٗ ...... اسکی نسبت سے پڑھو ...... اسکا تو ہے ہی وہی عَبْد ...... میں اور آپ کہاں ہیں؟ ......

اقبال اسی پہ تڑپا تھا ......

عبد چیزے عبدہٗ چیزے دیگر
ایں سراپا انتظار او منتظر

عبد اور چیز ہے اور عبدہٗ اور چیز ہے ...... عبدہ وہ ہے جو احکام الٰہی کے انتظار میں ہو ...... عبدہٗ اسے کہتے ہیں کہ معراج کی رات عرش اسکے انتظار میں ہو ......

عبد انتخاب مصطفیٰ ﷺ :

فرشتو کہو! عبدہ...... پھر کہو رسولہ...... سمجھو عبد پہلے رسول بعد میں......ایمان داری سے بتاؤ...... کہ اعزاز کا لفظ عبد ہے یا رسول ہے؟(یعنی عظمت والا لفظ) جس میں رعب، جلالت، کسی کی بزرگی ظاہر ہوتی ہے عبد میں؟ رسول میں......اب فرشتے حیران تھے کہ اے اللہ عبد پہلے......رسول بعد میں......

اللہ نے فرمایا! پہلے کہو عبد...... پھر کہو رسولہ......اس لئے کہ عبد انتخاب ہے مصطفیٰ کا رسول انتخاب ہے خدا کا...... میں رب اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک محبوب راضی نہیں ہوتا......عبدہ کہو گے تو مصطفیٰ ﷺ راضی...... رسولہ کہو گے تو خدا راضی......(سبحان اللہ) یہ جو کچھ آپ نماز میں پڑھتے ہیں یہ معراج کا تحفہ ہے......اس لئے تو یہ کہا جاتا ہے نماز مومن کی معراج ہے......

ایک مسئلہ سمجھانے کا انداز

السلام علیکم ...... پریشان ہو گئے ہو یہ کیا ہو گیا ہے ...... بھائی ! میں نے اچانک دوران تقریر سلام کیا یہ بات نہیں تھی کہ میں نے سلام کیسے کر دیا ؟

سلام ملاقات کے شروع میں ہوتا ہے یا آخر میں ؟ ......شروع میں ......

بھائی ! سلام آنے والے کا حق ہے جو آئے وہ کہے ...... اس لئے روضے پر ہم جاتے ہیں تو ہم پڑھتے ہیں ...... وہاں اور کوئی ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں ...... بھائی ! جو آئے وہ سلام کہے......اس لئے حضور ﷺ معراج کی رات جب جا رہے تھے تو جس نبی سے پہلے حضور ﷺ ملے وہ آدم علیہ السلام تھے جس نے کہا !سلم علیہ ابوک آدم ......انکو سلام کیجئے آپکے ابا آدم بیٹھے ہیں حالانکہ درجہ تو میرے نبی کا اونچا ہے سلام اسکو کرنا چاہیے تھا......لیکن حضور ﷺ کیوں کر رہے ہیں اس لئے کہ جو آئے سلام

وہ کرتا ہے...... (بیشک) اب سارے بیٹھے ہیں بھائی! بات بعد میں ہوتی ہے...... سلام پہلے ہوتا ہے...... لیکن عجیب بات ہے کہ جب نماز پڑھتے ہیں۔ وہاں یہ سلام پہلے ہے یا بعد میں (بعد میں) یہ کیا ہو گیا ہے؟ الٹا سلام)

ایک سوال

میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں کہ بھائی! مولانا قاسمی صاحب نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے کہا کہ قاسمی صاحب دودھ پیئو گے؟...... یہ بولیں گے (نہیں) کیوں؟ اس لئے کہ نماز میں ہیں......

بھائی! جب تک آپ نماز میں ہیں...... کھانا، پینا، بولنا، سب حرام ہے...... تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنے سے حلال کام بھی حرام...... کھانا حلال، پینا بھی حلال، بولنا بھی حلال، ادھر، اُدھر بھی دیکھنا، باتیں کرنا حلال، تکبیر تحریمہ کے بعد سارے حرام...... جب تک سلام نہ کرو اس وقت یہ سارے حرام...... سلام کرو گے تو حلال ہو نگے۔ بھائی! یہ حرام اس لئے ہیں کہ آپ نماز میں ہیں...... روزہ بھی نماز کی طرح ایک عبادت ہے اس میں یہ ساری جائز ہیں...... زکوۃ بھی تو ایک عبادت ہے اسمیں تو سلام، کلام وغیرہ کی اجازت ہے...... حج بھی عبادت ہے...... کعبے کا طواف بھی کر لیتے ہیں باتیں بھی کر لیتے ہیں۔ وہاں جا کر احرام باندھ رہے ہو...... صفا، مروہ...... میں چل پھر رہے ہو...... سلام کرتے ہو...... نماز میں کیوں اجازت نہیں؟ سوال سمجھ میں آیا؟

اس کا جواب:

بھائی! نماز میں اسلئے اجازت نہیں کہ آپ اللہ اکبر...... اب کہنے کے بعد آپ یہاں پر نہیں آپ معراج پر ہیں...... اب معراج ہے سبحانک اللہ تو پاک ہے...... وبحمدک تعریف تیری ہے...... وتبارک اسمک

برکت والی ذات تیری ہے......وتعالٰی جدّک...... بزرگی تجھ کو زیب دیتی ہے......ولا الٰہ غیرک...... تیرے سوا کوئی معبود نہیں اب رب سے باتیں ہیں بھائی! میں اس لئے نہیں بولتا...... میں یہاں ہوں تو بولوں میں تو معراج پہ ہوں...... میں ادھر ہوں تو کھانا کھاؤں...... میں تو معراج پہ ہوں...... میں ادھر ہوں تو گفتگو کروں...... میں تو معراج پر ہوں...... میں یہاں ہوں تو اِدھر......اُدھر دیکھوں...... میں تو معراج پہ ہوں......اور جب معراج پہ ہو......اور جو باتیں معراج پہ ہوئی...... وہی یہاں پہ ہوتی ہیں...... وہاں بھی آقا نے قیام کیا......تو بھی قیام کرتا ہے......پیغمبر ﷺ نے رب کے دربار میں رکوع اور سجدے کیے......تو بھی رکوع اور سجدے میں ہے وہاں بھی التحیات للہ والصلوات والطیبات ......تو بھی تشہد اور التحیات میں ہے۔ جب فارغ ہوا......نماز مکمل ہوئی......

اب تو کہتا ہے جب نماز سے فارغ ہوا......تو نماز سے نہیں فارغ ہوا اب جبکہ تو معراج کر کے آیا......اب جو آتا ہے......آنے والا کہتا ہے السلام علیکم ورحمة اللہ...... السلام علیکم ورحمة اللہ اب سلام کر کے کہہ رہا ہے کہ میں پہلے تھا نہیں ابھی تو سلام کیا ہے میں نے...... اب بھائی کھانا بھی کھاؤں گا، پانی بھی، باتیں بھی، پہلے تو وہاں تھا...... بھائی! آج وعدہ کرو کہ ہم نماز والے تحفے کی پوری پابندی کریں گے...... (انشاء اللہ)......

شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

یہ آپ کو پتہ ہے کہ کتنی نمازیں ملی تھیں؟ پچاس! اگر حضور ﷺ لے آتے؟ بھائی! ایک سوال اور ہے؟ حضور ﷺ جب جا رہے تھے تو ہر آسمان پر ایک، ایک نبی سے ملاقات ہوئی ہے اور جب آ رہے تھے......صرف ایک سے

ہوئی ہر ایک سے نہیں ہوئی ...... آتے ہوئے کن سے ملاقات ہوئی ...... (حضرت موسیٰ علیہ السلام سے) ...... اور موسیٰ علیہ السلام سے معراج کی رات تین ملاقاتیں ہوئیں ...... پہلی ملاقات زمین پر ...... اس وقت جب حضور ﷺ بیت المقدس کی طرف جا رہے تھے ......

تو فرمایا! جب میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرا ...... رَاَیْتُہٗ یصلّٰی فِیْ قَبْرِہٖ ...... میں نے کلیم اللہ علیہ السلام کو دیکھا وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے ...... کیا مردے پڑھتے ہیں؟ ...... (نہیں) ...... روح پڑھتی ہے نماز؟ ...... (نہیں) ......

بھائی! عبادت روح مع الجسد روح اور جسم اکٹھی کرتے ہیں ...... اکیلا روح اور اکیلا جسم عبادت نہیں کرسکتا ...... (بیشک) مولانا اوکاڑویؒ سے ایک ملا کا مناظرہ ہوا اس موضوع پر ...... کہہ ہی دو سعید بلوچ کا؟ ...... شکر ہے کچھ لوگوں کو تھوڑی سی ہدایت ملی ......

مماتیوں کو حضور ﷺ کی عزت کا خیال نہ آیا

جب اپنی عزت کا مسئلہ آیا ...... تو کہا یہ گستاخ رسول ہے ...... جب ہم کہتے تھے یہ گستاخ رسول ہے تو کہتے تھے بڑا موحد ہے ...... پھر بھی تو توحید بیان کرتا ہے؟ ...... جب اپنے آپ پر چوٹ پڑی تو کہا یہ (احمد سعید) گستاخ ہے ...... ہمارے بزرگوں کو بڑا کہتا ہے ......

افسوس! ...... تمہاری اس بزرگی پر ...... تمہیں اپنی بزرگی کا لحاظ ہے ...... رسول اللہ ﷺ کی عزت کا لحاظ نہیں آیا ...... تو اس نے مولانا اوکاڑویؒ کو کہا یہ تو حضور ﷺ کا معجزہ تھا ...... معراج حضور ﷺ کا معجزہ تھا؟ ...... تو معجزہ تو وقتی ہوتا ہے اسلیئے کہ حضرت موسی علیہ السلام نماز پڑھ رہے

تھے ..... تو حضور ﷺ نے دیکھ لیا ..... مولانا محمد امین اوکاڑویؒ بھی اپنے زمانے میں ..... مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے علم کا وارث تھا ..... حضرت کہنے لگے جناب! یہ حضور ﷺ کا دیکھنا تو معجزہ ہے (لیکن) موسیٰ علیہ السلام کی نماز ..... تو اس کا اپنا عمل ہے ..... نبی کا یہ دیکھنا معجزہ ہے کہ حضور ﷺ نے اس وقت یہ دیکھا ..... کلیم اللہ علیہ السلام تو ہمیشہ اپنی عبادت میں مصروف ہے ..... تم اس کے انکار کے لیے کوئی دلیل پیش کرو؟

اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے تو ..... سارے معراج کی چھٹی ہوتی ہے؟ ..... چونکہ مسلم شریف میں جہاں یہ ہے وہاں سارے معراج کا اکٹھا پورا واقعہ لکھا ہوا ہے ..... اور یہ بڑی عجیب بات ہے؟ کہ ان کے لیے اب کوئی مسئلہ نہیں ..... اسکا بھی انکار کردینگے۔ مانتے ہی نہیں ہم! ..... وہی ملحدین والا عقیدہ کہ خواب میں دیکھا؟ ..... چتروگڑھی! اب یہی کہتا ہے کہ کوئی معراج نہیں ..... خواب تھا جو دیکھا ..... یہ بیان کر دیا ..... اب وہ اس عقیدے پر آ گیا ہے ..... !

دوسری ملاقات حضور ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام سے بیت المقدس میں کی جہاں سارے نبی علیہم السلام موجود تھے .....

نسبت کی مثال

دیکھیں! ہم قرآن کے ایک مدرسہ میں بیٹھے ہیں اور قرآن کی نسبت اتنی عظمت والی ہے کہ جسکو یہ مل جائے وہ اونچا ہو جاتا ہے ..... (بیشک) کیونکہ یہ قرآن کی نسبت ہے ..... قرآن کیساتھ کپڑا جڑے وہ اونچا ہو جاتا ہے ..... اسکو دنیا چومتی ہے ..... جس کاغذ پہ قرآن لکھا ہو لوگ اسکو چومتے ہیں ..... جس رحل پر قرآن رکھا جائے لوگ اسکو چومتے ہیں ..... (بیشک)!

اسکا احترام کرتے ہیں اسکے اوپر سے نہیں گزرتے ...... یہ قرآن کی نسبت ہے جو اتنی عزت دے رہی ہے ...... دیکھیں! یہاں آپ کے ہاں پتہ نہیں رواج ہے یا نہیں؟ ...... جب ہم چھوٹے ہوتے تھے ...... پڑھتے تھے تو ہمارے ہاں رواج ہوتا تھا ...... ہم لوگوں کے گھروں میں قرآن پڑھنے جاتے تھے ...... دس، پندرہ، لڑکے ہوتے تھے ...... تو سپارے سب سے چھوٹے لڑکے کو دیتے تھے ......

مسئلہ سمجھو! لیکن چھوٹا لڑکا جو قرآن لے کر چلتا تھا وہ سب سے آگے یا پیچھے؟ (سب سے آگے) ...... حالانکہ وہ حافظ بھی نہیں ...... قاری بھی نہیں ...... پیر بھی نہیں ...... مولوی بھی نہیں ...... لیکن اس کو صرف قرآن اٹھانے کی نسبت ملی تو ...... آگے (بیشک) سارے اوپر دیکھو کیا نظر آ رہا ہے؟ ...... آسمان ...... بھائی یہ آسمان نہیں جسکو آپ دیکھ رہے ہیں ...... آسمان کی تو پانچ سو سال کی مسافت ہے ...... یہ ہماری نگاہ کی حد ہے ہماری نظر ٹھہرتی ہے ...... ہمیں لگتا ہے کہ شاید یہ آسمان ہے ...... یہ آسمان نہیں ہے ......

قرآن والا سب سے اونچا ......

مگر ہم نے یہ دیکھا اس شب معراج میں کہ آسمان نیچے ...... جس کے پاس قرآن ہے وہ اس سے بھی اونچا (سبحان اللہ) دوسرا آسمان نیچے ...... قرآن والا اونچا، تیسرا آسمان نیچے ...... قرآن والا اونچا ...... چوتھا آسمان نیچے ...... قرآن والا اونچا ...... پانچواں ...... چھٹا ...... ساتواں ...... آسمان نیچے قرآن والا اونچا ......

میں یوں کہہ دوں! آدم صفی اللہؑ نیچے ...... قرآن والا اونچا ......

عیسٰی روح اللہؑ انجیل والا نیچے ...... قرآن والا اونچا ......

توراۃ والا کلیم اللہؑ نیچے...... قرآن والا اونچا......

زبور والے داؤدؑ نیچے...... قرآن والا اونچا......

عرش نیچے ہے اور قرآن والا سب سے اونچا......

جبرئیلؑ نیچے...... قرآن والا اونچا......

عرش نیچے ہے اور قرآن والا سب سے اونچا ہے (سبحان اللہ)......

جس کے حصے میں قرآن ہے وہ سب سے اونچا ہے...... صفیں بن گئی ہیں (عام مولوی اور پیروں کی نہیں؟) انبیاء کی صفیں ...... سارے نبی صفوں میں کھڑے ہیں ...... (یہ ہمارے بعض واعظ کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ اسلام سوچتے تھے کہ میں نماز پڑھاؤں گا...... اس اُلو سے کوئی پوچھے کہ وہ سوچتے تھے تجھے یہ کس نے بتایا؟...... غلط بات ہے)...... اب جب امام کے مصلے پر آنے کا وقت آیا...... سارے صفوں میں تھے...... توراۃ والا صف میں ...... انجیل والا صف میں...... زبور والا صف میں...... مصلے پر وہ آیا جس کے پاس قرآن تھا...... کون آیا؟ جس کے پاس قرآن تھا...... وہ آیا......

ایک مسئلہ کی عجیب تحقیق

قرآن میں ایک آیت ہے...... جسمیں اللہ فرماتے ہیں ...... وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ...... اے محبوبؐ یہ سات آیتیں جو بار ......بار دُہرائی جاتی ہیں ...... بار...... بار پڑھی جاتی ہیں ...... ہر نماز کی تمام رکعات میں پڑھی جاتی ہیں...... اٰتَیْنٰکَ ...... یہ لفظ ک بتاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک کسی کو نہیں دی...... محمد ﷺ صرف تیرا ہی حق ہے...... (سبحان اللہ) تو ہی پڑھ صرف تیرا ہی حق ہے...... اب اللہ نے مصلیٰ اس کو دیا جس کے پاس سورۃ فاتحہ؟...... آقاؐ مصلے پہ آئے...... میرا عقیدہ ہے...... بخاری شریف کی روایت کی مطابق لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ

لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَاب ...... جس نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی...... قرآن میں فاتحہ اس وقت اتر چکی تھی...... پانچویں نمبر پر...... سب سے پہلی سورۃ علق کی ابتدائی آیتیں...... پھر سورۃ مزمل کی ابتدائی آیتیں...... پھر سورۃ مدثر کی ابتدائی آیتیں...... پھر القلم کی ابتدائی آیتیں پھر پانچویں نمبر پر سورۃ فاتحہ مکمل اتر چکی تھی...... امام کو یاد تھی انہوں نے مصلے پر پڑھی...... ایک لاکھ چوبیس ہزار (کم وبیش) جو پیچھے کھڑے تھے...... اُتینک کا جو لفظ ک ہے...... وہ بتاتا ہے کہ ان میں سے کسی کو ملی بھی نہیں...... کسی کو دی بھی نہیں...... کسی کو یاد بھی نہیں کرائی...... یہ سب کے سب وہ ہیں جن کو فاتحہ نہیں آتی تھی...... تم بتاؤ! انکی نماز ہوئی یا نہیں؟...... (ہوئی ہے)...... واہ...... واہ...... (سبحان اللہ)......

میں اس جاہل سے کہتا ہوں...... (چاہے وہ جل کے جلن ہو جائے) میں کہتا ہوں کہ مجھے کہہ اے مولوی! تیری نماز نہیں ہوئی...... لیکن جب تو یہ کہتا ہے کہ جو فاتحہ نہیں پڑھتا اسکی نماز نہیں ہوتی...... یہ سوچ کر کہہ! کہیں یہ تیرا فتویٰ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر نہ لگے......؟

خلافت صدیق اکبرؓ پر جھلک

حضور ﷺ کی اپنی آخری نماز بھی جو مسجد نبوی کی ہے...... ابو بکرؓ پڑھا رہے تھے...... حضور ﷺ آئے تو ایک طرف علیؓ تھے...... ایک طرف چچا عباسؓ تھے...... (ٹائم نہیں وگرنہ میرا دل کرتا ہے آج آپ کو علیؓ پر بھی باتیں سناتا لیکن ادھار) ایک طرف علی تھے ایک طرف عباس تھے...... حضور ﷺ حجرے سے سیدھے نکل آئے تو جب منبر کے قریب آئے...... یعنی مصلے کے...... تو ابو بکرؓ پیچھے ہونے لگے...... اندازہ ہو گیا کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے میں پیچھے ہو جاؤں...... تو وہاں حضور ﷺ نے صدیقؓ کو ایک جملہ کہا......

علی مکانک یاابابکر ...... صدیقؓ اپنی جگہ پر ٹھہر......

ایمان داری سے بتاؤ یہ جگہ کس کی تھی ؟ ...... (نبی علیہ السلام کی) ...... مصلیٰ نبی کا ہے ...... کہنا تو یہ چاہئے عقل کی کسوٹی کے مطابق ...... کہ میری جگہ ہے ٹھہر ...... تجھے کون پیچھے ہٹا رہا ہے؟ ...... حضور علیہ السلام نے یوں نہیں کہا کہ میری جگہ ہے ...... فرمایا! علی مکانک ...... تو اپنی جگہ پر ٹھہر ...... (سبحان اللہ) ساتھ وہ آئے جو علیؓ ہے ...... ساتھ آئے عباسؓ ...... وہی یہ آدمی تھے جو پیغمبر کے منصب وراثت کے مالک بن سکتے تھے ...... یا چچا زاد بھائی آ سکتا تھا ...... یا چچا آ سکتا تھا ...... نبی علیہ السلام دونوںؓ کو ساتھ لیکر آئے ...... باقی تو عبادت میں ہیں ...... علیؓ تو بھی گواہ ہو ...... عباسؓ تو بھی گواہ ہو ...... جب دونوں کے سامنے کہتا ہوں ...... اے صدیقؓ جگہ تیری ہے ...... تو ٹھہر علی مکانک ...... اپنی جگہ پر ٹھہر ...... اسی کو علیؓ نے کہا تھا ...... یا ابابکر انت کنت مقام الانبیاء تو نبوت کی جگہ پر کھڑا ہے ...... پہلے نبی استقامت کیساتھ اس جگہ پر تھے ...... آج صدیقؓ ہے ...... پیغمبر علیہ السلام نے علیؓ کو گواہ بنایا ...... عباسؓ کو گواہ بنایا کہ اب تک جگہ میری تھی ...... اب صدیقؓ کی ...... اب تک مصلیٰ میرا تھا ...... اب صدیقؓ کا ...... اب تک منصب میرا تھا ...... اب صدیقؓ کا ...... اب قیامت تک خلافت میرے بعد صدیقؓ کی ہوگی ......

توجہ طلب ایک نکتہ

صاحب علم لوگ یہاں بیٹھے ہیں ...... ایک روایت یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سورۃ فاتحہ ختم کر کے سبح اسم ربک الاعلی ...... پڑھ رہے تھے ...... تو حضور علیہ السلام جب آئے ...... ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ! ٹھہر جا ...... تو یہاں ایک نکتہ اور دے دوں ...... جہاں جگہ بہت تھی وہاں تو پیغمبر علیہ السلام نے سب کو ساتھ رکھا ...... بدر میں سارے ساتھ ...... احد میں سارے

ساتھ...... فتح مکہ میں سارے ساتھ...... حنین میں سارے ساتھ...... خندق میں سارے ساتھ...... اور جگہ جہاں تھوڑی تھی وہاں صدیقؓ ہی ساتھ رہا...... غار میں جگہ اتنی ہی تھی کہ ایک یار ہو ایک صدیقؓ ہو...... اور کوئی نہ ہو...... مصلے پر جگہ تھوڑی تھی تو ساتھ صدیقؓ ہی کو رکھا ہے...... حجرے میں جگہ ہی اتنی ہے اسلئے ساتھ صدیقؓ ہی کو رکھا ہے......

بھائی! جہاں صدیقؓ نے چھوڑا...... حضور ﷺ نے نماز میں اس سے آگے پڑھا...... حضور ﷺ نے سبح اسم ربک الاعلی...... آگے پڑھی...... حضور ﷺ نے فاتحہ پڑھی یا نہیں؟...... (نہیں پڑھی) تو اس ملاّ سے کوئی پوچھے کہ میرے نبی ﷺ کی نماز ہوئی یا نہیں؟...... فتویٰ سوچ کر لگاؤ...... امام ابو حنیفہ کے مقلد پر نہیں لگا رہا بلکہ حضور ﷺ کی امامت پر لگا رہا ہے......

شب معراج سفارش موسیٰ کی حکمت

بھائی! جاتے ہوئے...... حضور ﷺ کو سب نبی ملے...... بات یاد ہے کون؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام...... کیا ہماری رشتہ داری حضرت ابراہیمؑ سے زیادہ ہے یا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے؟ (حضرت ابراہیم علیہ السلام سے)...... ملت ابراہیمی کہلاتے ہم ہیں...... ادائیں اور سنتیں ابراہیم علیہ السلام کی اپناتے ہم ہیں...... سفارش موسیٰ علیہ السلام کرتے ہیں...... ابراہیم علیہ السلام نہیں کرتے...... جس دادا کا حق بنتا تھا وہ بولا نہیں...... اور جس سے ہماری رشتہ داری نہیں...... نبوت کا احترام ہے...... وہ ہماری سفارش کر رہا ہے کہ نمازیں تھوڑی کراؤ...... بھائی! حضرت کلیمؑ سے ہماری کیا دلچسپی ہے؟ (یہ بات علیحدہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کیوں نہیں بولے؟ پھر کبھی بتاؤں گا عوام نے اصرار کیا ہے کہ ابھی بتائیں)

ایک نکتہ

ابھی صرف ایک نکتہ بتا تا ہوں ..... خلیل کہتے اسکو ہیں ..... جو یار کی اداؤں پر قربان ہو ..... اپنی نہ منوائے اس کی مانے ..... اس لئے حضرت خلیل علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ خلیل علیہ السلام کیسے بنے ؟ فرمایا ! **فضلت نفسی للنیرام ولدی للقربان مالی للضیفان قلبی للرحمن** ..... خلیل کا مزاج ہے ..... جان بھی دی ..... مال بھی دیا ..... وطن بھی دیا ..... اولاد بھی دی بچے بھی دیئے ..... سب کچھ جو دے رہا ہے وہ نمازوں میں تخفیف کے لیے کیوں کہے؟ ..... اس کا اپنا مزاج ہے وہ چاہتا ہے کہ میری ساری قوم اس مزاج میں ڈھلے ..... جیسے میں سب کچھ دے رہا ہوں ..... ایسے ہی سب کچھ دے ..... دے ..... اسلئے وہ نہیں بولے .....

یار ..... دو قسم کے ہوتے ہیں .....

کلیم اللہؑ کیوں بولے؟ یار دو قسم کے ہوتے ہیں؟ کچھ ایسے یار ہوتے ہیں کہ یار کی اداؤں پر چپ رہ کر مر مٹنے والے .....

جیسے کہو ..... سر تسلیم وخم ہے ..... جو مزاج یار میں آئے

اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو تھوڑا سا بے تکلف بن کے بولتے ہیں ..... تو کلیمؑ تھے حجت والے نبی ..... باتیں اللہ تعالی سے کیا کرتے تھے ان باتوں میں حجت کا کمال ہوتا ہے ..... کبھی یوں کہتے تھے کہ اپنا دیدار کرائیں ..... اب کہا ! اللہ دیدار کرا ..... اللہ نے کہا ! لَنۡ تَرٰنِیۡ ..... اب ترانی کے شروع لفظ میں کتنی طاقت ہے ..... عربی گرائمر کو سمجھنے والے لوگ اس کو سمجھتے ہیں کہ تیرے بس میں ہی نہیں ..... تو دیکھ ہی نہیں سکتا ..... کہا اللہ ! دل جو چاہتا ہے ..... آخراتنی باتیں !

آج لوگ کہتے ہیں کہ.....کون کہتا ہے ملاقات نہیں ہوتی..... ملاقات تو ہوتی ہے مگر بات نہیں ہوتی..... وہاں نظام اور تھا؟..... وہاں قانون اور تھا..... وہاں بات تو ہوتی ہے لیکن ملاقات نہیں ہوتی تھی..... اس لئے کہا! اللہ دیدار کرا..... ملاقات کرنی ہے؟ اللہ نے کہا لَنْ تَرَانِیْ ..... اللہ! جی چاہتا ہے؟ اللہ نے فرمایا! اچھا پہاڑ کو دیکھ اگر پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا، تو تم بھی دیکھ سکو گے ورنہ نہ دیکھ سکو گے..... علماء نے لکھا ہے..... اللہ نے پہاڑ پر تجلی ڈالی..... معارج النبوۃ میں ایک روایت پڑھی جس سے میں تڑپ گیا..... کہ جب پہاڑ پر تجلی ڈالی تو پہاڑ ٹکڑے ہوا اور موسیٰ علیہ السلام گرے..... لیکن پہاڑ پر ایک جملہ لکھا ہوا دیکھا..... کہ یا کلیمؑ لا تقرب مال الیتیم .....کلیمؑ یتیم کے مال کے قریب نہ جا؟ یہ دیدار تجھ کلیمؑ کا حق نہیں ..... یہ دیدار یتیم محمد ﷺ کا حق ہے.....کون بول سکتا تھا چپ رہے..... اب جب آقا ﷺ واپس آرہے تھے..... کلیمؑ راستے میں رک گئے..... کیوں کھڑے ہو؟..... کہا اس لئے کہ میں نے کہا اللہ دیدار کرا..... اللہ نے کہا تجھ میں طاقت نہیں..... میں تو نہ دیکھ سکا..... اس کو تو دیکھوں! جو دیکھ کے آرہا ہے..... (سبحان اللہ)..... کلیمؑ نے انوارات جب دیکھے..... اثرات دیکھے ..... تجلیات و برکات و فیوضات جب دیکھے..... (آپ اس کے اثر کو محسوس نہیں کر سکتے کسی صاحب روحانیت سے پوچھیں..... جب کسی اللہ والے کی ملاقات کے بعد جب آدمی آتا ہے تو اس پر کیا کیفیت ہوتی ہے)..... بھائی جب یہ کیفیت کلیم اللہ علیہ السلام نے دیکھی تو کلیم اللہؑ نے سوچا کہ بہانہ بناؤں ..... کام اپنا تھا..... نام ہمارا تھا..... کہا حضرت پچاس نمازیں؟ اب کلیم یہ بھی چاہتے تھے کہ ان سے کچھ بات بھی ہو جائے..... تو بہانہ کر کے کہ کیا لے کر

آئے ہو؟...... کہا پچاس نمازیں ...... آپ کی امت کہاں پڑھ سکے گی وہ تو دونمازیں نہیں پڑھ سکے گی ...... میری امت نہیں پڑھتی تھی ...... آپ کی امت اورزیادہ دورچلی جائے گی ...... آپ ﷺ اس میں تخفیف کرائیں ......

دونوں منظر سامنے رکھو ...... کہ امت کی فکر میں چھٹے آسمان سے پھر عرش پر حضور ﷺ گئے ...... روایات کا اختلاف ہے ...... دس یا پانچ معاف ہوئیں ...... پھر آئے ...... پھر گئے ...... پھر آئے ...... پھر گئے ...... پھر آئے ...... پھر گئے ...... نو چکر لگے (۴۵) نمازیں معاف ہوئیں ...... ہر چکر پر کلیمؑ دیکھتا تھا انوارات وتجلیات کا اضافہ ہوتا تھا ...... اب بھی کلیمؑ کا جی چاہتا تھا کہ ایک چکر اور لگے ...... (ہنسونہیں) وہ چاہتے تھے کہ دو ہوں ...... لیکن حضور ﷺ نے فرمایا ...... اب جاتے ہوئے مجھے بھی شرم آتی ہے ...... اس پانچ کے حلقے میں کہیں ایسا نہ ہوکہ پانچ بھی خدا لے لے ...... اب یہ کلیمؑ بار ...... بار دیکھتے تھے ...... وہ آقا ﷺ کو دیکھتے تھے ...... اور آقا ﷺ انکو دیکھتے تھے ...... توجہ کرنا ...... بات ختم کرتا ہوں ......!

آقا تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا
یہ یہاں دیکھے کلیمؑ کا معراج ...... وہ وہاں دیکھے یہ ان کا معراج
سبق ملا ہے یہ معراج مصطفٰے ﷺ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

یا اللہ جل جلالہ مدد

پسند فرمودہ
کتاب وسنت کی روشنی میں ایک بہترین دستاویز
جبل استقامت مجاہد ملت محافظ ناموس صدر ملت اسلامیہ
حضرت مولانا محمد اعظم طارق نوراللہ مرقدہ

بجواب

معیار صحابیت

محقق اہلسنت مولانا مہر محمد مدظلہ العالی

ملنے کا پتہ مکتبہ عثمانیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھدنا الصراط المستقیم

امیر عزیمت، مجاہد اسلام، شمشیر بے نیام

حضرت مولانا علامہ نور اللہ مرقدہٗ

حق نواز جھنگوی شہید

موضوع

مولوی احمد سعید خان بلوچ چتروڑی کا آپریشن

دار العلوم کبیروالہ

ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جیؒ ضلع میانوالی

﴿خطبہ﴾

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا......ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ......فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ......واشھد ان لا الہ الا اللہ ......وحدہ لا شریک لہ واشھد انّ محمداً عبدہ ورسولہ ......

اما بعد!فقد قال اللہ تعالیٰ فی الکلام المجید ......

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم☆بسم اللہ الرحمن الرحیم☆

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ اَمْوَاتٌ☆ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ☆

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر ......اِھدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ انعمتَ علیھِم

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر...... فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ.

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر......وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ۔صَدَقَ اللہ وصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم .

درود شریف پڑھیں۔

اللھم صلی علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم وصل علیہ.

صدر گرامی قدر' معزز حاضرین' واجب الاحترام علماء کرام......آج کے اس

جلسہ کی غرض آپ حضرات نے گذشتہ رات بھی......اور آج مجھ سے پہلے علماء کرام سے سن چکے ہیں۔ظاہر ہے کہ جس عنوان پر اس جلسے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ مجھے اس جلسہ کی غرض مدنظر رکھتے ہوئے اسی موضوع پر بولنا چاہئے۔ بارگاہ خلاق عالم میں نہایت عاجزی سے التجاء فرمائیں کہ...... فاطر السموات والارض مجھے سچ، سچ کہنے کی توفیق بخشے۔

تمہید:

کتاب ہدایت کے مختلف مقامات سے چند آیات آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہیں...... اور انشاء اللہ آپ حضرات نے اگر توجہ فرمائی تو میں یہ حقیقت واضح کردوں گا...... کہ وہ لوگ جو خانہ خدا میں بیٹھ کر شرم وحیاء کو بالائے طاق رکھ کر...... یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں......اور ہمارے جواب میں کوئی قرآن پیش نہیں کرسکتا۔ میں اس سراپا کذب و دجل اور فریب کی دھجیاں بکھیر دوں گا......اور ساتھ ساتھ یہ بھی درخواست کرتا ہوں......کہ میرے اکابرین اور اسلاف تو بہت بڑی شخصیات ہیں۔ میں تو ایک ادنیٰ سا اہل حق کا رضا کار اور مذہبی کارکن ہوں۔کوئی دعویٰ نہیں ہے بڑائی کا۔ اللہ انانیت، تکبر اور غرور سے محفوظ فرمائیں۔ لیکن یہ بات واضح کروں گا کہ میری تقریر اور میری آج کی گزارشات......ان گنت ٹیپس ریکارڈ کررہی ہیں۔

اگر کوئی شخص میری گزارشات کا جواب دینے کی کوشش کرے......اور اس کے اندر ایک رتی بھر حیاء اور شرم ہو تو وہ شخص حرف بحرف میری تقریر کی تردید کرے اور دلائل کے ساتھ......تبرہ بازی کے ساتھ نہیں؟ حق پہنچتا ہے ہر انسان کو کہ وہ اپنے مؤقف کو بیان کرے......اگر اس کے پاس دلائل ہوں...... اور یہ بھی میں عرض کروں گا کہ الحمد اللہ ہمارے ملک میں شرعی عدالت قائم ہو چکی ہے۔بجائے اس بات کے ہم قصبوں میں شہروں میں......اور مختلف مساجد میں بحث ومباحثہ کرتے رہیں۔

کیوں نہیں ایسا ہوتا؟......جو شخص دعویٰ کرتا ہے کہ میرے پاس قرآن ہے اور

بہت وزنی دلائل ہیں...... وہ شرعی عدالت میں آ جائے تو فیصلہ عدالت سے کرالیں۔

میری بات آپ کو سمجھ میں آ رہی ہے یا نہیں؟ (آ رہی ہے) اگر قادیانی شرعی عدالت میں درخواست دے سکتا ہے اس واسطے...... کہ ہم حق پر ہیں...... اور مسلمان ہمیں غلط کہتے ہیں۔ جسکو ہم غلط کہتے ہیں وہ بھی درخواست دے کہ میں تو قرآن پڑھتا ہوں...... اور مسلمان میرے خلاف یلغار کر رہے ہیں۔ وہ بھی یہ قسمت آزما کر دیکھ لے۔ اگر اس میں جرأت ہے اور دلائل موجود ہیں۔ ٹھیک ہے یا نہیں؟ کوئی غلط بات تو نہیں؟ (بالکل ٹھیک ہے) تاکہ فتنہ ہی ختم ہو جائے ہمیشہ کے لئے۔ اور انشاء اللہ اگر فتنے نے اپنا رخ اور انداز نہ بدلا...... تو ایک وقت آئے گا کہ اس قسم کے افراد کے متعلق...... شرعی فیصلہ کرا کے فتنہ پر ہمیشہ کے لئے بین لگا دیا جائے۔

قرآن حکیم کی جو آیت میں نے خطبے میں...... سب سے پہلے تلاوت کی ہے اس کے الفاظ ہیں۔ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ نہ کہو ان لوگوں کو مردہ جو اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے، کٹ گئے، ذبح ہو گئے۔ بَلْ اَحْيَاءٌ مردہ نہ کہو......؟ بلکہ زندہ کہو۔

دوسری جگہ قرآن کے الفاظ ہیں...... جو عام طور پر سماع نبوی ﷺ کے منکرین پیش کرتے ہیں۔ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ ... دونوں آیات کو سامنے رکھ لیں۔ خالق جلّ مجدہ نے مشرکین کی تردید کرتے ہوئے...... فرمایا ہے کہ جن کو تم پکارتے ہو... اموات غیر احیاء...... وہ مردہ ہیں زندہ نہیں...... یہی آیت اہل حق کے جواب میں عموماً پیش کی جاتی ہے اور اس کو بہت بڑی دلیل تصور کیا جاتا ہے اپنے موقف پر......

موت کسے کہتے ہیں......!

میں عرض صرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ موت کا معنٰی کیا ہے...... اور موت کس کو کہتے ہیں؟...... تو یہی جواب ملتا ہے کہ روح کا جسم سے نکل جانا یہ موت کا معنٰی ہے۔ اگر روح کا

تعلق جسم کے ساتھ رہے پھر بھی موت نہیں......اور اگر روح بالکل جسم میں لوٹ آئے...... پھر بھی موت نہیں... ہاں اگر روح جسم سے نکل جائے اور اس کا تعلق کسی بھی لحاظ سے جسم کے ساتھ نہ ہو......یہ موت کا معنٰی عموماً لوگ کیا کرتے ہیں۔ اموات غیر احیاء......اس آیت کو بطور دلیل پیش کرنے والا طبقہ......موت کا یہ معنٰی اور مفہوم پیش کرتا ہے۔ توجہ میری طرف رہے؟ اور یہی معنٰی عموماً اس اسٹیج کی زینت ہے جس اسٹیج کا خطبہ بہت لمبا ہے۔ چاہے دلائل بیکار ہوں نہ سمجھ گئے ہو؟

ایک اہم سوال......!

میں سوال یہ کرنا چاہتا ہوں ابتداء کہ جب موت کا معنٰی یہ ہے جسم سے روح نکل گئی۔ اب اس کا کسی لحاظ سے جسم سے تعلق نہیں......اگر اس کا تعلق جسم کے ساتھ ہو تو وہ موت نہیں.... اور اگر روح جسم کے اندر موجود ہو......پھر بھی موت نہیں۔ موت تب بنے گی جب روح جسم سے بالکل نکل گئی......اور اس کا کسی لحاظ سے جسم کے ساتھ تعلق نہیں رہا؟ جب موت کا یہ معنٰی ہے......تو خالق ارض السمٰوات نے جب شہداء کے متعلق یہ اعلان فرمایا۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ۔ جو میرے راستے میں ذبح ہو گئے، اللہ کے راستے میں کٹ گئے......ان کو مردہ نہ کہو بَلْ اَحْيَاءٌ...... بلکہ وہ زندہ ہیں۔ جب مردہ نہیں کہنا اور زندہ کہنا ہے......اور موت کا معنٰی ہی یہ ہے کہ روح کا جسم سے نکل جانا۔ اس کا کسی لحاظ سے جسم کے ساتھ تعلق نہ ہونا۔ جب موت یہ ہوئی......اور خالق اس لفظ موت کی تردید کرتے ہوئے......اعلان فرماتے ہیں۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ۔ بلکہ زندہ مانو، مردہ نہ کہو......تو معلوم ہوا ہے کہ روح کا تعلق شہید کے جسم کے ساتھ ہے نا؟......نہیں سمجھ آئی؟ اگر تعلق نہیں......قطعاً نہ تعلق ہے نہ شہید کی روح جسم کے اندر لوٹ کر آئی ہے۔

تو موت کا معنیٰ یہی ہے۔لیکن خالق نے جب موت کی نفی کی ہے۔مردہ نہ کہو ......تو معلوم ہوا کہ جب موت کی نفی ہے......اور حیات بتائی گئی ہے حیات کا معنیٰ ہی یہی ہے۔یا روح بالکل لوٹ آئے یا روح کا تعلق ہو جسم کے ساتھ۔جس کے ساتھ جسم حس محسوس کرے،جس کے ساتھ جسم کوئی تلفذ محسوس کرے۔ جس کے ساتھ جسم کوئی آسائش محسوس کرے۔جب حیات کا معنیٰ ہی یہی ہے......اور موت کا معنیٰ ہے روح کا بالکل کٹ جانا۔اور حیات کا معنیٰ ہے روح کا تعلق ہونا یا روح کا لوٹ آنا......تو شہداء کے متعلق خالق نے اعلان کیوں فرمایا ہے؟......

کیا شہداء اللہ کے شریک ہیں؟

میں پوچھنا چاہتا ہوں......شرک کی مشین گن لگانے والے سے۔کیا شہداء اللہ کے شریک ہیں؟نہیں سمجھ آئی بات میں نے کیا کہا ہے؟اگر پیغمبروں کو زندہ ماننا یہ شرک ہے ......تو کیا شہداء کو زندہ ماننا شرک نہیں؟ اگر نبی کو زندہ ماننا یہ شرک ہے اور اللہ کی توحید میں فرق آتا ہے......تو کیا شہید کو زندہ مان لینا یہ شرک نہیں؟

یہ ہوسکتا ہے......کہ ایک بندہ خالق کا شریک ہو،دوسرا نہ ہو؟ شرک کا معنیٰ ہی یہی ہے......کہ کوئی بھی اللہ کی صفت خاصہ میں شریک نہ ہو۔اگر کسی کو اللہ کی صفت خاصہ کے اندر شریک کیا گیا......تو یقیناً یہ کفر ہے......اس کا نام شرک ہے۔تو میں یہ بھی ساتھ ساتھ پوچھوں گا......کیا اس گروپ کا خدا ایسا ہے کہ جس پر موت آئی ہے۔موت کے بعد اس کو زندگی ملی ہے۔اگر الوھیت کی یہ ہی تعریف ہے۔خدا کی یہی تعریف ہے......کہ اس پر موت آئی......اس کی قبر بنی......اس کا جنازہ پڑھا گیا۔اور اس کے بعد اس کے اندر روح لوٹائی گئی ہے۔اگر معبود یہی ہے......پھر تو یقیناً اگر میں عقیدہ رکھوں......

پیغمبر پر موت آئی،موت کے بعد خالق نے روح لوٹائی۔یا روح کا تعلق قائم کر دیا۔اگر میں یہ عقیدہ رکھوں......پھر تو کہا جاسکتا ہے کہ خدا بھی ایسا ہے......اور ساتھ نبی علیہ

السلام کی یہی تعریف مان لی ہے۔پھر تو شرک ہوا؟

لیکن خالق پر موت شروع سے آتی ہی نہیں ......تو پھر شرک کیسے بن گیا؟ کوئی بات سمجھ آئی ہے یا نہیں؟ (آئی ہے)

بڑی عالمانہ فاضلانہ تقریر آپ حضرت علامہ کی سن چکے ہیں۔ میں تو ایک رضا کار کی حیثیت سے ......کچھ دلائل بھی ساتھ ساتھ عرض کروں گا ......اور تھوڑی سے **مجتہد العصر** کی داستان بھی میں نے بیان کرنی ہے۔کرنی چاہیے یا نہیں؟ (جواب ملا کرنی چاہیے) کیوں کرنی چاہیے؟ آپ تو کہیں گے کہ موضوع جلسہ حیات النبی ﷺ ہے......پھر کسی کی داستان کیوں بیان کرتے ہو؟

بھائی! اس واسطے کرتے ہیں کہ جو شخص پبلک کو علم کی دعوت دیتا ہے...... جو شخص پبلک کو اہل حق ہونے کی دعوت دیتا ہے۔کیا اس کا کریکٹر زیر بحث نہ آئے؟ کیا اس کی زندگی زیر بحث نہ آئے؟ اس کا کردار اور کرتوت زیر بحث نہ آئے۔

اہل حق کی نشانی اور علامت یہ ہے......کہ وہ تختہ دار پر بھی وہ اپنا مؤقف نہیں چھوڑتا۔اور جو اہل حق نہیں ......وہ دن بدن گرگٹ کی طرح بدلتا ہے۔کیا یہی انسان جو تیرے شہر کے اندر اہل حق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے......اس نے ایک مدت تک رفع یدین کیا ہے۔ایک مدت تک آمین بالجہر کہتا رہا......اس لئے کہ چند مرلے زمین میرے نام منتقل ہو جائے۔جس وقت زمین مل گئی رفع یدین گیا۔آمین بالجہر گئی۔جو شخص مذہبی عقائد اور نظریات کے ساتھ......اس حد تک دجل کرتا ہے وہ اہل حق نہیں۔شیطان کی ذرّیت ہے......

حق کی نشانی یہ ہے کہ چکی میں ڈال کر پیس دینا پھر بھی وہ باز نہ آئے گا......بلکہ یوں کہیں آزمائش کر کے دیکھ حق اور باطل کی۔

جو شخص شب و روز یہ کہتا ہے......کہ اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں......وہ بلا

اجازت لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرے گا...... کیوں؟ ہو سکتا ہے پرچہ بن جائے۔ اس کے مقابلے میں حضرت قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کے اس ادنی رضا کار کو کھڑا کر...... جو دفعہ ۱۴۴ توڑ کر بھی ہتھ کڑی ڈال کر بھی صدائے حق بلند کرے گا۔ اسی پر فیصلہ کرلے۔ چھوڑ دے بڑے اکابر کو نو کر دیکھ کیسا ہے؟

جو ہتھکڑی سے ڈرتا ہے...... وہ اس کو مشکل کشا نہیں سمجھتا؟ (یعنی اللہ کو) اگر مشکل کشا ہے تو ہتھکڑی کوئی چیز نہیں۔

اگر حاجت روا وہ ذات ہے...... تو جیل کوئی چیز نہیں؟ اگر حاجت روا وہ ہے تو پھر درخواستیں کس بات کی؟ کہ مجھے قتل کرنے کا پروگرام ہے؟

جلسے کی اجازت نہ دو؟ اگر تیری موت کے دن آ گئے ہیں...... تو ٹل نہیں سکتے؟ اگر نہیں آئے تو موت آ نہیں سکتی؟ درخواست کس بات کی؟

جھنگوی شہیدؒ کی وارننگ:

اور یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ عنقریب وقت آ رہا ہے کہ میں تیری مسجد میں تقریر کروں گا اور جرأت کیساتھ کرونگا...... کرنی چاہیے یا نہیں؟ (بڑے جذبے سے جواب ملا کرنی چاہیے) توجہ کریں؟ اخلاقی طور پر یہ حق پہنچتا ہے...... کیوں کہ میں مسافر ہوں۔ اگر دارالعلوم کے اساتذہ نے مجھے اجازت دی...... تو میں تمام تر قانونی پابندیوں کو توڑ کر...... اس مسجد میں تقریر کروں گا۔ جس مسجد کے منبر پر قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کو مشرک کہا گیا ہے۔ جس مسجد کے منبر پر جہاں نبوت کی توہین کی گئی ہے وہ منبر چھین لوں گا۔ وہ مسجد چھین لوں گا۔ بشرطیکہ مجھے کبیر والہ کے لوگ اخلاقی اجازت دے دیں۔

پھر دیکھ لوں گا...... کون خالق کو مشکل کشاء مانتا ہے۔ کون پولیس کو حاجت روا مانتا ہے۔ بلکہ کہنا چاہتا ہوں...... کہ غلیظ زبان بند کر لے۔ دجل وفریب پہ مبنی گستاخانہ انداز بند کر...... ورنہ عنقریب وقت آئے گا کہ تیرا اڈہ تجھ سے چھین لیا جائے...... اور تجھے کبیر والہ

چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا جائے ٹھیک ہے؟ (وعدہ کرتے ہو ہاتھ کھڑا کر کے) نت نت جلسے ؛نت نت جواب؛ نت نت کھلے خط۔ یہ پرانی داستان۔ کہو یہ پرانی کاروائی؟ مجھے خودشنوائی کی عادت نہیں...... نہ کرنی چاہیے لیکن اطلاعاً عرض ہے کہ اس سے بڑی طاقتیں ضلع جھنگ کی۔ جو رئیس اعظم کہلواتے تھے...... شب و روز اصحاب رسول ﷺ کے خلاف ایک اشتہار چھپتا تھا۔ اس اشتہار کی تحریر قلم بند کی ہے۔ وہ قلم توڑ دیا ہے۔ وہ زبان گم کر دی ہے۔ نہیں یقین آتا تو گروراجہ کی سرزمین سے پوچھ لے؟......

اس واسطے میں کہنا چاہتا ہوں...... کہ بہتری اسی میں ہے زبان سنبھال کر بات کرو۔ اخلاق کے دائرے میں رہ کر گفتگو کرو، اخلاق کے دائرے میں رہ کر اپنا موقف پیش کرو؟ لیکن اگر غلیظ زبان استعمال کی گئی...... تو پھر وہ اڈا چھین لینا چاہئے یا نہیں؟ (چھین لینا چاہئے)۔ اونچی آواز سے تعاون کرو گے؟ (کریں گے)۔ اگر زبان نہ بدلی تو اڈا چھین لینا ہے۔ بیشک انتظامیہ میری تقریر ریکارڈ کر لے۔

ہاں...... انتظامیہ اگر گستاخ رسولؐ کو لگام دے کہ وہ ہر جمعہ کو کیوں بکتا ہے۔ وہ ہر جمعہ کو کیوں تبرہ بازی کرتا ہے؟ وہ ہر جمعہ کیوں مغلظات بکتا ہے؟ کیا تمام جمعے اس واسطے وقف ہیں...... کہ پوری ملت اسلامیہ کی تکفیر کی جائے۔ آپ سوئے ہوئے ہیں؟ انتظامیہ سوئی ہوئی ہے؟ میں واضح لفظوں میں تحصیل کی انتظامیہ کو عرض کروں گا...... کہ آج کے بعد وہ غلیظ زبان مغلظات مت بکے۔

اگر اس کی زبان کو قانون نے لگام نہ دی۔ اس کی زبان کو قانون نے نہ پکڑا تو مجھے حق ہوگا کہ میں اس کی بدزبان کو اپنی طاقت سے روک لوں۔

شہداء کی زندگی پر روشنی:

میں جو عرض کر رہا تھا۔ تقریر ہے آپ کے ذہن میں...... اگر موت کا معنی یہ ہے کہ روح جسم سے نکل جائے اور اس کا کسی لحاظ سے جسم کے ساتھ تعلق نہ ہو۔ تو خالق نے

شہداء کے متعلق کیوں فرمایا؟ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات. جب روح کا تعلق ہی کوئی نہیں۔ روح جسم سے بالکل نکل جائے...... اس کا نام موت ہے۔ شہداء جن کو خالق زندہ فرماتا ہے...... وہ زندگی یہی ہوگی کہ یا روح لوٹ آئی ہے یا روح کا شہداء کے جسم سے تعلق ہے۔ اگر لوٹی بھی نہیں؟ تعلق بھی نہیں...... تو زندگی کا کیا معنٰی؟ ہر کسی کی روح نکل گئی...... شہداء کی بھی نکل گئی؟ نہ کافر کی روح کا جسم سے تعلق؟ نہ مومن کی روح کا جسم سے تعلق، نہ نبی کی روح کا جسم کے ساتھ تعلق ہے...... تو خالق نے خصوصیت کیوں بیان کی ہے کہ شہداء کو مردہ نہ کہو...... یہ کیا معنٰی؟ بات ذہن میں آئی ہے۔

توجہ کریں؟ زندگی بیان فرمائی کہ مردہ نہ کہو۔ بَلْ اَحْیَاءٌ زندہ ہیں۔ موت کا معنٰی معلوم،...... زندگی کا معنٰی معلوم۔ اللہ یہی اعلان کرتا ہے کہ مردہ نہ کہو۔ زندہ کہو۔ اب بات کوئی خفیہ رہ گئی ہے؟...... کہ جس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نہیں جانتے؟ موت بھی جانتے ہیں کیا ہے۔ حیات بھی جانتے ہیں کیا ہے۔ اور اللہ کہتا بھی یہی ہے...... کہ مردہ نہ کہو بلکہ زندہ ہیں۔ تو پھر کیوں فرمایا کہ آپ نہیں جانتے...... وہ زندہ ہیں؟ یہ کیا معنٰی؟

وَلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ پر روشنی:

بتاؤں...... اللہ تعالیٰ نے کس کے لئے فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے پتھری کو کہا ہے...... کہ تیری مت ماری گئی ہے۔ تو کہتا ہے کہ ہاتھ کٹ گئے ہیں۔ یہ مردہ نہیں تو زندہ کیسے؟ تو کہتا ہے کہ کلیجہ نکلا ہوا ہے...... زندہ کیسے؟ تو کہتا ہے جنازہ اٹھایا گیا ہے زندہ کیسے؟ تو بکتا ہے کہ زندہ کو قبر میں کیسے رکھ دیا گیا ہے؟ یہ تو بھونکے گا۔

اس واسطے فرمایا۔ وَلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ تو دیکھے گا ہاتھ کٹ گئے ہیں؟...... تو دیکھے گا جگر نکل گیا ہے...... تو دیکھے گا زبان باہر نکلی ہوئی ہے...... تو دیکھے گا آنکھیں نکلی ہوئی ہیں...... تو دیکھے گا سر تن سے جدا ہے...... تو دیکھے گا جنازہ اٹھ رہا ہے...... تو دیکھے گا قبر میں دفن کر رہے ہیں...... تو دیکھے گا قبر پر مٹی ڈال رہے ہیں...... تو دیکھے گا جنازہ پڑھ رہے

ہیں..... یہ سب کچھ ہوگا؟.....آپ کہیں گے زندہ کو کبھی قبر میں رکھا جاتا ہے.....تو کہے گا زندہ کا کبھی کلیجہ نکال لیا جاتا ہے.....تو کہے گا زندہ کی کبھی آنکھیں نکالی جاتی ہیں.....تو کہے گا ہاتھ، پاؤں کاٹ دیئے گئے.....سر وجود کے ساتھ نہیں ہے.....زندہ کیا معنی؟

فرمایا! زندہ ہے.....زندہ ہے۔ بک نہیں زندہ ہے تو نہیں جانتا؟ ہے تو زندہ؟ لیکن تیری حماقت ہے کہ تو ظاہر دیکھ کر کہتا ہے کہ کوئی نہیں.....اس کی تردید کی ہے خالق نے .....ظاہر پر نظر نہ رکھ حقیقت دیکھ کہ میں جو کہتا ہوں کہ زندہ ہیں۔تو زندہ ہیں نا؟ وَلٰکِنْ لَا تَشْعُرُوْن ۔ بات ذہن میں اتری ہے یا نہیں اتری؟ (اتری ہے) شہداء زندہ ہیں یا نہیں؟ (زندہ ہیں)

تُو نہیں جانتا.....تُو ظاہر کو دیکھ رہا ہے.....تُو ظاہر قبر دیکھ کر کہتا ہے کہ کوئی نہیں.....تُو جنازہ دیکھ کر کہتا ہے کہ کوئی نہیں.....تُو یہ دیکھتا ہے کہ جنازہ پڑھا، کفن دیا، غسل دیا.....لہذا زندہ نہیں مردہ ہے۔ تُو ظاہر دیکھ کر کہہ رہا ہے۔ جب میں (اللہ) کہتا ہوں کہ زندہ ہیں.....تُو مان زندہ ہیں۔ تیری نظر اور ہے تیری نظر وہ نہیں جس کے ساتھ تُو حقیقت تک پہنچ جائے.....ہے تو زندہ؟

بات ذہن میں آئی یا نہیں؟ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ۔مردہ نہ کہو.....بلکہ وہ زندہ ہیں۔شہید زندہ ہیں؟ پھر خدا کے شریک ہوگئے؟ جو زندہ ہو وہ خدا کا شریک ہے؟ اونچی آواز سے؟ (نہیں)۔آپ زندہ ہیں خدا کے شریک ہیں؟ (نہیں) ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرتا چلوں.....

منکر حیات کی باطل دلیل:

توجہ فرمائیں.....دلیل ہے۔ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَیِّتُوْن ۔اللہ اپنے پیغمبر کو فرماتے ہیں کہ آپ بھی مرنے والے ہیں.....اور باقی لوگ بھی مرنے والے ہیں۔ بطور دلیل کے پیش ہوتی ہے.....یہ آیت۔انک میت وانھم میتون ۔وظیفہ بن گیا۔تسبیح

پڑھی تو بھی یہ آیت، خطبہ پڑھا تو بھی یہ آیت...... تقریر کی تب بھی یہ آیت...... نجی مجلس تو بھی یہ آیت پڑھی جاتی ہے یا نہیں پڑھی جاتی؟ (پڑھی جاتی ہے)۔ بالکل قرآن ہے...... اگر بطور برکت کے پڑھتا ہے تو بہت بڑا اجر ہے...... اور اگر کسی شرارت کے تحت پڑھتا ہے کہ آیت کو کسی غلط معنی کے استعمال کرتا ہے...... تو یقیناً دجال ہے۔ ٹھیک ہے نا؟ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ۔ آیت پڑھی جا رہی ہے یا نہیں؟...

مماتیوں کا دجل:

لیکن کتنا بڑا دجل ہے۔ اگر میرا عقیدہ ہوتا، میرے اسلاف کا عقیدہ ہوتا...... کہ پیغمبر پر موت آئی ہی نہیں پھر تو یہ دلیل بنتی تھی...... اِنَّکَ مَیِّتٌ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ پر موت آنی ہے۔ لیکن جب میرا عقیدہ ہے موت آئی۔ میرا عقیدہ ہے غسل دیا گیا...... میرا عقیدہ ہے کفن دیا گیا، قرآن کی آیت بتاتی ہے کہ موت آئی ہے۔ اگلے مسئلہ پر قرآن خاموش ہے۔ اس موت کے بعد آگے کیا ہوگا؟

ورنہ شہداء کی آیت دلیل بنتی ہے...... کہ جس کے صدقے شہید بن رہا ہے وہ خود مردہ کیسے؟...... اس کی وضاحت آگے چل کر کروں گا۔ یہاں اتنا غور کر کہ اِنَّکَ مَیِّتٌ۔ میں قرآن نے پیغمبر کی موت ذکر فرمائی ہے کہ موت آنی ہے...... یہ عقیدہ میرا بھی ہے۔ چودہ صدیوں کے علماء کا بھی ہے...... اہل اسلام کا بھی ہے کہ موت آئی؟ اگر یہ عقیدہ ہوتا کہ موت نہیں آئی...... پھر یہ آیت پڑھی جا سکتی تھی کہ قرآن کہتا ہے...... کہ پیغمبر پر موت آنی ہے...... آپ کیسے کہتے ہیں کہ موت نہیں آئی یا نہیں آنی؟ ہمارا عقیدہ نہیں کہ موت نہیں آئی۔ بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ...... پیغمبر پر موت آئی اور موت کے بعد اللہ نے پیغمبر کو ایک زندگی دی ہے...... جو زندگی ہر انسان کو قیامت سے پہلے مل جائے گی۔

توجہ کریں۔ ہر وہ انسان جو آج فوت ہوا ہے...... اسے قیامت سے پہلے قبر میں

زندہ ہونا ہے۔ زندہ ہونے کے بعد اٹھ کر...... اس نے میدان محشر میں جانا ہے۔ جانا ہے یا نہیں؟ (جانا ہے)۔ موت آئی۔ موت کے بعد کفن، دفن ہوا، قبر میں دفن کر دیا گیا۔ اس کو اللہ نے قیامت سے پہلے زندگی دینی ہے یا نہیں؟...... (دینی ہے)

موت بھی آئی پھر زندگی بھی ملی...... موت کے بعد جو زندگی ملی ہے اور بندہ نے قیامت کے دن اٹھنا ہے...... یہ اب خدا کا شریک بن گیا ہے؟ (نہیں)۔ موت کے بعد زندگی ملنی ہے یا نہیں ملنی؟

چلو ایک آدمی آج فوت ہوا ہے...... اس کو ہزار سال بعد زندگی ملے گی...... یا دو ہزار سال بعد یا چار ہزار سال بعد...... کئی ہزار سال بعد سمجھ لو؟ یعنی قیامت سے پہلے ہر مردے کو زندگی ملے گی۔ موت کے بعد زندگی ملنی ہے تب وہ میدان محشر میں جائے گا۔ یہی زندگی چتروڑی کو ملے گی...... یہی زندگی مجھے ملے گی...... یہی زندگی ابوجہل کو ملے گی...... یہی زندگی عتبہ شیبہ کو ملے گی...... یہی زندگی نیکوں کو ملے گی...... یہی زندگی بُروں کو ملے گی...... نیک بھی میدان محشر میں...... بُرے بھی میدان محشر میں...... نیک جنت میں۔ بُرے جہنم میں۔ لیکن اسی وجود کے ساتھ...... اسی روح کے ساتھ...... زندگی لے کر جانا ہے۔ موت آئی پھر زندگی ملی اور زندگی ملی...... قبر میں؟ نہیں سمجھ آئی؟

پہلے قبر میں زندگی ملی...... پھر قبر سے اس کو زندہ اٹھا کر میدان محشر میں لے جایا گیا......

میرا اور میرے اسلاف کا عقیدہ:

میرا اور میرے اسلاف کا عقیدہ ہے کہ پیغمبروں پر موت آئی۔ موت کے بعد جو زندگی...... ہر انسان کو ملنی تھی اللہ نے انبیآء علیہم السلام کا اعزاز فرمایا ہے۔ انبیآء کو مقام دیا ہے۔ وہ ہی موت اور زندگی...... جو ہر کسی کو قیامت سے پہلے دینی تھی۔ انبیآءؑ کو سب سے پہلے فوری طور پر عطاء فرمادی ہے...... یہ قرآن کے خلاف ہے؟ میرا خیال ہے بات سمجھ نہیں

آئی؟ (نہیں آ گئی سمجھ)۔

زندگی ہر کسی کو موت کے بعد ملنی ہے؟ کہو ناملنی ہے؟ تو کب ملنی ہے؟ میدان محشر میں جانے سے کچھ دیر پہلے ملنی ہے۔ موت بھی آئی۔ زندگی بھی ملی۔ زندگی ملی کہاں؟ اونچی آواز سے؟ قبر کے اندر ملی۔ قبر میں زندہ کر کے...... اللہ نے پھر قبر سے کھڑا کیا۔ میدان محشر میں۔ موت کے بعد زندگی ملی یا نہ ملی؟ اگر یہی زندگی ہر کسی کو میدان محشر میں جانے سے پہلے ملنی ہے۔ اگر اللہ اپنے پیغمبروں کو فوری طور پر عنایت فرما دیں...... تو کیا یہ قرآن کا انکار ہے؟ (نہیں)۔ یہ شرک ہو گیا؟ (نہیں)۔ اب نبی اللہ کے شریک بن گئے؟ (نہیں)۔ زندگی جو کل ملنی تھی انبیآء کا معجزہ ہے کہ خالق نے وہ پہلے عنایت عطا فرما دی ہے۔

توجہ ہے میری طرف؟ خالق نے وہ پہلے عطاء فرما دی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ احادیث نبوی ﷺ میں پیغمبر نے اس حقیقت کو واشگاف کر دیا...... کہ انبیآء علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں حیات ہیں۔ یہ احادیث مدتوں سے پڑھی جا رہی ہیں۔ کوئی ایک روایت کائنات کی کسی کتاب سے ایسی پیش کر دی جائے......

جس کا عنوان اور موضوع یہ ہو...... کہ انبیآء اپنی قبروں میں مردہ ہیں اور صلوٰۃ و سلام نہیں سنتے؟ ایک روایت پیش کر دی جائے؟ نہیں سمجھے؟ انبیآء علیہ السلام اپنی قبروں میں مردہ ہیں اور روضہ پاک پر جانے کے بعد صلوٰۃ و سلام نہیں سنتے...... ایک روایت پیش کر دی جائے؟ اگر کوئی نہیں۔ تو احادیث میں انبیاء کی حیات بیان کی گئی ہے۔ قرآن نے موت کا آنا بیان فرمایا ہے...... اگلی زندگی احادیث نے واضح کر دی ہے...... کیا قرآن اور احادیث میں کوئی ٹکراؤ رہ گیا ہے؟ (نہیں) قرآن اور احادیث میں کوئی تضاد رہ گیا ہے؟ (نہیں) توجہ کریں اگلی بات پر

منکر حیات پر حضرت نانوتویؒ کا...... لاجواب سوال:

قاسم العلوم والخیرات محمد قاسم نانوتویؒ سب کہو رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے ایک سوال

کیا ہے...... اور وہ سوال آج تک مماتی برادری پر جبل احد بن کر سوار ہے...... وہ سوال آج تک مماتی برادری کے سامنے سد سکندری کی طرح قائم ہے......

توجہ کریں...... تاکہ بات ذہن میں اترے محمد قاسم نانوتویؒ اللہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے...... (آمین) وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کلام فصیح ہے...... اللہ تعالیٰ کی کلام بلیغ ہے۔ اور فصاحت و بلاغت کا معنیٰ یہ ہے...... فصاحت و بلاغت کہتے اس کو ہیں کہ انسانی کلام میں...... یا کسی کے کلام میں الفاظ کا تکرار نہ ہو...... ایک لفظ کا بار بار آنا جبکہ اس کا معنیٰ وہی ہے...... مفہوم ایک ہے...... اور اس سے دو معنیٰ مراد نہیں...... کہ ایک لفظ ایک مقصد کیلئے بار بار آئے یہ فصاحت و بلاغت کے خلاف ہے۔

کیونکہ اللہ کی کلام فصیح و بلیغ ہے۔ اللہ کی کلام (اونچی آواز سے) فصیح و بلیغ ہے...... اس میں کوئی شبہ ہے؟ (نہیں) خالق جل مجدہٗ نے اعلان فرمایا ہے۔ انک میّت وّانھم میّتون۔ میرے پیغمبر موت آپ پر بھی آنے والی ہے۔ وانھم میّتون۔ اور لوگ بھی مرنے والے ہیں۔

اللہ نے لفظ میّت دو جگہ کیوں استعمال فرمایا، اس پر روشنی:

توجہ فرمائیں؟ حضرت نانوتویؒ کہتے ہیں کہ جب باقی لوگوں کی موت اور پیغمبر کی موت...... ایک جیسی ہے؟ جیسے باقی لوگ فوت ہوگئے۔ ایسے ہی پیغمبر۔ معاذ اللہ، فوت ہوگیا؟ اگر دونوں کا اس دنیا سے جانے کا کوئی فرق نہیں ہے؟ تو خالق جلہ مجدہٗ نے لفظ میّت کا دو جگہ استعمال کیوں فرمایا ہے؟ ایسے بھی تو کہا جا سکتا تھا۔ انک وھم میّتون۔ اے میرے نبی ﷺ اور باقی لوگ بھی مرنے والے ہیں؟

لفظ میت...... ایک مرتبہ استعمال ہوتا۔ اس کو دو جگہ استعمال کیوں کیا ہے؟ ...... ایک دفعہ اِنک میّت اور دوسری جگہ پھر وانھم میّتون۔ جب موت برابر ہے...... تو لفظ دو جگہ کیوں؟ اللہ کی کلام فصیح و بلیغ ہے...... اور فصاحت و بلاغت کا تقاضہ یہ ہے...... کہ

لفظ میں بلا وجہ تکرار نہ آئے۔اب اگر نبی ﷺ کی موت اور غیر نبی کی موت میں فرق کوئی نہیں.....تو لفظ میں تکرار بنتا ہے۔جو کلام الٰہی کی شان کے خلاف ہے.....اور جب کوئی مسلمان اللہ کی کلام میں تکرار اور تضاد نہیں تسلیم کرتا.....نہ کرسکتا ہے.....تو ماننا پڑے گا کہ انک میت میں مفہوم الگ ہے.....اور وانّھم میّتون میں مفہوم الگ ہے۔اور اگر توجہ نہ ہو تو.....یہ کہو کہ جب لفظ ایک ہے تو مفہوم الگ الگ کیسے؟

قرآن سے دلیل:

تو ذرا قرآن میں غور کریں؟ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ قرآن پیش کرتا ہے.....اور اس میں ایک لفظ دونوں جگہ ہے.....لیکن مفہوم الگ الگ ہے۔ایک لفظ آیا ہے زلیخا واسطے۔ایک لفظ آیا ہے حضرت یوسف علیہ السلام واسطے۔زلیخا واسطے لفظ ہے وھمّ بھا..... اور یوسف علیہ السلام واسطے لفظ ہے وھمّ بہ.....حضرت یوسفؑ کے لئے بھی وھمّ آیا ہے۔جس کا معنی ارادہ ہے.....اور زلیخا کے معاملے میں بھی وھمْ بھا آیا ہے۔اس میں بھی معنی ارادہ ہے۔دونوں جگہ لفظ ایک ہے۔ معنی دونوں کا ارادہ ہے۔تو جو ارادہ زلیخا کا تھا.....کیا وہی ارادہ یوسف علیہ السلام کا تھا؟.....معاذ اللہ۔(نہیں)۔ اونچی آواز سے تا کہ بات ذہن میں اتر جائے۔(نہیں)۔جو ارادہ زلیخا کا.....اگر وہی ارادہ یوسف علیہ السلام کا تھا تو نبوت گئی اور اگر ارادے میں فرق ہے.....تو لفظ ایک ہے فرق کیسے کیا ہے؟ لفظ وہاں بھی ھمْ۔لفظ یہاں بھی ھمْ.....

اگر دونوں لفظ کے مفہوم میں فرق کیا جا سکتا ہے.....تو انک میّت میں اور وانھم میّتون میں فرق کیا جا سکتا ہے.....ہاں اگر موت میں فرق نہیں تو وجہ بتا کہ تکرار کیوں آیا؟ لفظ میت دو دفعہ کیوں آیا؟ جبکہ انک وانھم میتون کہا جا سکتا تھا؟ یہ بار بار تکرار کیا معنی؟ جبکہ تکرار آیا ہی اس واسطے.....کہ نبی کی موت اور ہے اور تیری میری موت اور ہے۔

کیا آقاؐ نے صرف روحوں کی امامت کرائی تھی......؟

توجہ کریں! اسی پر تھوڑی اور تفصیل عرض کرتا ہوں۔آقا دو عالم ﷺ معراج کی رات تشریف لے کر گئے۔سفر کیا براق پر بیٹھ گئے۔جبرائیل علیہ السلام نے لگام پکڑی ...... ہے واقعہ؟ یا اس میں بھی کوئی شبہ ہے؟ کوئی شبہ نہیں ؟ (نہیں)۔سارے مسلمان مانتے ہو؟۔

بیت المقدس پہنچ گئے۔ بیت المقدس پہنچ کر نظارہ کیا دیکھتے ہیں؟ صفیں لگ گئیں۔کس کی صفیں؟......مماتیوں کی؟ (نہیں) تھو خیرے کی؟ (نہیں)۔انبیآء کی صفیں لگ گئیں۔جبرائیلؑ کھڑا ہے۔آقا دو عالم ﷺ کھڑے ہیں۔جبرائیلؑ دست اقدس پکڑ کر عرض کرتا ہے۔آقا امامت پر آپ کا حق ہے......اور کوئی امام نہیں بن سکتا؟

نبی ﷺ اعلان فرماتے ہیں۔آخری پیغمبر اعلان فرماتا ہے......کہ میں نے انبیآء کی امامت کرائی ہے۔

نبی ﷺ نے یہ نہیں کہا......کہ میں نے نبیوں کی روحوں کی امامت کرائی ہے ......نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا......کہ میں نے پیغمبروں کے صرف وجود کی امامت کرائی۔

لفظ استعمال کیا ہے۔انبیآء مقتدی اور میں امام بن کر کھڑا ہوا تھا......

لفظ نبی اور لفظ انبیآء اس وقت جو استعمال ہوا ہے...... روح مع الجسد کے استعمال ہوا ہے۔

اگر صرف روح ہوتی......تو خاتم الانبیآء فرماتے کہ صرف انبیاء کی روحیں تھیں۔
اگر صرف جسم ہوتے آقا فرماتے......نبیوں کے جسم آئے تھے۔

جب پورا لفظ استعمال ہو تو
روح مع الجسد کےلئے استعمال ہوتا ہے......

کوئی کہہ سکتا ہے کہ حق نواز کا ہاتھ ہے؟ کوئی کہہ سکتا ہے کہ حق نواز کی ٹوپی ہے؟ کوئی کہہ سکتا ہے کہ حق نواز کا پاؤں ہے؟ کوئی کہہ سکتا ہے کہ حق نواز کا کرتہ ہے؟ لیکن جب حق نواز کہے گا...... تو پورا وجود شمار ہوگا......

نبوت کا معنی یہی ہے کہ روح مع الجسد نبی تسلیم کیا جائے

ایک ایک جز...... ایک ایک حصے کا نام حق نواز نہیں رکھا جا سکتا؟......

بلا تشبیہ کہتا ہوں کہ صرف روح کو نبی نہیں صرف جسم کو نبی نہیں...... نبوت معنی ہی اسکا ہے کہ روح مع الجسد نبی تسلیم کیا جائے...... تو کون ہوتا ہے اسمیں تحریف کرنے والا؟ جب میرا پیغمبر کہتا ہے کہ میرے پیچھے نبی کھڑے تھے...... تو روحوں کی تخصیص کیوں کرتا ہے...... تو جسد کی صرف تخصیص کیوں کرتا ہے؟ تو تسلیم کر کہ آقا امام تھے...... پیچھے انبیاء کھڑے تھے؟...... کیا یہ مردہ کھڑے تھے یا زندہ کھڑے تھے؟ بلند آواز سے؟ (زندہ کھڑے تھے)......

توجہ کریں! نبوت زمین چھوڑ کر پرواز کرنا چاہتی ہے! پرواز کرتے کرتے پہلے آسمان پر...... پھر دوسرے آسمان پر! دستک دی گئی۔ آواز آئی! کون؟ عرض کی جبرئیل...... آپ کیساتھ کون؟ محمدٌ رسول اللہ...... آپکو انکے پاس بھیجا گیا ہے؟ جبرئیل ارشاد فرماتے ہیں...... ہاں!...... بھیجا گیا ہوں...... دروازہ کھلتا ہے اندر داخل ہوتے ہیں......

کون نظر آیا؟...... حضرت آدم علیہ السلام......

کون نظر آئے!...... حضرت موسیٰ علیہ السلام......

کون نظر آئے! حضرت ابراہیم علیہ السلام......

جبرئیل تعارف کراتے ہیں۔ میرے آقا یہ آپکے ابو حضرت آدم علیہ السلام ہیں...... انکو سلام کرو؟ یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں انکو سلام

کرو؟ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انکو سلام کرو؟

کیا جبرئیلؑ نے روح آدم کو اَبوئے محمد شمار کیا؟

میں پوچھنا چاہتا ہوں! کیا جبرئیل ...... روح کو آدم کہتے ہیں؟ کیا روح آدم کو ابوئے محمد شمار کرتا ہے؟ اگر پیغمبر روح مع الجسد نہیں گیا ......تو جبرئیل کو یہ کہنا چاہیے تھا؟......روح آدم ہیں انکو سلام کریں ...... یا یہ کہتے کہ جسد آدم ہیں انکو سلام کریں؟ ...... یہ کہنا کہ حضرت آدمؑ ہیں انکو سلام کریں ۔ ابراھیمؑ ہیں انکو سلام کریں ۔ موسیٰؑ ہیں انکو سلام کریں ...... تو معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر روح مع الجسد کو کہا گیا ہے......

توجہ کریں! یہ بات میں نے کیوں کی ہے؟ ممکن ہے کچھ علماء اس میں ایک علمی اختلاف کریں...... میں اس سے الگ ہو کر کہنا چاہتا ہوں چتروڑی کو...... کہ بزرگ کا حوالہ نہ دینا...... کسی مفسر کا حوالہ نہ دینا......قرآن میں سے بتا کہ یہ صرف روحیں تھی یا صرف جسد تھے؟ نہیں سمجھ آئی آپکو میری بات! ...... ہائے کاش ...... میری بات آپکے دل و دماغ میں اُتر جاتی! امام رازیؒ کا حوالہ نہ دینا، امام مسلمؒ کا حوالہ نہ دینا، امام شافعیؒ کا حوالہ نہ دینا، کسی مفتی کا فتوی نہیں پیش کرنا...... قرآن میں سے بتا! کہ صرف روح گئی تھیں یا صرف جسم گیا تھا؟ ...... اگر تو کتاب اُٹھا کر لے آیا کہ فلاں بہت بڑا بحرالعلوم علامہ لکھتا ہے ...... کہ روحیں جسم مثالی میں آئی تھیں، کہ فلاں لکھتا ہے کہ روحیں جسم مثالی میں آگئی تھیں، میں اس بات کو نہیں مانوں گا ...... اس وقت تک نہیں مانوں گا ...... جب تک تو یہ نہ کہے کہ میں بزرگوں کا قول مانتا ہوں؟ اس وقت تک نہیں تسلیم کروں گا؟ مطالبہ یہی رہے گا ...... کہ قرآن پڑھ جسمیں سے معلوم ہو کہ روح گئی ہے...... جسم نہیں گیا۔ نبوت کہتی ہے کہ آدم تھے ...... تو روح

کیوں مراد لیتا ہے۔ پیغمبر فرماتے ہیں کہ موسیٰ تھے...... تو روح موسیٰ کیوں مراد لیتا ہے؟ نبوت فرماتی ہے کہ ابراھیم علیہ السلام تھے تو روح ابراھیم علیہ السلام کیوں مراد لیتا ہے؟ بزرگ کا حوالہ نہ دے...... اپنے پاس سے بتا کہ تیرے پاس روح مراد لینے کی کونسی آیت ہے؟......

توجہ کریں!...... ایک بات اس کے ساتھ ملتی ہے...... وہ بھی کہہ دوں؟ قادیانی کافر ہیں یا نہیں؟ (کافر ہیں) کیوں کافر ہیں؟ آپ کے پاس کونسی دلیل ہے کہ محمدٌ رسول اللہ آخری نبی ہیں؟ ہے کوئی دلیل؟...... (قرآن کہتا ہے)

ختم نبوت پر دلیل اور قادیانی کا فریب

قرآن کی کونسی آیت ہے؟ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

توجہ کریں! قادیانی کہتا ہے کہ میں یہ آیت مانتا ہوں...... قادیانی کہتا ہے کہ میرا ختم نبوت پر یقین ہے۔ قادیانی کہتا ہے کہ میں قرآن کی اس آیت کا انکار نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا دعویٰ یہ ہے...... کہ آپ معنی ہی غلط کرتے ہو...... خاتم النبیین کا معنی ہے...... مہر نبوت...... اب مہر نبوت لگے گی؟...... اب محمد کی مہر لگے گی تب نبی بنے گا۔ پہلے نبی بنتے آئے ہیں اپنے طور پر...... اب نبی بنے گا محمد کی مہر کے بعد۔ تو خاتم النبیین کا معنی ہے مہر نبوت۔ میں نے آیت کا انکار تو نہیں کیا؟ میں نے محمدٌ رسول اللہ کی ختم نبوت کا بھی انکار نہیں کیا۔ یہ قادیانی کا دعویٰ ہے کہ خاتم النبیّن کا معنیٰ ہے مہر نبوت کہ محمدٌ رسول اللہ...... اب آخری نبی اس لحاظ سے ہیں کہ مہر نبوت بن گئے ہیں۔ اب انکی مہر لگے گی تو نبی بن جائیں گے۔ میں سوال کرتا ہوں قادیانی سے؟ کہ تیرے پاس

دلیل کیا ہے کہ اس کا معنی مہر نبوت ہے...... وہ کہتا ہے کہ قرآن دوسری جگہ ......لفظ ختم کو مہر کے معنی میں لے آیا ہے...... میں نے کہا دلیل پیش کر کہتا ہے......خَتَمَ اللہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ......اللہ نے دلوں پر مہریں لگا دیں...... یہ بطور دلیل کے قادیانی پیش کرتا ہے۔ بڑی وضاحت سے کہتا ہوں کہ جب اسمبلی میں قادیانیوں کا کیس پیش ہوا...... تو مفکر اسلام، شیخ الاسلام والمسلمین، امام انقلاب مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ نے یہ کیس اسمبلی میں لڑا ایا ہے۔ اوران گنت دلائل پیش کئے لیکن قادیانی اس بات پر پکا ہوا کہ جب آپ نے خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین کر سکتے ہو......تو میں خاتم النبیین کا معنی مہر نبوت کیوں نہیں کر سکتا؟ لفظ مہر کا شبہ بھی ہو سکتا ہے اور آخری نبی کا شبہ بھی ہو سکتا ہے۔ تو ہم مہر نبوت مراد لے لیتے ہیں؟ آپ آخری معنی مراد لے لیں۔ بات تو شبہ میں پڑگئی ؟تکفیر کیسے کرتے ہو ہماری؟ کفر کا فتوی کیسے لگاتے ہو؟......

مفتی محمودؒ جیسے مفکر کو پوری امت کے دروازے پر جانا پڑا

جسوقت قادیانی اس موڑ پر آیا ہے......تو مفتی محمودؒ جیسا بحر العلوم آخر کار امام رازیؒ کے دروازے پر جھکتا ہے۔ آخر کار ابو حنیفہؒ کے دروازے پر آیا ہے...... آخر کار شاہ ولی اللہؒ کے دروازے پر آیا ہے...... آخر کار مجدد الف ثانیؒ کے دروازے پر آیا ہے۔ آخر کار مفتی محمودؒ جیسے عظیم عالم دین کو قاسم نانوتویؒ کے دروازے پر آنا پڑا......حتی کہ مفتی محمودؒ کو حضرت حسین احمدؒ مدنی سے لیکر حضرت ابو بکر صدیقؓ تک۔ ایک ایک دروازے پر جانا پڑا...... اور اس نے ایک ایک دلائل پیش کئے۔ کہ......

ابو بکرؓ...... اسکا معنی آخری نبی لیتے ہیں......

عمرؓ......اسکا معنی آخری نبیؐ لیتے ہیں......

عثمانؓ ...... اسکا معنی آخری نبیؐ لیتے ہیں ......

تابعینؒ ...... اسکا معنی آخری نبیؐ لیتے ہیں ......

مفکرینؒ ...... اسکا معنی آخری نبیؐ لیتے ہیں ......

آئمہ مجتہدین ...... اسکا معنی آخری نبیؐ لیتے ہیں ......

مجدد الف ثانیؒ ...... اسکا معنی آخری نبیؐ لیتے ہیں ......

علی ہجویریؒ ...... اسکا معنی آخری نبیؐ؟ ...... سلطان باھوؒ اسکا معنی آخری نبیؐ ......

شاہ ولی اللہؒ ...... اسکا معنی آخری نبیؐ ...... شاہ عبدالعزیزؒ اسکا معنی آخری نبیؐ

شاہ اسماعیلؒ شہید ...... اسکا معنی آخری نبیؐ ......

قاسم نانوتویؒ ...... اسکا معنی آخری نبیؐ ......

حسین احمد مدنیؒ ...... اسکا معنی آخری نبیؐ ......

مفتی محمودؒ ...... دلیل کے طور پر ساری امت کے بزرگ پیش کرتا ہے ...... کہ چودہ صدیوں کے لوگ اسکا معنی آخری نبیؐ سمجھتے تھے؟

مرزا ناصر قادیانی پوری امت کو گمراہ نہ کہہ سکا ......

تو بتا مرزا ناصر ...... کہ یہ لوگ گمراہ تھے یا حق پر تھے ...... قادیانی جیسا بدمعاش بھی پوری امت کو گمراہ نہیں کہہ سکا ...... جھک گیا کہ یہ لوگ گمراہ تو نہیں تھے ...... نیک لوگ تھے ...... تو مفتی محمودؒ فرماتے ہیں کہ جب نیک لوگ تھے ...... تو پھر انکا ترجمہ مان نا؟ ......

توجہ کریں! خاتم النبیین کا معنی بھی اس وقت تک ...... نہیں منوایا جا سکتا دشمن کو جب تک اولیاء اللہ اور بزرگوں کے دروازے پر نہ آئیں ......

ہر دجال کے راستے میں رکاوٹ امت کا اجماع ہے

ہر دجال دجل کرتا ہے۔ ہر فریب کار فریب کاری کرتا ہے۔ اس

فریب کے راستے میں رکاوٹ امت کا اجماع ہے۔ ہر دجال کے راستے میں رکاوٹ امت کا اجماع اور امت کے اولیاء اللہ کے عقائد و نظریات ہیں ورنہ ختم نبوت جیسا قطعی عقیدہ بھی مشکوک قرار پا جائے......

قادیانی نے شبہ پیدا کیا یا نہیں پیدا کیا؟...... (کر دیا)...... کہ خاتم النبیین کا معنی اگر آخری نبی ہے......تو اسکا معنی مہر بھی ہوسکتا ہے...... جیسے ختم اللہ علی قلوبھم میں ہے؟......شبہ دور کیسے کیا گیا؟!......اونچی آواز سے (بزرگوں کے قول سے)

چراغ بالی جیسی مچھ رکھنے والا بغیر بزرگوں کے معنی متعین کرتا ہے......کیا جانتے ہو چراغ بالی مچھ کو؟...... (آپ میں سے جن کو چوری ڈاکہ سے کچھ تعلق ہوا تو وہ ضرور جانتے ہونگے) چراغ بالی جیسی مچھ، پگڑی واہ واہ، پگڑی کو دیکھ کر تو شاہ ولی اللہ یاد آ جاتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ یاد آ جاتے ہیں...... پگڑی داڈھنگ وکھرا...... مچھ داڈھنگ وکھرا...... چادر داڈھنگ وکھرا...... چال...... ڈھال وکھری...... اور زبان تو کوثر و تسنیم کیساتھ دُھلی ہوئی ہے...... اس کے کہنے ہی کیا؟

بزرگوں کے حوالہ دیئے بغیر عقیدہ ختم نبوت ثابت نہیں کیا جا سکتا؟

بزرگوں کے حوالہ دیئے بغیر ختم نبوت جیسے قطعی عقیدے پر دلائل پیش کر دکھائیں؟...... جب تک امت کے اولیاء اللہ کے نکتہ نظر کو تسلیم نہیں کرو گے......اس وقت تک کوئی مسئلہ ثابت کرنا مشکل ہو جائیگا......

توجہ کریں!...... یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ خالق کائنات اعلان فرماتے ہیں......وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِہٖ جَھَنَّمَ ط وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا (۵ پ ۱۴ ع) کوئی بندہ اگر مومنین کا راستہ

چھوڑ کر ...... غیر مومنین کا راستہ اختیار کرتا ہے وہ کون ہے؟ ...... (جہنمی ہے) کیا مومنین! اولیاء اللہ نہیں، مومنین بزرگ نہیں؟ ...... (ہیں) اللہ جو فرماتے ہیں کہ مومنین کا راستہ چھوڑ کر ...... غیر مومنین کا راستہ اختیار نہ کرو ...... جن کو اللہ فرماتا ہے کہ مومنین کا راستہ اختیار کرو ...... تو کیا مومنین اولیاء اللہ نہیں؟ ...... اللہ نے حکم دیا ہے یا نہیں ...... کہ بزرگوں کا راستہ اپناؤ؟ ...... (حکم دیا ہے)

جن پر اللہ نے انعام کیا......

توجہ کریں! ...... چار طبقے ہیں ...... ایک طبقہ نبیوں کا ...... ایک طبقہ شہداء کا ...... ایک طبقہ صدیقین کا ...... ایک طبقہ صالحین کا ...... پہلے سبق دیا ہے کہ مجھ سے راستہ طلب کر اور راستہ سیدھا مانگ ......! پھر سبق دیا کہ راستہ طلب کر انکا جن پر اللہ کا انعام ہوا ...... اس سبق کے بعد پھر وہ آدمی متعین کر دیئے ...... جن پر اللہ نے انعام کیا ہے ...... ان میں جیسے انبیاء کا نام آیا ہے ...... ویسے ہی صدیقین کا آیا ہے ...... صدیقین کے بعد شہدا کا نام آیا ہے ...... شہدا کے بعد صالحین کا آیا ہے ...... تو! یہ کیوں کہتا ہے کہ صالحین کوئی نہیں ...... سب مشرک تھے ......! تو بے ایمان ہے ...... یا ساری امت کو بے ایمان کہوں؟ ...... تجھ اکیلے کو بے ایمان کہہ کر کیوں نہ اپنی آخرت سنبھال لی جائے ...... قرآن نے سبق دیا ہے کہ سیدھے راستے پر چل ...... سیدھا راستہ کن کا؟ ...... **صراط الذین انعمت علیھم** ...... انکے راستے پر چل جن پر اللہ نے انعام کیا ہے ...... وہ آدمی کون ہیں؟ ...... جن پر انعام کیا ہے ...... فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ ...... (۵ پ ۔ ۶ ع)

صالحین کا تذکرہ آیا ہے یا نہیں......؟ (آیا ہے)......

ایک مثال

توجہ کریں! میں قرآن پڑھ رہا ہوں......ایک بندہ مجمع میں بیٹھا ہے......وہ ناظرہ قرآن پڑھا ہوا نہیں ہے......اردو بھی نہیں جانتا......بالکل جٹ ہے......اسکو اللہ اور رسول کا حکم ماننا چاہیے یا نہیں؟......(ماننا چاہیے) کیسے مانے؟......کیونکہ وہ اردو بھی نہیں جانتا......وہ عربی بھی نہیں جانتا......ان پڑھ ہے......ناظرہ قرآن بھی نہیں جانتا......وہ خالق کا حکم کیسے مانے؟......(مجھے سمجھائیں) کیونکہ......جو بزرگوں کا قول بیان کرے وہ تو بے ایمان ہوا نا......؟ (نہیں)

اگر وہی جٹ خود قرآن پڑھا ہوا نہیں ہے......اردو نہیں جانتا......اگر وہ سعید بلوچ کی زبان سے سن کر ترجمہ مان لے......تو موحد ہے......اور اگر وہی جٹ قاسم نانوتوی کی زبان سے سن کر ترجمہ مانے تو مشرک ہے؟......حسین احمد مدنیؒ کی زبان سے مانے تو مشرک......اگر عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی زبان سے سن کر مانے......تو مشرک ہے؟ امام شافعیؒ کی زبان سے سن کر مانے......تو مشرک؟ امام ابو حنیفہؒ کی زبان سے سن کر مانے تو......مشرک؟ یعنی اگر آئمہ کی زبان سے ترجمہ سن کر عمل کرتا ہے......اس نے بزرگوں کا قول مان لیا ہے۔......اسلئے قرآن کا منکر ہوا......لیکن اگر سعید بلوچ کا ترجمہ مان لے تو پکا موحد ہے......اس کا معنی یہ ہوا کہ تیری زبان معاذ اللہ وحی کیساتھ بولتی ہے......اور باقی لوگوں کی زبان پر وحی کوئی نہیں؟ ......بات سمجھ آئی......؟ (جی آئی ہے) بھائی! مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا ترجمہ نہیں ماننا......کیا سعید بلوچ کا ماننا ہے؟......(نہیں) سعید بلوچ بھی تو کہتا ہے

کہ میں قرآن پڑھتا ہوں ...... تو جو سارا دن جوتوں کو جوڑتا ہے وہ اُلو کا پٹھہ جانتا ہے ...... کہ قرآن کیا کہتا ہے ...... اس نے کیوں بلوچ کی زبان پر اعتبار کیا ہے؟ ...... اگر تجھے قاسم نانوتویؒ کی زبان پر اعتبار نہیں ...... اور تو سمجھتا ہے کہ اس نے گمراہی پھیلائی ہے ...... عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے گمراہی پھیلائی ہے ...... تو وہ بلوچ جورن (عورت) کولیکر بھاگ گیا تھا ...... یہ سچ پھیلا رہا ہے؟ ......

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی صداقت پر جھلک

کسی کا کوئی تقویٰ ...... اور پرہیز گاری کو دیکھ ...... عطاء اللہ شاہ بخاریؒ علم رکھتا ہے ...... تقوی رکھتا ہے ...... پرہیز گاری رکھتا ہے ...... زبان کی صداقت رکھتا ہے ...... برطانیہ کا خزانہ عطاء اللہ کی جوتی کی نوک کو خرید نہیں سکا ...... یہ صداقت کی دلیل ہے ...... اگر سچ نہ ہوتا تو انگریز خرید لیتا یا نہیں؟ ...... (خرید لیتا) عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سچ پر ڈٹ گیا تھا یا نہیں ...... (ڈٹ گیا تھا) آج تک انگریز مؤرخ لکھتا ہے ...... کہ عطاء اللہ شاہ بخاری جیل کی ...... کال کوٹھری میں بیٹھا ہے ...... قید با مشقت کے ایام پورے کر رہا ہے ...... جیل سپرنیڈنٹ راؤنڈ پر نکلتا ہے ...... اور دیکھتا ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاری قرآن پڑھتا ہے ...... اور چکی خود بخود گھومتی ہے ...... کیا یہ مشرک کے کہنے پر چکی خود بخود گھومتی ہے؟ ...... (نہیں)

آپ یہ کہیں گے کہ مولوی نے بڑی سخت زبان استعمال کی ہے ...... پر میں جس کے جواب میں کھڑا ہوں ...... اسکے لئے لہجہ ہی یہی چاہیے ...... اس نے یہ سمجھا ہے کہ میرے مقابلے میں علماء میدان میں نہیں آئے ......؟

میں بڑا بحر العلوم ہوں ...... تو گالیوں میں بحر العلوم ہے ...... اگر ایک

دے گا تو میں دس دوں گا...... اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں...... کہ اگر میری اس گفتگو اور اس گزارش کے بعد...... چتروڑی نے غلیظ زبان استعمال کی...... میرے اکابرین کو اس نے مشرک...... کافر...... بے ایمان...... گیدڑ اور خنزیر کہا...... تو میں (شہر) عبدالحکیم کی داستان برسرعام بیان کروں گا۔ میری وارننگ سمجھ لے بلوچا...... ! اگر تو نے میرے اکابرین پر تبرابازی کی تو میں نے (شہر)...... عبدالحکیم کا تیرا تقوی...... تیری پرہیزگاری...... تیری عشق بازی کو کبیر والہ کے چوک پر بیان نہ کیا...... تو میرا نام بدل دینا...... یا زبان بدل...... لہجہ بدل...... تجھے ٹکریا کوئی نہیں...... اگر وہ قاسم نانوتوی کو گیدڑ کہے...... میں معاف کردوں؟...... (نہیں) اگر وہ عطاء اللہ شاہ بخاری کو مشرک کہے...... میں معاف کردوں؟...... (نہیں) ظالما!...... جسکی زندگی دین کیلئے جیل میں کٹ گئی...... آج وہ مشرک ہے...... اور تو جو ایک C.I.D کے ایجنٹ سے پیسے لے کر فتنہ پھیلا رہا ہے...... تجھے امام مان لوں......

حضرت جھنگویؒ کا چتروڑی کو چیلنج......!

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں...... سر پر قرآن رکھ...... کیا کراچی کے ڈاکٹر عثمانی کیساتھ تیرا اختلاف پیسے کی وجہ سے نہیں ہوا؟...... کیا دم دمة الجنود الی دم دمة الیھود...... اس غصہ میں نہیں لکھی؟...... اللہ کی کتاب سر پر رکھ کر خانہ خدا میں موافقت بالعذاب...... قسم کھا کہ تیرا اختلاف ڈاکٹر عثمانی اور کیپٹن کے ساتھ پیسوں کی وجہ سے نہیں ہوا...... بلکہ عقیدے کی بنیاد پر ہوا ہے...... تو پھر میں تیرے ہاتھ چوم لوں گا۔...... موافقت بالعذاب قسم اُٹھا کر یہ کہے...... کہ اے اللہ اگر میں سر پہ قرآن رکھ کر جھوٹ بولتا ہوں...... تو مجھے یہی غرق کردے...... ان لفظوں کے ساتھ قسم اُٹھا...... اگر نہیں اٹھاتا تو کراچی

کا ڈاکٹر C.I.D کا براہِ راست ایجنٹ ہے ...... اور تو اسکا ایجنٹ ہے

چتروڑی ایک ایجنٹ

C.I.D. کے ایجنٹ ...... امریکہ کے اشارے پر امت مسلمہ میں انتشار اور افتراق کا بیج بو رہے ہیں۔اے حضرت قاسم نانوتویؒ کی روحانی ذرّیت!...... عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نام لیوا ...... ورکر!...... سربکف ہوکر میدان میں آجا ...... راستہ روک لے اس جابر کا ...... سدسکندری بن جا منافقت کے سامنے ...... دجل و فریب کے سامنے ...... اساس بن کر آ ...... بنیاد بن کے آ ...... اس زبان کو روک لے جو چودہ سو سال کی امت کو مشرک کہتی ہے ......

میں نے عرض یہ کیا ہے ...... کہ قاسم نانوتویؒ کا ترجمہ قابل قبول نہیں ...... سعید بلوچ کا ترجمہ قابل قبول ہے؟ ...... (نہیں) کیوں بھائی! ...... وہ تو جٹ آدمی ہے ...... وہ تو خود قرآن نہیں جانتا ...... کیسے قرآن پڑھے گا؟ ...... کیسے قرآن پر عمل کرے گا ...... نبی کا حکم کیسے مانے؟ ...... کسی سے پوچھ کر عمل کرے گا نا؟ ...... کسی مولوی سے پوچھے گا ...... کسی عالم ...... کسی مفتی ...... کسی قرآن و سنت کے جاننے والے سے پوچھے گا ...... اس کے بغیر اللہ کا حکم مان سکتا ہے؟ ...... (نہیں) جب عالم سے پوچھ کر مانے گا تو پھر عالم کی بات مانی گئی یا نہیں؟ ...... (مانی گئی) عالم کی زبان پر اعتبار کرے گا تو ...... تب سمجھے گا کہ ...... اللہ کا حکم ہے ...... اگر اس کو زبان پر اعتبار نہیں ...... تو مانا ہی نہیں جا سکتا ...... وہ کہے گا کہ پتہ نہیں اس نے جھوٹا ترجمہ کیا ہے یا سچا؟ ...... اللہ کچھ کہے ...... یہ کچھ بیان کر رہا ہے ...... شک میں پڑ گیا یا نہیں؟ ...... (پڑ گیا) جب شک میں بات آجائے تو اس وقت ایمان آسکتا ہے؟ ...... (نہیں)

جب تک اسلاف، اکابرین کی زبان پر ...... ان کے تقوے اور

پرہیز گاری پر یقین نہ کیا جائے ...... تو اس وقت تک نہ قرآن مانا جا سکتا ہے ...... نہ سنت مانی جا سکتی ہے؟ (بیشک) بات آپ کی سمجھ میں آئی ہے؟ ...... (جی آئی ہے) اھدنا الصراط المستقیم o صراط الذین انعمت علیھم ...... اللہ ان بندوں کا راستہ بتا ...... جن پر تو نے انعام کیا ہے ...... فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ...... وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا o (پ ۵/رکوع ۶)

صالحین کا تذکرہ آیا ہے یا نہیں؟ ...... (آیا ہے) ...... اللہ کیا حکم دیتا ہے کہ صالحین کے رستے پر چلو ......

منکر حیات کو چیلنج

اب دعوی سنو! ...... چودہ سو سال میں زیادہ نہیں صرف ایک آدمی چاہیے ...... جس آدمی کو اس وقت کی امت نے اہل حق شمار کیا ہو ...... اس وقت کی پبلک اور اہل حق نے ...... علماء نے ...... محدثین نے ...... مؤرخین نے ...... سکالروں نے اہل حق شمار کیا ہو ...... اور اسکو امام ...... مقتداء ...... مفتی ...... رہنماء ...... عالم ...... مانا گیا ہو ...... چودہ صدیوں میں صرف ایک آدمی چاہیے ...... جو یہ عقیدہ پیش کرتا ہو کہ انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ نہیں ...... مردہ ہیں ...... اور جو روضۂ اطہر پہ جا کر سلام کرے ...... اس کا سلام نہیں سنتے ...... اور اگر اسکا کوئی قائل ہو کہ پیغمبر علیہ السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں ...... اور قبر پر جانے والے کا درود و سلام سنتے ہیں ...... جو اسکا قائل ہو ...... تو وہ آدمی مشرک ہے ...... اس پوری تفصیل کے ساتھ صرف ایک آدمی چاہیے چودہ صدیوں میں ...... جو یہ عقیدہ رکھتا ہو ...... جیسے تم آج عقیدہ رکھتے ہو ...... ایک آدمی پیش کر دیں میں مؤقف بدل لوں گا ...... نہیں سمجھ آئی ......

(سمجھ آ گئی) ...... اور اگر چودہ سو سال میں ایک آدمی بھی اس عقیدے کا اگر نہیں ملتا...... تو مجھے کہنے کا حق پہنچتا ہے کہ چودہ صدیوں میں تو غنڈا پیدا ہوا ہے ...... اسلئے میں نے کہا ہے کہ تو علمی اختلاف نہیں کرتا ...... تو C.I.D. کا ایجنٹ ہے ......

چترو ڑی کی گستاخانہ تحریر:

اور تیری اس تحریر نے مجھے شدت پہ آمادہ کیا ہے ...... جسمیں تو نے لکھا ہے ...... کہ قاسم نانوتوی نے توحید کی چولاں ہلا دی ہیں ...... اُلوّ دے پٹھیا: قاسم نانوتوی نے توحید کی چولیں ہلا دی ہیں ...... اور توُ ...... توحید کا علمبردار اٹھا ہے ...... تو نے نانوتویؒ کو مشرک کہا ہے ...... تو نے نانوتویؒ کو بے ایمان کہا ہے ...... اور میں حضرت نانوتویؒ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں ...... زبان روک لے ورنہ میں گُدی سے کھینچ لوں گا ...... میرے جذبات اور احساسات ہیں ...... میں اہل حق کے خلاف کوئی زبان درازی سن کر برداشت نہیں کر سکتا ...... اگر قاسم نانوتویؒ مشرک ہے ...... تو مجھے بتا مومن کون ہے ......؟ اس کی تحریر ہے کہ قاسم نانوتویؒ نے توحید کی چولیں ہلا دی ہیں ......

توحید کا بڑا علمبردار ...... یا پولیس السلام علیک ...... یہ توحید کا علمبردار ہے؟ ...... (نہیں) کہ میرے پڑوس میں جلسہ ہو رہا ہے ...... اب دفتر کا ایک ...... ایک چکر لگاتا ہے ...... کہ مجھے خطرہ ہے ...... مجھے خطرہ ہے ...... تو اس کی بارگاہ سے مانگ کہ میں تجھے مشکل کشاء اور حاجت روا مانتا ہوں ...... کہ اگر مجھے کوئی مارنے کے لئے آئے تو ...... تُو میری مدد کر ...... اس وقت اس طرف کیوں نہیں گیا ......؟ اب تاویل کرے گا کہ عالم اسباب اور ہوتا ہے ...... اور عالم مافوق الاسباب اور ہوتا ہے ......

للکار جھنگوی شہیدؒ......!

تو اسکو چھوڑ دے ...... اور اپنے تمام غنڈے جمع کر ...... میں تیری اجازت کے بغیر تیری مسجد میں تقریر کرتا ہوں ...... تو روک کے دِکھا؟ ...... اور آج میں کہہ کر جارہا ہوں اس ہزاروں کے فقید المثال اجتماع میں ...... کہ اگر سعید بلوچ نے زبان نہ بدلی ...... تو میں اس کی مسجد میں تقریر کروں گا ...... اور جرأت کے ساتھ کروں گا ...... اور تمام تر پابندیوں کو توڑ کر کروں گا ...... چاہیے کبیر والہ کے لوگ میرا تعاون کریں یا نہ کریں ...... میرا خالق مجھے کافی ہے ...... میں ظلم کی زبان کو روکوں گا ...... دجل کی زبان کو روکوں گا ...... فریب کی زبان کو روکوں گا ...... بے حیائی کی زبان کو روکوں گا ...... کفر کی مشین گن کو تالے لگادوں گا ...... موت کا ایک دن متعین ہے ...... جو رات قبر میں آئے گی ...... باہر نہیں آسکتی ...... جو باہر آئے گی وہ قبر کے اندر نہیں آسکتی ...... یہ کیا عقیدہ توحید ہے کہ مجھے مارنا چاہتے ہیں؟ ...... درخواست پہ درخواست ...... درخواست پہ درخواست ...... اُوئے ...... پھاآلی میں پانی لے کر ڈوب مر ...... اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں ...... صرف کبیر والہ تک محدود نہیں ...... اگر تیری زبان پورے پنجاب میں نہ رکی تو ہر جگہ میں تیرا تعاقب کروں گا ...... تو اپنی زبان پہ کنٹرول کر ...... اگر بڑھنے کی کوشش کی تو بڑھنے نہیں دیا جائے گا ......

گستاخ رسول ﷺ کی سزا:

گستاخیٔ رسول ﷺ اتنا بڑا جرم ہے ...... کہ اس کی توبہ اس دنیا میں قابل قبول نہیں ...... نہیں سمجھے! ...... اگر دشمن رسول توبہ کرتا ہے ...... عنداللہ قبول ہوجائے گی ...... لیکن اسلامی حکومت اس توبہ کو قبول نہیں کرے گی شرعاً وہ پابند ہے ...... کہ وہ گستاخ رسول کو تختہ دار پر لٹکا دے ...... اور یہ کہہ کر لٹکائے

کہ ہمیں نہیں پتہ...... دل سے توبہ کی ہے یا محض زبان سے توبہ کی ہے...... دل کے ساتھ توبہ کی ہے تو بخشش ہو جائے گی...... اگر محض زبان سے توبہ کی ہے...... تو آگے بھی چھتر پڑیں گے...... ہم پابند ہیں اس بات پر...... کہ تُو توہین رسول ﷺ کر چکا ہے...... لہذا تجھے سزائے موت دے دی جائے...... یہ کہہ کہ عدالت !...... گستاخ رسول ﷺ کو تحت دار پر لٹکا دے شرعا پابند ہے......

احمد سعید خان بلوچ چتروڑی کی گستاخیاں

اب بتاؤں !...... اس نے گستاخیاں کہاں......

کہاں کی ہیں......؟ ...... ٹیپ موجود ہے ریکارڈ موجود...... ایک جگہ پر تقریر کرتا ہے...... اور تقریر کے دوران تردید کر رہا ہے...... ایک روایت عام طور پر بریلوی طبقہ اور کچھ دوسرے لوگ بیان کرتے رہتے ہیں...... نــور مِّــنْ نــور اللہ...... یہ ایک روایت ہے...... روایت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟...... اس کے رواۃ کی کیا پوزیشن ہے؟...... میں اس بحث کو چھوڑ کر بات کرنا چاہتا ہوں...... یہ روایت بیان کرتے ہوئے...... اس پر کئی دلائل پیش کیے جا سکتے تھے...... کہ نورٌ مّن نور اللہ سے کیا مراد ہے...... اسکا مفہوم کیا ہے......؟ کیا نہیں ہے...... علمی رنگ سے...... معزز لہجے سے...... کئی جواب دیے جا سکتے تھے......

چتروڑی کی پیغمبر کے متعلق پہلی گستاخی......!

لیکن اس روایت کو بلوچ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ نــورٌ مّــن نــور اللہ...... یا...... سـورٌ مّـن سـور اللہ...... نقل کفر کفر نباشد حالانکہ اس روایت میں متذکرہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا ہے...... ان کے متعلق یہ الفاظ پڑھے جاتے ہیں...... نــورٌ مّــن نور اللہ...... اسکا علماء نے مفہوم بتایا ہے...... معنی بتایا ہے...... اس کی روایت پہ

جرح کی ہے...... لیکن یہ انداز بیان کہ نور من نور اللہ یا سور من سور اللہ ...... کھلی گستاخی اور توھین ہے...... اور یہی الفاظ جب شیخ القران مولانا غلام اللہ خانؒ کو بتائے گئے ...... سنائے گئے ......تو انہوں نے اعلان کیا کہ یہ شخص ...... گستاخ رسول ہے ...... اور یہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو چکا ہے ......
جس جلسے پر یہ (احمد سعید بلوچ) جائے گا ...... میں نہیں جاؤں گا ......

چتروڑی کی دوسری گستاخی ......!

توجہ کریں! ...... ایک اور جگہ پیغمبر کی توھین کررہا ہے ......
ٹیپ موجود ہے لوگوں کے پاس ...... تقریر کے دوران کہتا ہے کہ ...... اِنَّکَ لَاتَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ...... وَهُوَاَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (پ۲۰/ ع۹)
کہتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بلالؓ کھچے ماررہا تھا...... استغفر اللہ ......
کہتا ہے ...... بلال کھچے ماررہا تھا ...... کیوں بھائی؟ ...... ''(بلال) کہتا تھا اللہ میاں اچھا کیا ہے کہ نبی کے کھاتے کوئی چیز نہیں رکھی ...... اگر نبی کے کھاتے اختیار رکھ دیتا تو مجھ کالے کو ایمان کس نے دینا تھا ...... یہ سارا اپنی (برادری) کوتقسیم کر کے چلا جاتا'' ...... (استغفر اللہ)
وہ پیغمبر! ......جس کیلئے خالق فرماتا ہے ......فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ...... (پ ۱۵ ۔ ع ۱۳)
میرے پیغمبر! ...... آپ ایسے لگن میں ہیں ...... کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے ...... ایسے لگتا ہے کہ شاید آپنے آپ کوختم کردو گے ...... کہ ہائے کاش! ...... یہ سارے لوگ کلمہ پڑھ لیں ......
اس (نبی) کو چتروڑی کہتا ہے ...... '' کہ بلال کہتا تھا کہ اللہ میاں

اچھا کیا ہے کہ نبی کے کھاتے کچھ نہیں رکھا ورنہ مجھے ایمان کس نے دینا تھا''

اسکا معنی یہ ہوا..... کہ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو پیغمبر اپنی برادری کو کلمہ پڑھا کر چلا جاتا..... اور باقی لوگوں کو کافر رکھتا..... نعوذ باللہ نبوت پر حملہ ہے یا نہیں؟..... (حملہ ہے) توھین رسول ہے یا کوئی نہیں؟..... (توھین ہے) پھر یہ گستاخ رسول ملک میں پھرتا رہے.....؟ (نہیں) پھر یہ گستاخ رسول ملک میں عیش کرتا رہے؟..... (نہیں)..... اسکی زبان نہ روکی جائے؟..... (روکی جائے) ہے توھین یا نہیں؟..... (ہے)

چتروڑی کی تیسری گستاخی.....!

توجہ کریں!..... پھر ایک اور جگہ تقریر کر رہا ہے..... تقریر کرتے ہوئے کہتا ہے..... کہ نبی کا چچا جب مرنے لگا تھا..... تو نبی چاہتا تھا کہ (اس کی) موت ایمان پر آئے

اب کہنے کا انداز یہ بھی تو ہے..... کہ پیغمبر نے آخری وقت تک بڑی مقدس کوشش کی..... کہ کاش میرا چچا ایمان لے آئے..... لیکن اسکی قسمت میں نہ تھا..... اور وہ چلا گیا..... پر نبی نے اپنی طرف سے شفقت، رحمت..... کے دریا بہا دیے..... ایسے بھی کہا جا سکتا تھا یا نہیں؟..... (کہا جا سکتا تھا) اب (بلوچ کا) انداز دیکھیں!..... یہ کیسے کہہ رہا ہے..... کہتا ہے کہ'' نبی نے بیٹھیاں اڈیاں''..... (استغفر اللہ)

اللہ تعالی کے سامنے..... نبی نے بیٹھیاں اڈیاں کہ میرا چچا جہنم میں جا رہا ہے..... اسکو بچا لے..... یہ لفظ بیٹھی جو کہا ہے..... نبی کی توھین ہے یا نہیں؟..... (توھین ہے) ظالما!..... بیٹھی بچہ اڈتا ہے منہ بیگاڑ کر..... کیا میرا پیغمبر خالق کے سامنے منہ بیگاڑ کر دعا مانگتا تھا؟..... (نہیں)..... ہائے ہائے

...... ! اے کاش کوئی علم دین پیدا ہو جائے ...... اس قدر بدتمیز ...... گستاخ پیغمبر تیرے شہر میں گلوکار بن کے آیا ہے ......؟ زبان روک لو ...... اس گستاخ رسول کی ...... روکتے ہو یا نہیں؟ وعدہ کرو! (روکیں گے)

انتظامیہ کو وارننگ

پھر کہتا ہوں ...... تحصیل کی انتظامیہ کو ...... روک لو اس گستاخ رسول کی زبان ...... ورنہ یہ شہری امن تباہ کر دے گا ...... ایک دن ایسی نوبت آجائے گی پھر کنٹرول نہیں ہوگا ...... بہتر ہے آج اسکی زبان انتظامیہ روک لے ...... اور یہ بھی ساتھ کہتا ہوں ...... کہ تحصیل کی انتظامیہ یہ نہ سمجھے کہ تجھ سے درخواست کا معنی یہ ہے کہ زبان رکتی نہیں ؟ ...... تجھ سے درخواست کا معنی یہ ہے کہ اگر قانون ہمارا تعاون کرتا ہے تو! جی آیا نوں ...... اور اگر تعاون نہ کیا تو پھر، ہم جرأت سے زبان روکیں گے ...... انشاالله ...... ٹھیک ہے (بیشک) اوئے کچھ نہیں ہوتا؟ ...... ہتھکڑی کوئی چیز نہیں ...... جیل کوئی چیز نہیں ...... (بیشک) اگر اسکو رَزّاق مانتے ہو تو کوئی شی نہیں ...... کوئی طاقت نہیں ...... جو موحد اور مسلم کا راستہ روک لے ...... (بیشک)

یہ جو میں نے عرض کیا ہے ...... توہین رسول ﷺ ہے یا نہیں ؟ ......

(توہین ہے) یہ ملک کے اندر مختلف جگہوں میں تقریریں ہیں ......

چتروڑی کی چوتھی گستاخی ...... !

اور ایک تقریر تو آپ نے ابھی سنی ہے کہ ...... حضرت ابو بکرؓ کی شان حضرت علیؓ سے کم تھی ...... رضی اللہ عنھم ...... علی کی شان ابو بکر سے اعلی تھی ...... ایک تو ہے کہ مسئلہ کا بیان ...... ! ایک بندہ کہے کہ میرا عقیدہ یہ ہے ...... بیشک یہ عقیدہ شیعہ کا ہے ...... لیکن ایک بندہ کہے کہ میرا ایہی ہے ...... یہ انداز تو ہوا

الگ ......لیکن آگے جو بکواس ہے ......سائل سوال کرتا ہے جو آپ سن رہے تھے ......کہ ابو بکرؓ صدیق خلیفہ اول کیسے بن گئے ؟......انکو تو پھر بعد میں آنا چاہیے تھا......؟ تو (احمد سعید بلوچ) جواب دیتا ہے......''کہ خلیفے تو مصلی اور چوڑھے (یعنی بھنگی) بھی بن سکتے ہیں''......کیا نبی کے خلیفے چوڑ ہے تھے؟...... (نہیں) یہ ٹیپ آپ نے سنی ہے یا نہیں ؟...... (سنی ہے) آواز پہچانی ہے؟...... (پہچانی ہے) ابو بکرؓ کی توھین ہے یا نہیں ؟......(توہین ہے) گستاخ پیغمبر ہے یا نہیں (گستاخ ہے) جو پیغمبر کے خلیفوں کو چوڑا کہہ رہا ہے ...... میں اس رافضی کو برداشت نہیں کرتا ......کبیر والہ کے لوگو!......متحد ہو جاؤ ...... بریلویو!......اختلاف چھوڑ دو......دیو بندیو!......اختلاف بھول جاؤ...... اہل حدیثو !......اختلاف بھول جاؤ......اس گستاخ نبی اور گستاخ صدیق کو شہر بدر کر دو...... راستہ روکو گے؟...... (روکیں گے) اگر اس مرتبہ زبان نہ بدلی تو پھر دوسرا پھیرا لگانا پڑھے گا ...... پھر انشا اللہ زبان نہیں ! بلکہ شہر بھی بدل جائے گا......جو نبی کے خلیفے کو مصلی اور چوڑا کہے...... وہ نبی کا گستاخ ہے یا نہیں؟...... (گستاخ ہے) صدیق اکبرؓ کا گستاخ ہے یا نہیں ؟...... (گستاخ ہے)......

چتروڑی کی حواس باختی ......

اور حواس باختی دیکھ......حواس کا اُڑ جانا دیکھ؟......تمام پاکستان کے علماء کے نام خط لکھتا ہے......اور اسمیں لکھتا ہے ......''یہ آیت قطعی ہے...... **قطعی الثبوت** ہے......یہ آیت **قطعی الدلالت** ہے''......اتنا بھی علم نہیں کہ ہر آیت **قطعی الثبوت** ہے؟......کسی ایک آیت کو خاص کر کے کہے کہ یہ آیت **قطعی الثبوت** ہے......

یہ کیا معنی؟ ...... کہ یہ آیت قطعی الثبوت ہے...... قطعی الدلالت کے اوپر تو بحث چل سکتی ہے...... لیکن قطعی الثبوت تو ہر آیت ہے......

ہر آیت قطعی ہے یا نہیں؟...... (قطعی ہے) قطعی الثبوت کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اس کی سچائی میں کوئی شک شبہ نہیں ...... یہ لکھتا، لکھتا ...... ''آگے لکھتا ہے کہ اس آیت کا انکار کفر ہے ...... اس آیت کے مفہوم کا انکار کفر ہے ...... اس آیت کے معنی کا انکار کفر ہے ...... یہ لکھتا، لکھتا...... لکھتا ...... آگے لکھتا ہے کہ جن علماء نے دین کی خدمت کی ہے ان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگ سکتا ...... چاہے وہ آدمی اس آیت کا انکار بھی کر دیں'' ...... ہائے ہائے! ...... کیا کہنے علم کے؟ ...... کیا کہنے فہم کے؟ ...... یعنی چاہے کوئی عالم دین کی خدمت کر رہا ہے ...... وہ کچھ حصہ قرآن کا مان لے ...... اور کچھ کا انکار کر دے ...... پھر بھی اسکو کافر نہیں کہیں گے ...... کیونکہ اس نے دین کی خدمت جو کی ہے؟ ...... یہی معنی ہوا نا؟ ...... (نہیں) کھلا خط چھپا ہوا موجود ہے......

پہلے کچھ بدعات شروع ہوئی تھی ...... کہ لمبے چوڑے خطبے ...... لمبی چوڑی تقریریں ...... مقابلے میں آؤ......؟ حواری اُٹھ گئے ...... بادشاہو! ...... میدان میں کوئی نہیں آسکتا؟ علامہ ہوا ...... مفکر ہوا؟ بہت بڑا علامہ ہے؟ ...... بہت بڑا بحر العلوم ہے ...... چند دن تو یہ شہرت رہی پھر چند دنوں کے بعد جب علماء میدان میں آئے ...... تو پھر ایک ...... ایک بچہ دار العلوم کا ...... وہ دکانوں سے پوچھتا پھرتا تھا کہ کہیں سعید بلوچ کو دیکھا ہو؟ ...... کنوؤں کے قریب سے دار العلوم کے بچے پوچھتے پھرتے تھے کہ کہیں سعید بلوچ کو دیکھا ہو...... ندارد ...... (کسی صاحب نے کہا کہ کمادا ور جواری میں بھی تلاش کیا) ہاں! ...... کمادوں میں تلاش کیا ہو سکتا ہے کمادوں سے مل جائے ...... کیونکہ

ایسی نسل کمادوں سے ملتی ہے نا......؟

لیکن کمادوں میں کوئی نہیں ...... جواری میں کوئی نہیں ...... جی؟......
(کوئی نہیں) ایک بات اشارۃ کہوں؟...... (ضرور کہیں)

بندہ پیش کروں گا...... انشاء اللہ جس نے مجھے بتایا ہے (اگر انکار کیا تو) وہ کہتا ہے کہ طالب علمی کے زمانے میں ...... جب سکول میں پڑھتے تھے......تو سعید بلوچ کی ایک عادت خراب تھی ...... کہ جو چھوٹے بچے تھے وہ اس عادت سے ڈرتے تھے......تو کوئی بچہ دوسرے بچے کو ڈرانا چاہتا تو وہ کہتا...... کہ اوئے وہ سعید بلوچ ہے......؟ یہ وہ نسل ...... (واہ) اگر اسکا انکار کیا گیا تو میں بندہ پیش کروں گا ...... اور بندہ بھی گکڑھٹے کا ...... جھنگ کا نہیں؟ ...... بندہ گکڑھٹے کا اور ایک نہیں (بلکہ) دو پیش کروں گا...... اور مجمع عام میں پیش کروں گا......

اس واسطے کہتا ہوں کہ...... نہ کھیڈ پا کہ...... (یعنی نہ ٹکر لے) بڑے بڑے راستہ چھوڑ گئے اہل حق کا ...... تو کیا چیز ہے؟...... آج میری وارننگ سمجھ...... کہ آج کے بعد لہجہ بدل لے ...... ہم آپکو کچھ نہیں کہتے ...... ٹھیک ہے...... لہجہ بدل ...... زبان بدل ...... تقریر کا انداز بدل ......

لیکن اگر زبان درازی کی تو پھر برداشت بھی نہیں ...... ٹھیک ہے......
(جی) یہ جو میں نے باتیں کی ہیں یہ آپکو دل لگی ہیں؟...... (بہت لگی ہیں)

اگر زبان نہ بدلی تو میں (شہر) عبدالحکیم کی داستان برسرِعام بیان کروں گا......فقیر والی کی داستان برسرِعام بیان کروں گا...... اور رن (یعنی عورت) کا لے جانا برسرِعام بیان کروں گا...... (عوام الناس نے جوش میں کہا کہ ابھی! تو حضرت نے فرمایا) کہ ابھی نہیں! وارننگ ہے......

توجہ کریں !...... رن کون لے گیا...... بندہ کون تھا...... !......اور اسکا حمایتی کون تھا......کون نہیں تھا...... ؟...... برسر عام بیان کروں گا......

میری طرف توجہ رہے !...... نمبر چار...... سکول کی زندگی ...... اسکے اساتذہ کی زبان سے ...... اسکے ساتھیوں کی زبان کیساتھ ...... برسر عام بیان کروں گا...... اگر زبان بدل گئی ......تو یہ خفیہ راز حق نواز کے سینہ تک محفوظ رہیں گے......اور اگر زبان نہ بدلی تو یہ کبیر والہ کے چوک ...... چوک اور چپہ ...... چپہ پہ چسپاں کر دوں گا ...... بات ٹھیک ہے یا نہیں ؟...... (ٹھیک ہے)ابھی تو میں نے نرمی کی ہے کہ چلو ایک آدمی کی خفیہ بات ہے...... خفیہ رہنے دیں...... اللہ جانے...... تے وہ جانے......

لیکن !اگر اخلاق والی زبان کیساتھ ...... نہ باز آیا تو ؟ ...... پھر مجھے کہنا پڑے گا

توجہ کریں !......ساتھ اگلی بات بھی کہتا ہوں ...... کہ تجھے اگر حق نواز کا ریکارڈ ملتا ہے تو......تُو بھی بیان کر لے ...... (واہ ...... واہ) یہ باتیں ذہن میں رہیں؟ اتنا آپ کو یقین ہوگیا کہ گستاخ رسول ہے؟ (ہوگیا یقین)

چتروڑی کی پانچویں گستاخی

توجہ کریں......تقریر کا ایک اور اقتباس سن؟......

''کہ میرے ساتھ چلو ...... نبی کے روضے پر چلتے ہیں ...... نبی کی قبر کھودتے ہیں ......تو میں نبی کو چونڈی مارتا ہوں ......تو دیکھتے ہیں کہ زندہ ہے تو کوئی تو جسم کا پلٹا ...... یعنی کوئی پہلو تو بدلیں گے نا''؟......

(استغفر اللہ) ظالما !......پیغمبر تیری چونڈی واسطے رہ گیا ہے؟......گندی نسل ......کائنات کا دھرنگا ...... کائنات کی چھانٹی ہوئی ذرّیت ...... پیغمبر ﷺ تیری

چونڈی واسطے رہ گیا ہے؟......

پیغمبر اتنا عظیم مقام رکھتا ہے...... کافر صحابیؓ سے پوچھتا ہے کہ تیرا کیا خیال ہے...... تجھے بچاؤں...... یا تیرے پیغمبر کو تلوار ماردوں...... نبی ﷺ کا صحابیؓ کہتا ہے...... کہ تو تلوار کی بات کرتا ہے...... میں تو یہ بھی برداشت نہیں کرتا کہ میرے نبی ﷺ کے پاؤں میں کانٹا لگ جائے...... ہائے ہائے!...... یہ نبی سے محبت کی زبان ہے...... کہو! یہ نبی ﷺ سے محبت کی زبان ہے...... (محبت کی زبان)......

یہ کہتا ہے کہ میں نبی ﷺ کو چونڈی مارتا ہوں...... قبر کھود کر چونڈی ماریں...... نعوذ باللہ...... پھر دیکھیں!...... شرم نہیں آئی تجھے یہ زبان استعمال کرتے ہوئے...... حیا نہیں آیا تجھے زبان استعمال کرتے ہوئے...... اب چونڈی پر نوبت آگئی ہے؟...... یہ تو کلمہ پڑھ رہا ہے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ......؟

چتروڑی کی بزدلی کا منظر......!

توجہ!...... پھر جرأت دیکھ اسکی؟...... ڈیرہ اسماعیل خان میں مناظرہ ہوا...... اسکو بھی دعوت دی گئی...... آپکے اس رضاکار (یعنی حق نوازؒ) کو بھی بلایا گیا...... مولانا یوسف رحمانیؒ کو بھی دعوت دی گئی...... مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی کو دعوت دی گئی...... ہم سب پہنچ گئے......

(لیکن) علامہ کے ایک چھوٹی سے چٹ گئی...... کہ میں تو پہلے اہل بدعت والوں سے بحث کروں گا لاالہ الااللہ پر...... یہ چٹ لکھ کر بھیجی......

جو لینے گیا...... اس نے کہا کہ بحث تو مناظرے کے میدان میں ہوتی ہے...... تو بیٹھا ہے کبیر والہ میں...... چل تو سہی! اسی پر بحث کر لینا...... سمجھ رہے

رہو؟ ...... کہتا ہے کہ پہلے تو چٹ لے جا اور ان سے لکھوا کر لے آ ...... انہوں نے کہا ظالما! ...... وہیں لکھوا لینا ...... ایسے بھی کبھی ہوا ہے کہ دوسرا طبقہ میدان میں کھڑا ہے اور تیسری چٹ تین سو میل کے فاصلے سے لے کر جاؤں؟ ...... وہاں جاکر بات کریں گے ...... دن طے ہو گیا ہے ...... تاریخ متعین ہو گئی ہے ...... فریق ثانی میدان میں آچکا ہے ...... تو چل وہاں جاکر بات کریں ......؟ ...... اس نے کبیر والہ سے قدم نہیں اٹھایا ...... اور میں آج بھی پیش گوئی کرتا ہوں ...... کہ محض لمبے خطبے پڑھتا ہے ...... میدان میں آنے کی جرأت نہیں رکھتا ......!

چتروڑی کو مناظرے کا چیلنج ......!

توجہ کریں! چلو ایک اور بات کہتا ہوں ...... آپ میرے ساتھ وعدہ کرتے ہیں؟ ...... پکا وعدہ! انشاء اللہ ...... وعدہ میں آپ سے یہ لیتا ہوں کہ میں جیسے کہوں ویسے کرنا ہے؟ ...... بیشک! ...... پکے ہو! انشاء اللہ ...... میں کسی کے متعلق کہوں کہ اسکا گریبان پکڑنا ہے تو پکڑنا ہے اگر نہ کہوں تو نہیں پکڑنا ...... وعدہ پکا ہو گیا ...... (بیشک) اب اگلی بات سنو! ...... اگر احمد سعید کا کوئی حواری بیٹھا ہے ...... تو میں قرآن کا ذمہ دیکر کہتا ہوں کہ پورے جلسہ میں سے ...... نہ کوئی بولے گا ...... نہ کوئی ہاتھ لگائے گا ...... میں ابھی دعوت دیتا ہوں سٹیج پر آ ...... اور یہیں بات ختم کر دیں؟ ...... توجہ کریں! اگر تو یہاں نہیں آتا ...... تو اپنی مسجد کا لوڈ سپیکر کھول کر اعلان کر ...... کہ میں وہاں نہیں آتا ...... تو میں تیری طرف آتا ہوں ...... (واہ) تو چونکہ ڈرا ہوا ہے ...... کہ (عوام) مجھے مارتی ہے ...... تب میں نے پبلک کیطرف سے ضمانت دی ہے ...... کہ انگلی بھی کوئی نہیں لگائے گا ......

میں تجھ سے ضمانت بھی نہیں لیتا...... تو اپنی ساری طاقت جمع کر لے ...... صرف اجازت دے کہ میں تیری طرف آواں ......؟ ٹھیک ہے ...... کوئی حواری اسکا بیٹھا ہے تو فوراً جا کر ...... اسکو میرا پیغام دے ...... کوئی میری آواز کو سن رہا ہے ...... تو لوڈ سپیکر کھول کر میرا جواب دے ...... اگر اس نے آج جواب نہ دیا ...... (بلکہ) میرے جانے کے بعد جواب دیا تو بزدلی ہو گی ...... (بیشک) ٹھیک کہا یا غلط؟ ...... (ٹھیک کہا) بات ختم ہونی چاہیے (جی) دشمن پیغمبر! ...... گستاخ رسول قطعاً قابل برداشت نہیں ......

توجہ کریں ...... بات کو ختم کریں ...... بَلْ اَحْیاء ...... ہے ذھن میں؟

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ...... بل احیاء ......

شہداء زندہ ہیں یا کوئی نہیں؟ ...... (زندہ ہیں) ...... **انک میّت وانّھم میّتون** ...... معنیٰ کیا؟ ...... نبوت کو موت اور ...... عام لوگوں کی موت اور؟ ......

قاسم العلوم والخیرات محمد قاسم نانوتویؒ کہتے ہیں ...... اگر نبی کی موت اور غیر نبی کی موت ایک جیسی ہوتی؟ ...... تو خالق ...... لفظ موت دو دفعہ استعمال نہ کرتا ...... ایک ہی مرتبہ کافی تھا ...... یعنی ...... اِنَّکَ وَھُمْ مَیِّتُوْنَ ...... لیکن جب لفظ دو مرتبہ آیا ہے تو معلوم ہوا ...... کہ نبی کی موت الگ ہے ...... اور عام مردوں کی موت الگ ہے ...... اور کیوں الگ نہ ہو؟

اگر شہید زندہ ہے تو پیغمبر ﷺ بدرجہ اعلیٰ زندہ ہے ......

نبی ﷺ کی جوتی اٹھانے والا ...... نبی کے قدموں میں بیٹھنے والا ...... نبی کے پیچھے چلنے والا ...... نبی کے اشارے پر جان نچھاور کرنے والا ...... بدر میں کٹ جاتا ہے تو خالق ...... کہتا ہے کہ مردہ نہ کہو ...... زندہ ہے ......
احد میں کٹ جاتا ہے تو خالق ...... کہتا ہے کہ مردہ نہ کہو ...... زندہ ہے ......

کربلا میں کٹ جاتا ہے تو خالق ...... کہتا ہے کہ مردہ نہ کہو ...... زندہ ہے ......
اوئے! ...... جسکا نوکر زندہ ہے تو وہ آقا ﷺ کیسے مردہ ہے ......؟
اوئے نہیں سمجھ آئی؟ ...... جسکا خادم زندہ ہے ...... وہ مخدوم کیسے مردہ ہے ......؟
جسکا مقتدی زندہ ہے ...... وہ امام کیسے مردہ ہے؟ ......
جس کی جوتیوں میں بیٹھ کر ...... شہادت کا درجہ ملا ہے ...... تو وہ آقا ﷺ کیسے مردہ ہے ......؟
جس کے قدموں میں رہ کر مرتبہ ملا ہے ...... وہ آقا کیسے مردہ ہے ......؟
جس کے قدموں میں بیٹھ کر شہادت کی موت ملی ہے ...... مراتب میسر آئے ...... تو وہ آقا کیسے مردہ ہو سکتا ہے؟ ......
اگر شہید زندہ ہے ...... تو پیغمبر بدرجہ اعلیٰ زندہ ہے ...... (بیشک)
آپ کا ایمان ہے یا کوئی نہیں؟ ...... اونچی آواز سے! ...... (ایمان ہے) پختہ عقیدہ ہے؟ ...... (پختہ)

محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں بیٹھنے والا ...... مقام پا گیا ...... قدموں میں بیٹھنے والا مراتب پا گیا ...... اپنے عمومی مشن پر بات کرتا چلوں ...... ! ...... اس کے کہے بغیر رہ نہیں سکتا ......

توجہ کریں! ...... آقا دو عالم ﷺ کی قدموں میں بیٹھنے کیساتھ مراتب مل گئے ...... درجات مل گئے ...... اور درجات کیسے ملے؟ ...... درجات ایسے ملے کہ ...... نظر بدل گئی ...... کان بدل گئے ...... حواس بدل گئے ...... قدم بدل گئے ...... شعور بدل گیا ...... اگر شعور پہلے برائی سوچتا تھا ...... آج برائی نہیں سوچتا ......

اگر کان پہلے برائی سنتے تھے ...... تو آج برائی نہیں سنتے ......

زبان پہلے برائی کہتی تھی ......تو آج برائی نہیں کہتی ......
نظر پہلے برائی پراٹھتی تھی ......تو آج برائی پہ نہیں اٹھتی ......
نظر اس حد تک بدل دی گئی ...... اس حد تک اسکو شرمیلا بنا دیا گیا ہے ...... کہ کائنات میں اس جیسا شرم پیش نہیں کیا جا سکتا ......

شہادت حضرت عثمانؓ پر خراج تحسین ......

سر راہ ...... عرض کرتا چلوں ...... اس مظلوم کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کرتا چلوں ......!

جس کی شہادت ۱۸ ذوالحجہ کو واقعہ ہوئی ہے ...... اور آج ۱۸ کی رات ہے اس مدینے کے امام کو خراج عقیدت پیش کروں ...... اسکو نذرانہ عقیدت پیش کروں ...... اس امام کے شہادت کے واقع کو سر راہ عرض کردوں ...... تفصیل پھر سہی! ......

وہ عثمانؓ ......جسکو مدینہ میں شہید کر دیا گیا ہے ......
وہ امام ......جسکو مدینہ میں ذبح کر دیا گیا ہے ......
وہ مظلوم ......جسکا چالیس دن پانی بند رکھا گیا ہے ......
وہ مظلوم ......جس نے پیاس قرآن پڑھ کے بجھائی (ختم کی) ہے
وہ مظلوم ......جس کے ہاتھ کو نبوت ﷺ نے اپنا ہاتھ قرار دیا ہے ......
وہ مظلوم ...... جو کو پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں ......عثمان! اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں ......تو یکے بعد دیگرے تیرے نکاح میں دے دیتا ......
وہ عثمانؓ ......جس نے مسجد نبوی کی جگہ خرید کر وقف کر دی ہے ......
وہ عثمانؓ ......جس نے میٹھا کنواں خرید کر کے وقف کیا ہے ......
وہ عثمانؓ ...... کتنا حیاء رکھتا ہے ......کہ نبوت بے تکلف اپنے

مکان میں آرام فرما ہے...... سامنے سے ایک مقدس شخصیت دہلیز سے قدم اندر رکھتی ہے...... نبوت عجلت سے اٹھ کر بیٹھ گئی......

پنڈلی کا کپڑا درست کر لیا...... صدیقہ کائنات ام المومنینؓ...... کائنات کے تمام مومنوں کی امیؓ...... وہ سوال کرتی ہیں...... آقا ﷺ اتنی عجلت کیوں؟......اتنی تیزی کیساتھ پنڈلی پر کپڑا (درست) کس واسطے؟......

آقا ﷺ فرماتے ہیں!...... اے عائشہؓ دیکھنا ذرا...... دروازے پر کون آرہا ہے؟...... ہائے! ہائے...... عائشہؓ دیکھ تو سہی......!

عائشہؓ نظر تو کر......!

کون آرہا ہے؟...... عائشہ دیکھتی ہے...... فرماتی ہے آقا ﷺ! عثمان آرہا ہے...... فرمایا! یہ وہ بندہ ہے جس سے عرش کے فرشتے حیاء کرتے ہیں میں محمد ﷺ کیوں نہ حیاء کروائے......

یہ مقام کیسے ملا......؟ نبوت کی قدموں میں بیٹھنے سے ملا......

مقام حضرت بلالؓ

توجہ کریں!...... نبوت کے قدموں میں بیٹھنے سے مقام کتنا بلند مل گیا ہے...... تو کہتا ہے کہ مٹی پڑ گئی ہے...... تیری آواز مٹی سے سنتا کیسے؟...... تو جب رب سنانا چاہے......تو سنتا ہے......

نبوت بہشت میں چل رہی ہے...... بلال مکے کی گلیوں میں چل رہا ہے......؟ جوتوں کی آواز سنائی گئی...... کس نے سنوائی؟...... اللہ نے آواز اٹھائی...... اور اٹھا کر نبوت کے گوش مبارک تک پہنچا دی...... مکہ کی گلیوں میں چلتا ہے...... اور نبوت بہشت میں چلتی ہے...... بلالؓ کے جوتوں کی آہٹ آ گئی...... سوال ہوا......!...... اس جنت میں میرے ساتھ اور کون چل رہا ہے......

جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں ...... آقا ﷺ! کوئی نہیں ...... آواز کیسی ہے......؟

جواب ملا...... بلال مکے کی گلیوں میں چل رہا ہے......

ہائے ہائے !...... یہ مکے کی گلیوں میں چلے تو جوتوں کی آواز بہشت میں آئے یہ مقام نبوت کے قدموں میں بیٹھنے سے مل گیا ...... مل گیا یا نہیں؟ ...... (مل گیا)

نبی ﷺ کی جوتی جوڑنے سے ...... مرتبہ مل گیا......

پیغمبر ﷺ کے نعلین جوڑنے کیساتھ ...... مرتبہ مل گیا......

پیغمبر ﷺ کے وضو کے پانی کو جسم پر لگانے سے ...... مرتبہ مل گیا......

پیغمبر ﷺ کا لعاب دھن نگل جانے سے ...... مرتبہ مل گیا......

اے گستاخ پیغمبر ﷺ ...... زبان روک ورنہ گدّی سے کھینچ لوں گا......

اوئے !...... جس کیساتھ دنیا عروج ثریا پر پہنچ گئی ...... تو اسکے بارے میں بکتا ہے (یعنی بکواس کرتا ہے) کہ اسکو چوندی مارتا ہوں ...... (لعنت بیشمار)

کیا نبی ﷺ کے قدموں میں بیٹھنے سے مرتبہ نہیں ملا؟ ...... (ملا ہے)

بلالؓ نے ...... مرتبہ نہیں پایا؟ ...... (بہت پایا ہے)

ابو بکرؓ نے ...... مرتبہ نہیں حاصل کیا؟ ...... (بڑا حاصل کیا)

عثمانؓ ...... نے مقام نہیں حاصل کیا؟ ...... (بہت کیا ہے)

علی المرتضیٰؓ ...... نے مرتبہ حاصل نہیں کیا؟ ...... (بہت کیا ہے)

جس کے قدموں سے یہ مرتبہ ملے وہ خود آقا زندہ نہیں؟

جس کے قدموں میں بیٹھنے سے اتنے بڑے مراتب مل گئے ......

جس کے قدموں میں بیٹھنے سے شہادت مل گئی ......

جس کی خدمت کرنے سے ...... جس کا کلمہ پڑھنے سے ...... اگر کسی نے جان دی ہے تو خالق فرماتا ہے ...... کہ تُو نے دیکھا ہے کہ زبان کٹ گئی ...... تو نے دیکھا ہے کہ سر کٹ گیا ہے ...... پر ہے زندہ ......

تو نے دیکھا ہے کہ ہاتھ کٹ گئے ہیں ...... پر ہے زندہ ......

تو نے دیکھا ہے کہ جنازہ پڑھا جا رہا ہے ...... پر ہے زندہ ......

تو نے دیکھا ہے کہ قبر میں اتارا جا رہا ہے ...... پر ہے زندہ ......

تو کہتا ہے کہ اوپر مٹی ڈالی جا رہی ہے ...... پر ہے زندہ ......

تو نہیں سمجھتا ...... ہے تے زندہ! ...... میں جو کہتا ہوں ......

کچھ سمجھ گئے ہو ......؟ ...... (جی سمجھ گئے)

جس کے قدموں میں بیٹھنے سے یہ مرتبہ ملا ...... وہ خود آقا ﷺ زندہ نہیں ہے؟ ...... (زندہ ہے) ......

زندگی کیسی؟ ...... آقا ﷺ پر موت آتی ...... موت کے بعد خالق نے زندگی عطا فرمائی ہے ...... یہ قرآن کے خلاف ہے؟ ...... (نہیں)

قرآن سے ایک آیت دکھائیں ......؟

قرآن کی ایک آیت دیکھا ...... جس آیت میں لکھا ہوا ہو ...... کہ نبی پر جو موت آئی ہے اور وہ موت رہنی ہے ...... اور قیامت سے پہلے کسی قسم کی کوئی زندگی نہیں ملنی ......؟ صرف ایک آیت دکھا ......؟

توجہ کریں! ...... ایسی آیت نہیں پڑھنے دوں گا ...... ویسے پڑھ، لاکھ مرتبہ پڑھ ...... قرآن ہے! ثواب کی غرض سے پڑھ ...... لیکن غلط نظریہ کیساتھ نہیں پڑھنے دوں گا ...... کہ جس آیت میں اطلاق ہو کہ اللہ کے سواء جس کی

پوجا کرتے ہو...... اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ...... اور ...... وَھُمْ عَنْ دُعَائِھِمْ غَافِلُوْنَ ......

یہ نہیں پڑھنے دوں گا؟ ...... کیوں! ...... اس واسطے کہ لوگ ملائکہ کی بھی پوجا کرتے ہیں ...... لیکن وہ زندہ ہیں ...... ان پر بھی یہ آیت فٹ نہیں ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی لوگ پوجا کرتے ہیں ...... پر وہ زندہ ہیں ......

اسلئے اموات غیر احیاء ...... اور ...... وھم عن دعائھم غافلون ......

یہ انکے لئے بھی فٹ نہیں آتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی مسلّم! ...... اس واسطے بھی یہ آیت نہیں پڑھی جا سکتی ...... ملائکہ کی زندگی بھی مسلّم ...... اس واسطے بھی یہ آیت نہیں پڑھی جا سکتی ...... حضرت خضر علیہ السلام کی بھی زندگی ہے ...... (بعض کی نزدیک) ...... اس واسطے بھی یہ آیت نہیں پڑھی جا سکتی ......

کوئی ایسی آیت پڑھ ...... جس آیت میں عموم نہ ہو ...... اطلاق نہ ہو ...... کہ جس کے اندر کسی طریقہ سے تخفیف کی جا سکتی ہو؟ ......

ایک مخصوص آیت لے آ ...... جس کے اندر وضاحت ہو ...... کہ نبی مر گئے مرے رہے گے ...... اور قیامت سے پہلی کسی قسم کی زندگی نہیں ......؟

ایک آیت پڑھ! ...... ہاتھ چھوڑ! میں تو تیرے پاؤں چوم لوں گا ......

بات ذہن میں اتری ہے؟ ...... (اتری ہے)

اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ (الخ) ...... ! پر روشنی

اموات غیر احیاء ...... اور ...... وھم عن دعائھم غافلون ......

یہ آیت پڑھی جاتی ہے یا نہیں؟ ...... (پڑھی جاتی ہے)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پہ زندہ ہیں؟ ...... (زندہ ہیں) تو عیسائی پوجا کرتے ہیں یا نہیں؟ ...... (کرتے ہیں) عیسائی! ...... پکارتے ہیں یا نہیں؟ ...... (پکارتے ہیں)

تو پھر جو پکارتے ہیں ...... تو کیا ! اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آتے ہیں؟ ...... (نہیں)

اس آیت میں مشرکین کے ایک مخصوص ٹولے کا تذکرہ ہے ...... انکے عقائد کا رد ہے ...... دوسری بعض آیات میں ...... بعض دوسرے مشرکین کا رد ہے ...... کئی قسم کے فرقے اس وقت بھی موجود تھے ...... یہودیت کا نظریہ الگ تھا ...... عیسائیت کا نکتہ نظر الگ تھا ...... مشرکین مکہ کا نظریہ الگ تھا ...... مجوسیوں کا نظریہ الگ تھا ...... پھر مشرکین میں کئی ٹولے تھے ...... انکی نظریات ...... عقائد ...... الگ، الگ تھے ......

اللہ رب العالمین نے قرآن کے مختلف مقامات میں مشرکین کا رد الگ ...... الگ انداز سے پیش کیا ہے ...... کسی جگہ مشرکین کے خاص (فرقے) ٹولے کی تردید ہے ...... دوسری جگہ ...... دوسرے ٹولے کی تردید ہے ...... اس طرح ایک آیت پڑھ کر اس کو علی الاطلاق ہر ایک پر فٹ کس طرح کرتا ہے؟ بات ذہن میں آ گئی؟ ...... (آ گئی)

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ...... بل احیاء ......

شہداء زندہ ہیں؟ ...... (ہیں) ...... آپ کا عقیدہ ہے؟ ...... (عقیدہ ہے) ...... زندگی کیسے ملی؟ ...... نبی ﷺ کے قدموں میں بیٹھ کر ...... جس کے قدموں میں بیٹھ کر زندگی ملتی ہے وہ خود آقا زندہ نہیں؟ ...... (زندہ ہیں)

میں اس عقیدے پر کیوں ہوں؟ ......

توجہ کریں! ...... میں اس عقیدے پر کیوں ہوں! ...... میں اس نظریے پر کیوں ہوں ...... اس عقیدے پہ کہ نبی مبارک اپنی قبر میں زندہ ہیں ...... اس پر اسواسطے آیا ہوں ...... کہ اس عقیدے کی تائید اہلسنت کرتی ہے ......

اس عقیدے کی تائید...... پیغمبر علیہ السلام کے ارشادات کرتے ہیں......

اس عقیدے کی تائید...... چودہ سو سال کی امت کرتی ہے......

اور خصوصیت سے اس نظریہ کی تائید...... ملت اسلامیہ کے ان علماء نے کی ہے...... کہ جن علماء کے علم، تفقہ، تقویٰ، پرہیزگاری میں شبہ کوئی نہیں......

جن کی جرأت...... اور ایمانی جذبے کے اندر...... شبہ کوئی نہیں......

توجہ کریں!...... اختصار کیساتھ تذکرہ کر دوں!......

کہ جن علماء نے اس نظریہ پر دستخط کئے ہیں...... اس عقیدے کو اپنایا ہے...... اور چودہ سو سال کی امت کے اقتداء میں اپنایا ہے

میری مراد اس گروہ سے...... گروہ علماء اہلسنت علماء دیوبند ہیں......

ذرا جرأت کا اندازہ لگا......! تجھے پتہ چل جائے گا کہ وہ لوگ...... کسی سے ڈر کر نہیں...... کسی سے کسی لالچ کے تحت نہیں...... نہ لالچ کے تحت نظریہ اپنایا ہے...... نہ کسی سے ڈر کر نظریہ اپنایا ہے...... نہ وہ خوف کھاتے تھے......

توجہ کریں تاکہ بات تیرے دل و دماغ میں اتر جائے!......

کہ کتنے بڑے جری اور کتنے بڑے صاحب تقویٰ...... کتنے بڑے پرہیزگار علماء تھے...... جو اس نظریہ پر قائم تھے......

میں مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں...... کہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو لے لیں...... جس نے قرآن کا ترجمہ کیا...... ہاتھ گٹوں سے توڑ دیئے گئے...... اس جرم میں کہ قرآن کا ترجمہ کر کے لوگوں کو عقائد سے آگاہ کر دیا ہے

شاہ عبدالعزیزؒ کی جرأت وصداقت پر واقعہ......!

اور حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی...... کہ جسکا

تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہ عالم ہے...... جس کی صداقت اور دیانت کی اتنی واضح دلیل ہے...... کہ ایک پادری چوک میں کھڑے ہو کر بکواس کرتا ہے......

کہتا ہے مسلمانو......! اگر تم سچے ہو تو اپنا قرآن آگ میں ڈالو...... میں انجیل آگ میں ڈالتا ہوں...... دیکھتے ہیں!...... کہ جس کی کتاب جل گئی...... وہ جھوٹا...... اور جس کی کتاب بچ گئی وہ سچا...... یہ ہی بات جب مسلمانوں تک پہنچی...... تو مسلمان تڑپ گئے...... ششدر رہ گئے...... کہ کیا کریں؟...... کیا جواب دیں؟...... بات اُڑتی...... اُڑتی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچ گئی...... آخری وقت...... نظر کمزور ہو گئی تھی...... اکیلے چل نہیں سکتے...... اپنے ایک عزیز کا بازو پکڑا...... چوک پر تشریف لے آئے...... پادری للکار رہا ہے!...... (شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے اسکو کہا کہ بات ایسے نہیں بنتی...... کہ میں اپنی مقدس کتاب آگ میں ڈالوں...... اور تو اپنی کتاب آگ میں ڈالے...... کتابیں ڈالنے کا کیا معنی......؟

یہ تو جذبات بھی قبول نہیں کرتے...... ایسے کیوں نہ کریں کہ آگ جلائیں...... تو بھی آگ میں آ...... میں بھی آگ میں آتا ہوں......

جو جل جائے وہ جھوٹا...... اور جو بچ جائے وہ سچا......

تاریخ ہند!...... پڑھ کے دیکھ کہ پادری میدان چھوڑ کر بھاگ گیا...... صداقت ہے یا نہیں؟...... (صداقت ہے......)

یہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مشرک ہے؟...... (نہیں) یہ بے ایمان ہے؟...... (نہیں) اسکو قرآن سمجھ نہیں آیا؟...... (آیا ہے)

کیا چتروڑ کے چراغ بالے کو سمجھ آیا ہے؟...... (نہیں) (ظلم ہے یار؟......)

شاہ اسماعیل شہیدؒ کی صداقت پر جھلک

توجہ کریں!...... بالاکوٹ کے پہاڑوں پر پھیل جا...... تصور کر......
اور تصورات کی دنیا میں سیر کر لے...... اور بالاکوٹ کے پہاڑوں کے پتھر ذرا کُرید...... اور کُرید کے دیکھ...... بالاکوٹ کی ایک...... ایک کنکری آج بھی شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی داستان بیان کرتی ہے...... آج بھی شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سچے لہو کی صداقت کی دلیل اور ثبوت بن کر آتی ہے......

آج بھی بالاکوٹ کے پہاڑوں کا ایک...... ایک ذرہ شاہ اسماعیل کی شہادت پر شاہد ہے...... آج بھی بالاکوٹ کے ذرات شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی صداقت پیش کرتے ہیں...... بلکہ میں اگر ایسے کہوں...... کہ اگر میں بالاکوٹ کی وادیوں کو کُریدلوں...... تو ایک...... ایک ذرہ زبان حال سے پکارتا ہے کہ

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا ...... وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے...... اس جان کی تو کوئی بات نہیں

ایمان داری سے بتائیں کہ شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ جھوٹا ہے......
(نہیں) یہ مشرک ہے؟ (نہیں) جو ان جیسے اولیاء اللہ کو مشرک کہے...... اس کو معاف کر دیں؟...... (نہیں)

حضرت مدنیؒ کا اعلان حق......!

آگے شیخ العرب اور شیخ العجم کا تذکرہ کرتا چلوں......
کس طرح جرأت کیساتھ میدان میں آیا ہے...... کہا!
انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام...... گرفتاری ہوگی...... عدالت میں آگئے
اہل حق ہونے کی علامت یہ ہے کہ جو بات زبان سے کہیں گے اور

وہ سچی ہو تو پھر ہٹتے نہیں......

جج پوچھتا ہے؟!......حسین احمد تو نے کہا ہے کہ انگریز میں بھرتی ہونا حرام ہے......؟

قربان جاؤں!......اٹھارہ برس نبی ﷺ کے روضے کے سائے تلے حدیث رسول پڑھانے والا انسان......وہ کہتا ہے کہ آکھیا......کیا ہوتا ہے میں تو کہتا ہوں......اور کہتا رہوں گا......عدالت کہتی ہے کہ سزائے موت......تو شیخ العرب نے کفن نکال کر پھیلا دیا عدالت میں......کہ سچ کہنے کا یہی صلہ (بدلہ) ہے......کہ سزائے موت سنا دی جائے......تو قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی بیٹا......دارالعلوم دیوبند سے کفن لے کر آیا ہے......اور یہ فیصلہ کر کے میدان میں آیا ہے......کہ

اس دنیا میں دو ہی تو ٹھکانے ہیں آزاد منش انسانوں کے
یا تخت جگہ آزادی کی یا تختہ مقام آزادی کا

اور سچے لوگ واقع مخلص بھی حد درجہ تک ہوتے ہیں......

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ......!

شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ مالٹا کی جیل میں......قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے......انگریز!......سریا گرم کر کے شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے وجود کو داغ دیتا ہے......شیخ الہندؒ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیتے ہیں......کہ میری زندگی میں یہ واقعہ مت بیان کیا جائے......حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!......کیوں؟......فرمایا کہ عین ممکن ہے میں تکبر میں آجاؤں......عین ممکن ہے انانیت آجائے......غرور آجائے......کہ محمود الحسن بڑا تو بہادر ہے......بہت بڑا مجاہد ہے......اتنی مصیبت برداشت کرنے کے باوجود

بھی سچ پہ قائم ہے ...... شاید میرے دل میں بات آ جائے ؟...... لہذا میری زندگی میں اس واقعہ کو بیان نہ کیا جائے ......

اتنے بڑے مخلص لوگ یہ مشرک تھے؟ ...... (نہیں) یہ مخلص لوگ بے ایمان تھے؟ ...... (نہیں) ساری زندگی قرآن وسنت کا درس دینے والوں کو آج تیرے پڑوس میں گدڑ، خنزیر، مشرک، کافر (وغیرہ) کہا جائے ...... میں حیران ہوں ! ...... کہ تحصیل کبیروالہ کی انتظامیہ اس زبان سے کیوں نا آشنا ہے ......؟ وہ اس زبان کو لگام کیوں نہیں دیتی ...... وہ اس فتنے کا دروازہ بند کیوں نہیں کرتی ؟ ...... لہذا میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ آج کے بعد یہ زبان بدل جانی چاہئے ......

انشاء اللہ ...... ثم انشاء اللہ ...... اگر میرے رب نے چاہا تو زبان بدل جائے گی ...... بڑے ...... بڑے پوپ بدل گئے ...... اور بڑے بڑے پوپ لرز گئے ...... یہ تو بیچارہ شئی ہی کوئی نہیں ...... یہ تو طاقت ہی نہیں ...... اسمیں تو جرأت ہی نہیں ...... یہ تو درخواستیں لیکر پھر رہی ہے ...... مجھے بچاؤ ...... مجھے بچاؤ؟ ...... کیا معنی بچاؤ! بچائے اللہ ......

جو دن موت کا ...... پترا ...... لکھا ہے وہ ٹل نہیں سکتا ...... (بیشک)

جو دن لکھا نہیں وہ آ نہیں سکتا ...... ڈرتا کیوں ہے؟ ......

اگر موحد ہے تو یہ لہجہ اختیار کر ...... درخواست بازی کیوں؟ ......

کبھی دشمن صدیق رضی اللہ عنہ کے خلاف بھی درخواست دی ہے؟ ......

اوئے ! ...... کبھی قبر کے پجاری کے خلاف بھی تو نے درخواست دی ہے؟ ......

کبھی گائے کے پجاری کے خلاف بھی درخواست دی ہے؟ ......

کہ یہ تقریر نہ ہو؟ ...... تجھے درخواست تب یاد آئی جب تو نے سمجھا ہے کہ آج

اہل حق کا غلبہ ہے......

لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ آج اگر تحصیل کی انتظامیہ اجازت نہ بھی دیتی......تو باقی علماء کی تو مرضی؟ (لیکن) حق نواز بغیر اجازت جلسہ کرتا......

اب میں دارالعلوم کی ایک طالب علم کی ڈیوٹی لگا تا ہوں کہ آئندہ جمعہ کی تقریر ریکارڈ کرنی ہے......اگر زبان بدلی ہوئی نہ ہوئی تو مجھے اطلاع کر پھر کھلی کھیڈ کھیلتے ہیں......توہین نبوت زیادہ دیر برداشت نہیں کی جاسکتی...... زیادہ دیر تبرا......دجل......فریب......بے حیائی......بدفطرتی......بدتمیزی ......زیادہ دیر نہیں برداشت کی جاسکتی......

نبوت کی محبت مسلمان کے ایمان کی جز ہے......یا نہیں؟......(جز ہے)

نبی ﷺ قبر میں زندہ یا مردہ؟......(زندہ ہے)

چودہ سو سال کی امت کا عقیدہ یہی ہے......

پوری امت کا عقیدہ نبی ﷺ قبر میں زندہ......!

حضرت امام ابوحنیفہؒ......کا عقیدہ......نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام شافعیؒ......کا عقیدہ......نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام مالکؒ......کا عقیدہ......نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ......کا عقیدہ......نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت علامہ ابن تیمیہؒ......کا عقیدہ......نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت علامہ ابن قیمؒ......کا عقیدہ......نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام بخاریؒ......کا عقیدہ......نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام مسلمؒ......کا عقیدہ......نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت امام ترمذیؒ......کا عقیدہ......نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت علامہ سیوطیؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت علی ہجویریؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت سلطان باہوؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت شاہ اسماعیلؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ .... کا عقیدہ ...... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت قاسم نانوتویؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ

حضرت حسین احمد مدنیؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ

چودہ سو سال کی امت کا عقیدہ کہ نبی ﷺ قبر میں زندہ ...... اسی عقیدے پہ قائم رہو اور اسی عقیدے پر موت آئے۔

اللہ مجھے اور آپکو اسی عقیدے پہ قائم اور دائم رہنے کی توفیق بخشے

(آمین)

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ......

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ○

مجلہ زاہم

موضوع

حیات امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

مقام

ہتھیجی بہاولپور

مورخہ: ۱۲ جون ۱۹۸۸ء

مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی

﴿خطبہ﴾

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به و نتوكل عليه ... ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا ... من يهده الله فلا مضل له ... ومن يضلله فلا هادى له ... ونشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له ولا نظيرله . ولا وزير له ولا مشير له ولا معين له.... وصل علىٰ سيد الرسل و خاتم الانبياء .... المبعوث الى كافة للناس بشيراً و نذيراً و داعياً الى الله باذنه و سراجاً منيراً...

وقال الله تبارک و تعالىٰ فى کلامه المجيد والفرقان الحميد ... يـاأيُّهَاالنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاستَمِعُوْ لَه اِنَّ الَّذِيْنَ تَدعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَخْلُقُوْا ذُبَاباًوَّلَوِاجْتَمَعُوْلَه ... وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيئاً لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْه ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ

وقال فى موضع آخر.... وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ

وقال فى موضع آخر...اِنَّکَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْن

وقال فى موضع آخر ... اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتىٰ

وقال فى موضع آخر .... وَمَاأَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ ...

وقال فى موضع آخر ... صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْن

قال النبى ﷺ الانبياءَ احياءٌ فِىْ قُبُورٍ هم يُصلّون ...

صدق الله مولانا العظيم ... وصدق رسوله النبى الكريم ... ونحن علىٰ ذالک لمن الشاهدين الشاكرين والحمد لله رب العالمين...

اشعار

حضورؐ آئے تو سر آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ اترا ستے چہروں پے نور آیا
حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
یتیموں اور ضعیفوں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضورؐ آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر
خر د کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی امی کے صدقے سمجھ آئی
ضمیر اس در سے گر نسبت نہ رکھے لوح پیشانی
تو کشکول گدائی ہے چہ درویشی چہ سلطانی

تمہید:

میرے واجب الاحترام ..... بزرگو اور دوستو ..... آج پہلی مرتبہ آپ حضرات کے اس قصبہ ہتھیجی ضلع بہاول پور کے اندر تقریر کی غرض سے حاضری کا اتفاق ہوا ہے۔

حضرت مولانا یار محمد عابد صاحب میرے بڑے پرانے دوست اور مہربان ہیں .... اصرار کے ساتھ آج کا پروگرام منعقد کیا گیا ہے.... مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں ایک ایسی جماعت بھی موجود ہے .... جو رسول اللہ ﷺ کی حیات کی قائل نہیں ویسے تو اس جماعت کے افراد پورے ملک کے اندر مختلف مقامات پر موجود ہیں اور ان کے ساتھ ہماری خواہ مخواہ کی لڑائی بھی کوئی نہیں ... خواہ مخواہ کے چکر بھی کوئی نہیں ... نظریات اپنے اپنے

لیکن کوئی ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں خواہ مخواہ بندے کو چھیڑ کر عام لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے اسی وجہ سے مولانا یار محمد عابد مدظلہ العالی نے مجھے یہ موضوع دیا ہے کہ میں آج آپ کے سامنے پیغمبر علیہ السلام کی حیات مبارکہ کے موضوع پر کچھ باتیں عرض کروں۔

میرے دوستو! پیغمبر کی حیات کے قائل مر کے بھی حیاتی کہلواتے ہیں اور جو مماتی حیات کے قائل نہیں وہ دنیا میں بھی اپنے آپ کو مماتی کہلواتے ہیں۔

لیکن زندہ کو مماتی کہا جاتا ہے... مماتی کا معنی مردے۔

بھائی نبی ﷺ کے مردے ہونے کی بات بعد میں ہے تم تو زندہ ہی مردے کہلواتے ہو۔

یہ بھی پیغمبر کا معجزہ ہے کہ جو نبی کی حیات کے قائل ہوں اگر وہ مر جائیں تو پھر بھی وہ حیاتی کہلواتے ہیں۔

آپ سے کوئی آدمی پوچھے کہ سید نور الحسن شاہ بخاریؒ حیاتی تھے یا مماتی؟ آپ کہیں گے کہ حیاتی حالانکہ وہ فوت ہو گئے۔

یعنی جو آدمی نبی ﷺ کی حیات کا قائل ہے وہ فوت ہو کے بھی حیاتی کہلواتا ہے اور جو حیات کے قائل نہیں وہ زندہ رہ کر بھی مماتی کہلواتے ہیں یہ بھی پیغمبر کا معجزہ ہے سب سے بڑی بات یاد رکھئے۔

ایک جھوٹا الزام:

جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی حیات کے قائل ہیں ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ شرک کرتے ہیں۔ یہ شرک میں مبتلا ہیں یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ جس کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔ پاکستان کے اندر سب سے بڑی توحید پر اور شرک کے رد میں کتاب ایک بندے نے لکھی ہے اس کا نام ہے سید نور الحسن شاہ صاحب بخاریؒ اور نبی ﷺ کی حیات پر بھی انہوں نے کتاب لکھی ہے ان لوگوں کو تو اتنی ہی توفیق نہیں ہوئی کہ ایک مستند کتاب ہی

شرک کے رد میں اور توحید کے اثبات میں لکھیں۔شرک کا معنی تو سمجھو! کیا شرک اس کو کہتے ہیں کہ کوئی آدمی کہے کہ نبی ﷺ قبر میں حیات ہیں کیا اس کا معنی مشرک ہو گیا؟

ہم نے کب کہا... کہ نبی ﷺ سے مدد مانگو

ہم نے کب کہا... کہ نبی ﷺ ہر جگہ موجود ہیں

ہم نے کب کہا... کہ نبی ﷺ عالم الغیب ہیں

ہم نے کب کہا... کہ نبی ﷺ ہر آدمی کی بگڑی بناتے ہیں

ہم نے کب کہا... کہ نبی ﷺ حاجتوں کو پورا کرتے ہیں

ہمارا عقیدہ یہ ہے :

ہمارا تو یہ عقیدہ ہے مشکل کشاء نہ علیؓ ہے نہ نبی ﷺ ہے۔

حاجت روا نہ علیؓ ہے نہ نبی ﷺ ہے۔

داتا...... علیؓ ہے نہ نبی ﷺ ہے۔

ہر جگہ موجود...... علیؓ ہے نہ نبی ﷺ ہے۔ اور

بگڑی بنانے والا...... علیؓ ہے نہ نبی ﷺ ہے۔

ہر وقت ہر جگہ موجود بگڑی بنانے والا۔علم غیب کا عالم... اور ہر چیز کو سننے والا... ہر چیز کو دیکھنے والا۔ ہر دکھ کو دُور کرنے والا، کشتیاں اتارنے والا، بیڑے اتارنے والا، بچہ بچی دینے والا، دُکھ درد دُور کرنے والا اور ہر دُکھ کو دور کر کے نجات دینے والا اگر دنیا میں کوئی ہے تو صرف رب ہے۔رب کے علاوہ یہ کام نہ کوئی نبی کرسکتا ہے نہ ولی کرسکتا ہے۔بات ٹھیک یا نہیں؟ (ٹھیک ہے)

اوئے! ہم نماز میں نہیں کہتے کہ **ایاک نعبدو ایاک نستعین**۔کیا مطلب ہے اس کا؟ کہ مدد صرف تجھ سے ہی مانگتے ہیں... عبادت صرف تیری ہی کرتے ہیں ...

جب ہم ہر وقت نماز میں یہ کہتے ہیں کہ مدد ہم تجھ سے ہی مانگتے ہیں۔ وعدہ کرتے ہیں رب کے ساتھ .... کہ عبادت تیری ہی کرتے ہیں... تو پھر ہمارا عقیدہ ہوسکتا ہے؟ کہ ہم کہیں کہ اللہ کے علاوہ بھی کوئی مدد کرسکتا ہے ...

شرک کا معنی سمجھو! شرک کی تردید... شرک کا رد...

اور شرک کی جڑوں کو کاٹنے میں جتنی تکلیفیں علمائے اہل سنت، علمائے دیوبند نے کاٹی ہیں کائنات میں اس دور میں اتنی اور کسی نے نہیں کاٹیں ...

ہمارا عقیدہ ہے نہ رب میں اشتراک نہ اب میں اشتراک:

ہمارا تو یہ عقیدہ ہے... کہ نہ رب میں اشتراک ہے نہ اب میں اشتراک ہے... اب کہتے ہیں باپ کو اور رب کہتے ہیں خدا کو... کوئی آدمی تجھ سے پوچھے کہ تیرے بھائی کتنے ہیں؟ آپ کہیں گے پانچ... یہ خوشی کی بات ہے... کوئی پوچھے کہ تیرے ماموں کتنے ہیں؟ آپ کہیں گے سات... یہ خوشی کی بات ہے... کوئی پوچھے کہ تیرے چچے کتنے ہیں؟ آپ کہیں گے چھ... یہ خوشی کی بات ہے... اور لیکن کوئی آدمی پوچھے کہ تیرے باپ کتنے ہیں؟ باپ کا ایک ہونا... یہ خوشی کی بات ہے۔

اور جب تم سے کوئی آدمی پوچھے کہ تیرے نبی کتنے ہیں... آپ کہیں گے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار...

تم سے پوچھے! کہ صحابی کتنے ہیں؟ تو آپ کہیں گے کہ ایک لاکھ چوتالیس ہزار۔

تم سے پوچھیں کہ محدث کتنے ہیں؟ آپ کہیں گے ڈیڑھ لاکھ...

تم سے پوچھیں کہ مفسر کتنے ہیں... آپ کہیں گے کہ ستر ہزار۔

اور لیکن کوئی آدمی پوچھے کہ تیرے رب کتنے ہیں؟ تو رب ایک ہے۔ رب ایک ہے اور اب بھی ایک ہے۔

عقداور عقیدہ میں تقابل:

ایک عارضی بات پر غور کریں... تاکہ میں اپنی بات کو شروع کروں... ایک آدمی کا نکاح ہو جائے کسی لڑکی کے ساتھ....

عربی زبان کے اندر نکاح کو کہتے ہیں عقد...

عقد کا معنی کیا ہے؟.... سیڑھا باندھنا، گرہ باندھنا...

ہم کہتے ہیں کہ فتح محمد کی گرہ فلاں لڑکی کے ساتھ ...یعنی گرہ باندھ دی گئی

اب اگر وہ فتح محمد جس کے ساتھ اس لڑکی کی گرہ باندھی ہے... پندرہ دن ہو گئے ہیں شادی کو ...وہ اندر اپنی بیٹھک میں دیکھے اپنی بیوی کو جس کے ساتھ اس لڑکے کا عقد ہوا ہے۔

وہ روشندان سے کسی لڑکے کی طرف دیکھ رہی ہے ...

وہ اپنی بیوی کو قتل کرے گا یا نہیں ؟ (کرے گا)

اگر اس کے پاس غیرت موجود ہے... تو وہ قتل کرے گا یا طلاق دے گا... یا پنچائیت اکھٹی کرے گا ... یا اپنی بیوی کو واپس سسرال بھیج دے گا... اس کے اندر ایسی غیرت ہے کہ جس لڑکی کا عقد ہوا ہے اس کے ساتھ ...اس کی غیرت چاہتی ہے کہ کسی کی طرف دیکھے بھی نہ... حالانکہ وہ اس کے ساتھ نہیں گئی۔ اس کے بستر پر جا کر (غیر کے ساتھ) اکٹھے سوئی نہیں... صرف اس (خاوند) نے دیکھا ہے... اور سمجھا کہ چونکہ اس کی گرہ میرے ساتھ باندھی گئی ہے... تو میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے ساتھ گرہ کے بعد یہ کسی کی طرف دیکھے...

اور اسی عقد سے ہے عقیدہ ... عقد کا معنی بھی گرہ باندھنا...

اور عقیدے کا معنی بھی گرہ باندھنا ... جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ توحید

ہے... کلمہ پڑھتے ہیں اور ادھر ہماری گرہ رب کے ساتھ باندھی گئی ہے۔ تو جب تیری گرہ اس لڑکی کے ساتھ باندھ دی جائے... تو تیرا نظریہ ہے... کہ یہ لڑکی کسی اور کی طرف دیکھے بھی نہ... یہ اتنی تیری غیرت ہے ... لیکن جب تیری گرہ رب کے ساتھ باندھ دی جائے ... تو توں رب کو اپنے جیسا بھی غیرت مند نہیں سمجھتا...

تو کہتا ہے کہ اس کی گرہ میرے ساتھ ہو گئی وہ کسی کی طرف دیکھے بھی نہ... اور جب تیری گرہ رب کے ساتھ ہو جائے اور تو دَر دَر پہ پھرے...

اوئے! توں قبر والوں کو کہے مشکل کشا...

تو علی ہجویریؒ کو کہے داتا ... تو پیر جیلانیؒ کو کہے کشتی بچا ...

تو پیروں کو کہے مدد دیں... تیری عورت غیر مرد کی طرف دیکھے تو تیری غیرت کے خلاف ہے... اور تو رب کو اتنا غیرت مند بھی نہیں سمجھتا ... کہ گرہ اپنی رب کے ساتھ باندھ کے سجدہ قبر کو کرے... طواف قبر کو کرے ...

مدد غیروں سے مانگے .. قبروں سے حاجتیں مانگے...

غیروں کو مدد کے لئے پکارتا پھرے تو بتا رب کی غیرت کہاں جائے گی... یہی غیرت کا تقاضا ہے؟

شرک سب سے بڑا گناہ ہے:

کہ رب نے فرمایا...اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ...

میں شرابیوں کو معاف کر دوں گا... میں گناہ گاروں کو معاف کر دوں گا...

لیکن جو شرک کرے گا اس کو معافی نہیں... حتیٰ کہ اگر خدانخواستہ میرا نبی ﷺ اگر شرک میں مبتلا ہو گیا... اس کی نبوت چھین لوں گا ... رسالت چھین لوں گا...لئن اشرکت

لیحبطن عملک اس کے عمل ضائع کر دوں گا ... یعنی غیر کی طرف دیکھنا اللہ کو کتنا ناپسند ہے... کہ نبیوں کی نبوت ختم... رسالت ختم...

تو غیر کی طرف دیکھ کر نمازیں کیسے بچائے گا؟ روزے کیسے بچائے گا؟

عقیدے کا پتہ چلا ہے ؟ یہ ہے عقیدہ... اس کو کہتے ہیں عقیدہ توحید ... سمجھ آ گئی بات؟ (جی ہاں آ گئی)

شرک کے موضوع پہ ہمارا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے... کسی نے یہ عقیدہ الاٹ نہیں کرایا ... کہ کوئی کہے کہ میری الاٹمنٹ ہے اور تم اس عقیدے کے خلاف ہو ہم نے کسی سے ٹکٹ نہیں لینا... نہ ہم نے سرٹیفکیٹ لینا ہے ... میری بات سمجھ آ گئی؟

مماتی ٹولے کا قیام اور اس کا سربراہ:

اور اب اگلی بات یہ سمجھو کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر قبر میں زندہ نہیں ہیں ان کے ساتھ ہمارا اصل اختلاف کیا ہے؟

وہ کیا کہتے ہیں کہ نبی قبر میں زندہ نہیں؟ پہلی بات یہ ذہن میں رکھیے... کہ حضرت مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری یہ اس طبقے کے سرابرہ ہیں جو کہتے ہیں کہ نبی قبر میں زندہ نہیں ہیں...

سید عنایت اللہ شاہ بخاری بزرگ ہیں... عمر رسیدہ ہیں... ان سے پہلے تیرہ سو سال اسلام کی تاریخ میں کسی انسان کا یہ عقیدہ نہیں کہ نبی قبر میں زندہ نہیں ہیں... پیغمبر کا قبر میں مردہ ہونے کا عقیدہ ساڑھے تیرہ سو سال میں کسی انسان کا..

کسی عالم کا... کسی مفسر کا.. کسی خطیب کا ... کسی امام کا ... کسی مجتہد کا یہ عقیدہ نہیں؟

''حیات کے بارے میں... سماع کے بارے میں کچھ اختلاف ہے ... اس کی نوعیتیں مختلف ہیں''... سید عنایت اللہ شاہ بخاری سے پہلے یہ دنیا میں کسی کا عقیدہ نہیں تھا...

اس موضوع پر بحث کرنا بھی فضول سمجھا جاتا تھا ...

یہ ایک مسلّم چیز ہے کہ نبی قبر میں حیات ہیں...

اور سورج جو چڑھا ہوا ہو... تو ہم یہ ثابت کر دیں کہ سورج چڑھتا ہے۔ یہ دیکھو بھائی یہ سورج ہے... لوگ کہیں گے یار یہ عجب بات ہے کہ سورج تو نظر آ رہا ہے اسی طرح چودہ سو سال تک سورج چڑھا ہوا نظر آتا رہا... لیکن جب کسی نے کہا کہ سورج ہی ٹھیک نہیں تو پھر آدمیوں کو بھی چاہئے کہ سورج کا ذکر تفصیل سے کریں... کیوں؟ کہ اس بارے میں اختلاف کھڑا ہو گیا...

پہ پنے چودہ سو سال اسلام کی تاریخ میں یہ اختلاف کسی نے نہیں کیا کہ پیغمبر قبر میں زندہ نہیں ہیں... یہ میری بات یاد رکھیے۔

مماتی ٹولہ معرض وجود میں کیوں آیا....؟

میرا یہ دعویٰ ہے میرا یہ چیلنج ہے... اگر اس مجمع میں سے کوئی آدمی کہے کہ حضور علیہ السلام کی حیات کا انکار.... سید عنایت اللہ شاہ بخاری سے پہلے کسی نے کیا ہے... اس پورے مجمع میں... اگر کسی کے پاس... کسی عالم کا کوئی قول اور کوئی اثر موجود ہو ... تو ابھی کاغذ پر لکھ کر میری طرف بھیجے؟ حیات کی بات کرتا ہوں... وہ کیا کہتے ہیں.... کہ پیغمبر ﷺ جب فوت ہوئے ہیں۔

اٹھا کر قبر میں رکھ دیا گیا ہے.... اور پیغمبر کی روح کا جسم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ... نبی کا وجود نعوذ باللہ بغیر روح اور بے جان آج تک قبر میں پڑا ہے... یہ ان کا عقیدہ ہے... یہ عقیدہ کیوں پیدا ہوا...؟ تم یہ سمجھو گے... کہ ساڑھے تیرہ یا چودہ سو سال تک... یہ عقیدہ پیدا نہیں ہوا آج یہ عقیدہ کیوں پیدا ہوا ہے؟

یہ عقیدہ پیدا ہوا ہے ہمارے بریلوی حضرات کے تشدد کی وجہ سے...

یہ عقیدہ کسی علم اور عقل کی دلیل سے ثابت نہیں؟ بریلویوں نے کہا... کہ نبی

ﷺ کو موت ہی نہیں آئی ... وہ کہتے ہیں کہ موت آئی نہیں ... اور انہوں نے کہا کہ نہیں ... ؟ موت آئی ہے اور آج تک مردے پڑے ہیں ... اگر موت نہیں آئی تو پھر زندہ لوگوں کو قبروں میں رکھ دیا ہے۔ یہ بات کر کے ... اس عمل کا ردعمل کیا ہے ... کہ بریلویوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو موت ہی نہیں آئی ... اور انہوں (مماتی ٹولہ) نے کہا کہ آئی ہے ... اور آج تک آئی ہوئی ہے ... یہ عقیدہ نہ کسی قرآن کی دلیل سے ثابت ہے، نہ حدیث سے ثابت ہے، نہ کسی صحابہ کے اجماع سے ثابت ہے، یہ صرف بریلوی حضرات کی ضد کا نتیجہ ہے۔ بات سمجھ میں آ رہی ہے؟ اب میں تمہیں بتاتا ہوں:۔

مماتی ٹولے کی من گھڑت دلیل:

کہ جب انہوں نے بریلوی حضرات کی ضد میں یہ عقیدہ بنا لیا ... اب اس کے بعد اس پر دلیلیں قائم کرنے کے لئے قرآن کی آیتوں کا ترجمہ غلط کرنا شروع کر دیا ہے .. اور وہ آیتیں میں نے آپ کے سامنے پڑھیں ۔اب میں ان کا ترجمہ آپ کو سناتا ہوں۔ جونسی آیتیں وہ پیش کرتے ہیں ... میں چاہتا ہوں کہ وہ میں پیش کر کے ان ہی آیتوں میں سے نبی کی حیات ثابت کروں ... اگر میں انہی آیتوں میں سے نبی ﷺ کی حیات ثابت کر دوں ... تو پھر تمہیں مان لینی چاہئے ... کہ ہمارا اور ان کا یہ فرق ہے۔

مماتی ٹولے کی پہلی دلیل:

سب سے پہلی دلیل ... ان لوگوں کی ... جو پیغمبر کی حیات کے قائل نہیں ہیں۔

جن کو ہمارے عام لوگ مماتی ٹولہ کہتے ہے .. اور ان کے پاس جب کوئی عام آدمی نیا نیا جاتا ہے ناں ... تو اس کو قرآن کی یہ آیت سناتے ہیں کہ ..اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ... اے پیغمبر تو مردہ ہے اور سارے نبی مردے ہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو آپ کو مردہ کہہ رہا ہے اور جب قرآن مردہ کہہ رہا ہے تو پھر کون سی بات ہے ... ہمارا عام آدمی پریشان ہو جاتا ہے کہ دیکھو انک میت میت کا لفظ

بھی موجود ہے.. تو میت تو مردے کو کہتے ہیں۔

پہلی دلیل کا جواب:

اگراسی لفظ پر نبی ﷺ کی حیات ثابت ہو جائے تو پھر آپ کو بات ماننی چاہئے ناں... مجھے ایک بات کا کوئی جواب دے پورے مجمع میں سے... کہ یہ آیت پیغمبر پر نبی ﷺ کی وفات سے پہلے اتری یا بعد میں اتری؟ (پہلے اتری)

تو جس وقت نبی زندہ تھے تو اسی وقت ہی یہ آیت اتری

تو اس وقت یہ آیت کب صحیح ہو سکتی ہے؟

آیت کا معنی ہے پیغمبر تو مردہ حالانکہ نبی ﷺ تو اس وقت زندہ تھے۔ سمجھو معنیٰ کو... قرآن کہتا ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ اے پیغمبر تو مردہ ہے۔ وَاِنَّھُمْ مَیِّتُوْن اور سارے نبی مردہ ہیں... یہ آیت کب اتری؟ نبی ﷺ کی زندگی میں... اگر نبی ﷺ کی زندگی میں اتری ہے... تو پھر اس آیت کا معنی صحیح نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ زندہ تھے اور قرآن کہہ رہا تھا کہ تو مردہ ہے... اور اگر نبی ﷺ کی وفات کے بعد اتری... تو پھر یہ قرآن نہیں ... کیونکہ قرآن ختم ہو گیا... اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ...اللہ فرماتے ہیں.. کہ نبی ﷺ آج دین میں نے تیرے اوپر مکمل کر دیا ہے ... دین مکمل ہونے کے بعد جو آیت اترے وہ قرآن نہیں ہے... اگر زندگی میں اتری ہے تو پھر معنی صحیح نہیں ہے... اس بات کو یاد کر لو سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ انک میت اے پیغمبر تو مردہ ہے۔ وانھم میتون اور ساری دنیا مردہ ہے۔

سارے لوگوں کی طرف اشارہ ہے۔ بعض نے نبی ﷺ مراد لئے ہیں لیکن عام طور پر مفسرین نے کہا ہے ... کہ یہ جتنی بھی دنیا اور جتنے بھی صحابہؓ ہیں... یہ بھی سارے مردہ ہیں... قرآن کہہ رہا ہے... اے پیغمبر تو بھی مردہ ہے اور سارے لوگ مردہ ہیں... اور آیت اتری اس وقت جب کہ نبی ﷺ زندہ تھے؟

تو اس آیت کا معنی تو مجھے سمجھا دے... کہ نبی ﷺ کی زندگی میں نبی ﷺ کو قرآن کہے تو مردہ ہے... اور پیغمبر تو ہوں زندہ پھر اس کا معنی کیا ہے؟ اگر اس کا معنی سمجھ میں آ گیا تو نبی ﷺ کی حیات کا مسئلہ اس سے ہی نکل جائے گا... قرآن کی یہ آیت ہے انک میت اے پیغمبر تو مردہ ہے... یہ آیت ذو معنی ہے... وانھم میتون .. اور جتنے لوگ تیرے اردگرد ہیں یہ بھی مردہ ہیں ... اس سے معلوم ہوا... کہ نبی ﷺ کی موت اور ہے ... اور لوگوں کی موت اور ہے۔

کیوں؟ اگر نبی کی موت اور عام لوگوں کی موت ایک ہوتی تو قرآن کہتا انکم میتون تم سارے مردہ ہو اور قرآن نے کہا انک میت اے پیغمبر تو مردہ ہے... وانھم میتون اور سارے لوگ مردہ ہیں۔

قرآن نے نبی ﷺ کی موت کو علیحدہ کر دیا ہے... اور لوگوں کی موت کو علیحدہ کر دیا ہے... تو معلوم ہوا... کہ جو موت لوگوں کی ہے وہ موت نبی ﷺ کی نہیں ہے ... اگر کسی جگہ پر قرآن کہتا انکم میتون ... یہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ جس میں لفظ زائد کوئی نہیں... جامع کتاب ہے کوئی لفظ رب نے زائد نہیں بولا، ہر لفظ میں معنیٰ پایا جاتا ہے حکمت ہے اسرار ہے۔ پیغمبر کو قرآن کہتا ہے انک میت ... کہ اے پیغمبر تو مردہ ہے وانھم میتون .. اور ساری دنیا مردہ ہے۔ ایک یہ ہے کہ ہم بھی اس کا معنی کر دیتے ہیں ٹھیک ہے... اور ایک یہ ہے کہ چودہ سو سال کے مفسرین سے اس کا معنی پوچھیں... ٹھیک ہے... ابوبکرؓ سے پوچھئے، عمرؓ سے پوچھئے، عثمانؓ سے پوچھئے، علی المرتضیٰؓ سے پوچھئے کہ اس کا معنیٰ کیا ہے کس سے پوچھئے؟ پہلے والے لوگوں سے ... ٹھیک ہے ناں بھائی! اپنی عقل والا معنی تو نہ کریئے... ان لوگوں نے معنی کیا اپنی عقل والا... اور لوگوں کو دیا دھوکہ... تو ہم معنی چودہ سو سال کے مفسرین سے... کیونکہ اس آیت کا معنی اگر ہم کریں .. تو بات سمجھ میں نہیں آتی... معنی آیت کا انک میت ... اے پیغمبر تو مردہ ہے وانھم

میتون اور ساری دنیا مردہ ہے۔

اور اس وقت نبی ﷺ زندہ تھے... تو نبی ﷺ جس وقت زندہ تھے تو قرآن کہہ رہا ہے... تو مردہ ہے... تو قرآن کا معنیٰ سمجھ میں نہیں آتا... قرآن کی غرض صحیح سمجھ میں نہیں آئی نعوذ باللہ۔ کہ پیغمبر تو زندہ ہیں اور قرآن کہتا ہے کہ تو مردہ ہے۔

لفظ میت کی عربی تحقیق:

اس کا معنیٰ کیا ہوگا...؟ توجہ کریں.. یہ میت مصدر ہے... کبھی کبھی معنیٰ کو سمجھنے کے لئے جب معنیٰ سمجھ میں نہ آسکے... جب معنیٰ بظاہر حقائق کے خلاف نظر آتا ہو... تو اس وقت مصدر کا معنیٰ فعل، فاعل کا ہوتا ہے کیا مطلب کہ انک میت میت مصدر ہے۔

اور یہ معنیٰ سمجھ میں نہیں آسکتا... کہ انک میت ... کہ تو مردہ ہے... اسی وجہ سے اس معنیٰ مصدر کو... فعل اور فاعل کے معنیٰ لیں گے... اور اس کی عبارت بنے گی ...اِنَّکَ تَمُوتُ کیا مطلب؟ کہ اے پیغمبر تجھے موت آئے گی... اور نبی ﷺ کی موت آنے کا کوئی منکر نہیں... اور ایک باریک معنیٰ، باریک مطلب تجھے سمجھاؤں... آخر اس کی کیا رب کو ضرورت پڑی۔ کہ رب لے آئے میت اور معنیٰ لے تَموت کا...

تو رب پہلے کہہ دیتا کہ اِنَّکَ تَمُوتَ ... کہ پہلے میت لے آ کر پھر معنیٰ تموت کا رب کیوں لے آتا ہے... بات سمجھ آرہی ہے۔؟ میت مصدر ہے کہو میت (مصدر ہے)۔

مصدر میں دوام اور استمرار کا معنیٰ ہوتا ہے:

اور میت میں دوام اور استمرار کا معنیٰ پایا جاتا ہے... دوام کس کو کہتے ہیں؟ ہمیشگی... مثلاً ایک لفظ ہے سمیع صفت مشبہ... سمیع کا معنیٰ سننے والا.. ایک لفظ ہے سامع کا... اور سامع کا معنیٰ بھی سننے والا... ایک ہے اس میں فاعل اور ایک ہے صفت مشبہ... اسم فاعل کے اندر معنیٰ حدوث کا ہوتا ہے... حدوث کا کیا معنیٰ کہ سننے پر ہمیشگی نہیں ... میں

کہتا ہوں فلاں آدمی سن رہا ہے یہ سامع ہے... قرآن تم تراویح میں پڑھتے ہو... اور کہتے ہو کہ فلاں سامع ہے... لیکن اس کے سامع بننے کے پندرہ بیس دن بعد وہ سامع ختم ہو جاتا ہے... قرآن ختم ہو گیا سامع بھی ختم... اور معنٰی تو سامع کا بھی سننے والا ہے... اس سامع کو ہم سمیع نہیں کہہ سکتے... کیونکہ سمیع کا معنٰی ہر وقت سننے والا... کبھی بھی سننے والی صفت اس سے دور نہ ہوتی ہو۔

سامع کا معنٰی سننے والا.. کب؟ جب کوئی سنائے، اس وقت وہ سننے والا... سمیع کا معنٰی کہ ہر وقت سننے والا... کوئی سنائے تب بھی سننے والا... کوئی نہ سنائے، تب بھی سننے کی صفت اس میں موجود ہو... یہی ہے معنٰی استمرار کا ہیشگی کا.. یہ صفت سمیع کی رب میں پائی جاتی ہے... کہ کوئی سنائے تب بھی سنے... کوئی نہ سنائے تب بھی سنے... ہر وقت سماعت کی صفت رب کے ساتھ خاص ہے... لیکن میں یہاں موجود ہوں ... تو میرے ساتھ کوئی بات کرے... میں سن رہا ہوں وقتی طور پر... میں سن رہا ہوں؟... لیکن جب تو نے بات سنانی بند کر دی.. تو میرے اندر سننے والی صفت ختم ہو گئی ... کیونکہ تو نے سنانی بات ختم کر دی صفت ختم ہو گئی ...اس لئے میں سامع ضرور ہوں میں سمیع نہیں ہوں... یہی فرق ہے تموت اور میت کے اندر...انک میت اے پیغمبر تو مردہ ہے... اگر اس کا معنٰی یہی ہوتا... کہ تو مردہ ہے... میت کے اندر معنٰی استمرار کا... ہیشگی کا پایا جانا ہے...انک میت تو مردہ ہے... تو پیغمبر ہمیشہ مردہ ہی رہتا... لیکن اس کا معنٰی تموت کر دیا... کہ اے پیغمبر تجھے موت آئے گی۔

یعنی جو تجھے موت آئے گی... وہ ہمیشہ نہیں ہوگی وہ عارضی ہوگی اس وجہ سے کہ موت کا پردہ آئے گا.. اور پردہ آنے کے بعد جب تمہیں حیات ملے گی.. تو اس حیات کے بعد تمہیں موت نہیں آئے گی... تموت کے اندر عارضی موت کا ذکر ہے... اور میت کے اندر مستقل موت کا ذکر ہے...

اسی وجہ سے میت کا معنٰی نہیں کیا جا سکتا... کیونکہ محمد کو مستقل موت نہیں آئی.... انک میت ... کہ تجھے موت آئے گی.... قرآن اللہ کے نبی ﷺ کو فرما رہا ہے... کہ تجھے موت آئے گی ... معلوم ہوا... کہ نبی ﷺ کی موت اور عام لوگوں کی موت میں فرق ہے ... جب یہ پتہ چل گیا... کہ نبی ﷺ کی موت کو قرآن نے ذکر علیحدہ کیا... اور عام لوگوں کی موت کا ذکر علیحدہ کیا ... اب تو ذرا کیفیت دیکھ لے ... جب پیغمبر کی موت اور عام لوگوں کی موت میں فرق ہے۔

نبی ﷺ اور عام لوگوں کے کفن میں بھی فرق ہے :

تو ادھر پیغمبر کے کفن میں اور عام لوگوں کے کفن میں بھی فرق ہے...وہ کس طرح فرق ہے؟ توجہ کر... تو مر جاتا ہے... تو تیرے کپڑے اتارے جاتے ہیں... لیکن جب نبی کی وفات ہوتی ہے تو نبی کے کپڑے نہیں اتارے جاتے...

تیری موت اور نبی ﷺ کی موت میں فرق ہے...

تیرے کفن اور نبی ﷺ کے کفن میں فرق ہے ...

تو مر جائے تو تیرا جنازہ اٹھا کر قبرستان میں لوگ لے جاتے ہیں.. لیکن نبی ﷺ کی تدفین وہاں ہوتی ہے جہاں نبی کی وفات ہوئی ہو...

نبی ﷺ کی وفات حضرت عائشہ ؓ کے حجرے میں ہوئی ہے اور اسے اٹھا کر ایک قدم باہر لے جانے کی اجازت نہیں ہے... کیوں؟ کہ نبی ﷺ کو اللہ وہاں موت دیتا ہے کہ جہاں اس کی قبر بنی ہوتی ہے... اسی وجہ سے تیری موت میں بھی فرق ہے۔ تیری موت اور نبی ﷺ کی موت اور ہے ... تیرا کفن اور نبی کا کفن اور ہے ... تیرا دفن اور نبی ﷺ کا دفن اور ہے ... تیری موت اور...

نبی ﷺ کی موت کو قرآن نے علیحدہ ذکر کیا ہے ...اگر ایک ہی موت ہوتی

تو قرآن کہتا ...إنکم میتون... تم سب کو موت آئے گی ... نبی ﷺ کی موت کو قرآن نے علیحدہ ذکر کیا ..انک میت .. اے پیغمبر تجھے موت آئی گی...وانهم میتون ...لوگوں کو موت آئے گی...

نبی ﷺ کی موت آنے کا کوئی منکر نہیں.. نبی ﷺ کو موت آئی... لیکن یہ مسلمہ عقیدہ ہے ... کہ موت آنے کے بعد قبر میں جب بندے جاتے ہیں ان کو حیات ملتی ہے؟ سوال و جواب کے لئے حیات ملتی ہے... ان سوال و جواب کے بعد جب نبی ﷺ کو حیات ملی ہے ... تو اس حیات کے بعد نبی ﷺ کو موت آئی ہو... اس پر ایک ضعیف روایت کوئی ثابت کرے.. قرآن کی کوئی آیت ثابت کرے... انبیاءؑ کی چالیس لاکھ احادیث میں سے کوئی ایک حدیث ثابت کرے۔ایک لاکھ چوتالیس ہزار صحابہؓ میں سے کوئی روایت ثابت کرے... کہ نبی ﷺ کو قبر میں حیات ملی ہے اور اس کے بعد موت آئے گی؟ ہاں میں تجھے پیغمبر کا فرمان ہمیشہ کی حیات کے لئے سناتا ہوں...
اگر اس فرمان کو تم ضعیف کہو... تو چلو تو اپنے دعوے پر کوئی دلیل بھی پیش کر... پیغمبر کی موت اور عام لوگوں کی موت میں فرق ہے...

کیوں؟ اس وجہ سے کہ نبی کے کفن اور عام لوگوں کے کفن میں بھی فرق ہے... اور نبی ﷺ کے غسل میں اور عام لوگوں کے غسل میں فرق ہے .. کیونکہ تجھے جب غسل دیا جاتا ہے تو کپڑے اتارے جاتے ہیں ... لیکن محمد ﷺ کو غسل تختہ پر دیا گیا۔لیکن نبی ﷺ کے کپڑے نہیں اتارے گئے۔

اوئے! جس پیغمبر کے کفن اور تیرے کفن میں فرق ہے ... جس پیغمبر کے دفن اور تیرے دفن میں فرق ہے... جس پیغمبر کے غسل اور تیرے غسل میں فرق ہے.. جس پیغمبر کی موت اور تیری موت میں فرق ہے.. اور اُس پیغمبر کی قبر کی حیات اور تیری حیات میں بھی فرق ہے۔

نبی ﷺ کی حیات کے بارے میں پہلی دلیل:

بخاری شریف کی روایت ہے... حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ وفات کے وقت کہ عائشہؓ ! خیبر کے اندر جو مجھے زہر دیا گیا تھا... اس زہر کی وجہ سے آج میری شاہ رگ کٹ رہی ہے... اور میری موت اس شاہ رگ کے ساتھ واقع ہو رہی ہے۔ پیغمبر کو جو زہر یہودیوں نے خیبر میں دیا ہے... نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ اس زہر کا اثر آج میں محسوس کر رہا ہوں... اور اس زہر کے ساتھ میری موت واقع ہو رہی ہے۔

یہ بخاری شریف کی حدیث ہے... اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ اس روایت میں کوئی شک ہے۔ (نہیں)

جب یہ روایت صحیح ہے... اس کا مطلب ہے کہ پیغمبر کی وفات زہر کے ساتھ ہوئی... اور زہر کے ساتھ جو موت آئے وہ موت ہوتی ہے شہادت کی۔ اور شہید کو قرآن نے فرمایا ہے... کہ یہ زندہ ہے ... شہید کو قرآن نے کیا کہا ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۔ اللہ کے راستے میں جو مر جائے اسے مردہ نہ کہو... اس کو تو ہم مردہ نہیں کہتے... لیکن جو کہتے ہیں وہ خود ہی مماتی بن جاتے ہیں... کہ پیغمبر کی وفات زہر کے ساتھ ہوئی... اور جو آدمی زہر کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو جائے وہ شہید ہوتا ہے اور قرآن کہتا ہے کہ شہید سارے زندہ ہیں... یہ قرآن کی آیت ہے... دوسری نبی ﷺ کی حدیث آپ کو سنائی ہے۔ الانبیاءُ احیاءٌ فی قبورھم یصلّون... تمام نبی قبروں میں زندہ ہیں۔

دوسری دلیل:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ ... جوآدمی میری قبر پہ کھڑا ہوکر مجھ پر درود پڑھتا ہے... فَسَمِعْتُہٗ... میں اس درود کو سنتا ہوں اپنے کانوں کے ساتھ ... یہ فرمان کالی کملی والے کا ہے۔ فسمعته ومن صلی علیّ نائیا... جو دُور سے سلام پڑھا جاتا ہے۔ چونکہ میں ہر جگہ موجود نہیں ... اس وجہ سے وہ دُور والا سلام فرشتے میرے پاس لے کر آتے ہیں... کہ فلاں امتی نے آپ ﷺ پر سلام بھیجا ہے ... وہ سلام بھی مجھ تک پہنچ جاتا ہے... اب اس روایت پہ بعض آدمی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے ... ہم ایک منٹ کے لئے تسلیم کرتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے .. کہ جس روایت میں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں درود خود سنتا ہوں۔ ان دوستوں سے میں درخواست کرتا ہوں کہ جس روایت میں نبی علیہ السلام نے فرمایا.. کہ میں درود خود سنتا ہوں... اگر یہ ضعیف ہے تو پھر تم اسی طرح کی کوئی ضعیف روایت پیش کرو کہ جس میں نبی علیہ السلام یہ فرمائیں کہ میں نہیں سنتا ... نبی ﷺ نے اتنی بات فرمائی ہو کہ میں نہیں سنتا... او لوگو! تم جو مرضی کرو میں نہیں سنتا۔

عجیب نادانی:

ایک آدمی کہنے لگا... کہ اچھا یہ بتاؤ! کہ ایک آدمی مر گیا... دریا میں بہہ گیا... ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ بتاؤ وہ آدمی سنتا ہے... اس کو عذاب کہاں ہوتا ہے؟ یہ وہ آدمی ہے جس کو قبر میں عذاب بھی نہیں ہوتا ... کیونکہ روح کا تعلق جسم کے ساتھ نہیں ہے۔ اس وجہ سے قبر میں عذاب بھی نہیں ہوتا... میں نے کہا کہ عذاب ہوتا ہے... اس نے کہا! بتاؤ ایک آدمی آگ میں جل گیا... جلنے کے بعد اس کا جسم ریزہ، ریزہ ہوکر ہوا میں اڑ گیا... اس کو عذاب کہاں ہوتا ہے؟ اس کے ٹکڑے ٹکڑے دریا میں بہہ گئے۔ اس کو عذاب کہاں ہوتا ہے؟ میں نے کہا کہ اگر اس کو عذاب میں نے دینا ہوتا تو یہ مشکل ہے ... اس کے ٹکڑے

ٹکڑے ایک جگہ پہ جمع کرنا میرے لئے مشکل ہے۔اس کے ریزے ریزے میرے لئے جمع کرنا مشکل ہے...

اللہ کے لئے کیا مشکل:

اگر عذاب اس نے دینا ہو... کہ جس نے قطرے سے بندہ بنایا ہے۔
اگر عذاب اس نے دینا ہو ... کہ جس نے مٹی سے بندہ بنایا ہے۔
اس سے ذرے اکٹھے کرنا کوئی مشکل نہیں۔

حضرت نانوتویؒ نے کیا خوب کہا:

میرے دوستو ...ایک بات مولانا قاسم نانوتویؒ نے بڑی عجیب کہی ہے۔ اس میں حضرت نانوتویؒ کا بعض لوگوں نے کہا کہ تفرد ہے ... کہ یہ ان کے اکیلے کی بات ہے اور کسی کی نہیں ... آب حیات حضرت نانوتویؒ کی کتاب ہے۔اس میں انہوں نے لکھا ہے... کہ اللہ نے پیغمبر کی روح کو جب جسم سے قبض کیا ...تو کہاں رکھی ہے؟ یہ بات بڑی عجیب ہے ... رب نے اپنے نبی ﷺ کی روح کو... جب جسم سے قبض کیا ہے تو کہاں رکھی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جب نبی ﷺ کے جسم سے روح نکالی جائے ... تو اس روح کو اس جسم کے ساتھ اچھی جگہ پہ رکھی جائے۔ کیونکہ اعلیٰ علیین کا معنی ہی اعلیٰ مقام ہے... میرے جسم سے روح نکلے تو اعلیٰ علیین مجھ جیسے کیلئے بھی اعلیٰ ہے... اس وجہ سے میری روح وہاں چلی جائے... تمہاری روح وہاں چلی جائے ... لیکن جب نبی ﷺ کے جسم سے روح کو قبض کیا گیا ہے... تو نبی ﷺ کے جسم سے اعلیٰ تو کائنات میں کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ نہ عرش پر نہ فرش پر... اس وجہ سے حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں ... کہ حضور ﷺ کی روح کو جب قبض کیا گیا... تو رب نے اس روح کو پوری کائنات میں دیکھا... کہ میں کہاں رکھوں ... کوئی جگہ نہ ملی تو روح کو نبی ﷺ کے جسم میں رکھ دیا۔ کیوں؟ نبی ﷺ کے جسم سے بہتر کوئی جگہ نہیں۔روح تو اس جگہ سے اعلیٰ جگہ پر ہونی چاہئے۔

ٹھیک ہے؟ اعلیٰ جگہ تو نبی ﷺ کے جسم کے علاوہ کوئی نہیں۔ اس لئے رب نے اس روح کو دوبارہ محمد ﷺ کے جسم میں لوٹا دیا... تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ اس جسم سے بہتر کائنات میں کوئی چیز نہیں۔ یہ جسم ہی اس لائق ہے کہ اس جسم میں نبی ﷺ کی روح ہو۔

نبیؐ کے جسدِ اقدس کو چھونے والی مٹی کعبہ اور عرش سے بھی اعلیٰ:

ایک بات یاد رکھنا؟ توجہ کریں! حضور ﷺ کے بارے میں، آپ ﷺ کے روضہ کے بارے میں حضرت رشید احمد گنگوہیؒ نے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کے روضے کے اندر جو مٹی موجود ہے۔ جس مٹی کو نبی ﷺ کا جسم لگا ہے اس مٹی کا درجہ عرش و فرش سے اعلیٰ ہے۔ بیشک! یہ حضرت قاسم نانوتویؒ حضرت گنگوہیؒ نے لکھا ہے۔ میں نے بڑا غور کیا کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ رب کے عرش سے بھی اعلیٰ، انہوں نے فرمایا! خانہ کعبہ سے بھی اعلیٰ۔ اس مٹی کا درجہ جو محمد ﷺ کے جسم اطہر سے لگے۔ اس پر بڑا غور کیا کہ یہ کیا بات فرمائی۔ لیکن جب علامہ غزالیؒ کی تصریحات پڑھیں! ہائے! پاؤں سے زمین نکل گئی۔ کہ نانوتویؒ آپ کی گہرائی جہاں پہنچی (باقی) کائنات کہیں نہیں پہنچی۔

توجہ کریں! حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کی عظمت اس واسطے کہ خانہ کعبہ کے اوپر اللہ کی تجلی ہے۔ خانہ کعبہ کے اوپر خدا خود نہیں بیٹھا کہ جس کی وجہ سے اس کی عظمت زیادہ ہوگئی۔ خانہ کعبہ کے اوپر رب کی تجلی ہے۔ اس واسطے خانہ کعبہ کا مقام ساری کائنات کی مسجدوں سے زیادہ ہے کہ مسجدوں کے اوپر اللہ کی تھوڑی تجلی ہے اس واسطے ان کا مقام تھوڑا ہے۔ کعبہ پر زیادہ تجلی ہے کیونکہ خانہ کعبہ اللہ کا سب سے بڑا اور پہلا گھر ہے اس واسطے اس پر زیادہ تجلی ہے۔ حضرت قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ کعبہ کی عظمت اس واسطے بلند ہے کہ اس پر اللہ کی سب سے زیادہ تجلی ہے اور اللہ کی تجلی کعبہ سے بھی زیادہ اس جگہ پر ہے جہاں محمد ﷺ کا مقام ہے۔ جہاں محمد ﷺ کا وجود ہے۔ وہاں تجلی رب کی کعبہ سے بھی زیادہ ہے اور جب وہاں رب کی تجلی زیادہ تو اس مٹی کا درجہ بھی زیادہ۔ کہ جس

مٹی کے اندر جس روضے کے اندر محمدؐ رسول اللہ ﷺ موجود ہیں اس مٹی کا درجہ زیادہ کیوں؟ کہ وہاں اللہ کی تجلی زیادہ۔ کعبہ پر تجلی پڑ جائے ان بے ترتیب پتھروں پر تجلی پڑ جائے تو ان کا مرتبہ سب سے زیادہ ہو گیا۔ اگر اس مٹی پر تجلی پڑ جائے؟ جس مٹی کے اندر تاج دار رسالت ﷺ موجود ہوں۔ جس قبر کے اندر تاج دار رسالت ﷺ موجود ہوں کیا اس مٹی کا درجہ عرش اور کعبہ سے اونچا ہوا یا نہ ہوا؟ ہوا۔ یہ ہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ یہ یاد رکھنا۔

مشرکین مکہ کو ''صُمٌّ'' ''بُکْمٌ'' ''عُمْیٌ'' کہنے کا مطلب:

ایک آدمی کہنے لگا کہ قرآن میں یہ نہیں آیا کہ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتیٰ اے پیغمبر آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ آپ کہتے ہیں مردے سنتے ہیں قرآن نبی ﷺ کو کہتا ہے کہ آپ ﷺ نہیں سنا سکتے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں اس بات کا مجھے جواب دیں کہ قرآن ابوجہل کو کیا کہتا ہے؟ عتبہ، شیبہ کو کیا کہتا ہے؟ قرآن کہتا ہے کہ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ اندھے ہیں، بہرے ہیں۔ آپ بتائیں بہرے تھے؟ ان کی آنکھیں نہیں تھیں؟ ان کے کان نہیں تھے؟ وہ گونگے تھے؟ سنتے نہیں تھے؟ اندھے تھے؟ بولتے نہیں تھے۔ بولتے تھے ناں؟

قرآن کہتا ہے کہ وہ گونگے تھے، اندھے تھے، بہرے تھے۔ بتاؤ یہ قرآن کی بات ٹھیک ہوئی یا نہیں۔ نہیں ہوئی۔ قرآن کہتا ہے کہ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ گونگے ہو، اندھے ہو، بہرے ہو۔ ان کو قرآن کہہ رہا ہے جو بولتے تھے، جو دیکھتے تھے، سنتے بھی تھے، لیکن قرآن ان کو کہہ رہا ہے کہ نہیں سنتے؟ قرآن ان کو کہہ رہا ہے کہ نہیں دیکھتے؟ قرآن ان کو کہہ رہا ہے کہ نہیں بولتے؟ حالانکہ وہ بولتے تھے اس کا معنی مجھے بتا دیں۔ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتیٰ کا معنی میں بتا دیتا ہوں۔ نہیں سمجھے میری بات؟ توجہ کریں۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔ قرآن کہتا ہے مکے کے مشرکوں کو کہ اندھے تھے،

بہرے تھے، گونگے تھے۔ حالانکہ نہ وہ گونگے تھے نہ وہ بہرے تھے نہ وہ اندھے تھے۔ بلکہ ان کی آنکھیں بھی تھیں، کان بھی تھے، زبان بھی تھی، اس کا معنٰی یہ ہے کہ وہ گونگے کہ حق کی بات نہیں کرتے تھے۔ قرآن نے کہا کہ گونگے ہیں۔ حالانکہ اور باتیں وہ کرتے تھے حق کی بات نہیں کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے قرآن نے کہا کہ وہ بہرے ہیں، وہ عام باتیں سنتے تھے لیکن قرآن کی بات نہیں سنتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ قرآن نے کہا کہ یہ سنتے ہی نہیں۔ وہ نبی ﷺ کو ایمان کی حالت میں نہیں دیکھتے تھے۔ قرآن نے کہا کہ یہ اندھے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے تھے۔

اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی کی تشریح:

یہی مطلب ہے اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی کا اے پیغمبر آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے یعنی مردوں کو آپ ﷺ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ یعنی وہ سماع آپ نہیں کر سکتے جو سماع نفع دے سکے اس سماع نافع کی نفی ہے۔ ایسا سماع کہ آپ نہیں کرا سکتے جو مردوں کو نفع پہنچائے۔ وما اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُورِ۔ آپ اپنی مرضی سے نہیں سنا سکتے ان قبروں والوں کو۔

سماع موتٰی کے متعلق بخاری شریف کی روایت:

جس وقت میں بخاری شریف کی روایت دیکھتا ہوں کہ قلیب بدر کے اندر جنگ بدر ختم ہوگئی۔ اور پیغمبر نے فرمایا! 70 مشرکین مکہ کے سرداروں کو اس گندے کنویں میں ڈال کر پیغمبر ان مردوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے! اے ابوجہل بتا میں سچا... یا تیرا دین سچا، عتبہ بتا میں سچا... یا تیرا دین سچا، عتیبہ بتا میں سچا... یا تیرا دین سچا۔

فاروق اعظمؓ نے فرمایا! اے اللہ کے نبی ﷺ یہ تو مردے ہیں یہ کیا سنتے ہوں گے کیونکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے، بظاہر نظر آتا ہے کہ یہ تو مر گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا! اے عمرؓ اس وقت تجھ سے زیادہ میری یہ بات سن رہے ہیں۔ یہ بخاری شریف میں روایت

ہے۔تو بتا ان کو پیغمبر نے بات سنائی یا نہیں سنائی؟ انک لَا تُسمعُ المَوتیٰ کا معنیٰ سماع نافع کی نفی ہے اور یہ معنیٰ اے پیغمبر تو اپنی مرضی سے نہیں سنا سکتا۔ ہمارا بھی یہ عقیدہ ہے کہ جب تک رب نہ چاہے کچھ نہیں ہو سکتا۔ جس وقت رب چاہے تو آسمان کے چاند کے دو ٹکڑے ہو سکتے ہیں۔ رب نہ چاہے تو ۱۳ دن، ۱۷ دن وحی نہیں آ سکتی۔ رب چاہے تو ان مردوں کو نبی ﷺ کی بات سنا سکتا ہے۔ رب نہ چاہے تو نہیں سنا سکتا۔ یہ تو رب کے اختیار میں ہے۔ یہ معنیٰ تو نے کہاں سے لے لیا کہ مردہ سنتا ہی کوئی نہیں؟ مردے رب چاہے تو سن سکتے ہیں۔ رب نہ چاہے تو نہیں سن سکتے۔

حضرت اماں عائشہ صدیقہؓ اور سماع موتیٰ:

آپ مجھے بتائیں! کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے مستری کو کیوں روک دیا کہ نبی پاک ﷺ کے روضہ مبارک کی دیوار پر کیل نہیں لگانا۔ نبی پاک ﷺ کے روضہ کے قریب دیوار پر کپڑے لٹکانے کے لئے ایک لکڑی لگانا چاہی تو مستری نے آ کر دیوار پر کیل لگانا شروع کیا۔

تو اماں عائشہؓ نے فرمایا! اے مستری اس دیوار پر کیل نہیں لگانا تا کہ میرے نبی ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔ تو کہتا ہے کہ روح کا جسم کے ساتھ تعلق ہی کوئی نہیں۔ تکلیف کہاں ہونی تھی؟ ۱۴۰۰ سال ہو گئے ساری دنیا وہاں پر سلام پڑھ رہی ہے۔ یہ جو تیرا کتابچہ لکھا ہوا ہے۔ دین حق کے نام سے۔ اس کے اندر بھی لکھا ہوا ہے اگر وہاں سے آدمی آتے وقت یا جاتے وقت سلام پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

اگر روح کا جسم کے ساتھ تعلق نہیں تو مجھے یہ بتا کہ آنے والے کا سن لیتے ہیں اور وہاں رہنے والے کا نہیں سنتے؟ (سامعین میں سے کسی نے کہا) کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی موت اور غیر نبی کی موت میں کوئی فرق نہیں؟ تو موت کی بات کرتا ہے! ہائے! میرا تو عقیدہ ہے کہ ان ذروں میں بھی فرق ہے جو ذرے محمد ﷺ کے قدموں کے نیچے آئے۔

اللہ نے مکہ کی قسمیں محبوبؐ کا شہر ہونے کی وجہ سے اٹھائیں:

تو فرق کی بات کرتا ہے۔ میرا تو عقیدہ ہے۔ مجھے یہ تو بتا کہ مکے کے پتھروں پر مکے کے پہاڑوں پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھی آئے۔ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو فرمایا کملی والے مجھے ان پتھروں کی قسم ہے، مجھے اس شہر کی قسم ہے، مجھے ان گلیوں کی قسم ہے۔ اے اللہ قسمیں کیوں اٹھا رہا ہے؟

اس واسطے کہ یہاں عرفات کا میدان ہے، اس واسطے کہ مزدلفہ ہے، اس واسطے کہ خانہ کعبہ ہے۔ اللہ نے فرمایا نہیں خانہ کعبہ پہلے بھی تھا، مزدلفہ پہلے بھی تھا، عرفات کا میدان پہلے بھی تھا، منا پہلے بھی تھا، مقام خیر پہلے بھی تھا، آج میں قسمیں ان گلیوں کی اس لئے اٹھا رہا ہوں ...وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ... کہ تیرے نبوت والے نورانی قدم ان گلیوں میں لگ چکے ہیں۔ تو کہتا ہے کہ موت میں فرق نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ان ذروں میں فرق ہے؟

تو کہتا ہے کہ موت میں فرق نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کھسوں میں فرق ہے؟

تو کہتا ہے کہ موت میں فرق کوئی نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ان گلیوں میں فرق ہے،

ان پتھروں میں فرق ہے،

ان بازاروں میں فرق ہے،

ان ہواؤں میں فرق ہے،

ان چادروں میں فرق ہے،

جیسے فرق میری اور نبی کی موت میں نہیں؟

میری اور نبی کا کسی بات کا ذکر نہیں؟

تیری چادر کا ذکر تو قرآن میں نہیں آیا

اوئے!......محمد ﷺ نے چادر لی تو قرآن بول پڑا......

محمد ﷺ نے کپڑا لیا تو قرآن بول پڑا......

نبی ﷺ چلے تو قرآن بول پڑا......

نبی ﷺ اٹھے......تو قرآن بول پڑا......

پیغمبر ﷺ پہاڑ پر چڑھے تو قرآن بول پڑا......

پیغمبر ﷺ غار میں اترے......تو قرآن بول پڑا......

نبی ﷺ بازار میں گئے تو قرآن بول پڑا......

نبی ﷺ پتھر پر چڑھے تو قرآن بول پڑا......

نبی ﷺ بدر میں گئے تو قرآن بول پڑا......

نبی ﷺ حنین میں گئے تو قرآن بول پڑا......

نبی ﷺ گلیوں میں جائے تو قرآن بولے......

نبی ﷺ کے چہرے کا ذکر آیا......تو قرآن نے......وَالضُّحٰی......کہا......

نبی ﷺ کی زلفوں کا ذکر آیا......تو قرآن نے وَالَّیْلِ کہا......

نبی ﷺ کے سینے کا ذکر آیا......تو قرآن نے اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ کہا......

نبی ﷺ کی آنکھوں کا ذکر آیا تو قرآن نے وَمَازَاغَ الْبَصَرُ کہا......

نبی ﷺ کے اخلاق کا ذکر آیا......تو قرآن نے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ الْعَظِیْمِ کہا......

نبی ﷺ کے دانتوں کا ذکر آیا......تو قرآن نے یٰسٓ کہا......

نبی ﷺ کے شہر کا ذکر آیا......تو قرآن نے لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدْ کہا......

نبی ﷺ کے زمانے کا ذکر آیا......تو قرآن نے وَالْعَصْرِ کہا......

نبی ﷺ کی زبان کا ذکر آیا......تو قرآن نے لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ کہا

نبی ﷺ کے کردار کا ذکر آیا......تو قرآن نے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَۃٌ

حَسَنَۃ کہا......

نبی ﷺ کی رحمت کا ذکر آیا......تو قرآن نے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کہا

نبی ﷺ کی صفتوں کا ذکر آیا تو قرآن نے اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا کہا...... وَ مُبَشِّرًا

کہا...... وَ نَذِیْرًا کہا...... وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ کہا...... وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا کہا

حضرت نانوتویؒ اور محبت رسول ﷺ......

ہائے! میں اس محمد قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کی عظمت کو سلام کرتا ہوں جو نبی ﷺ کے روضے پر گئے اور نبی ﷺ کے روضے کو......

خطاب کر کے کہتے ہیں......

ہزاروں بار تجھ پر اے مدینہ میں فدا ہوتا
بس چلتا تو مر کے بھی تجھ سے میں جدا نہ ہوتا

یہ نبی ﷺ سے محبت ہے......محمد قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ نبی ﷺ کے روضے کے باہر کھڑے ہو گئے...... کسی نے پوچھا کہ اندر نہیں گئے...... فرمایا! کہ ابھی اندر جانے کی اجازت نہیں...... جب نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ اندر گئے تو مسکراتے ہوئے باہر آئے...... کسی نے پوچھا کہ نانوتوی (رحمتہ اللہ علیہ) کیا بنا......تو فرمایا کہ......

میرے آقا کا تو مجھ پہ اتنا کرم ہے، کہ بھر دیا میرا دامن پھیلانے سے پہلے
یہ اتنا کرم کیوں یہ کیا سلسلہ ہے، نشہ رنگ لایا پلانے سے پہلے

کہو یہ نبی سے محبت ہے...... تو جہالت کی حدیں پھلانگ گیا ہے

تو نبی ﷺ کی موت کا عام لوگوں کی موت سے فرق ذکر نہیں کرتا...... میں تو ان ذروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا...... میں تو خاکِ شفا کا مقابلہ نہیں کر سکتا...... میں تو ان ہواؤں کا مقابلہ نہیں کر سکتا...... میں تو خچر کا مقابلہ نہیں کر سکتا...... میں تو

گلیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا ...... میں تو پتھروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا ...... مجھے ایک بات تو بتا ...... کہ تو کہتا ہے کہ نبی ﷺ کی موت اور عام لوگوں کی موت برابر ہے ...... ایک کھجور مدینے سے آتی ہے تو کہتا ہے کہ یہ کھجور مدینے کی ہے اور چوم کر کھاتا ہے کہ یہ کھجور مدینے کی ہے ...... کیوں؟ اسلئے کہ مدینے کی کھجور میں نبی ﷺ کے شہر کی برکت آگئی ہے ...... نبی ﷺ کی برکت کھجور میں آئے ...... نبی ﷺ کی برکت مٹی میں آئے ...... نبی ﷺ کی برکت پانی میں آئے ...... اور نبی ﷺ کی برکت اپنے آپ پر نہ ہو ......؟

مولانا ظفر علی خانؒ کا آقا ﷺ کو خراج تحسین:

تو اگر کسی مولوی کی بات نہیں مانتا ...... تو ظفر علی خانؒ کی بات مان لے ......

مولانا ظفر علی خانؒ نے نبی کے روضہ پر جا کر کہا تھا ......

دیار یثرب میں گھومتا ہوں نبی ﷺ کی دہلیز چومتا ہوں

ہائے! ...... اگر نبی کا روح کیساتھ تعلق نہیں ...... موت کا فرق نہیں تو دہلیز کیوں چومتا ہے، بتاؤ تو سہی ......؟

دیار یثرب میں گھومتا ہوں نبی ﷺ کی دہلیز چامتا ہوں
شراب عشق پی کر میں جھومتا ہوں رہے سلامت پلانے والا

اوئے! مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو انگریز نے گرفتار کیا ۱۹۱۴ میں ...... مالٹا کی جیل میں بند کر دیا ......

مولانا حسین احمد مدنیؒ نبی ﷺ کے روضہ سے جدا ہوا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ......

حضرت مدنیؒ کا حضور ﷺ کو خراج عقیدت

نبی کے روضے کو خطاب کر کے فرمایا ......

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر، سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ، ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالیؓ

اور حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ...... (۱۴) چودہ سال نبی کے روضہ کے پاس حدیث شریف ...... پڑھاتے رہے ہیں ...... کتنے سال؟ (۱۴ سال) اور چودہ سالوں میں وہ دن بھی آئے کہ مدینے کی گلیوں میں پڑے ہوئے تر بوز کے چھلکے اٹھا کر...... انکو پانی میں بھگو کے پانی کو پکا کر پی لیتے تھے ...... اور کہا کہ یہ تو میرے محمد ﷺ کے مدینے کے چھلکے ہیں ...... ایک آدمی گیا اور مدینے کی گلیوں سے دہی لایا تو کہا کہ مدینے کا دہی کھٹا ...... رات کو خواب میں نبی ﷺ نے فرمایا! کہ نکل جا مدینے سے تجھے دہی کھٹا لگا ہے ...... بتاؤ! کہ کتنے ایسے واقعات ہیں؟ میں نے تجھے ...... پیغمبر ﷺ کی ایک حدیث ایسی سنائی ہے جسکا کوئی راوی ضعیف نہیں ہے ...... مجھے ایک حدیث کا جواب دے ...... کوئی اپنے پاس سے ...... ایک ضعیف روایت پیش کر کہ نبی ﷺ قبر میں زندہ نہیں ہیں ...... یہ میرا چیلنج ہے ...... اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ۔ اِنَّکَ مَیِّتٌ ...... یہ آیت پڑھ کر لوگوں کو غلط ترجمے سناتے ہو ...... نبی کی موت کا کون منکر ہے؟ ...... دنیا میں نبی کی موت کا کوئی منکر نہیں ......

حضرت نانوتویؒ آقا ﷺ کا مداح

میرے دوستو! مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سب کہو رحمۃ اللہ علیہ نے نبی ﷺ کی محبت میں بڑی عجیب بات کہی ...... اور ایسا کلام کہا کہ شاید آپ نے زندگی میں ایسا سنا بھی نہ ہو ...... حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا غیر مطبوعہ کلام! ...... مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کی محبت میں ایسی بات فرمائی ہے ...... دنیا کا دیوان ایک طرف رکھ دیا جائے اور حضرت

نانوتویؒ کا کلام ایک طرف رکھ دیا جائے ...... مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی ﷺ کی ولادت کا اور نبی ﷺ کی اہمیت کا نقشہ کھینچا ہے ......

؎ سب سے پہلے مشیّت کے انوار سے نقش روئے محمد بنایا گیا (مشیت کہا الوہیت نہیں کہا)
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون ومکان کو سجایا گیا

وہ محمد بھی ، احمد بھی ،محمود بھی ،حسن مطلق کا شاہد بھی ،مشہود بھی
علم وحکمت میں وہ غیر محدود بھی ، ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

اور حضور ﷺ کی شفاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

؎ حشر کا ڈر مجھے کس لئے ہوا ے قاسم ،میرا آقا ہے وہ ،میرا مولا ہے وہ
جسکے دامن سے جنت بسائی گئی ،جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

حضرت شیخ الہندؒ کا جنت کو خطاب

اور مولانا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے نبی ﷺ کی محبت میں دو شعر کہے ......
ساری دنیا ایک طرف ہو جائے ان شعروں میں مقابلہ نہیں کرسکتی ......
حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اونچے شعر ہیں ......
حضرت شیخ الہند محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے جنت کو خطاب کیا ہے ......
خطاب کر کے فرمایا ہے کہ ......

؎ تجھ میں حور وقصور رہتے ہیں ،میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت ،میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں

کونسی جنت ؟ کونسا عرش ؟ کونسا فرش ؟کونسی ہیں وہ جنت کی دیواریں؟ میں محمد ﷺ کے روضے کی ،مٹی پر قربان کردوں !تو کہتا ہے کہ نبی کے روضے کی کوئی بات نہیں ......تو اپنے دل کی پالش کر ...... دل کے زنگ کو اُتار ......تو اپنے دل سے شرک نکال ...... معتزلہ فرقہ کے جراثیم کو اپنے دل

سے اُتار...... تو پھر بعد میں (میرے ساتھ) بات کر...... کہتا ہے کہ نبی ﷺ کی موت اور ہماری موت میں کوئی فرق نہیں؟ تجھ جیسا مشرک اور بے ایمان دنیا میں کوئی نہیں؟......

ہائے! یہ بات تو مکے کے مشرکوں نے کبھی نہیں کہی؟...... مکے کے مشرک بھی کہتے تھے کہ یہ محمد امین ہے...... ہمارے اور اسمیں بڑا فرق ہے
......مکہ کے مشرک کیا کہتے تھے؟ یہ امین ہیں...... ہم سے اعلیٰ ہے......

ابو طالب کا حضور ﷺ کی شان میں اظہار عقیدت

ابو طالب جس نے محمد ﷺ کا کلمہ نہیں پڑھا...... پتہ ہے اس نے آخر میں کیا؟ شعر پڑھا؟ اس نے کہا...... ان دین محمد خیر ادیان البریه

اے بھتیجا! مجھے پتہ ہے کہ تیرا دین ساری دنیا کے دینوں کا سردار ہے

ابو طالب نے کہا!

وَاَبیَضَ یُستَسقَی الغَمَامُ بِوَجهِهٖ ...... ثِمَالَ الیَتَامٰی عِصمَۃٌ لِلاَرَامِلِ

اے بھتیجا تیرا چہرہ اتنا حسین ہے کہ اس چہرے کو دیکھ کر آسمان بارش برساتا ہے...... ابو طالب نے کہا جس نے کلمہ بھی نہیں پڑھا تھا...... تیرے کلمہ کا کیا اعتبار ہے؟ تو نام محمد ﷺ کا...... لے اور پھر کہے کہ نبی ﷺ کی اور ہماری موت میں فرق کوئی نہیں......

افسوس! ابو طالب کہے؟ کافر کہے...... ثِمَالَ الیَتمٰی عِصمَۃٌ لِلاَرَامِلِ

یہ محمد ﷺ کا چہرہ یتیموں کا آسرا ہے اور بیواؤں کا سہارا ہے

سوال (۱)

(یہ سوال کیا ہے کسی نے) اِنَّکَ مَیِّتٌ اگر اس کا معنی اِنَّکَ تَمُوتُ لیں
......تو پھر آگے انّھم تموتون...... کا معنی بھی ہوسکتا ہے...... انّھم تموتون......

جواب...... یہ لفظ بھی غلط لکھا ہے...... حالانکہ آگے ہونا چاہیے انهم یموتون سوال لکھنے والے کو بھی پتہ نہیں ...... پہلے سوال تو صحیح لکھو؟ ......

سوال نمبر (۲)

یہ جو حدیث آپ نے پڑھی کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی ضعیف ہیں؟

جواب ...... اچھا یہ ضعیف ہیں تو چلو تم ضعیف ہی پیش کرو ...... مثال کے طور پر میں نے اگر ضعیف پیش کی ہے؟ تو ...... تُو بھی ایک ضعیف روایت ہی سنا دے ...... جس میں فرمایا ہو حضور ﷺ نے ...... نبی قبروں میں زندہ نہیں؟ ایک ہی ضعیف حدیث پیش کر دیں کہ جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ میں قبر میں نہیں سنتا؟ میں نے تو تجھے روایت سنا دی ہے ......

اقسام حدیث ......

ایک بات یاد رکھنا! ...... ضعیف حدیث بھی نبی کی حدیث ہوتی ہے ...... جب تک وہ حدیث موضوع نہ ہو ...... اور موضوع حدیث عربی میں اس کو کہتے ہیں جو من گھڑت ہو ...... موضوع حدیث جعلی ہوتی ہے ...... یعنی بنائی ہوئی ...... اس کو کہتے ہیں موضوع حدیث ......

اور ضعیف حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ یہ حدیث (نبیؐ کی) نہیں ...... ہوتی نبی ﷺ کی حدیث ہے لیکن اسمیں ایک، دو، راویوں کے نام کا پتہ نہیں ہوتا ...... یا راویوں میں ضعف ہوتا ہے ...... نبی ﷺ کی حدیث کے الفاظ میں ضعف نہیں ہوتا ......

یعنی ضعیف روایت اسماء رجال کی وجہ سے ہوئی ہے ...... وہ نبی ﷺ کے کلام ہونے میں کوئی شک نہیں؟ ...... یہ بات یاد رکھنا؟ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے ...... عام آدمی بیچاروں کو پتا ہی نہیں ...... وہ سمجھتے ہیں کہ جو

ضعیف حدیث ہو وہ حدیث ہی نہیں ...... میں کہتا ہوں چلو تم دو راوی نہیں بلکہ جسمیں دس ...... راوی ضعیف ہوں ...... ایسا کوئی نبی علیہ السلام کا قول ہی پیش کر دو ؟ ...... ایک لاکھ چوالیس ہزار (۱۴۴۰۰۰) صحابہ میں سے کسی صحابی کا ہی قول پیش کر دیں ؟ ...... کہ نبی ﷺ قبر میں زندہ نہیں ...... کسی کا پیش کر دے کہ نبی ﷺ قبر میں نہیں سنتے عبداللہ بن عمرؓ سلام پڑھتے تھے ...... کیا نبی نہیں سنتے تھے ؟ ...... تو نے اپنی کتاب دین حق میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ سلام پڑھتے تھے ...... تیری کتاب میں لکھا ہو تو سنتے ہیں اگر ہم کہیں تو نہیں سنتے تیرے باپ کا مذہب ہے

اہم سوال ...... فرق بیان کریں کہ دنیاوی زندگی اور برزخی زندگی ؟

جواب ...... پیغمبر کی قبر میں زندگی ...... یہاں دنیا کی زندگی سے اعلی ہے (بیشک) ...... یاد رکھیں ! برزخ تو ہر آدمی کو حاصل ہے ...... برزخ تو میری زندگی اور تیری زندگی برزخ ہے ...... محمد ﷺ کی زندگی دنیا کی زندگی سے بھی اعلی ہے ...... یہ کہتے ہیں کہ بندہ انتقال کر گیا (انتقال کا کیا معنی ؟ منتقل ہو گیا) اگر نبی ﷺ دنیا سے قبر میں منتقل ہو گیا ۔ تو اچھی جگہ پر نہ جائے تو نبی ﷺ کا کمال کیا ہے ؟ دنیا میں پیغمبر موجود تھے ...... تو دنیا سے نبی آخرت میں تشریف لے گئے ...... دنیا سے نبی کنارہ کر گئے ...... دنیا سے پردہ فرما گئے ...... دنیا سے رخصت ہو گئے ...... پیغمبر ﷺ پر موت طاری ہوئی (بعد میں) ...... تو پیغمبر کی دنیا زندگی سے قبر کی زندگی اعلی ہے ...... پیغمبر کی دنیا کی زندگی سے قبر کی زندگی بہتر ہے وہ جنت کا حصہ ہے ...... میری باتیں سمجھ آ رہی ہیں ؟ یہ باتیں مضبوطی سے پلے باندھ لیں ......

منکر حیات کا اہل سنت والجماعت سے کوئی تعلق نہیں :

جو کہے کہ نبی ﷺ اپنی قبر میں حیات نہیں وہ گمراہ ہے ...... وہ پیغمبر کی

حدیثوں کا قائل نہیں ...... جو کہتا ہے کہ نبی ﷺ اپنی قبر میں حیات نہیں ...... اس کا مذہب اہل سنت والجماعت کیساتھ کوئی تعلق نہیں ...... وہ اپنا الگ مذہب بنائے ...... اپنی الگ بات کرے ......

میرے دوستو! آپ کو فرق کا علم ہوا ہے جو شخص میری ان حدیثوں کو سننے کے بعد اس بات پر پکا نہیں رہے گا ...... میں نے تو اپنا فرض پورا کر دیا ...... نبی ﷺ کا پیغام آپ تک پہنچا دیا ...... اب اگر کوئی نہیں مانے گا تو وبال اس پر ہوگا مجھ پر نہیں ......

آخری گذارش:

جو بھائی ہمارے ناراض ہیں ان سے صلح کرلو ...... میں ان بھائیوں سے کہتا ہوں کہ ضد نہ کرو ...... دیوبندیوں کو مشرک کہنے والو ضد نہ کرو ...... اگر تو نے غیر مقلدیت کے دروازے پر جانا ہے ...... یا انکی وکالت کرنی ہے تو کھل کر کرو ...... دیوبندیت کا نام لے کر کیوں کرتا ہے؟ ...... تو کہے کہ میں غیر مقلد ہوں ...... تو یہ کیوں کہتا ہے کہ میں دیوبندی ہوں؟ تیرا دیوبندیوں کے عقیدہ سے کیا تعلق ہے؟ دیوبندی تو سنی ہوتا ہے۔ دیوبندی تو اہل سنت کو کہتے ہیں ...... دیوبندی تو شاہ ولی اللہؒ کے ماننے والوں کو کہتے ہیں ...... دیوبندی تو کملی والے کے غلام کو کہتے ہیں ...... دیوبندی تو صحابہؓ کے طریقے پر چلنے والے کو کہتے ہیں ...... دیوبندی تو اہل سنت والجماعت والے کو کہتے ہیں ...... تیرے اس عقیدہ کا اہل سنت کیساتھ کیا تعلق ہے؟ ...... (باتیں تو اور بہت کرنی تھیں لیکن ...... وقت تھوڑا ہے کیونکہ میں نے بہت لمبا سفر کرنا ہے ...... اسلئے انہیں باتوں پر اکتفا کرتا ہوں ......)

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

جناب مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند (انڈیا)

پاکستان میں کچھ علماء اپنے آپ کو مسلک دیوبند سے منسوب کرتے ہیں اوران کا عقیدہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برزخی زندگی کے بارے میں یہ ہے کہ آپ قبر شریف میں ایک مردہ دھڑ کی طرح ہیں۔ اور نہ ہی جو شخص قبر شریف پر حاضر ہو کر درود وسلام پڑھتا ہے اس کا درود وسلام آپ خود سنتے ہیں۔

کیا اکابرین علماء دیوبند کا یہی عقیدہ تھا، اگران کا عقیدہ نہیں تھا تو یہ بتائیں جو شخص رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مندرجہ بالا عقیدہ رکھے اس کا دیوبندی کہلانا درست ہے یا نہیں؟ اور وضاحت سے تحریر فرمادیں کہ اس بارے میں علماء دیوبند کا مسلک کیا ہے؟

فقط حررہ : محمد اقبال نعمانی

خطیب جامع مسجد مرکزی علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

۲۸ صفر ۱۴۲۰ھ

۲۵ / ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب و باللہ التوفیق للصواب

جمہور علماء حق کا اس سلسلہ میں مسلک یہی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بلکہ جمیع انبیاء کرام اپنی برزخی زندگی میں حیات ہیں، یہ مسئلہ زمانہ قدیم ہی سے زیر بحث چلا آرہا ہے چنانچہ بعض حضرات نے اس موضوع پر مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں ــــــ الحاوی للفتاوی میں ہے

"حیوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قبرہ ھو وسائر الانبیاء معلومۃ عندنا قطعیا لما قام عندنا من الادلۃ فی ذالک وتواترت بہ الاخبار وقد الف البیہقی جزءً فی حیوٰۃ الانبیاء فی قبورھم الخ (ماخوذ فتاوی محمودیہ ج ۱۰ ص ۷۲)

علامہ برہان الدین حلبیؒ تحریر فرماتے ہیں "اخرج البیہقی عن انسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون وروی ابو یعلی عن ابی ہریرۃؓ لینزلن عیسی بن مریم علیہ السلام ثم ان قام علی قبری وقال یا محمد لاجبتہ ومن ثم قال الامام السبکیؒ حیاۃ الانبیاء والشہداء کحیاتہم فی الدنیا ویشہد لہ صلوٰۃ موسی علیہ السلام فی قبرہ۔ الخ (السیرۃ الحلبیۃ ج ۲ ص ۱۸۰)

علامہ سیوطی کا رسالہ شرح الصدور اور علامہ ابن القیم کی کتاب الروح اور تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن سے اس مسئلہ پر استدلال کیا گیا ہے۔

چنانچہ یہی علماء دیوبند کا مسلک ہے جسکو حضرت نانوتوی قدس سرہ نے اپنی معرکۃ الآراء

تصنیف آب حیات میں اور حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ نے مسلک دیوبندیت کی ترجمانی کرنے والی کتاب المہند علی المفند میں ثابت کیا ہے ـــــــــــ

ظاہر ہیکہ جو شخص اس رائے کو تسلیم نہیں کریگا وہ مسلک دیوبندیت کا ماننے والا نہیں ہے ـــ اور یہ کہنا کہ "آپ قبر میں مردہ جسم کی طرح ہیں" یہ گستاخانہ تعبیر ہے قائل کو فوراً اس سے رجوع کرکے توبہ واستغفار کرنا چاہئے ـــــــــــ

اور جو شخص روضۂ اقدس پر درود وسلام بھیجتا ہے حضورؐ اسے سنتے ہیں اور اس کا جواب دیتے ہیں اور جو غائبانہ درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ کے ذریعہ حضورؐ تک پہونچا دیا جاتا ہے ـ علامہ برہان الدین حلبیؒ تحریر فرماتے ہیں "ومنہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احد یسلم علیّ الارد اللہ تعالیٰ علیّ روحی حتی اردّ علیہ السلام ـــ ای الاخری تعلق روحی وذالک اکراماً لہذا المسلم حیث لا یرد علیہ سلامہ الا وقد قوی تعلق روحہ الشریفۃ بجسدہ الشریف الخ وروایت فی حدیث عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان للہ ملکاً اعطاہ سمع العباد کلہم وانہ مامن احد یصلی علیّ صلوٰۃ الا بلغنیہا الخ (السیرۃ الحلبیۃ ج ۲ ص ۱۸۲) فقط

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ
مفتی دارالعلوم دیوبند
۷ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

الجواب صحیح
[illegible]

الجواب صحیح
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار

ترجمان اہلسنت وکیل احناف

حضرت مولانا علامہ **منیر احمد** صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث جامعہ باب العلوم (کہروڑپکا)

موضوع

مماتیت کی حقیقت

مقام: (بھیں) چکوال

30 مارچ 2003ء

ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جیؒ ضلع میانوالی

خطبہ:

الحمد للہ...... الحمد للہ و کفی و الصلوۃ و السلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد ! فاعوذبا للہ من الشیطٰن الرجیم ...... بسم اللہ الرحمن الرحیم

یآایھا الَّذِینَ آمَنُوا اتقو اللہ وَ کُوْنُوا مَعَ الصّٰدِقِینَ ......

وقا ل اللہ تعالیٰ ...... وَلَا تَرْکَنُوْآ اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّار ......

(پ۱۲/ع۱۰)

صدق اللہ العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم ......

و نحن علی ذالک لمن الشاھدین و الشاکرین و الحمد للہ رب العالمین

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ......

رب اشرح لی صدری ویسر لی امری و احلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی..........رب زدنی علماً و ارزقنی فھما ......

خدام اہل سنت کے دور دراز سے تشریف لائے ہوئے اہلسنت بھائیو! ......

تمہید:

آج ایک ایسی بُرائی ہے اور ایک ایسی گمراہی ہے ...... جو ہمارے مدارس میں ...... مساجد میں ...... اور ہمارے گھروں میں اندر ہی اندر پلتی، بڑھتی اور پھیلتی پھولتی جا رہی ہے ...... اور بہت ہی مخفی طریقے سے یہ برائی اور گمراہی پھیل رہی ہے ...... اس گمراہی پر کئی پردے پڑے ہیں ...... پیر طریقت شیخ القرآن ...... شیخ الحدیث ...... شہباز خطابت، محقق دوران، حق گو، بے باک خطیب، جیسے صفت نما القاب کا پردہ اور ...... اور توحید کا سنہری پردہ ...... ان پردوں کے اندر ہی اندر گمراہی پلتی جا رہی ہے ...... اس گمراہی کا نام ہے مماتیت ...... آج میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات کے سامنے اس

مماتیت والی گمراہی اور مماتیت والی برائی کی حقیقت بیان کی جائے ...... کہ مماتیت ہے کیا؟ ...... اور مماتیوں کے اور اہل سنت والجماعت کے درمیان کون کونسے عقیدے ہیں جن کے اندر اختلاف ہے...... آپ نے یہ سمجھ رکھا ہے شاید ایک ہی عقیدہ ہے...... نہیں! بلکہ مختلف عقائد ہیں ...... جو مماتیوں نے اہل سنت والجماعت کے عقائد کو چھوڑا ہے ...... اور جو اہل سنت والجماعت کے درمیان عقائد مختلف فیہ بھی نہیں ...... بلکہ متفق علیہ اور ...... مجمع علیہ ہیں ...... اہل سنت والجماعت کے اجماعی عقائد کو چھوڑا اور اس کے مقابلے میں گمراہی والے عقائد ان لوگوں نے اختیار کیے......

تمام اہل سنت کے ہاں عقیدہ سماع موتی شرک نہیں:

تمام اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ سماع موتی کا عقیدہ شرک نہیں ...... مردے سنتے ہیں یا نہیں سنتے ...... یہ مسئلہ تو صحابہ کرامؓ کے زمانے سے ہی مختلف فیہ چلا آیا...... کچھ سماع کے قائل تھے اور کچھ سماع کا انکار کرنے والے تھے ...... اس طرح سے مسئلے کے اندر دو رائے رہی ہیں ...... کچھ سماع کے قائل اور کچھ سماع کے غیر قائل یعنی کچھ سماع موتی کے ماننے والے کچھ نہ ماننے والے ...... یہ مسئلہ مختلف فیہ رہا...... لیکن دو چیزیں ایسی تھیں جن پر اہل سنت والجماعت کا اتفاق رہا...... خواہ وہ سماع کو مانتے تھے یا نہیں مانتے تھے دو چیزوں پر اتفاق تھا...... ایک تو اس بات کو مانتے تھے یعنی جو عدم سماع کو ترجیح دیتے تھے وہ بھی اس بات کو مانتے تھے کہ سماع موتی کا عقیدہ شرک نہیں ...... پوری امت اس مسئلہ پر متفق تھی کہ سماع موتی کا عقیدہ شرک نہیں ......

تمام اہل سنت کا اتفاق تھا کہ کچھ نہ کچھ سماع موتی ثابت ہے:

دوسرا...... اس بات پر تمام علماء اہل سنت کا متقدمین ہوں یا متاخرین

ہوں ...... سب کا اتفاق تھا کہ کچھ نہ کچھ سماع موتی ثابت ہے ...... جو سماع کے قائل ہیں ان کا تو عقیدہ یہی تھا کہ مردے سنتے ہیں ان کا تو مسلک ہی یہی ...... لیکن جو سماع موتی کا انکار کرتے ہیں ...... عدم سماع کا قول کرتے ہیں وہ عدم سماع کا قول کرنے کی باوجود چند جزئیات ایسی ہیں جن کا وہ استثناء کرتے تھے ...... وہ کہتے تھے کہ چونکہ نصوص کے اندر ان مقامات میں سماع کا ہے ...... ترجیح عدم سماع کو دی ...... لیکن نصوص کے اندر احادیث میں جہاں جہاں صریح آ گیا ...... مردوں کے سننے کا ...... انہوں نے اپنے اس مسلکے سے ان صورتوں کا استثناء کر دیا ...... اور یہ کہا! ہاں مسئلہ تو ہے عدم سماع کا ...... لیکن احادیث پاک کے اندر چونکہ یہ مقامات آ گئے لہٰذا وہاں پر ہم مانتے ہیں کہ مردے سنتے ہیں ...... قائلین عدم سماع نے بھی ان مخصوص مقامات میں سماع کو مان لیا ......

استثناء کی پہلی مثال:

مثال کے طور پر جب قبرستان کے پاس سے گزریں یا قبرستان جائیں تو نبی کریم ﷺ نے خود ایسا کیا اور امت کو تعلیم بھی یہی دی کہ وہ سلام کریں ...... **السلام علیکم یا اهل القبور** تفسیر ابن کثیر و کتاب الروح میں اور دیگر کتب میں لکھا ہے کہ **السّلام علیکم یا اهل القبور** یہ تب کہا جاتا ہے کہ خطاب کر کے السلام علیکم تم پر سلام ہو کہو ...... یہ تب کہا جا سکتا ہے کہ جس کو سلام کیا جائے وہ موجود بھی ہو ...... اور وہ زندہ بھی ہو ...... وہ سنتا بھی ہو ...... وہ پہچانتا بھی ہو ...... تب اس کو سلام کر سکتے ہیں ...... چنانچہ جو عدم سماع کے قائل تھے ان حضرات نے بھی جو سلام والی مخصوص صورت تھی اس کا استثناء کر دیا ...... انکا عقیدہ مسلک عدم سماع کا ہے ...... اور حدیث پاک کے اندر چونکہ یہ سلام مخاطب کے صیغے کا آ گیا لہٰذا سلام کو ہم استثناء کرتے ہیں کہ مردے سلام کو سن

لیتے ہیں ......

استثناء کی دوسری مثال:

اسی طریقے سے امام بخاریؒ نے باب قائم کیا ...... صحیح بخاری میں اور صحیح حدیث نقل کی کہ جب میت کو قبر میں رکھ کر لوگ واپس آتے ہیں ...... تو وہ مردہ ان لوگوں کی جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے ...... احادیث پاک کے اندر آ گیا ...... انہوں نے عدم سماع کا قول کرنے کے باوجود اسکا استثناء کر دیا ......

سماع انبیاء علیہم السلام پر کسی کا اختلاف نہیں:

تمام علماء متفق ہیں سماع انبیاء پر کسی کا اختلاف نہیں ...... عام مردوں کے بارے میں تو اختلاف ہے ...... لیکن سماع انبیاء کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ...... بالخصوص نبی کریم ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں ...... مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ جو میری قبر کے پاس آ کر درود پڑھے گا اس کو سنوں گا ...... آپ نے خود یہ مسئلہ بتایا ...... جو عدم سماع کا قول کرنے والے ہیں انہوں نے صلوۃ النبی عند القبر ...... اس کا بھی استثناء کر دیا ...... کہ عقیدہ تو ہمارا عدم سماع کا ہے لیکن جب حدیث پاک کے اندر آ گیا لہٰذا ہم انبیاء کا سماع مانتے ہیں ...... تو گویا کہ علت کثرت کے ثابت کیساتھ نفس سماع دونوں فریقوں نے مان لیا ...... اس لئے روح المعانی نے اور وہاں سے پھر مسئلہ لیا حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے فیض الباری میں ...... اور پھر وہاں سے مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے فتح الملہم میں لیا ...... اور اختلاف یہیں نمٹا دیا جو سماع کے مسئلے میں تھا ...... ان تینوں حضرات نے لکھا کہ ...... ابتداً سماع کا قول کر دیا جائے ...... لیکن جو سماع کا قول کرتے ہیں ...... ان کا یہ قطعاً مقصد نہیں کہ سماع کلی ہے ...... یعنی مردے ہر بات سنتے ہیں ...... وہ فرماتے ہیں کہ ہر بات

تو زندہ بھی نہیں سنتا ...... جو دنیا کے اندر ہے ...... کیا آپ ہر بات سنتے ہیں ؟ ...... (نہیں) ہر بات تو اس دنیا میں زندہ رہنے والا نہیں سنتا ...... اسلئے جو سماع کے قائل ہیں قطعاً ان کا یہ دعویٰ نہیں کہ مردے ہر بات کو سنتے ہیں ...... اور ہر بات کو سمجھتے ہیں ...... البتہ قول انہوں نے سماع کا کیا کہ سماع ان کے لئے ہے ...... اور جن لوگوں نے عدم سماع کا قول کیا ...... انہوں نے عدم سماع کا قول کر کے جو جزئیات حدیث نبوی میں مخصوص ہیں انکا استثناء کر دیا ...... تو اب ان تینوں بزرگوں نے لکھا کہ جب نفس سماع دونوں فریقوں نے مان لیا تو اب اگر سماع فی الجملہ کا قول کر لیا جائے تو اس مسئلے مین اختلاف ہی ختم ہو جاتا ہے ...... سماع فی الجملہ کا مطلب یہ ہے کہ عام مردے بعض باتیں سنتے ہیں ...... (تو بعض باتیں سنتے ہیں) اس پر دونوں فریقوں کا اتفاق ہو گیا نا ؟ ...... اسلئے میں نے کہا کہ پوری امت اس مسئلے پر متفق تھی کہ سماع موتی کا عقیدہ شرک نہیں ......

اور دوسرا! یہ کہ نفس سماع بھی ثابت ہے بعض نے سماع کے التزام کا قول کر لیا اور بعض نے عدم سماع کا قول کر کے پھر چند جزئیات کا استثناء کر کے علم سماع انہوں نے مان لیا ......

مماتیت ...... کے چند باطل عقائد:

لیکن اس کے مقابلے میں ! ...... یہ میرے ہاتھ میں نغمہ توحید ذوی الحجہ ۱۴۱۵ ہجری مئی ۱۹۹۵ء مماتیوں کا رسالہ ہے ...... جس کے سرپرست خطیب اسلام حضرت مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری ہیں اس میں حضرت نے ایک اعلان کرایا اس اعلان کا عنوان ہے رجوع الی الحق کسی صاحب نے پوچھا کہ حضرت آپ کی پرانی کیسٹیں سنائی جا رہی ہیں ...... اور پرانی آپ کی

کچھ تحریریں دکھائی جارہی ہیں ...... کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ سماع کا عقیدہ شرک نہیں ...... لیکن اب ہم جو آپ کی تقریریں سنتے ہیں ...... اور آپ کی محفلیں مجلسیں انکے اندر آپ بتاتے ہیں کہ سماع موتی کا عقیدہ شرک ہے ...... تو آپ کی پہلے والی بات ٹھیک ہے یا یہ بعد والی؟ ...... تو شاہ صاحب نے پھر نغمہ توحید میں اعلان کرایا اور اس کا عنوان رکھا رجوع الی الحق ...... اور بڑی لمبی تمہید لکھی ...... اس بات پر کہ اہل حق کا ہمیشہ سے یہ طریقہ چلا آرہا ہے ...... جب انہیں کسی اپنے مسئلے میں غلط ہونے کی تحقیق ہو جائے تو پھر اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہیں ...... اور اپنے پہلے مسئلے سے رجوع کر لیتے ہیں ...... اس میں حیاء انکے لئے مانع نہیں بنتا ...... تو میں نے اب تک جو پہلے کہا تھا کہ سماع موتی کا مسئلہ شرک نہیں وہ غلط تھا ......

پہلا ...... مماتیت کا باطل عقیدہ

اب میری تحقیق یہ ہے کہ سماع موتی کا عقیدہ شرک ہے ...... چنانچہ آگے جا کر موٹی سرخی دے کر لکھا کہ سماع موتی کا عقیدہ قرآن کریم کے خلاف اور صریح شرک ہے ...... یہ سرخی دے کر لکھا ہوا ہے ...... یہ انکا عقیدہ ہے ...... تو اب دیکھیں! ...... کتنا بڑا اختلاف ہے اہل سنت والجماعت اور ان مماتیوں کے درمیان ...... کہ انہوں نے اس اختلاف کو خود ہی کفر اور ایمان کا ...... شرک اور توحید کا اختلاف بنا دیا ...... کہ گویا کہ اہل سنت والجماعت پورے کے پورے نفس سماع پر متفق ہیں ...... اور اس بات پر اتفاق ہے کہ سماع موتی کا عقیدہ شرک نہیں ہے ...... لیکن ان لوگوں نے اہل سنت والجماعت کے متفقہ اس عقیدے سے بغاوت اختیار کی ...... اور بغاوت کر کے باغیانہ اعلان

کیا...... سماع موتی کا عقیدہ شرک ہے...... اب آپ بتائیں! کہ وہ حق ہے یا باطل؟...... وہ ہدایت ہے یا گمراہی...... اور اس عقیدے والے اہل حق ہیں یا اہل باطل؟...... وہ اہل سنت ہیں یا اہل بدعت؟......

اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ:

اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حیات فی القبر برحق ہے...... قبر کے اندر زندگی برحق ہے...... تمام اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے...... اور کیسے زندگی ہے؟...... زندگی کی صورت یہ ہے...... کہ اللہ تعالیٰ روح کا جسم کیساتھ یا اجزائے جسم کے ساتھ...... تعلق قائم کر دیتے ہیں...... اور اس روح کے تعلق کی وجہ سے جسم محفوظ ہے تو جسم...... اور جسم اگر ذرّات کی شکل میں (تحلیل) بدل چکا ہے تو ذرّات میں...... اللہ تعالیٰ حیات پیدا کر دیتے ہیں...... حیات پیدا کرنے کی یہ صورت ہے...... یہ جو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ جسم تو یہاں دفن کیا ہوا پڑا ہے...... روح پہنچ گئی علیین میں یا سجین میں...... تو جب روح نہیں تو حیات کیسے؟...... یاد رکھنا!...... قبر کے اندر جو زندگی ہے حیات ہے...... اس کی صورت یہی ہے کہ روح اپنی جگہ پر...... لیکن اللہ تعالیٰ نے اس روح کا اپنی قدرت کے ساتھ جسم کیساتھ یا اجزائے جسم کے ساتھ تعلق قائم کر کے اس جسم...... یا اجزائے جسم کے اندر شعور، ادراک، پیدا کر دیا...... اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے...... انہوں نے حیات فی القبر کو مان لیا...... (یہ میں عام مردوں کی بات کر رہا ہوں)

دوسرا...... مماتیت کا باطل عقیدہ

لیکن ان لوگوں نے جب سماع موتی کے عقیدے کو شرک کہا...... اور سماع موتی کا انکار کیا...... تو انہوں نے ساتھ ہی یہ عقیدہ بنا لیا کہ یہ قبروں کے

اندر جتنے بھی ہیں ان کے اندر کوئی ادراک نہیں ...... کوئی انکے اندر احساس نہیں ...... کہ بغیر زندگی کے ہیں ...... یہ عقیدہ بنایا اور پھر اسی بنیاد پر انہوں نے زور ...... دے کر کہا کہ مردے نہیں سنتے ...... مردے نہیں سنتے ...... کیوں نہیں سنتے ؟ ...... کہ ان میں زندگی نہیں ...... اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہا کہ ذرا عقل سے سوچو ! اگر سنتے ہیں تو مردہ کیسے ؟ ...... اگر مردہ ہیں تو سنتے کیسے ہیں ؟ ...... لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہا ......

اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ

لیکن ہم کہتے ہے جناب ...... یہ مردہ بھی ہیں سنتے بھی ہیں ...... مردہ اس لئے ہیں کہ دنیاوی زندگی ختم ہو چکی ...... زندہ اس لئے کہ قبر کے اندر اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر زندگی پیدا کر دی ...... دونوں باتیں ٹھیک ہیں کہ مردہ بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں ...... مردہ کیسے ہیں کہ دنیاوی زندگی ختم ...... اس اعتبار سے وہ مردہ ہیں ...... لیکن قبر میں جا کر احساس انکے اندر پیدا ہو گیا ...... اس اعتبار سے وہ زندہ بھی ہیں ...... تو یہ اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے ...... لیکن ان لوگوں نے اس عقیدے کو بھی خیر باد کہا ...... اور تمام اہل سنت والجماعت کے برعکس گمراہی والا یہ عقیدہ اختیار کیا کہ قبروں کے اندر جتنے بھی ہیں یہ مردہ ہیں ...... کوئی انکے اندر ادراک نہیں ...... کوئی انکے اندر احساس نہیں ......

تیسرا ...... مماتیت کا باطل عقیدہ :

جب انہوں نے قبر کے اندر جو زندگی تھی اس کا انکار کر دیا ...... تو اس سے انہوں نے ایک اور عقیدہ اختیار کیا کہ عذاب قبر کا انکار کیا ...... کیوں

؟...... اسلئے کہ عذاب کی تعریف یہ ہے کہا ایذاء الحی علی سبیل التذلیل ...... زندہ کو تکلیف پہنچانا ...... اسے ذلیل کرنے کے لئے ...... یہ ذلیل کرنے کے لئے اس لئے کہ بعض دفعہ دو ...... دوست جب آپس میں معانقہ کر کے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو دباتے ہیں تو اس وقت بھی تو کچھ تکلیف ہوتی ہے نا ؟...... لیکن اب یہ ایک دوسرے کو ذلیل کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ ایک اظہار محبت ہے ...... چاہے ایک دوسرے کی پسلی ٹوٹ جائے ...... تو عذاب کی تعریف یہ ہے کہ زندہ آدمی کو تکلیف پہنچانا ذلیل کرنے کے لئے ...... تو جب انہوں نے یہ عقیدہ بنالیا کہ قبروں کے اندر جو مردہ ہیں انکے اندر احساس نہیں ...... ادراک نہیں ...... زندگی نہیں ...... تو لازماً انہوں نے یہ عقیدہ بنایا کہ قبر میں عذاب بھی کوئی نہیں ...... تو انہوں نے عذاب قبر کا انکار کر دیا ...... لیکن انکو بڑی مشکل پیش آئی ...... مشکل یہ پیش آئی کہ پچاس سے زائد قرآن کی آیات ہیں جن سے عذاب قبر ثابت ہوتا ہے ...... اور سینکڑوں احادیث ہیں جن کے اندر عذاب قبر بیان کیا گیا ہے ...... اب ان کو جب یہ بات نظر آئی کہ ہمارے لئے تو یہ موت ہے ...... کہ جب عذاب قبر کا انکار کیا تو قرآنی آیات کا انکار ...... سینکڑوں احادیث کا انکار ...... اب اپنے آپ کو بچانے کے لئے ایک چوتھا عقیدہ بنایا۔

چوتھا ...... مماتیت کا باطل عقیدہ:

وہ کیا ؟...... کہ انہوں نے اس زمینی قبر کے قبر ہونے کا انکار کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ یہ زمین والی قبر ...... یہ قبر ہی نہیں ہے ...... قبر ہے کہاں ؟...... کہتے ہیں کہ جو نیک لوگ ہیں انکی روحیں چلی جاتی ہیں علیین میں ...... وہاں انکو اللہ تعالیٰ ایک اور جسم دیتے ہیں جسم مثالی ...... وہ روح اس جسم مثالی کے

اندر چلی جاتی ہے ...... اور جو کافر، بدکار ہیں ...... انکی روحیں چلی جاتی ہیں سجین میں ...... انکو بھی وہاں جسم مثالی ملتا ہے اور وہ روح جسم مثالی کے اندر آتی ہے تو وہ جسم مثالی جس کے اندر روح ہے وہ علیین میں ہے ...... یا سجین ہے ...... جنت میں ہے یا دوزخ میں ہے ...... وہ جسم مثالی! کہتے ہیں کہ یہ قبر ہے ...... اب قبر اس کو بنا دیا ...... اور زمین والی قبر کا قبر ہونے سے انکار کر دیا ...... کیوں؟ ...... اگر اسکو قبر مانتے ہیں تو عذاب قبر ماننا پڑے گا ...... عذاب قبر مانتے ہیں تو زندہ ماننا پڑے گا ...... اور جب یہ زندہ ہی نہیں مانتے تو انہوں نے عذاب قبر کا انکار کر دیا ...... تو جب عذاب قبر کا انکار کر دیا تو یہ عقیدہ انکا تب چل سکتا ہے کہ قبر کو قبر ہونے کا انکار کریں ...... تو انہوں نے اسکے قبر ہونے کا بھی انکار کر دیا ...... بچنا چاہتے تھے کہ ہمیں قرآن و حدیث کا انکار نہ کرنا پڑے ...... لیکن ہائے افسوس! ...... انہوں نے قبر کا انکار کر کے قرآنی آیات کا بھی انکار کر دیا اور احادیث کا بھی انکار کر دیا ......

ارضی قبر کا نص سے ثبوت

اس لئے کہ قرآن بھی ہمیں بتاتا ہے کہ یہ زمین والی قبر ...... قبر ہے ...... احادیث بھی بتاتی ہیں کہ یہ زمین والی قبر ...... قبر ہے ...... نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا ...... **وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ** ...... منافق کی قبر پر آپ کھڑے بھی نہ ہوں ...... تو یہ زمین والی قبر مراد ہے یا وہ سجین والی ...... (زمین والی) ...... اسی طریقے سے نبی کریم ﷺ نے کہا ...... **اِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ فِیْ قَبْرِہٖ** ...... کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو تم میت کو اس زمین والی قبر میں رکھتے ہو یا علیین، سجین میں رکھ کے آتے ہو؟ ...... نبی ﷺ نے جو فرمایا! کہ قبر کو پختہ نہ بناؤ؟ ...... تو یہ زمین والی قبر یا علیین و سجین والی قبر مراد ہے ...... (زمین

والی)...... آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبر کے اوپر بیٹھو نہیں ...... تو یہ قبر مراد ہے یا علیین و سجین والی؟ ...... (یہی زمین والی قبر مراد ہے)...... اس طریقے سے آپ ﷺ نے دعا فرمائی ...... **اللھم لاتجعل قبری عیدا** ...... **اللھم لاتجعل قبری** ...... میری قبر کو میلہ نہ بنانا ...... میری قبر کو پرستی کی جگہ نہ بنا دینا ...... سجدہ گاہ نہ بنا دینا ...... **لاتجعل قبری** ...... اس قبر سے یہ آپ ﷺ کی اس زمین والی قبر مراد ہے یا علیین والی؟ ...... تو یہ میں نے چند حدیثیں پڑھیں وگرنہ سینکڑوں احادیث یہ بتاتی ہیں ...... کہ یہ زمین والی قبر ...... قبر ہے

تبصرہ......!

عجیب بات ہے کہ جس کو اللہ نے قبر کہا ...... اور جس کو نبی ﷺ نے قبر کہا اسکا تو کر دیا انکار ...... لیکن چند حضرات نے اس قبر کے مفہوم میں وسعت پیدا کرنے کے لئے قبر کا مفہوم بیان کیا تھا ...... کہ قبر کہتے ہیں عالم برزخ کو ...... تو قرآن کو بھی چھوڑا ...... احادیث پاک کو بھی چھوڑا ...... ادھر کہتے ہیں کہ ہم بزرگوں کے اقوال کو نہیں مانتے ...... قرآن کے مقابلے میں ...... احادیث کے مقابلے میں ...... لیکن جہاں انکا مقصد حل نہیں ہوتا تھا تو وہاں پر قرآن کو بھی چھوڑا ، احادیث کو بھی چھوڑا ...... اور بزرگوں کی باتوں کو لے کر کہا کہ جناب! قبر عالم برزخ کا نام ہے ......

اگر تم اس دعوے پر پکے ہو کہ ہم بات مان لیتے ہیں قرآن کی ...... ہم بات مان لیتے ہیں احادیث کی ...... تو آؤ ...... ہم تمہیں آیات دکھائیں ...... احادیث دکھائیں گے کہ قرآن میں اس زمین والی قبر کو قبر کہا گیا ......

تم اگر اس کو قبر نہیں مانتے تو تم بھی قرآن کی آیت پیش کر دو ...... نبی پاک کی ایک حدیث پیش کر دو ...... کہ اس کے اندر زمین والی قبر کو قبر نہ کہا گیا

ہو......؟ قبر کے مختلف افراد ہیں ......یعنی جو زمین میں گڑا کھود کر جہاں پر میت کو رکھا جاتا ہے یہ بھی قبر......اور گڑا کھود کر پھر وہاں نہ رکھا جائے

بلکہ اسے جلا کر راکھ بنا کر دریا میں بہا دیا جائے ...... ہوا میں اڑا دیا جائے ...... جہاں جہاں اس کے ذرات پہنچے گے وہ اس کے لئے قبر...... یہ قبر کے مختلف افراد ہیں

قبر کی جامع تعریف

علما نے سوچا کہ قبر کی ایک ایسی جامع تعریف کی جائے کہ سارے افراد ......قبر کے اس تعریف کے اندر آجائیں تو انہوں نے کہا کہ قبر کے لئے بڑی جامع تعبیر عالم برزخ ہے ...... عالم برزخ کہتے ہیں کہ موت سے لیکر قبر سے اٹھنے تک ...... یہ درمیان کا سارا زمانہ اور یہ ساری وسیع کائنات ...... یہ سارا عالم برزخ ہے......اب جو زمین کے اندر دفن کیا ہوا ہے وہ عالم برزخ میں ہے یا نہیں؟ ......اور جس کو دریا میں بہا دیا وہ بھی عالم برزخ میں ......جس کو درندے کھا گئے وہ بھی عالم برزخ میں ......انہوں نے تو تعبیر اختیار کی تاکہ جامع تعبیر ہو جائے ......کہ قبر کے سارے افراد کو شامل ہو جائے ......اور انہوں نے اس ارضی قبر کے قبر ہونے کا انکار کر دیا...... یہ باتیں میری سمجھ میں آرہی ہیں؟ میں کوشش تو کر رہا ہوں عام فہم انداز میں سمجھانے کی ......

یہ جو اہل سنت والجماعت کے متفقہ عقیدوں سے انہوں نے انحراف کیا...... بغاوت کی ...... کتنے عقیدے میں نے بتائے؟ ......چار عقائد

(1) سماع موتی کے عقیدے کو انہوں نے مشرک کہا......

(2) حیات فی القبر کا انکار کیا......

(3) عذاب قبر کا انکار کیا......

(4) ارضی قبر کے قبر ہونے کا انکار کیا......

پانچواں ...... انبیاؑ کے بارے میں مماتیت کا باطل عقیدہ :

اب جناب! نمبر آ گیا انبیاؑ کا اور ان میں سے بھی نبی کریم ﷺ کا ...... عام مردوں سے تو یہ فارغ ہو گئے ......

اب پہنچ گئے روضہ رسول ﷺ پر اور سیدھا کہنے لگے کہ تم بات کرتے ہو عام مردوں کی ...... کہ یہ سنتے ہیں؟ ......

کہنے لگے کہ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ انبیاؑ بھی نہیں سنتے ...... ان میں سے افضل الانبیاء نبی کریمؐ وہ بھی نہیں سنتے ...... اور اگر کوئی نبی کریم ﷺ کے سماع کا عقیدہ رکھتا ہے یا انبیاؑ کے سماع کا عقیدہ رکھتا ہے ...... تو یہ سماع انبیاء کا عقیدہ بھی شرک ہے ...... حالانکہ عام مردوں کے سماع کے بارے میں تو چلو دو قول تھے ...... لیکن انبیاء کے سماع کے بارے میں اس امت میں اہل سنت و الجماعت کے کسی فرد نے اختلاف نہیں کیا ...... (فتاوٰی رشیدیہ) سب کا اتفاق تھا ...... کہ سماع انبیاء برحق ہے لیکن انہوں نے سماع انبیاء کو بھی شرک کیا ......

چھٹا ...... انبیاء کے بارے میں مماتیت کا باطل عقیدہ :

لیکن انہوں نے سماع انبیاؑ کو شرک کہا تو اسکے ساتھ ہی انکا چھٹا عقیدہ یہ بنا ...... کہ انبیاء اور بالخصوص نبی کریم ﷺ کا نام لے ...... لے کر ... یہ کہا کہ جناب! یہ اپنی قبروں میں زندہ نہیں ہیں ......

تو حیات انبیاء کا انکار کر دیا ...... اور نبی کریم ﷺ کی حیات کا انکار کر دیا ...... اور اسی حیات کے انکار کی بنیاد پر کہا ...... کہ جب انبیاء اپنی قبروں میں زندہ نہیں ہیں ...... تو نبی کریم ﷺ بھی اپنی قبر میں زندہ نہیں ہیں ...... تو جب حیات نہیں ...... ادراک نہیں ...... شعور نہیں ...... احساس نہیں ...... تو سُن کیسے سکتے

ہیں ؟ ......تو انہوں نے حیات انبیًا کا انکار کر دیا ...... حالانکہ نبی کریم ﷺ نے انبیًا کے بارے میں خود عقیدہ بتایا ......الانبیآء احیاءٌ فی قبورھم یصلّون ...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تمام انبیًا اپنی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں ......اور جب معراج پر آپ ﷺ تشریف لے جا رہے تھے...... موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں ...... اگر وہ زندہ نہیں قبر میں ......تو قبر میں کھڑے کیسے؟ ...... اور پھر کھڑے ہو کر نماز کیسے پڑھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے خود یہ عقیدہ بتایا ...... لیکن انہوں نے ان دلائل کے برعکس حیات انبیًاء کا بھی انکار کر دیا ......

بلکہ یہ کہا کہ سماع انبیًاء کا عقیدہ بھی شرک ہے ......

تو کتنے عقیدے ہو گئے؟ چھ! چار عام مردوں کے بارے میں اور دو انبیًاء کے بارے میں ......

اعمال ...... کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ :

اسی طرح اہل سنت والجماعت کا عقیدہ تھا کہ ...... نبی کریم ﷺ پر امت کے اعمال اجمالی طور پر پیش کیے جاتے ہیں ......اور پھر ان اعمال میں سے ایک عمل تو تفصیلی طور پر نام ...... بنام پیش کیا جاتا ہے۔ وہ ہے درود شریف ...... جب کوئی درود شریف پڑھنے والا درود شریف پڑھتا ہے ...... اللہ تعالیٰ نے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں ...... کائنات کے جس گوشے میں پڑھا جائے وہ ...... درود پاک نبی کریم ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے ...... یہ تفصیلاً پیش کیا جاتا ہے ...... باقی اعمال اجمالاً پیش ہوتے ہیں ...... یہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے

اور (تفسیر عثمانی) مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا حاشیہ لکھا ہوا ہے اور ترجمہ

حضرت شیخ الہندؒ کا (پ ۱۴ ارکوع ۱۸ آیات نمبر ۸۹)

وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِکَ شَهِیْدًا عَلٰی هٰؤُلَاءِ......

یہ جو آیت ہے......اس آیت کے تحت حاشیہ میں......مولانا عثمانیؒ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر......امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور یہی عقیدہ **فتح الملہم** میں لکھا ہے......یہی عقیدہ تفسیر مظہری کے اندر لکھا......اور میرے پاس **المہنّد علی المفنّد** ہے یہ علماء دیوبند کے متفقہ عقائد کا مجموعہ ہے......اس کے اندر بھی لکھا کہ نبی کریم ﷺ پر کچھ اعمال پیش کیے جاتے ہیں......

ساتواں......مماتیت کا باطل عقیدہ:

لیکن اے میرے بھائیو! آپ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اعمال تب پیش کیے جاتے ہیں جب زندگی مانی جائے......اور جب انہوں نے زندہ ہونے کا انکار کر دیا تو عرض اعمال کا بھی انکار کر دیا......حالانکہ اسی طریقے سے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ تھا......کہ اگر کوئی نبی کریم ﷺ کے روضے پاک پر جائے تو وہاں جا کر......نبی پاک ﷺ پر جیسے درودو سلام پڑھے تو نبی کریم ﷺ سنتے ہیں......تو اس کا بھی انکار کر دیا......

سفارش کے بارے میں اہل سنت کا متفقہ عقیدہ:

اسی طریقے سے اگر وہاں جا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سفارش کرے......درخواست کرے......اے آقا ﷺ اے رسول کریم ﷺ اے ہمارے سردار......اے ہمارے نبی ﷺ ہمارے اللہ کے ہاں سفارش کیجئے......اگر وہاں جا کر کوئی سفارش کرتا ہے......تو یہ عقیدہ اہل سنت و

الجماعت کے نزدیک مسلم تھا...... اور المہنّد علی المفنّد کے اندر یہ لکھا...... اور فقہ کی کتابوں میں کتاب الحج کے اندر فقہا نے یہ لکھا...... جب حاجی حج کرنے کے لئے جائے...... مدینہ منورہ میں حاضری دے...... روضۂ اطہر پر جاکر نبی کریم ﷺ کی خدمت جا کر یہ درخواست کرے تو کر سکتا ہے...... یہ عقیدہ لکھا تھا......

آٹھواں...... مماتیت کا باطل عقیدہ

لیکن ان لوگوں نے جو استشفاع والا مسئلہ تھا کہ نبی کریم ﷺ سے سفارش جا کر طلب کرنا...... اس کا بھی انکار کر دیا...... صرف انکار ہی نہیں کیا بلکہ اسکو بھی شرک کہا...... اور میرے ہاتھ میں...... ان کے بڑے محقق شیخ الحدیث جن کو محقق العصر کہتے ہیں مولانا محمد حسین نیلوی کی کتاب ہے ندائے حق...... اس کا ایک ایڈیشن انہوں نے شائع کیا...... اس پر ہر طرف سے اعتراضات ہوئے...... تو انہوں نے اعتراضات کو ختم کرنے کے لئے اس کے اندر کچھ ترمیم کی...... کچھ تبدیلیاں کیں...... تبدیلی کر کے اس کے بعد دوسرا ایڈیشن شائع کیا...... یہ میرے ہاتھ میں دوسرا ایڈیشن ہے...... جو ترمیم کیا ہوا ہے...... اس کا مطلب یہ ہے کہ ترمیم کرنے کے باوجود آج بھی ان کا عقیدہ یہی ہے...... یہ ندائے حق ہے...... اور اس کے صفحہ ۵۳۱ کے اوپر ایک حدیث لکھتے ہیں...... حدیث کیا لکھی؟...... کہ نبی کریم ﷺ کے اوپر دنیا کے اندر موت کا آنا برحق تھا...... دنیا کے اندر موت کے آنے کی ایک حدیث لکھی...... اور یہ حدیث لکھ کر اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں...... کہ اس سے معلوم ہوا کہ قبر رسول ﷺ سے مشکل قضیے اور مشکل مسائل حل نہیں کرائے جا سکتے...... اور نہ ہی آپ ﷺ سے یہ عرض کی جا سکتی ہے کہ آپ ﷺ میرے حق میں دعا

فرمائیں ...... کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھی راہ سمجھائے ......"

تبصرہ ......!

ٹھیک ہے جی! مشکلیں تو حل نہیں کرائی جاسکتیں ...... نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ ہماری مشکل حل کر دیں ...... مشکلیں تو حل کرنے والا اللہ ہے ...... البتہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درخواست کی جاسکتی ہے کہ یا رسول اللہ آپ اللہ کے ہاں ہمارے لیے سفارش کیجئے ...... کہ اللہ تعالی ہماری یہ مشکل حل کر دے ...... اللہ تعالی ہماری یہ تکلیف دور کر دیں ...... اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی راہ سمجھا دیں ...... اللہ تعالی ہمیں سیدھی راہ پر قائم رکھے ...... اللہ تعالیٰ ہمیں ایمانی پختگی عطا فرمائے ...... آج بھی جا کر کوئی درخواست کرے کہ یا رسول اللہ ...... دعا کیجئے اللہ امریکہ کا بیڑا غرق کر دے ...... اللہ مسلمانوں کو اتحاد کی توفیق عطا فرما دے ...... آج بھی یہ درخواست کر سکتا ہے ...... اتحاد پیدا کرانے والا کون؟ (اللہ) اور کافر ...... دشمنوں کو ہلاک کرانے والا کون ......؟ (اللہ) لیکن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ آپ ﷺ اللہ کے سامنے سفارش کیجئے ...... تو یہ ہوتا رہا ...... فقہ کی کتابوں کے اندر فقہاء نے لکھا ...... لیکن ان لوگوں نے اس استشفاع والے عقیدہ کا بھی انکار کر دیا ......

نواں ...... مماتیت کا باطل عقیدہ

اور پھر آگے جا کر (صفحہ ۵۸۵ جلد اول ترمیم شدہ ایڈیشن) کے اوپر جو بات لکھی وہ تو بڑی عجیب ہے جس سے دل دہل جاتے ہیں ......

لکھتے ہیں! ''ناظرین ابھی انصاف سے بتائیں کہ مشرکین مکہ کو جو کوسہ جاتا ہے انکا کیا قصور تھا ...... کہ حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہم

السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام...... و اولیاء کرامؒ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے تھے...... وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللّٰهِ ...... کہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں ...... مشرکین مکہ یہ عقیدہ رکھتے تھے ...... فرق اگر ہے...... تو اس قدر کہ وہ ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام کو کہتے تھے اور آج کے مسلمان نبی کریم ﷺ کو کہتے ہیں ...... نام کا فرق ہے عقیدہ وہی مشرکین والا ہے'' ...... سمجھ آ گئی ...... یہ انکا عقیدہ ہے...... گویا کہ ان کے نزدیک جو استشفاع کا عقیدہ رکھنے والے ہیں ...... یہ تمام فقہاء اور تمام مسلمان انکے نزدیک ...... ان میں اور مشرکین مکہ میں کوئی فرق نہیں ...... صرف فرق یہ ہے کہ مشرکین مکہ یا ابراہیم یا اسماعیل ...... یہ کہہ کر درخواست کرتے تھے اور مسلمان یا محمد ...... یارسول اللہ یہ اپنے نبی کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ورنہ ان کا اور انکا عقیدہ ایک ہے ...... تو سب کو مشرکین مکہ کیساتھ ملا دیا......

صاحب ندائے حق کی خیانت

حالانکہ شیخ الحدیث ہو کر اس نے کتنی بڑی بدیانتی کی ...... کتنی بڑی خیانت کی ...... کہ قرآن کریم کی جو آیت لکھی ...... قرآن کریم نے انکو جو غلط بتایا اس عقیدے پر غلط نہیں بتایا ...... کہ یہ سفارشی مانتے ہیں ...... عقیدہ اور ہے جو اس کے پیچھے موجود ہے...... وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللّٰهِ (سورۃ یونس آیت ۱۸) کہ یہ عبادت کرتے ہیں انکی جو انکو نقصان نہیں پہنچا سکتے ...... جو انکو نفع نہیں دے سکتے ...... وَيَعْبُدُونَ ...... وہ انکی عبادت کرتے ہیں ...... اور کیوں عبادت کرتے ہیں؟ ...... عبادت اس لیے کرتے ہیں کہ جب ہم انکی عبادت کریں گے تو یہ ہم پر خوش ہو جائیں گے ...... اللہ کے ہاں سفارش کریں گے چونکہ ان کی عبادت

کرنا اور اس نیت کے ساتھ عبادت کرنا کہ ہم ان کی عبادت کریں گے ...... یہ خوش ہونگے اللہ کے ہاں سفارش کریں گے تو یہ شرک ہے ......

اور پھر دوسرا دھوکہ یہ ہے ...... کہ یہ آیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں نہیں ...... آیت تھی بتوں کے بارے میں اور فٹ کردی نبیوں پر ...... دوسری اس کے اندر تحریف یہ کی ...... (معاذ اللہ) تو تحریف کر کے انہوں نے سارے مسلمانوں کو مشرکین مکہ کیساتھ ملا دیا ......اور مشرکین مکہ کیطرح انکو مشرک قرار دیا ......

صاحب ندائے حق کا دجل وفریب

یہی کتاب ندائے حق (صفحہ ۵۸۵ اور نمبر ۵۸۶) کے اوپر لکھا ...... لکھتا ہے! ...... کہ نصاری حضرت مریم علیہا السلام کو پکار کر کہتے تھے ......**یاوالدة الالہ اشفعی لنا الی الا لہ لنا الی اللہ** ...... اے معبود کی والدہ (معبود سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیونکہ نصاری معبود مانتے ہیں) اے معبود کی والدہ معبود کے ہاں ہماری سفارش کر ...... یہ نصاری کی بات نقل کر کے آگے (صفحہ ۵۸۶) پر اپنا تبصرہ لکھتا ہے ......

''یہ بتائیں کہ وفات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو شفیع بنانا منع ہے ...... جبکہ عیسائی ہر سال ام عیسیٰ علیہ السلام کی قبر پر میلہ لگاتے ہیں اور انکی قبر پر کھڑے ہو کر صرف شفاعت کا اپنا مطالبہ کرتے ہیں تو وہ تو ہو گئے کافر ...... وہ تو، ہو گئے مشرک ...... کیا نبی کریم ﷺ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں ...... کیا دلیل ہے کہ طلب شفاعت از مریم علیہا السلام تو شرک ہو مگر نبی پاک ﷺ سے طلب شفاعت شرک نہ ہو'' ......

اب یہاں پر بھی کیا دھوکہ دیا؟ ...... دھوکہ یہ ہے کہ وہ تو گمراہی

میں مبتلا تھے کہ حضرت عیسیٰ کو اپنا معبود مان رکھا تھا......اور جب سفارش کے لیے کہتے تو یہی لفظ ہوتے تھے کہ اے معبود کی والدہ...... ہمارے لئے سفارش کر......تو آج بھی ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی معبود سمجھ کر اس طریقہ سے سفارش کرتا ہے تو یقیناً یہ شرک ہے...... یہ گمراہی ہے......

لیکن اگر کوئی آدمی معبود کا عقیدہ نہیں رکھتا......صفات الٰہیہ نہیں مانتا......صرف سماع کا عقیدہ رکھتا ہے کہ ہم درخواست کریں گے اور نبی کریم ﷺ سنیں گے ...... آپ سمجھے گے......اور پھر رحیم و کریم ذات سے رحمت اللعالمین ہمارے لئے سفارش فرمائیں گے (جیسے زندگی میں کی جاتی تھی اور آپکو معبود نہ سمجھا جاتا تھا)......اگر اس حد تک استشفاع کا عقیدہ ہے تو یہ کوئی شرک نہیں ......امت اس پر عمل کرتی رہی......فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا......

لیکن کتنا بڑا ظلم ہے کہ مسلمانوں کے اس عقیدے کو نصاریٰ کے عقیدے کے ساتھ ملا دیا......اور جو یہ عقیدہ رکھنے والے تھے ان کو عیسائیوں کیساتھ جا ملایا......عیسائیوں کے کھاتے میں جا ڈالا۔ انکے کتنے عقیدے ہو گئے انبیاء کے بارے میں؟ چار!

(۱) سماع کا انکار (۲) حیات کا انکار (۳) عرض اعمال کا انکار (۴) استشفاع عند القبر کا انکار......

میرے محترم!...... میں نے کہا تھا کہ آج میں نے مماتیت کی حقیقت کھولنی ہے کہ یہ گمراہی کتنی بڑی ہے اور ایک گمراہی کے نیچے کتنی گمراہیاں چھپی ہوئی ہیں...... کتنے غلط ان کے عقیدے ہیں......

دسواں ......مماتیت کا باطل عقیدہ! (کہ آپ کی قبر جنت کے باغ میں سے نہیں)

جناب عالی! انکا عقیدہ (ندائے حق جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۴۷۵ اور ۴۷۶)...... اس پر انکا عقیدہ لکھا ہے اور یہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک یہ روضۃً من ریاض الجنہ نہیں...... ذمہ داری سے بات کہہ رہا ہوں...... اگر نہ لکھی ہوئی ہو تو میرا جرم ہے اور اگر یہ بات لکھی ہوئی ہے تو پھر آپ طے کرلیں کہ ایسے عقیدہ کو اختیار کیا کرنا ہے بلکہ اس عقیدے والے لوگوں سے محفل ومجلس بھی نہیں رکھنی...... کہتے ہیں کہ قبر رسول روضۃ من ریاض الجنہ نہیں ہے...... کیوں؟...... لکھتا ہے کہ بخاری شریف کے اندر حدیث ہے...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا...... ما بین بیتی و منبری روضۃٌ من ریاض الجنۃ...... میرے گھر یعنی میرے حجرے اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ روضۃً من ریاض الجنہ ہے...... یہ نبی ﷺ نے فرمایا...... کہتے ہیں کہ روضۃٌ من ریاض الجنہ کا مطلب کیا ہے؟......

کہتا ہے کہ مجھے سمجھ آیا ہے...... اہل سنت والجماعت کو سمجھ نہیں آیا......

کہتے ہیں کہ ایک اور حدیث کے اندر آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جب ریاض الجنہ کے پاس سے گزرو تو کچھ چرلیا کرو...... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ و ریاض الجنہ کیا ہے...... آپ نے فرمایا کہ اللہ کی مساجد...... ریاض الجنہ ہیں...... اور چرنا یہ ہے کہ کہہ دیا کرو...... سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ کہنا یہ چرنا ہے......

تو وہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بتادیا کہ ریاض الجنہ اللہ کی مساجد ہیں تو آپ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنہ...... اسکا مطلب یہ ہے کہ مسجد نبوی پوری کی پوری ریاض الجنہ ہے......

لیکن میرا حجرہ ...... میرا منبر ...... اسکے درمیان جو جگہ ہے ...... یہ پوری مسجد نبوی میں سے افضل ترین جگہ ہے ...... روضة من ریاض الجنه ہونے کا یہ مطلب ہے ...... کہ مسجد تو ساری ہے لیکن یہ جگہ جس کو مخصوص آپ ﷺ نے کیا اسکا مطلب ہے کہ پوری مسجد نبوی میں سے افضل ہے ...... لہٰذا کوشش کرنی چاہیے کہ اسمیں نماز پڑھی جائے تو زیادہ فضیلت ہے ...... (ایک تو حضرت نے یہ بات کہی ......)

اب دوسری بات ! کہتے ہیں کہ یہ روضة من ریاض الجنه یہ اس وقت تھا جب تک نبی کریم ﷺ کی حجرہ مبارک کے اندر قبر نہیں بنی تھی ...... کیوں؟ ...... اسی وقت تک نماز پڑھ سکتے تھے ...... تو یہ ریاض الجنه ہے ...... تو جب آپ کی قبر مبارک بن گئی ...... تو چونکہ دوسری حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جعلت الی الارض کلھما مسجدا بنادی گئی ...... مگر مقبرہ قبروں کی جگہ اور حمام ...... وہ سجدہ کی جگہ نہیں ...... تو وہ کہتا ہے کہ حجرے میں جب تک آپکی قبر نہیں بنی تھی اس وقت تک یہ روضة من ریاض الجنة تھا ...... کہ نماز پڑھ سکتے تھے ...... تو جب آپ کی قبر بن گئی تو یہ مقبرہ بن گیا ...... چونکہ آپ ﷺ نے مقبرہ میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا دیا ...... لہٰذا جب منع کر دیا تو نماز والی جگہ سے ریاض الجنه پہلے تھا ...... قبر بننے کے بعد وہ ریاض الجنه نہ رہا ...... انکا عقیدہ ہے کہ قبر نبی کریم ﷺ کی روضة من ریاض الجنه نہیں ......

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ......

لیکن اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ قبر ہی روضة من ریاض الجنه ہے ...... یہ بھی جنت کا ٹکڑا ہے ...... اور اسکی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں

جنت کے ٹکڑے ہونے کی......ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت ہے کہ اگر وہ جنت کے حجر اسود کو جنت سے بھیج کر بیت اللہ کے ساتھ فٹ کر سکتا ہے تو جنت سے یہ ٹکرا اٹھا کر نبی پاک کی جگہ پہ بھی لگا سکتا ہے......

اور قیامت والے دن یہ اصل ٹکرا اپنی جگہ پر فٹ ہو گا......یا تو یہ صورت......اور دوسری صورت یہ ہے کہ روح تو جنت میں ہے......اور روح کا نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کیساتھ تعلق ہے اور اتنا تعلق ہے کہ اس تعلق کی وجہ سے علم ہے......ادراک ہے......شعور ہے......

یہ سارے کمالات جسم نبوت کے اندر موجود ہیں......اس تعلق کی وجہ سے روح کو نعمت پہنچتی ہے......جو روح کو لذت ملتی ہے وہ بدن کو ملتی ہے......

جو روح کو راحت پہنچتی ہے وہ بدن کو پہنچتی ہے......

جو روح کو آسائش پہنچتی ہے وہ بدن کو پہنچتی ہے......

جو تلذذ......جو تنعم......روح کو حاصل......وہ جسم کو حاصل......

تو جب جنت والے سارے مزے جسم کو حاصل ہیں......تو یہ جنت میں ہے......

تو ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر جنت کا ٹکڑا ہے......لیکن کہتا ہے کہ نہیں......پہلے تھا اب نہیں......لیکن جس وقت آپ ﷺ کی قبر مبارک بن گئی......تو روضۃ من ریاض الجنہ ہونے سے نکل گیا......کیا آپ اس عقیدے کو ماننے کے لیے تیار ہیں؟ (نہیں) کیا ان عقیدے والوں کو ماننے کے لیے ہیں تیار ہیں؟......(نہیں) توبہ کریں......اگر اب تک دوستی رکھی ہے۔ ان غلیظ عقیدے والوں سے ہمارا کیا تعلق؟......کیا دوستی؟......حضرت بار بار فرما رہے ہیں کہ وقت کم ہے......ورنہ مزید مماتیت کی حقیقت کھولتا......اور بیان کرتا......پھر کبھی دوسری مجلس میں سہی......

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

مسلک احناف
زندہ باد
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کَیۡفَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَکُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا ○ (القرآن)
خطاب
مناظر اسلام
ترجمان مسلک علماء دیوبند
حضرت
مولانا
علامہ
محمد امین صفدر
اوکاڑوی
نور اللہ مرقدہٗ
موضوع
سماع النبوی صلی اللہ علیہ وسلم
مقام
مسجد حق چار یارؓ جھنگ
۱۵ ستمبر ۲۰۰۰ء
یادگار خطبات
ناشر
مکتبہ اسلامیہ حنفیہ
مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی

﴿خطبہ﴾

الحمد لله وكفىٰ والصلوٰة والسلام علىٰ عباده الذين اصطفىٰ

اما بعد!

☆فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم☆

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسىٰ الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ وَجَعَلْنَاهُ هُدىً لِّبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ.

وقال رسول الله ﷺ الانبياء احياءٌ في قبورهم يصلُّونَ.

صدق الله مولانا العظيم وبلّغنا رسولهُ النبيّ الكريم ونحن علىٰ ذٰلک لمن الشاهدين والشاكرين والحمدلله رب العالمين.

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ☆ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْماًوارزُقْنِيْ فَهْماً سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ط.

اللّٰهم صل علی سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم و صل علیه ۔

برادرانِ اہلِ سنت والجماعت......!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے......اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں، اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں......اور دس مرتبہ اللہ اس پر سلام بھیجتے ہیں۔ ایک فائدہ جوان سب سے بڑا ہے......وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا جتنا زیادہ پڑھے گا......قیامت کے دن شفاعت کا نمبر...... اتنا ہی جلدی آجائے گا۔ یہ اس لئے میں بیان کر رہا ہوں کہ یہ فائدہ سب فائدوں سے بڑا ہے...... کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مقدموں سے بچائے۔

دنیا کی عدالت سے آخرت کی عدالت سخت ہے:

یہاں عدالت چار گھنٹوں کی یا چھ گھنٹوں کی ہوتی ہے...... ہم باہر بیٹھے ہیں......ٹھنڈا بھی مل رہا ہے...... پینے کو گرم بھی مل رہا ہے۔ دوست احباب بھی بیٹھے ہیں......لیکن صرف یہ انتظار ہوتی ہے کہ کب آواز آتی ہے......اس انتظار سے بچنے کے لئے ہم بڑی کوشش کرتے ہیں۔ ہر کسی کو ملتے ہیں کہ جلدی کام ہو جائے۔ تو وہ عدالت جو پچاس ہزار سال کی ہے......اور جس دن سوائے عرش کے سائے کے کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ حوضِ کوثر کے سوا اور کہیں پینے کا پانی نہیں ہوگا......

یہ جس زمین پر ہم بیٹھے ہیں اس وقت......تو بڑے سکون سے بیٹھے ہیں...... لیکن قیامت کا دن "اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا" یہ جھٹکے پر جھٹکا کھا رہی ہوگی۔ یہاں کسی دن زلزلہ آجائے......ایک دو جھٹکے لگیں......تو پھر ہم چھ دن اندر نہیں جاتے...... ڈرتے ہیں اور وہاں جھٹکے پر جھٹکا لگ رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "یَوْمَ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ" آنکھیں پتھرا جائیں گی......انسان حیران و پریشان ہوں گے......سورج اس دن ایک میل کی بلندی پر ہوگا......تو ایسے دن میں جس کا نمبر سفارش

کا جلدی آ جائے...... اس سے زیادہ خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ اور حضرت پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو جتنا زیادہ درود پاک پڑھے گا...... اتنا ہی نمبر جلدی آئے گا۔ اور بہت سا وقت ہمارے پاس ہوتا ہے۔ جس کو ہم ضائع کرتے ہیں۔

ایک واقعہ:

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروریؒ حضرت لاہوری کے خلفاء میں سے تھے...... تو ہمارے گھر تشریف لائے...... تو میں نے صبح سکول آنا تھا۔ تو سائیکل پر میرے پیچھے بیٹھ گئے کہ میں نے بھی شہر چلنا ہے۔ جب سکول پہنچے تو فرمایا...... کہ میں پیچھے بیٹھا تھا باتیں بھی ہو رہی تھیں...... اور میں نے ایک ہزار مرتبہ درود پاک بھی پڑھ لیا...... تو فرمایا تمہیں میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ آخر تو روز آتا جاتا ہے...... اگر اتنا بھی وقت درود پاک پڑھنے میں صرف کر لے...... تو ایک ہزار مرتبہ آتے اور ایک ہزار مرتبہ جاتے پڑھ لے گا...... اور کوئی وقت بھی اور تیرے کام میں بھی کوئی حرج نہ ہوگا۔

اللہ والے سوچتے ہیں کہ کوئی وقت بھی ہمارا ضائع نہ جائے...... یہ زندگی دوبارہ ملنے والی نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ انسان کی موت کا وقت آتا ہے...... تو سب سے پہلے رزق کا فرشتہ آتا ہے...... کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے رزق کے انبار پیدا کئے ہیں...... لیکن اب تیری قسمت میں ایک بھی دانہ نہیں ہے۔ تیرا رزق ختم ہو چکا ہے۔ پھر وہ فرشتہ آتا ہے جس کی پانی پر ڈیوٹی ہے...... کہ دریا بہہ رہے ہیں، ٹیوب ویل چل رہے ہیں، بہت پانی دنیا میں ہے...... لیکن تیری قسمت میں ایک قطرہ پانی کا باقی نہیں رہا...... قطرے گنے جا چکے ہیں۔

روایت میں ہے...... کہ آدمی اس کے منہ میں پانی ڈالتا ہے لیکن وہ باہر بہہ جاتا ہے۔ اندر نہیں جاتا کیونکہ وہ اس کی قسمت میں نہیں ہوتا۔ ہوا پر معمور فرشتہ آتا ہے...... وہ کہتا ہے کہ میلوں تک اللہ تعالیٰ نے فضاء میں ہوا بھری ہوئی ہے۔ لیکن تیرے

سانس ختم ہو چکے ہیں...... تیرے سانس کے لئے اب ہوا نہیں ہے۔ وہ پھر کہتا ہے مجھے تھوڑا سا وقت دیا جائے ...... کہ میں توبہ کرلوں...... فرشتے کہتے ہیں کہ اب تو توبہ کا وقت گزر چکا ہے۔

اسی لئے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ...... بہشتی زیور کے کئی حصے لکھے، لیکن جو ساتواں حصہ ہے وہ دل کی اصلاح کے لئے ہے...... اس کے آخر میں لکھتے ہیں کہ جب بھی آدمی صبح اٹھے...... تو نماز کے بعد تھوڑی ...... دیر یہ سوچ لیا کرے کہ میری زندگی ختم ہو چکی تھی۔ آج کا دن میں نے بڑی منت سماجت سے مانگا ہے، بڑی منتیں کیں ...... کہ یا اللہ! آج کا دن مجھے دے دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آج کا دن مجھے مانگا ہوا دیا ہے۔ اس لئے آج کے دن ...... میں نے اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی نہیں کرنی۔

حضرت لاہوریؒ کی نصیحت:

حضرت لاہوریؒ نے فرمایا ...... کہ سب سے زیادہ گناہ زبان کے ہوتے ہیں۔ یہ نہ زندہ کو چھوڑتی ہے ...... نہ مُردہ کو چھوڑتی ہے...... اس لئے بات سوچ کر کرنی چاہیے۔ ایک دفعہ کہنے لگے ...... کہ ایک دانہ کچی گندم کا منہ میں رکھ لیا کرو۔ کیونکہ وہ جب منہ میں رہے گا...... تو زبان کو لگے گا۔ پھولتا پھٹتا سارا۔ تو زبان کو یاد رہے ...... کہ یہ اس لئے رکھا ہے کہ زبان سوچ کر چلانی ہے۔ بغیر سوچے نہیں چلانی۔ کچھ دن یہ کرنا پڑے گا ...... پھر سوچنے کی عادت پڑ جائے گی۔ پھر آدمی سوچ کر زبان چلائے گا۔ تو مقصد یہ ہے کہ درود پاک ایک ایسا وظیفہ ہے جو جنت میں بھی جاری رہے گا۔ جس میں اللہ تعالیٰ بھی شریک ہے اور فرشتے بھی شریک ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا...... کہ خاص طور پر جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو ...... فرمایا کہ ...... تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ تو صحابہؓ نے عجیب سوال پوچھا۔ عرض

کیا، حضرت...... آخر جو بھی دنیا میں آیا ہے ایک دن جانا ہی جانا ہے، تو آپ ﷺ کی نبوت تو قیامت تک ہے۔ آپ ﷺ کے بعد...... کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ پر درود پڑھنے والے تو قیامت تک رہیں گے۔

تو جب آپ ﷺ کا وصال ہو جائے گا۔ معاذ اللہ! آپ ﷺ کا جسم مبارک گل سڑ جائے گا۔ تو اس وقت جو لوگ درود پڑھا کریں گے...... اس درود کا کیا بنے گا؟ تو حضرت پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا...... کہ اللہ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے...... کہ نبیوں کے جسموں کو نقصان پہنچائے۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کے اجسامِ مطہرہ...... اسی طرح تروتازہ اور محفوظ رہتے ہیں۔ اور فرمایا...... کہ یہ درود شریف اسی طرح قبر پر پیش ہوا کرے گا۔ تو دیکھو...... کہ اس سے پتہ چلا کہ جس حیات کا مسئلہ ہے...... وہ حیات اسی قبر میں ہے اور اسی جسم کو حیات حاصل ہے۔ جہاں دوسروں کا جسم گل سڑ جایا کرتا ہے...... اسی جسم کو حیات حاصل ہے، جو قبر میں دفن کیا گیا ہے۔ اسی لئے پھر حضرت پاک ﷺ نے یہ قاعدہ کلیہ

بیان فرمایا کہ "اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْن"۔

بہاولپور کا دلچسپ واقعہ:

بعض جگہوں پر بڑا زور و شور ہوتا ہے ایسے لوگوں کا...... بہاولپور...... گھروال کے علاقہ میں گیا...... تو مجھ سے پہلے مولانا عبدالعزیزؒ کا بیان تھا۔ بڑا شور مچا اس میں۔ شور کے لئے لوگ آئے ہوئے تھے...... پھر مولانا محمد شریف صاحبؒ ختمِ نبوت والے تھے...... ان کا بیان تھا۔ وہاں شور مچا تو تھانیدار صاحب میرے پاس آئے...... اور کہنے لگے کہ ان کے خلاف کوئی درخواست نہیں ہے...... حالانکہ ان کی تقریر میں اتنا شور مچا۔ لیکن تیرے خلاف تو سات درخواستیں ہیں۔ تو تیری تقریر کا کیا بنے گا؟۔ اس لئے میری رائے ہے کہ تو تقریر نہ کر۔ میں نے کہا کہ میری تقریر شروع کرا دو...... انشاءاللہ

شور ختم ہو جائے گا۔تو وہ کہنے لگا کہ ختم ہو جائے گا؟ میں نے کہا...... کہ تقریر شروع کرا کہ تو دیکھو۔اگر شور ہوا تو میری تقریر بند کروا دینا۔ایک دفعہ شروع تو کرا کے دیکھو...... اب وہ سارے تیار ہو کر بیٹھے شور کرنے کے لئے...... جو حضرات دو، چار بڑے...... بڑے زمیندار، کاشتکار اور مولوی صاحبان آئے ہوئے تھے۔تو میں نے خطبہ پڑھا...... اور خطبے کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔

اب کوئی تقریر کر رہا ہو تو کوئی سنے...... یا نہ سنے، توجہ دے یا نہ دے، چپ کر کے سارے سوچنے لگے کہ کیا ہو گیا...... اب میں تو خطبہ پڑھ کر خاموش بیٹھ گیا۔لوگ کہنے لگے جی! آپ خاموش بیٹھ گئے ہیں؟ میں نے کہا کہ میری تقریر کا وقت ہو گیا ہے اور میں اپنے وقت میں سے...... آپ لوگوں کو شور کرنے کے لئے بیس/20 منٹ دیتا ہوں...... کیونکہ مجھے پتا چلا ہے کہ یہاں شور بہت ہوتا ہے۔اس لئے میرا حوصلہ بھی دیکھو...... کہ میں اپنی تقریر سے بیس منٹ...... تمہیں شور کے لئے دیتا ہوں۔اب میں کہوں شور مچاؤ؟ وہ شور نہ مچائیں۔اب کوئی نہ بولے...... ایک دو منٹ گزر گئے۔میں نے کہا کہ بھائی دیکھو...... میں تمہیں وقت دے رہا ہوں۔اور تم شور نہیں مچاتے، اور اب مچانا بھی نہیں۔جب میں تمہیں اپنا وقت دے رہا ہوں؟ پھر میں نے یہیں سے بات شروع کی۔

ہم حدیث کو پورا مانتے ہیں:

کہ بھائی دیکھو...... بات یہ ہے کہ اللہ کے نبی پاک ﷺ کی یہ ایک حدیث ہے...... اس میں دو باتیں ہیں۔ ہمارا گناہ یہ ہے...... کہ ہم اس حدیث کو پورا مانتے ہیں۔ان کی نیکی یہ ہے کہ یہ آدھی مانتے ہیں...... آدھی نہیں مانتے؟ اس حدیث میں ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسامِ مطہرہ محفوظ ہیں۔اور ”نبیُّ اللہِ حیٌّ یُرْزَقْ“ اللہ کے نبی زندہ ہیں...... ان کو رزق دیا جاتا ہے۔اس لئے اگر اس حدیث کے علاوہ کوئی

اور حدیث...... ان کے پاس ہے تو وہ لکھ کر بھیجیں...... تا کہ میرے علم میں اضافہ ہو۔ اور اگر یہ عقیدہ اسی حدیث کی بنیاد پر...... انہوں نے رکھا ہے...... تو میرے خیال میں یہ حدیث پوری مان لینی چاہیے؟ یا تو یہ کہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ پھر دونوں باتیں چھوڑ دینی چاہئیں؟ کیونکہ یہ حدیث صحیح جو نہ ہوئی...... اور اگر صحیح ہے تو پھر حدیث میں سے...... ایک بات کو ماننا اور ایک بات کا انکار کرنا...... یہ میری سمجھ میں نہیں آرہا...... یہ جتنے حضرات شور مچا رہے ہیں...... یہ سارے کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت پاک ﷺ کا جسدِ مبارک محفوظ ہے۔ میں اپنے مطالعے کے طور پر کہتا ہوں...... کہ اس کی دلیل یہی حدیث ہے۔ کوئی اور حدیث نہیں...... اگر کوئی حدیث ہے تو وہ مجھے دے دیں۔ میں ان کا شکر گزار رہوں گا...... اور اگر یہی حدیث ہے تو اللہ کے نبی ﷺ کی بات پوری ماننی چاہیے یا ادھوری ماننی چاہیے؟..........!!

وہ جو چار...... چوہدری صاحبان ان کو لے کر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے مولوی صاحبان سے کہا کہ بھائی! بات تو اس کی معقول ہے.......... اگر تم اسی حدیث سے یہی بتاتے رہے کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام مطہرہ محفوظ ہیں۔ تو پھر تو بات پوری ماننی چاہیے؟ اور اگر حدیث آپ کے ہاں صحیح نہیں...... کوئی اور حدیث آپ کے پاس ہے وہ آپ پیش کریں...... تو انہوں نے کہا کہ حدیث تو یہی ہے.......... جب یہی ہے تو پوری ماننی چاہیے...... آپ نے آج تک ہمیں آدھی کیوں سنائی؟

چاروں آدمی حیات کے قائل ہو گئے:

تو اللہ کا قانون! چاروں زمیندار اٹھے اور انہوں نے کہا...... کہ ہم حیات کے قائل ہو گئے۔ ایک بزرگ تھے پیر (اسی علاقے میں شاہ صاحب) اس وقت نام ذہن سے نکل گیا ہے...... وہ صدر تھے۔ وہ اتنے خوش ہوئے کہ اپنی پگڑی سر سے اتار

کر میرے سر پر باندھنا شروع کر دی.......... فرمایا..... کہ یہی چار آدمی اس علاقے میں بڑے تھے۔ الحمدللہ..... یہی چار ادھر آ گئے اب یہ مسئلہ ختم ہو گیا۔ تو بات یہ ہے کہ ہم اس حدیث کو پورا مانتے ہیں۔ یہ لوگ ادھورا مانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ ''یعنی انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اپنی قبروں میں یُصَلُّوْن نماز پڑھتے ہیں۔ اب دیکھئے..... حضرت پاک ﷺ کا روضہ مبارک، قبر مبارک کہاں ہے؟ (مدینہ منورہ میں)

مدینہ منورہ کا واقعہ:

میں جن دنوں عمرے پر گیا..... تو میں وہاں دعا مانگ رہا تھا۔ ''اَللّٰهُمَّ اَنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ وَ حَبِیْبِکَ '' کہ اے اللہ! اپنے نبی پاک ﷺ کے وسیلے سے..... میری دعا قبول فرما، تو ایک سپاہی کھڑا تھا (شُرطہ) تو وہ مجھے کہنے لگا کہ شرک..... شرک؟ میں نے کہا کہ ''لیس بشرک..... توسّل'' یہ شرک نہیں ہے بلکہ وسیلہ ہے..... کہتا ہے کہ '' تَوَسَّل بِالاَعْمَالِ لاَ بِالذَّات''.......... توسل عملوں کے ساتھ ہوتا ہے..... کوئی نیک اعمال کر کے دعا مانگو کہ یا اللہ اس نیک عمل کی برکت سے میری دعا قبول فرما۔ لا باالذات ..... ذات سے نہیں ..... کہ یا اللہ اس ولی کی برکت سے میری دعا قبول فرما.......... ساتھ کہتا ہے۔ ''اَلْاَعْمَال مَحْبُوْبٌ لاَ ذَات'' .... اعمال اللہ کو پیارے ہیں..... ذات اللہ کو پیاری نہیں۔ میں نے کہا کہ ''یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ..... ذَوات لاَاَعْمَال'' .... قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مجھ سے محبت کرتے ہیں میں ان سے محبت کرتا ہوں.......... یہ دونوں طرف ذات ہیں، تو کہتا ہے کہ ذات پیاری نہیں ہوتی؟ اچھا! ان لوگوں میں یہ ہے کہ..... وہ قرآن سن کر خاموش ہو جاتے ہیں، چلا گیا، خاموش ہو گیا۔ پھر جب جا رہا تھا میں نے آواز دی، میں نے پوچھا۔ ''بِأَیِّ عمل ا

تـوسّـل‘‘...... بھائی میں کونسا عمل کروں؟ پھر وسیلہ کروں؟’’صَـلِّ رَکْـعَتَیْـنِ ثُـمَّ تَوَسَّلْ‘‘ ...... پہلے دو رکعت نفل پڑھو پھر دعا مانگو۔ توسل کرو...... کہ یا اللہ ان دو رکعتوں کے وسیلے سے میری دعا قبول فرما۔ مجھے غصہ آ گیا...... میں نے کہا کہ تیری اور میری دو رکعتیں ہم گنہگاروں کی، اللہ کو اپنے نبی سے زیادہ پیاری ہیں؟ کہ دو رکعتیں ہماری پیاری ہو گئیں......اور اللہ کے نبی ﷺ اللہ کو پیارے نہیں؟ عجیب بات ہے؟ پھر وہ چلا گیا۔

دونو جوانوں کا واقعہ:

جب ہم مدینہ منورہ جا رہے تھے تو...... دونو جوان کبھی یہاں سے اٹھتے، اس کے پاس بیٹھتے۔ کبھی وہاں سے اٹھ کر......اس کے پاس بیٹھتے۔ میں دیکھوں یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ اب وہ لوگوں کو کہہ کیا رہے تھے کہ...... روضہ پاک کی نیت نہیں کرنی کہ ہم روضہ پاک کی زیارت کی نیت سے جا رہے ہیں۔ یہ نیت کرو کہ ہم مسجدِ نبویؐ میں نماز پڑھنے جا رہے ہیں۔ پھر وہاں جا کر روضہ پاک کی زیارت تو ہو جائے گی نا؟ لیکن نیت جو ہے وہ مسجدِ نبوی ﷺ کی کرو۔ میں نے سن لیا، میں نے کہا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں......دھوکہ دے رہے ہیں تم کو۔ وہ کہنے لگے کہ...... کیوں؟ کیسے............ میں نے کہا کہ حرم پاک میں مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب کتنا ہے...... وہ کہنے لگے ایک لاکھ کے برابر ہے...... میں نے کہا کہ وہاں کتنا ہے۔ (ہم تو پچاس ہزار کہتے ہیں وہ ایک ہزار کہتے ہیں)۔ کہتے ہیں پچاس ہزار والی حدیث صحیح نہیں ہے...... کہتے ہیں کہ ایک ہزار کے برابر۔

تو میں نے کہا...... کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے لے کر...... آج تک یہ ساری دنیا نقصان والے کام ہی کی طرف جاتی ہے۔ جہاں ایک نیکی ملتی تھی، ایک لاکھ کے برابر۔ یہ اس کو چھوڑ کر تو ساری دنیا اتنا نقصان اٹھا رہی ہے...... وہ

کیوں؟ یہ بات نہیں...... اصل بات یہ ہے کہ وہاں ایک چیز ایسی ہے...... جس کا درجہ خانہ کعبہ سے بھی زیادہ ہے۔ وہ ہے حضرت پاک ﷺ کا روضۂ اقدس۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ خاک پاک جو حضرت کے جسدِ اقدس سے مَس کر رہی ہے اُس کا درجہ عرشِ اعظم سے بھی بلند ہے۔ کیوں بلند ہے؟ "اَللّٰہُ لا مَکَانَ لَہٗ...... اللہ کا کوئی مکان نہیں۔ اور جن کے مکان ہیں۔ ان میں حضور پاک ﷺ سے افضل کوئی نہیں ہے۔ اس لئے اگر اللہ کا مکان ہوتا...... تو ہم کہتے کہ اللہ کا مکان مصطفیؐ کے مکان سے زیادہ شان والا ہے۔ اب اللہ کا مکان تو ہے کوئی نہیں...... وہ تو لامکان ہے۔ جتنی بھی مکان والی شخصیات ہیں...... ان میں حضور پاک ﷺ سے زیادہ شان والا کوئی نہیں۔ اس لئے ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں...... کہ یہ عرش سے بھی زیادہ اونچی شان والی جگہ ہے۔ اور اسی طرح یہ جنت میں منسلک ہو جائے گی، اب بھی وہ جنت ہے۔ "روضۃٌ مِنْ رِیَاضِ الجَنَّۃ"۔

مجھے کہتا ہے...... "اَلرَّحمٰنُ عَلَی العَرشِ اسْتَوٰی" کہ اللہ کا بھی مکان ہے عرش۔ میں نے کہا کہ مکان ہمیشہ مکین سے بڑا ہوتا ہے؟............ دیکھو میں جس جگہ پر بیٹھا ہوں...... یہ بڑی ہو تو میں بیٹھ سکتا ہوں اگر چھوٹی ہو تو نہیں بیٹھ سکتا۔ پھر تو جو نماز شروع کرتا ہے۔ اللہ اکبر کہہ کر...... تجھے تو اللہ سے بڑی چیز مل گئی عرش............ تو شروع کیا کر "العرش اکبر" کیونکہ تیرے ہاں تو عرش اللہ سے بڑا ہے؟ کیونکہ اللہ کا مکان جو ہے...... مکان مکین کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ اللہ ہر چیز کو محیط ہے...... اللہ کا محیط کوئی نہیں۔ اب بالکل وہ لاجواب ہو گیا۔ اب میں نے سوچا کہ دیکھتا ہوں...... کہ یہ کچھ پڑھا ہوا بھی ہے یا نہیں۔ میں نے کہا کہ یہ جو "استوٰی علی العرش" ہے یہ اللہ کی صفت ہے یا فعل ہے؟ جلدی سے کہتا ہے کہ صفت۔ میں نے کہا...... کہ تیرے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ صفات...... اللہ کی قدیم ہیں۔ پھر تجھے ماننا پڑے گا کہ عرش بھی قدیم ہے۔

میں نے کہا کہ یہ صفت نہیں ...... فعل ہے۔ فعل حادث ہوتا ہے۔ تجھے اتنا پتہ نہیں کہ فعل اور صفت میں کیا فرق ہے؟ اور لوگوں کے عقیدے برباد کر رہا ہے۔ پھر مدینہ منورہ تک وہ نہیں بولے۔ ایسے خاموش ہو کر بیٹھے نا .... تو ہمارا عقیدہ یہی ہے۔

رَوْضَةٌ مِّن رِّيَاضِ الْجَنَّةْ پر اشکال اور اس کا جواب:

اب ان میں سے ایک کہنے لگا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے ...... کہ میری قبر سے لے کر منبر تک جو جگہ ہے یہ "رَوْضَةٌ مِّن رِّيَاضِ الْجَنَّةْ" یعنی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے .... لیکن قبر ادھر چھوڑ دی نا ...... منبر ادھر ہو گیا۔ درمیان والی جگہ (کہتا ہے) جنت ہے۔ درمیان والی جنت ہے؟ تو روضہ اس میں شامل حضور ﷺ نے نہیں فرمایا۔ میں نے کہا ...... کہ اس کو جنت نہیں کہا۔ "روضة من رياض الجنة" کہا ہے۔ کہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یہ بھی ہے۔ میں نے کہا کہ اس حدیث کی تشریح ...... امام طحاویؒ اپنی کتاب میں لکھ چکے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ باغ بہت سے جنت کے ہیں۔ لیکن یہ جگہ جو روضہ پاک سے لے کر منبر تک ہے ...... یہ بھی ان باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور یہ جنت کا باغ کیوں بنی؟

یہاں حضور ﷺ کی مبارک تلیاں لگ گئی تھیں۔ وہ جگہ جہاں تلیاں لگ گئیں ...... وہ جنت بن گئی ہے ...... جہاں حضرت خود موجود ہیں وہ اعلیٰ جنت ہے نا! اس سے بھی؟ تو جنت شریف صرف اس لئے بن گئی کہ ...... یہاں حضور ﷺ کے پاؤں مبارک لگ گئے آتے جاتے۔ اللہ نے اس کو جنت بنا دیا۔ جہاں حضور ﷺ خود آرام فرما ہیں ...... امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے بڑی جنت تو ہو ہی نہیں سکتی۔ جہاں حضور ﷺ خود آرام فرما رہے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ "الانبیآء احیاءٌ فی قبورھم یصلّون"۔ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ

ہیں اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ زندگی بےکار زندگی نہیں۔ ایمان کے بعد سب سے بڑی عبادت...... نماز ہوتی ہے۔ اگرچہ وہاں ان پر نماز فرض نہیں۔ لیکن حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے دنیا میں ''قُرَّۃُ عَیْنِیْ الصَّلوٰۃ''۔ یعنی نماز پڑھنے سے...... میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ آپ اس لذت کے لئے وہاں نماز ادا فرماتے ہیں...... تو میں نے کہا کہ دیکھو حضور ﷺ کی قبر مبارک مدینہ منورہ میں ہے، اس میں کسی کافر کو بھی انکار نہیں؟ کسی کو انکار نہیں نا؟ پھر اس قبر میں حضرت کا جسدِ اقدس ہے...... وہ وہی ہے جو دنیا والا ہے۔ جو سیدہ آمنہؓ کے پیٹ سے پیدا ہوا...... وہی ہے جس پر وحی نازل ہوئی؟ وہی ہے جو صاحبِ ہجرت ہے۔ وہی صاحبِ معراج اور صاحبِ جہاد ہے۔ تو جب حیات وہاں ہوئی...... تو یہی جسدِ اقدس صاحبِ حیات ہوا نا؟۔ یہ حدیث متواترات میں سے ہے۔ اس لئے یہ عقیدہ...... اہلِ سنت والجماعت کا اجماعی اور اتفاقی عقیدہ ہے۔

ایک واقعہ......:

میں منڈی بہاؤالدین گیا تو وہاں دیکھا کہ گیلری...... جو بہت بڑی مسجد میں بنی ہوئی تھی۔ اوپر بھی پانچ...... سات کلاشنکوفوں والے بیٹھے ہیں، اور اسٹیج پر بھی بیٹھے تھے۔ جہلم سے آئے ہوئے تھے۔ میں جب گجرات پہنچا...... تو ان سے پوچھا کہ یہ کیا قصہ ہے؟ فرمایا...... کہ انہوں نے میٹنگ کی تھی گجرات میں بیٹھ کر...... منڈی بہاؤالدین سے آئے ہوئے تھے...... کہ ایک بس آئی ہے کہ امین (اوکاڑوی) پر حملہ کرنا ہے۔ اس کی اطلاع جہلم میں مولانا قاضی عبداللطیف صاحبؒ جہلمی کو ہوگئی...... تو انہوں نے دو بسیں بھیجیں کہ پہلے جا کر پورے اسٹیج پر قبضہ کرلو۔ اور گیلری پر بھی قبضہ کرلو۔ اب ان کا قصہ (پروگرام) جو تھا وہ تو ختم ہوگیا، پہلوان تھے دو...... سامنے بڑے بڑے بیٹھے تھے۔ ان میں ایک کھڑا ہوا...... کہ ابوبکر صدیقؓ کا وہ خطبہ سناؤ جس

میں حضور ﷺ کے وصال کا ذکر ہے۔میں نے کہا کہ...... بالکل وہی سناتا ہوں۔پہلے ایک بات سمجھ لو...... کہ قرآن پاک میں حضور ﷺ کی موت کا وعدہ ہے۔جیسے ہماری موت کا وعدہ ہے۔"کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت" ۔لیکن وقوعِ موت کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔کہ حضرت پاک ﷺ فوت ہوگئے...... پورے قرآن میں...... موت کا وعدہ ہے...... کیوں؟ اگر وقوعِ موت آجائے تو قرآن اللہ کی کتاب نہیں رہتی...... کیونکہ جو بعد میں نازل ہوئی وہ کس پر نازل ہوتی...... کیونکہ نبی تو فوت ہو چکا ہے۔

موجودہ تورات کے غلط ہونے کی بڑی دلیل:

اور جو تورات آج ہمیں مل رہی ہے...... ہم کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی تورات نہیں ہے۔کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذا مِنْ عِنْدِ اللهِ ۔کتابیں خود لکھ دیتے ہیں...... اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے آئی ہے۔تو اس طرح تورات کے غلط ہونے اور جھوٹا ہونے کے...... جہاں اور دلائل ہیں وہاں ایک بڑی دلیل یہ ہے...... کہ اس میں موسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کا تذکرہ ہے...... کہ موسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔شروع یہاں سے ہوتا ہے کہ...... "سو موسیٰ مردِ خدا"...... گو آپ کی سرزمین پر فوت ہوگیا۔اور وہیں بیتِ غفور کے مقابل اسے دفن کر دیا گیا۔بنی اسرائیل کئی مہینے تک موسیٰ علیہ السلام کا ماتم کرتے رہے۔موسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی نبی آئے لیکن موسیٰ...... جیسا نبی آج تک نہیں آیا۔جس نے اللہ سے روبرو باتیں کی ہوں۔اور آج موسیٰ علیہ السلام کی قبر کا نشان بھی کسی کو یاد نہیں رہا...... میں نے کہا...... یہ باب بتا رہا ہے کہ یہ تورات اس زمانے میں لکھی گئی ہے...... جب موسیٰ علیہ السلام کی قبر بھی لوگوں کو یاد نہیں رہی تھی۔تو پتہ چلا کہ...... اس تورات کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

موجودہ انجیل کے غلط ہونے کی دلیل:

اسی طرح جو ہم آج چار انجیلوں کو جعلی کہتے ہیں...... تو اس کے جہاں باقی دلائل ہیں وہاں ایک یہ ہے کہ...... ان چاروں انجیلوں میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر تڑپتے رہے چھ گھنٹے۔ اور پھر صلیب پر فوت ہوگئے۔ پھر تین دن آپ قبر میں رہے...... پھر اس سے اٹھے...... تو اس میں مسیح علیہ السلام کے وقوع موت کا ذکر ہے...... قرآن پاک میں کوئی ایسی آیت نہیں کہ اللہ نے فرمایا ہو...... کہ میرا نبی فوت ہوگیا...... نہ کسی حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ...... میں فوت ہو کر قبر میں دفن ہو چکا ہوں۔ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے ناں۔ ہاں جس طرح ہمارا وعدہ موت کا...... قرآن میں ہے...... کہ اب ہم جن ہاتھوں میں مریں گے...... وہ کہیں گے کہ یہ مرگیا...... تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے ذکر کیا کہ حضرت ﷺ کا وصال ہوگیا...... یہ خطبہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ میں ہے...... "اِنَّ محمّداً قَدمَات"...... کہتا ہے...... ہاں جی یہی خطبہ ہم سننا چاہتے ہیں میں نے کہا کہ آپ آج تک آدھا سنتے رہے ہیں میں آپ کو آج پورا سناؤں گا میں نے کہا یہ لکھا ہے...... کہ جب حضرت پاک ﷺ کا وصال ہوا تو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں نہیں تھے۔ قریب بستی میں...... سنا ہے وہاں حضرت رضی اللہ عنہ نے دوسری شادی کی تھی۔ وہاں تشریف لے گئے تھے۔ جب واپس آئے تو پتا چلا...... تو آ کر حضرت پاک ﷺ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا! "طِبْتَ حَیاً وَمَیتاً"۔ آپ ﷺ کی زندگی بھی پاکیزہ اور آپ ﷺ کی موت بھی پاکیزہ۔ پھر فرمایا "لَنْ یُّذِیقَکَ اللّٰہُ مَوْتَتَیْنِ اَبَداً"۔ (حوالہ صحیح بخاری صفحہ 517 جلد اول) میں روایت ہے کہ...... اللہ تعالیٰ آپ کو دو موتیں ہرگز نہیں چکھائیں گے۔ اب ان دو موتوں سے کیا مراد ہے؟ اگر تو وہ مراد ہے جو اس آیت میں ہے......

"کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتاً"۔ ...... وہ تو دونوں

آ چکیں...... کیونکہ ایک دنیا میں آنے سے پہلے اور ایک یہ آ گئی۔ تو اس لئے یہاں دو موتوں سے کیا مراد ہے۔ تو آٹھ شارحین (بخاری) لکھ رہے ہیں...... کہ یہاں مطلب یہ ہے کہ جب روح نکل گئی...... پھر قبر میں سوال جواب کے بعد روح کا تعلق قوی کیا جاتا ہے...... تاکہ سوال کا جواب دیں...... اس کے بعد پھر روح کا تعلق ایسے ہوتا ہے جیسا کہ نیند میں ہوتا ہے محض...... اس لئے نیک کو حکم ہوتا ہے کہ ایسے سو جا...... جیسے دلہن سو جاتی ہے...... اور کافر بھی یہی کہتے ہوئے اٹھیں گے...... "مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا"...... نیند میں روح باہر ہوتی ہے اور باہر سے اس کا تعلق جسم سے ہوتا ہے۔ لیکن نبی کی روح پھر نہیں نکلے گی۔ وہ روح اسی طرح مستمر رہے گی۔ اور ان پر نیند بھی نہیں طاری ہوگی۔ چہ جائے کہ موت طاری ہو جائے قبر میں...... تو فرمایا! اس سے پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ کی حیات قبر میں دائمی ہوگی...... تو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھنے سے پہلے "اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ"۔ اگلی زندگی کا ذکر فرما دیا کہ یہ جو موت آئی ہے یہ موت قیامت تک نہیں چلے گی...... بلکہ اس کے بعد اللہ جو حیات عنایت فرمائیں گے وہ ہی قیامت تک چلے گی۔

ایک مثال:

دیکھو جس طرح یہ صوفی صاحب بیٹھے ہیں...... ان سے پوچھو! کہ تمہاری عمر کتنی ہے تو یہ کہیں گے کہ 30 یا 40 سال...... تو میں کہوں کہ 30 یا 40 سال پہلے کی جو حالت ہے...... اس کو قرآن موت کہہ رہا ہے "کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا"۔ اب چالیس سال سے حیات ہے صوفی صاحب کی۔ تو اب حیات کی بات کرنی چاہیے یا موت کی کرنی چاہیے (تو جواب ملا حیات کی) تو وہ کہیں گے...... کہ موت تو چالیس سال پرانی ہو چکی ہے۔ اب حیات ہے...... تو 11ھ میں آپ ﷺ پر موت آئی۔ اب تقریباً 1410 سال گزر چکے ہیں۔ تو وہ موت پرانی

ہو چکی ہے۔ تو اس کے بعد آج تک حیات ہے...... اب جس کی چالیس سال ابھی حیات ہو...... اس کو آپ مردہ کہیں...... تو اس کو غصہ آئے گا...... یا نہیں آئے گا...... اور جس کی حیات 1410 سال ہو چکی ہو موت کے بعد والی...... تو اس لئے اب حیات کی بات ہو رہی ہے...... اب موت تو 1410 سال پرانی ہو چکی ہے...... حضرت ﷺ پر۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کے سماع میں کسی کا اختلاف نہیں...... کیونکہ ان کی حالت ایسی ہے...... جیسے کوئی بیداری میں پردے میں بیٹھ جائے...... تو وہ سنتا ہے۔ باقیوں کے بارے میں اختلاف ہوا ہے...... کہ وہ سنتے ہیں یا نہیں؟ صوفیائے کرام سو فیصد اس بات کے قائل ہیں کہ وہ سنتے ہیں...... اور فقہاءِ کرام 98% اس بات کے قائل ہیں...... کہ وہ سنتے ہیں...... 2% لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ وہ بھی اس طرح نہیں...... جس طرح آج کل کے لوگ کرتے ہیں...... اور یہ بھی بات ہے سمجھئے...... کہ سماع کا مسئلہ توحید، شرک کا مسئلہ نہیں۔

دیکھئے...... زید ایک شخص ہے...... وہ زندہ یہاں بیٹھا ہے اس کے بارے میں یہ سب مانتے ہیں...... کہ یہ قریب سے سن رہا ہے اور دور سے نہیں سن رہا...... کسی کو اختلاف نہیں...... کیونکہ وہ زندہ بیٹھا ہے...... زید کا ایک بت بنا کر وہاں رکھ دیا اس کے بارے میں یہ سب یقین رکھتے ہیں...... کہ وہ نہ قریب سے سن رہا ہے اور نہ دور سے سن رہا ہے بت جو ہوا تو دو باتوں میں ہمارا ان کے ساتھ اتفاق ہے کہ زندہ جو ہے وہ قریب سے سنتا ہے...... دور سے نہیں سنتا اور بت نہ قریب سے سنتا ہے اور نہ ہی دور سے اب جھگڑا ہے قبر کے بارے میں...... کہ قبر والا سنتا ہے یا نہیں۔ یہی جھگڑا ہے نا؟ اب یہ جو زندہ سن رہا ہے یہ کس لئے سن رہا تھا خدا تھا؟...... اس لئے سن رہا تھا (نہیں) آپ سن رہے ہیں نا؟...... کیا آپ خدا ہیں؟ نہیں آپ کے ساتھ روح ہے، روح کا تعلق ہے بت کیوں نہیں سن رہا وہاں روح کا کوئی تعلق نہیں...... اب قبر کا جھگڑا ہے اگر قبر میں روح کا تعلق ثابت ہو جائے...... تو سننا ثابت ہو جائے گا اور اگر ثابت نہ ہو تو نہ سننا ان

کی طرح ثابت ہوگا۔اب جب قبر میں عذاب،ثواب ہو رہا ہے......تو عذاب،ثواب بغیر تعلق روح کے ہوسکتا ہی نہیں۔

تو جب روح کا تعلق ثابت ہوگیا......تو اصل پھر روح آئی تو روح ساتھ ادراک لے کر آتی ہے......تو اب سننا ثابت ہوگیا اور جیسے آپ کے ساتھ روح کا تعلق ہے......تو اصل مسئلہ سننا ہے۔سن رہے ہیں آپ؟اب اگر کسی کے بارے میں...... ثابت کرنا ہو کہ نہیں سن رہا تو دلیل اس کو دینا پڑے گی...... کہ یہ بہرہ ہے،اس لئے سن نہیں رہا،لیکن جو بہرہ نہیں جس کا بہرہ ہونا ثابت نہیں...... وہ سن رہا ہے...... دنیا کی مثال دے رہا ہوں۔اور خواب میں بہرہ بھی تو سنتا ہے،قبر میں بھی سنتا ہے،جو یہاں بہرہ تھا۔کیونکہ روح وہاں اسقاط کی محتاج نہیں رہی۔تو اس سے معلوم ہوا کہ سماع اصل ہے......اب جو یہ کہے کہ سننا ثابت نہیں......دلیل اس کے ذمے ہے۔یہ الٹا کہتے ہیں کہ دلیل تمہارے ذمہ ہے۔

دو پروفیسر میرے پاس آئے:

میں درس گاہ میں بیٹھا ہوا تھا،میرے پاس دو پروفیسر آگئے ......کہ مولوی صاحب قرآن میں سینکڑوں آیتیں ہیں کہ مردے نہیں سنتے۔میں نے کہا...... یہ نہیں کہا جاتا۔بات یوں کہو...... کہ ہم قرآن پر سینکڑوں جھوٹ بولتے ہیں کہ مردے نہیں سنتے...... پورے قرآن میں ایک بھی آیت نہیں جس کا ترجمہ ہو کہ مردے نہیں سنتے۔نہ پورے ذخیرۂ احادیث میں......جس کا ترجمہ ہو کہ مردے نہیں سنتے؟نہیں جی وہ پڑھتے ہیں آیتیں،میں نے کہا کہ لکھوا کر لائی تھیں......کہتا ہے کہ یاد تو آپ کو بھی ہوں گی۔ آپ ہی سنا دیں......میں نے کہا کہ یہی پڑھتے ہوں گے کہ

"اِنَّکَ لَاتُسْمِعُ الْمَوْتٰی"۔ کہتا ہے کہ ہاں...... ہاں!بالکل یہی آیتیں پڑھتے ہیں......میں نے قرآن پاک کھول کر سامنے رکھ دیا......میں نے کہا کہ

پڑھو کیا ہے؟...... میں نے کہا کہ اس کا ترجمہ بھی یہ نہیں...... کہ مردے نہیں سنتے بلکہ اس کا ترجمہ یہ ہے...... کہ وہ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ ارے! جب نہیں سناتے تو سنتے بھی نہیں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے ثابت ہو گیا؟ میں کہوں کہ میں نے آج آپ کو ناشتہ نہیں کرایا تو آپ نے...... کیا بھی نہیں؟ یہ کیسے پتہ چلا کہ وہ سنتے بھی نہیں۔ میں نے کہا کہ آپ...... خود ہی ترجمہ پڑھو۔ اس آیت کا...... اور مجھے بتاؤ کہ کن کو آپ نہیں سناتے اور کن کو آپ سناتے ہیں...... یہ بھی تو آیت میں ہے؟ کن کو آپ سناتے ہیں

"اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُوْنَ" ۔ کہ جی...... مسلمانوں کو سناتے ہیں...... تو پتہ چلا کہ جن کو نہیں سناتے...... مردہ کہا وہ کافر ہوئے نا؟ میں نے کہا...... کہ آپ ﷺ جب وعظ فرماتے تھے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی آواز سنتے تھے۔ ابوجہل تو آپ کی آواز سنتا ہی نہیں تھا...... کیا خیال ہے؟ اگر وہ سنتے ہی نہیں تھے، زندہ کافر...... تو ان کو کافر کہنا بھی جائز نہیں۔ دیکھو نا؟ اس دیوار کو کوئی کافر نہیں کہتا...... کیونکہ اس نے سنا ہی نہیں سننے کے بعد انکار کرے گا تب کافر کہا جائے گا نا؟ پتھر کو کوئی کافر نہیں کہتا تو اگر وہ زندہ کافر سنتے ہی نہیں تھے...... تو ان کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ تو سنا ہی نہیں ...... بے چاروں نے۔ تو میں نے کہا کہ جب تشبیہ مردوں سے دی ہے تو تشبیہ میں کوئی وجہ تشبیہ تو ہوتی ہے...... وجہ تشبیہ کیا ہے...... عدمِ سماع تو یقیناً نہیں تھا۔ کیونکہ سارے کافر سنتے تھے...... حضرت ﷺ کی بات...... اس لئے وجہ تشبیہ سماع...... عدم انتفاع ہے کہ سن کر فائدہ نہیں اٹھاتے تھے، مانتے نہیں تھے مسلمان مان جاتے تھے اور کافر مانتے نہیں تھے......

اور ہمارے ہاں بھی یہی محاورہ ہے کہتا ہے کہ جی تین مہینے ہو گئے ہیں ڈی سی صاحب میری سنتے ہی نہیں، اس کا کیا مطلب کہ بہرے آدمی کو تم نے ڈی سی لگایا ہوا

ہے...... نہیں وہ سنتے ہیں مانتے نہیں۔تو میں نے کہا کہ وجہ تشبیہ عدم انتفاع ہے...... کہ جیسے زندہ کافر سنتے تھے۔لیکن مانتے نہیں، فائدہ نہیں اٹھاتے تھے۔تو اس آیت سے پتہ چلا...... کہ مردے سنتے ہیں لیکن فائدہ نہیں اٹھاتے۔اب وہ نئی توبہ نہیں کر سکتے۔وہاں ان کے لئے کوئی نئے عمل کی گنجائش باقی نہیں۔

پہلا سوال:

میں نے کہا کہ آیت پوری ماننی چاہیے۔ادھوری نہیں...... تو پہلا سوال میں نے آیت پر کیا...... پوچھا! کہ کن کو سناتے تھے۔کن کو نہیں،تو سناتے کن کو تھے۔وہ مومنوں مسلمانوں کو...... تو کن کو نہیں سناتے تھے...... تو پتہ چلا کہ وہ کافر ہیں اب کافروں کو نہیں سناتے تھے۔اللہ نے نبی کو سنانے کے لئے بھیجا تھا یا نہیں؟ اتنا سناتے تھے بار بار کہ اللہ تعالیٰ کو ترس آیا...... کہ شاید آپ اپنے کو ہلاک ہی کر ڈالیں گے۔
"لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفسَکَ"......

دوسرا سوال:

دوسرا سوال میں نے پوچھا...... کیا نہیں سناتے تھے۔تو سورو پکار اس میں کہاں لکھا ہے؟ میں نے کہا کہ وہی تو سناتے تھے ان کو...... جو وہ نہیں مانتے تھے۔جو آگے ہے ایمان کی باتیں...... اسلام کی باتیں۔"اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤمِنُ بِآیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ"۔ایمان عقیدوں کا ذکر ہے...... اسلام اعمال کا ذکر ہے میں نے کہا کہ سورو پکار...... انہوں نے کہاں سے لیا بھائی؟ میں نے کہا کہ وہ غلط کہتے ہیں...... میں نے کہا کہ تو خود دیکھ نا؟ ان سے پوچھو نا جا کر تو پہلا سوال میں نے کیا...... کہ کن کو سناتے تھے کن کو نہیں سناتے تھے دوسرا کیا پوچھا...... کہ کیا سناتے تھے،اور کیا نہیں سناتے تھے...... اور ان کو کیا سناتے تھے۔ایمان کی باتیں، پھر میں نے پوچھا کہ کب نہیں سناتے تھے؟"اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ"۔جب وہ پیٹھ پھیر

کر...... بھاگے جارہے تھے۔تو یہ قبرستان والے بھاگ جاتے پیٹھ پھیر کر......اگر وہاں ہی لیٹے ہوں تو پھر تو سنتے ہیں نا؟ وہ تو پیٹھ پھیر کر بھاگے جارہے ہوں...... پھر تو نہیں سن سکتے۔میں نے کہا کہ...... "اذا ولو مدبرین"...... یہ کس کے بارے میں ہے کافر بھاگا کرتے تھے یا قبر والے بھاگا کرتے تھے......

مماتی دھوکہ دیتے ہیں:

کہتا ہے کہ ہاں !...... یہ تو سمجھ میں آ گیا کہ دھوکہ وہ (مماتی) دیتے ہیں۔ ایک اور بھی آیت ہے وہ مجھے یاد نہیں...... میں نے کہا یہی ہوگی "وَمَا اَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ"۔ آپ نہیں سناتے ان کو جو قبروں میں ہیں...... "وَمَا اَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ؟"۔ میں نے کہا کہ آگے بھی پڑھ لو کیا ہے؟......قبر والوں کو آپ سناتے نہیں کچھ کرتے بھی ہیں یا نہیں...... آگے یہ ہے کہ "اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْر"۔ آپ ان کو ڈراتے ہیں؟ تو ڈرانا یا تو کچھ دیکھ کر ہے یا سن کر۔ اس دیوار کو تو کوئی نہیں ڈراتا......کوئی چیز سن کر ہی ڈرے گا۔ یا دیکھ کر ہی ڈرے گا نا؟ یہاں بھی وہی بات نکلی...... کہ یہ وہی قبر والے کافر مراد ہیں......جن کے سامنے آپ وعظ فرمایا کرتے تھے...... وہ آپ کا وعظ سنتے بھی تھے۔آپ ڈراتے ہیں لیکن وہ ڈر کو قبول نہیں کر رہے۔وہ آپ کی بات کو قبول نہیں کر رہے۔کہ میں نے کہا......کہ کیا حضور پاک ﷺ ہمیشہ قبرستان میں ہی جا کر وعظ کرتے...... یا وہ پہاڑی پر کھڑے ہو کر فرما رہے ہیں کہ......

"اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ"۔ کہ میں ننگا ڈرانے والا ہوں؟ یہ عرب کا محاورہ ہے...... کہ جب بڑی پریشانی ہوتی، تو لوگ ننگا بھاگنا شروع کر دیتے۔ وہ دیکھ کر ہی سمجھ جاتے...... کہ کوئی بڑی مصیبت آ گئی ہے...... کہ ننگا بھاگنا شروع کر دیا ہے...... وہی محاورہ حضرت پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا...... کہ مجھے ایسے ہی سمجھئے ! کہ میں تمہیں

ڈرانے آیا ہوں۔تو آپ ﷺ زندوں کو ڈر سناتے تھے یا مردوں کو؟ تو یہاں بھی اھلِ قبور !ان کافروں کو کہا گیا......تشبیہ دی گئی ہے اور تشبیہ عدم سماع میں نہیں۔عدم انتفاع میں ہے۔احادیث میں مسئلہ بالکل واضح ہے...... بدر میں جب ستر کافر مارے گئے...... مسلم شریف میں ہے کہ سخت گرمی کا موسم تھا...... رمضان کا مہینہ تھا، ان کی لاشیں پھول پھٹ گئیں۔تیسرے دن حضرت ﷺ تشریف لے گئے......فرمایا کہ ان کو گڑھوں میں پھینک دو...... بالکل پھٹی ہوئی لاشیں تھیں......

پھر وہاں کھڑے ہو کر فرمایا...... کہ اللہ نے جو وعدہ میرے ساتھ کیا تھا وہ تو پورا ہوا...... جو اللہ کے وعدے میں نے تمہیں سنائے تھے تو وہ پورے ہو گئے یا نہیں؟ عذاب والے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا...... کہ حضرت کیا یہ سن رہے ہیں؟ فرمایا کہ تم سے زیادہ سن رہے ہیں...... کہ جیسے میں نے دوپہر کے درس میں عرض کیا تھا کہ وہاں روح کی...... پوری توجہ احساس کی طرف ہوتی ہے۔اس لئے وہاں احساس اور ادراک اتنا تیز ہوتا ہے...... کہ ہم دنیا مین اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔اب کہتے کیا ہیں...... کہ جی !وہ تو معجزہ تھا۔بات غلط ہے کیسے معجزہ تھا...... امام بخاری رحمہ اللہ اس کو دو جگہ لایا ہے...... حالانکہ صحیح بخاری میں معجزات کا باب ہے لیکن وہاں نہیں لایا۔کتاب الجنائز میں لائے ہیں اور ادھر جا کر کتاب المغازی جہاد کے باب میں لایا ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ بھی اس کو عذابِ قبر کے باب میں لائے ہیں حالانکہ مسلم میں بھی معجزات کا باب ہے۔کوئی اس کو معجزات کے باب میں نہیں لایا،سوائے صاحبِ مشکوٰۃ کے......مشکوٰۃ میں یہ معجزات کے باب میں آئی ہے......اس کی وجہ اور ہے...... کیونکہ اس میں یہ حدیث ذرہ زیادہ لمبی ہے......اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت نے فرمایا تھا...... کہ کل ابوجہل یہاں مرا ہوا ہوگا۔کل عتبہ یہاں مرا ہوا ہوگا۔

"هٰذَا مَقْتَلُ اَبِیْ جَهْلٍ غَدًا" ۔ تو یہ پیش گوئی آپ کی معجزہ تھی۔ کیونکہ مشکوٰۃ میں جو درج کی ہے...... تو اس میں معجزہ بھی ایک تو مذکور ہے۔ اس لئے اس مناسبت پر وہاں لے گئے...... اس کو معجزہ نہیں بنایا انہوں نے ؟ ایک مجھے کہنے لگا...... کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت سے استدلال کیا ہے...... میں نے کہا کہ قرآن میں تو نے دیکھ لیا...... قرآن سے تو کچھ نہیں ملا۔ پھر کہا! امی عائشہ کی بات ماننی چاہیے یا نہیں؟ میں نے کہا کہ ماننی چاہیے انہوں نے کہا...... کہ یہ "مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ" نہیں ہے۔ کہ تم سے زیادہ سنتے ہیں...... یہ نہیں ہے کہ ٹھیک ہے اس کی نفی کی گئی ہے...... تو فرمایا کیا اماں جی نے تم سے زیادہ جانتے ہیں تو کیا مردہ جانا کرتے ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ دیوار تم سے زیادہ جانتی ہے۔ امی جیؓ کیا فرماتی ہیں کہ...... "مَا اَنْتُمْ بِاَفْهَمَ مِنْهُمْ"...... تم میری بات کو ان سے زیادہ سمجھ نہیں رہے۔ یہ زیادہ آپ کی بات کو سمجھ رہے ہیں...... تو یہ کیوں سمجھ رہے ہیں سن کر یا بے سنے؟ جی! یہ سن کر ہی سمجھ رہے ہیں نا؟ تو وہ جو زیادہ سمجھ رہے ہیں...... وہ بھی تو سن کر ہی سمجھ رہے ہیں۔

مماتیوں کا حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کوئی تعلق نہیں:

اماں جیؓ کے ساتھ آپ کا کوئی تعلق نہیں...... اماں جیؓ عذابِ میت کے قائل ہیں۔ بخاری شریف میں صفحہ 181 پر ہے...... کہ اماں کی حدیث پاک ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے...... میت اسی جسم کو کہتے ہیں نا؟ تو اماں جی اسی جسم کے عذاب کی قائل ہیں، تم قائل نہیں۔ تمہارا کیا تعلق اماں جیؓ سے...... پھر اماں جیؓ علم میت کی قائل ہیں...... کہ میت کو علم ہے...... فہم میت کی قائل ہیں کہ میت کو سمجھ ہے تم اس کے قائل نہیں ہو...... تمہارا کیا تعلق ہے اماں جیؓ کے ساتھ...... اماں جیؓ سلام خطاب کی قائل ہیں۔ کہ قبر پر جا کر خطاب سے

"اَلسَّلامُ عَلَیکُم یَا اَھْلَ القُبُوْر "...... یہ خطاب کا صیغہ ہے نا؟ آج کل یہ کہتے ہیں کہ خطاب نہیں...... دعا ہے...... تو دیکھو...... !مردے کے لئے دعا ہر جگہ کی جاسکتی ہے۔ مسجد میں بھی کی جاسکتی ہے کہ یا اللہ !اس کو بخش دے۔ کی جاسکتی ہے ناں؟ لیکن...... ''اَلسَّلامُ عَلَیکُم یا اَھلَ القُبُور ''...... صرف قبر پر جا کر ہی کہتے ہیں۔ یہاں تو کوئی نہیں کہتا۔ اس لئے جب بھی کوئی مماتی ملے تو اس کو کہو...... ''اَلسَّلامُ عَلَیکُم یا اَھلَ القُبُور ''...... تو وہ غصے ہوا تو تم کہنا کہ میں دعا کر رہا ہوں تمہیں کیا تکلیف ہے؟...... دیکھو یہ خطاب والی دعا قبر پر جا کر ہوسکتی ہے۔ تو جب خطاب مقصود ہے تو وہ سنے گا تو خطاب ہوگا نا؟...... تو اماں جیؓ اس کی قائل ہیں تم اس کے قائل نہیں ہو تمہارا اماں جیؓ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں؟ پھر اماں جیؓ کلامِ میت کی قائل ہیں۔ کہ مردہ بات سنتا بھی ہے۔

ترمذی شریف میں یہ بات کہ آپؓ کے بھائی عبدالرحمٰن جب فوت ہوئے تھے تو آپؓ وہاں نہیں تھیں...... مدینہ منورہ میں جب پہنچیں...... تو پھر اپنے بھائی کی قبر پر گئیں۔ اور وہاں ان کو خطاب کر کے شعر پڑھے ہیں اماں جیؓ نے...... اب وہ خطابِ میت کی قائل ہیں۔ امام بخاریؒ کا انداز عجیب ہے۔ صحیح بخاری شریف میں...... جہاں یہ حضرت عائشہؓ والا قول نقل کیا ہے نا؟...... کہ وہ زیادہ سنتے نہیں ،زیادہ جانتے ہیں۔ اس کے ساتھ اگلی جو حدیث ہے۔ میں نے کہا پڑھو یہ کیا ہے...... وہ یہ ہے کہ ایک یہودیہ اماں جیؓ کے پاس آئی اور اس یہودیہ نے کہا (بڑھیا تھی) کہ بیٹی...... اللہ تجھے عذابِ قبر سے بچائے۔ اماں جیؓ بڑی حیران ہوئیں۔ وہ چلی گئی...... تو حضرت پاک ﷺ سے پوچھا...... کہ قبر میں مسلمانوں کو بھی عذاب ہوتا ہے۔ اماں جیؓ یہ سمجھتی تھیں...... کہ عذابِ قبر صرف کافروں کے لئے ہے...... تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں گنہگار مسلمانوں کو بھی عذاب ہوتا ہے۔

مماتی حضرت عائشہؓ کا نام محض دھوکہ دینے کے لئے لیتے ہیں:

اماں جیؓ فرماتی ہیں...... کہ پھر میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حضرت اونچی آواز سے دعا مانگتے تھے۔ کہ یا اللہ! عذابِ قبر سے محفوظ رکھنا۔ تاکہ ہمیں بات یاد کرادیں...... تو امام بخاریؒ سمجھا رہے ہیں۔ کہ یہ واقعہ ۲ھ کا (بدر کا واقعہ) ہے...... اور یہ جو یہودیہ کے آنے کا واقعہ ہے یہ ۸ھ کا ہے تو معلوم ہوا کہ ایک زمانے میں پوری عذابِ قبر کے بارے میں تفصیلات اماں جیؓ کو معلوم نہیں تھیں۔ لیکن بعد میں تفصیلات معلوم ہوئیں نا؟ اور بعد میں پھر یہ کہ سلام میت کی بھی قائل ہیں...... میت کے پہچاننے کی بھی قائل ہیں...... فرماتی ہیں کہ اب میں اپنے گھر میں بھی پھرتی ہوں تو کپڑے پورے لے کر...... تاکہ "حیاءً مِن عُمَر"۔ یعنی حضرت عمرؓ سے مجھے حیاء آرہی ہے۔ تو حضرت عمرؓ کے پہچان کی قائل ہیں۔ کلام کی قائل ہیں...... اماں جیؓ کے ساتھ ان کا کسی بات میں کوئی تعلق ہے ہی نہیں؟...... پھر اماں جیؓ کی مسند احمد میں پوری حدیث موجود ہے...... کہ اسی جسم اور روح کو عذاب ہوتا ہے تفصیل سے بیان فرمارہی ہیں۔ تو اماں جیؓ کا نام یہ...... محض دھوکے کے لئے لیتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ ہرگز نہیں...... بلکہ ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں پہلے...... عدم سماع میں جو مطلق سماع کا انکار کردے۔

ایک اور دھوکہ سمجھو:

اب کہتے ہیں کہ فقہ حنفی میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کا قول دکھاؤ...... یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے...... اس کو سمجھیں۔ فقہ کی کتابوں میں عقیدے نہیں ہوتے عملی مسئلے ہوتے ہیں...... کیونکہ عقیدے تو سب کے یعنی چاروں اماموں کے ایک ہیں...... اس میں اختلاف نہیں...... وہ عقائد کی کتابوں میں ہے۔ اب عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ یا نہیں۔ کوئی کہے کہ امام شافعیؒ کا قول دکھاؤ، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں...... ہم

کہتے ہیں کہ عقیدے چاروں اماموں کے ایک ہیں...... عقیدوں کو لکھا ہے لیکن فقہ شافعی نے اس کو ذکر نہیں کیا۔ امام ابو حنیفہؒ نے ایک رسالہ لکھا فقہ اکبر...... جس میں ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں...... امام مالکؒ کے عقیدوں کی لکھی کوئی کتاب نہیں۔ اب کوئی مرزائی یہ سوال کرے...... کہ اب امام مالکؒ سے دکھاؤ...... کہ لکھا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ تو یہ سوال دھوکہ دینے کے لئے ہے...... اماموں کا نام لے لے کر سوال نہیں ہوتا...... کیونکہ یہ اتفاقی عقیدے ہیں۔ اختلافی مسئلے نہیں ہیں۔ کہ ہر امام الگ الگ بیان کرے...... یہ تو عقائد میں آجاتی ہے ایک صاحب مجھے کہنے لگے...... کہ امام صاحب سے نہ سماع کی روایت ہے...... نہ عدم سماع کی روایت ہے میں نے کہا جو ہے وہ تو مان لو؟ میں نے فقہ اکبر کھول کر سامنے رکھ دی، فرماتے ہیں کہ روح لوٹائی جاتی ہے جسم میں......

اس سے اس کو عذاب وثواب ہوتا ہے اور جواہر القرآن میں مولانا غلام اللہ خانؒ صاحب لکھتے ہیں...... کہ روح اگر قبر میں لوٹائی جائے تو پھر سماع ثابت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ روح سے ہی آدمی سنتا ہے نا؟ تو میں نے کہا کہ جب امام صاحبؒ روح کے لوٹانے کے قائل ہیں...... تو وہ پکے سماع کے قائل ہیں۔ عدم سماع کہیں ان سے ثابت نہیں...... تو ساتھ صوفیاء کرام 100% سماع کے قائل ہیں۔ اور فقہاء میں سے ابنِ ہمامؒ ہیں...... جن کی وفات نوویں صدی میں ہے ان سے پہلے کسی حنفی نے نہیں لکھا...... کہ مردہ نہیں سنتا۔ نوویں صدی سے پہلے کسی نے نہیں لکھا...... انہوں نے ایک مسئلہ قسم سے ایک بات نکال لی۔ کہ مردہ سنتا نہیں۔ لیکن وہ بھی ان کی طرح نہیں کہتے...... کہ کچھ بھی نہیں سنتا...... وہ کہتے ہیں کہ سلام کی آواز سنتا ہے...... ''السّلامُ عَلیکُم '' ...... کہو تو؟ تلقین کی جائے سوال جواب ہو رہا ہو تو...... اوپر والا بتائے کہ کہو کہ اللہ ایک ہے...... تو یہ بھی تلقین مردہ سنتا ہے ابنِ ہمامؒ کہہ رہے ہیں...... اچھا روضہ پاک پر جا کر صلوٰۃ وسلام جا کر پڑھو تو حضرت پاک ﷺ سنتے ہیں...... صدیق اکبرؓ پر

سلام عرض کرو تو صدیقِ اکبرؓ خود سنتے ہیں...... فاروقِ اعظمؓ سنتے ہیں...... دیکھئے اصل میں یہ ایک سازش ہے...... اسلامی حکومتیں جب ہوتی تھیں تو پھر ایسے فتنے نہیں چلتے تھے۔

امام ابوحنیفہؒ کے گستاخ کا انجام:

ذہبیؒ نے واقعہ لکھا ہے کہ امام وکیع ابن الجراحؒ بہت بڑے محدث تھے۔ صحاح ستہ والوں کے استاذ ہیں...... اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں۔ تو ان کا ایک عجیب انداز ہوتا تھا۔ جب حدیث پڑھاتے...... قال ،قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر یہ بھی بتاتے کہ اس حدیث سے امام صاحب نے اتنے مسائل نکالے ہیں۔ 'قال ابو حنيفةؒ كذا...... قال ابو حنيفة كذا ۔ ابوحنیفہؒ نے یوں فرمایا!، ابوحنیفہؒ نے یوں فرمایا (یوں انہیں لکھاتے) ایک دن ایک آدمی کھڑا ہو گیا...... اس نے کہا کہ آپؒ ہمیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لکھایا کریں۔ قال ابوحنیفہؒ نہ لکھایا کریں۔ (استاد نے فرمایا) کیا کرو گے قال رسول اللہ ﷺ کو۔ کیونکہ حدیث تو وحی متلو نہیں ہے...... کہ قرآن کی طرح ترجمہ مطلب نہ آئے...... تلاوت کرنے سے بھی ثواب ملتا جائے؟

قرآن ایسی کتاب ہے کہ اس کا معنیٰ مطلب نہ بھی آئے تو تلاوت سے بھی ثواب مل جاتا ہے...... لیکن حدیث تلاوت والی تو ہے نہیں۔ اس کا مطلب سمجھ آئے گا تو عمل کرنا ہے نا۔ تو جب تمہیں مطلب ہی سمجھ نہ آئے...... اس لئے میں امام ابوحنیفہؒ سے مطلب سمجھاتا ہوں...... اس نے کہا کہ "اخطا ابو حنيفة"۔ ابوحنیفہؒ سے خطا ہوئی...... بس یہ سننا تھا کہ امام صاحب نے فرمایا نکل جاؤ یہاں سے...... خبردار! آئندہ یہاں نہ آنا...... نکل جاؤ۔ اس کے بعد نکال دیا...... نکالنے کے بعد شاگردوں سے فرمایا کہ میں یہ نہیں کہتا...... کہ امام ابوحنیفہؒ معصوم تھے۔ اور ان سے

خطا ہو نہیں سکتی تھی میں بالکل یہ نہیں کہتا اگلی بات میں کہتا ہوں کہ ان سے خطا ہو سکتی تھی۔ لیکن وہ جماعت ان کو خطا پر قائم نہیں رہنے دیتی تھی۔

ایک مثال:

جیسے قاری صاحب قرآن سنا رہے ہیں رمضان شریف میں...... تو ان سے بھول ہو جاتی ہے (یعنی غلطی) لیکن لقمہ دینے والا غلطی درست کر دیتا ہے...... تو یہاں تو ایک لقمہ دینے والا بیٹھا ہوتا ہے...... وہاں چالیس لقمہ دینے والے مجتہد بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں امام صاحبؒ مسئلہ نقل کرتے تھے......

اب ایک حافظ صاحب پڑھا رہے ہیں...... پیچھے چالیس حافظ کھڑے ہیں تو کتنا پکا یقین ہوگا کہ بہت صحیح قرآن پڑھا گیا ہے...... فرمایا! یہ جو آدمی کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ غلطی پر جمے رہے۔ انہی پر معاذ اللہ!...... "اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ"...... یہ پرلے درجے کے جاہل ہیں...... جانوروں سے بھی بدتر لوگ ہیں۔

لطیفہ:

(عوام نے شکایت کی کہ باہر آواز نہیں آرہی تو حضرت اوکاڑویؒ صاحب نے ہنستے ہوئے جواب دیا) کہ عام طور پر دیوبندیوں کی مساجد کا سپیکر یا تو غیر مقلد ہوتا ہے...... یا مماتی ہوتا ہے...... اکثر جگہ یہی شکایت ہوئی ہے۔ لیہ گیا تو لوگ بیچارے قریب آکر کھڑے ہوکر سن رہے تھے...... کہ جی آواز باہر نہیں جا رہی...... اتنے لوگ آئے ہوئے تھے۔ خیر میں نے جو کچھ آپ کے سامنے عرض کیا وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے سماع میں کوئی اختلاف نہیں بالکل نہیں۔

مماتیوں کا میٹنگ میں عقیدہ بدل جاتا ہے:

سب سے پہلے ربیع الاول ۱۴۰۲ھ میں اشاعت التوحید والسنہ کا ایک اجلاس

ہوا راولپنڈی میں...... اس میں انہوں نے جو لکھا وہ چھپا ہوا موجود ہے...... کہ ہم جمعیت والے حضور ﷺ کی قبر پر صلوٰۃ وسلام کے سماع کے قائل نہیں...... یہ حضرت پاک ﷺ کے وصال کے چودہ سو سال کے بعد یہ عقیدہ بنایا گیا...... ہم قائل نہیں۔لیکن اگر کوئی قائل ہو تو ہم اس کو کافر نہیں کہتے ہیں...... بلکہ اہلِ سنت والجماعت سے خارج بھی نہیں کرتے۔یہ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ کا ان کا عقیدہ ہے...... پھر محرم ۱۴۰۶ھ میں اس کی توسیع کی گئی۔اس عقیدے کے ہم قائل نہیں......اگر حضرت پاک ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں تو حضرت پاک ﷺ وہاں نہیں سنتے......لیکن اگر کوئی پڑھے تو ہم اس کو اہلِ سنت والجماعت سمجھتے ہیں......

پھر ذیقعدہ ۱۴۰۹ھ میں یہ آیا کہ جو شخص حضرت پاک ﷺ کی قبر پر صلوٰۃ وسلام کا قائل ہے کہ حضرت پاک ﷺ سنتے ہیں...... وہ کافر ہے۔دائرہ اسلام سے خارج ہے......تو ۱۴۰۹ھ میں ان کا عقیدہ پھر بدل گیا...... اس لئے ان بے چاروں کے عقیدے میٹنگوں میں بدلتے ہیں...... میٹنگ کرتے ہیں عقیدہ اور ہو جاتا ہے۔پھر اگلے سال میٹنگ ہوئی...... پھر عقیدہ اور ہو جائے گا......

چیلنج:

لیکن اہلِ سنت والجماعت کا عقیدہ شروع سے اٹل رہا ہے...... ایک آدمی کا نام ۱۴۰۰ سال میں کوئی پیش نہیں کرسکتا...... جو سنی کہلواتا ہو محدث نہ ہو، فقیہ نہ ہو...... چور ہو، ڈاکو ہو، زانی ہو......لیکن حضرت پاک ﷺ کے سماع کا انکار کیا ہو۔ ہم ایک لاکھ روپیہ فی حوالہ ان کو انعام دیں گے۔ایک لاکھ روپیہ فی حوالہ؟ تو جن کا دین شروع سے آرہا ہے...... وہ ہمارے پاس ہے اور جن کا ۱۴۰۹ھ میں بنا ہے وہ تو ابھی شاید بالغ بھی نہ ہوا ہو۔نابالغ ہے......ہم ان کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔

☆وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین☆

لاکھوں سلام

تاجدار نبوت پہ لاکھوں سلام شہر یار نبوت پہ لاکھوں سلام
سید الاولین، سید الآخرین نامدار نبوت پہ لاکھوں سلام
فخر اولاد آدم پہ اربوں درود افتخار نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ جب آئے، جہاں میں بہار آ گئی نو بہار نبوت پہ لاکھوں سلام
جلوہ گاہ محمدؐ وہ غار حرا جلوہ زار نبوت پہ لاکھوں سلام
جبرئیل امیں، مرحبا مرحبا راز دار نبوت پہ لاکھوں سلام
نور پاش رسالت پہ دائم درود نور بار نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ جو فاران کی چوٹیوں سے اٹھا شہسوار نبوت پہ لاکھوں سلام
جس پہ ختم نبوت کا دارومدار اس مدار نبوت پہ لاکھوں سلام
ہر نبی کی رسالت ہوئی معتبر اعتبار نبوت پہ لاکھوں سلام
روکش حسن یوسف ہے جس کا جمال اس نگار نبوت پہ لاکھوں سلام
سدرۃ المنتہیٰ جس کی گرد سفر راہوار نبوت پہ لاکھوں سلام
بدر میں تو نزول ملائک ہوا کارزار نبوت پہ لاکھوں سلام
کیا کہوں جو احد سے محبت رہی کوہسار نبوت پہ لاکھوں سلام
جو قدوم مبارک کی زینت رہا اس غبار نبوت پہ لاکھوں سلام
کوئی دیکھے رفاقت ابو بکرؓ کی یار غار نبوت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ! فاروقؓ کا دبدبہ ذی وقار نبوت پہ لاکھوں سلام
بہر عثمان رضواں کی بیعت ہوئی جاں نثار نبوت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰؓ باب شہر علوم نبیؐ شاہکار نبوت پہ لاکھوں سلام
جس کے دو پھول پیارے حسنؓ اور حسینؓ شاخسار نبوت پہ لاکھوں سلام
ہر صحابیؓ نبیؐ پر تصدق رہا جاں سپار نبوت پہ لاکھوں سلام
ساری امت پہ ہوں ان گنت رحمتیں پاسدار نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کو ترسا کیے چشم و دل اے نفیس
اس دیار نبوت پہ لاکھوں سلام

(سید نفیس الحسینی)

اللہ ربنا
محمد نبینا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
فَاعْتَبِرُوْا يَآ اُولِي الْاَبْصَار (القرآن)
خطاب
خطیب اسلام
مفکر اسلام مناظر اسلام
دامت برکاتہم
حضرت مولانا
ڈاکٹر
العلام
خالد محمود صاحب
پی۔ایچ۔ڈی (لندن)
موضوع
حیات الانبیاءؑ
مقام
ملتان
یادگار خطبات
مکتبہ اسلامیہ حنفیہ
ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی

خطبہ

الحمد لله و کفیٰ والصلوٰة والسلام علی عباده الذین اصطفیٰ......

اما بعد !...... اعوذ بالله من الشطین الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم......
ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولا کن لا تشعرون.

وقال الله تعالیٰ ......انک میت و انهم میتون......

وقال النبی ﷺ الانبیآء احیاء فی قبورهم یصلون

او کما قال النبی صلی الله علیه وسلم

صدق الله مولنا العظیم ......وصدق رسوله النبی الکریم......
ونحن علیٰ ذلک لمن الشاهدین والشاکرین...... والحمد لله رب العالمین......

تمہید:

صاحب صدر، گرامی قدر، واجب الاحترام، علماء عظام، بزرگانِ ملت، محترم دوستو، بھائیو اور طالب علمو،......

آج ہم سب یہاں پر حضور ﷺ کی حیات طیبہ کے مقدس ومطہر عنوان سے معنون پروگرام میں جمع ہیں......اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ آپ کے خلوص کو قبول فرمائے (آمین)......اور ہم سب کو حضور ﷺ کے نقش پاء پر زندگی رواں دواں رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

مماتیت کی پہلی دلیل اور اس کا جواب:

سامعین محترم......ایک ایسا طبقہ ہے جس نے اپنے غلط عقیدے کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کی آیات کا غلط استدلال کرنا شروع کردیا......جو آیات پڑھ کر اس

سے غلط استدلال کرتے ہیں......ان میں سے سب سے پہلی آیت کریمہ ان لوگوں کی طرف سے جو آنحضرت ﷺ کی حیات کے قائل نہیں ہیں وہ یہ آیت پڑھتے ہیں انک میت و انھم میتون...... جب جبرائیلؑ نے آ کر حضور ﷺ کو یہ آیت سنائی اور کہا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن...... اس وقت حضور ﷺ میت تھے یا نہیں؟......(نہیں) تو پھر آپ تطبیق کریں...... واقعہ یہ کہ حضور اس وقت میت نہیں تھے اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے...... انک میت اب تطبیق بین القولین کیسے ہوگی؟...... تطبیق یوں ہوگی کہ اِنَّکَ مَیِّت کا لفظ اپنے ظاہر پر نہیں ...... یہ وصف مشبہ کا وزن ہے ...... بلکہ یہ جملہ فعلیہ کے معنی میں ہے......انک میت کا معنی اِنَّکَ تَمُوْتُ ...... آپ پر وفات آئے گی یہ ہے اس کا معنی ......کیوں؟ اگر کہیں کہ آپ اس وقت میت تھے تو یہ تو بداھت کے خلاف ہے......تو اِنَّکَ تَمُوْتُ جملہ فعلیہ ہے اور فعلیہ جملے میں صرف ثبوت حدوث ہوتا ہے کہ یہ بات واقع ہوئی ......اس میں دوام اور استمرار کا معنی نہیں......تو انک میت یہ جملہ اسمیہ تھا مگر یہ بمعنی فعلیہ کے ہے یہ بمعنی جملہ اسمیہ کے نہیں ......تو جب یہ بمعنی جملہ فعلیہ کے ہے اور معنی یہی ہے کہ آپ پر وفات آئے گی اور ہم اس کے منکر نہیں......اور کوئی بھی اس کا منکر نہیں......اب ہو تو جملہ فعلیہ اور اس سے استدلال کرنا دوام پر یہ عقل کی بات ہے؟......(نہیں) تو اسکا معنی اتنا ہی ہے کہ اِنَّکَ تَمُوْتُ ......بس!

لیکن آپ ﷺ پر وفات آئی ہے یا نہیں یہ قرآن سے ثابت ہے؟......(نہیں) وجہ کیا؟ کہ جس پیغمبر ﷺ نے کتاب دنیا میں پیش کی ہو اور زندگی میں پڑھ کر سنائی ہو اس کتاب میں اس کی وفات کی پیش گوئی تو ہو سکتی ہے لیکن وقوع وفات کی خبر نہیں ہو سکتی......

کیونکہ جب قرآن حضور ﷺ پر مکمل ہوا اس وقت حضور ﷺ دنیا میں تشریف فرما تھے یا نہیں؟......(تھے) جب آپ ﷺ نے اعلان کیا کہ خدا نے کہا اَلْیَوْمَ

اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ...... تو حضور ﷺ اس وقت موجود تھے نا؟...... (تھے) جب آیت انک میت اتری تو اس وقت بھی حضور ﷺ زندہ تھے...... جب آیت اتری کُلُ نَفْسٍ ذَائقَۃُ المَوْت ...... حضور ﷺ اس وقت بھی زندہ تھے...... وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ ...... اس وقت حضور ﷺ زندہ تھے......

تو کسی پیغمبر کی پیش کی ہوئی کتاب میں اس کی اپنی وفات کی داستان ہوسکتی ہے؟...... (نہیں) اگر ہو تو پھر وہ کتاب، کتاب الٰہی نہیں......

ہم عیسائیوں کو کہتے ہیں کہ جو انجیل تم پیش کرتے ہو یہ حضرت عیسیٰؑ والی نہیں ...... دلیل کیا؟ کہ اس میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات کی خبر ہے تو اگر حضرت عیسیٰؑ نے یہ کتاب پیش کی ہوتی تو انہوں نے اپنی کتاب میں اپنی وفات کی خبر تو نہیں دینی تھی......

اگر قرآن سے ثابت ہو حضور ﷺ پر وفات کا آنا تو اس کا لازم نتیجہ کیا ہے؟...... کہ پھر یہ اللہ کی کتاب نہیں، حضور ﷺ کی پیش کردہ نہیں...... پیغمبرؑ کی پیش کردہ کتاب میں اس کے اپنے وقوعِ وفات کی خبر کیسے ہوسکتی ہے؟......

اب بتائیں! کہ قرآن میں حضور ﷺ کے وقوع وفات کی خبر ہے کہیں؟...... (نہیں) تو جو کہتے ہیں کہ ہم قرآن سے وفات ثابت کرتے ہیں...... کہ حضور ﷺ کی وفات ہو چکی ہے تو وہ جھوٹ بولتے ہیں یا سچ؟...... (جھوٹ) جو لوگ یہ دعویٰ کریں کہ وقوع وفات قرآن سے ثابت ہے...... انکو یہ کہیں کہ نہیں...... خبر وفات کہ وفات آئے گی قرآن میں ہے۔ ہم کہیں گے کہ انک میت و انھم میتون بیشک آپ پر وفات آئے گی...... اوران پر بھی آئے گی۔

جملہ اسمیہ یا فعلیہ کے معنی میں ہے...... اور فعلیہ صرف حدوث پر دلالت کرتا ہے ...... تو اس سے دوام پر استدلال جائز نہیں...... اس سے استمرار پر استدلال صحیح نہیں...... اگر

استمرار پر استدلال کرو گے تو اسکا نام ہوگا دلیل اتصال اور دلیل اتصال قیاس ہے اور قیاس سے عقائد ثابت نہیں ہوتے...... وہ اسلئے کہ انک میتٌ کا لفظی معنیٰ ہے کہ آپ فوت شدہ ہیں...... اور یہ وضاحت ہے تواتر اور یقین کے ساتھ کہ حضور ﷺ اس وقت فوت شدہ نہیں تھے...... جب یہ آیت اتری، تو اس وقت حضور ﷺ زندہ تھے یا نہیں؟ (زندہ تھے) اور خدا کا فرمان انک میت یہ بھی برحق ہے تو تطبیق کیسے ہوگی؟ تطبیق اس صورت کے سوا نہیں ہوسکتی کہ انک میتٌ کا معنیٰ ہو انک تموت...... بات اب سمجھ میں آ گئی؟ (جی)......

اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاء پر شاندار روشنی:

اس بات کے ساتھ ایک اور چھوٹی سی بات سمجھا دیتا ہوں...... کہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰؑ کی عبادت کرتے ہیں یا نہیں؟ (کرتے ہیں)...... اور دوسری بات حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں یا نہیں؟ (زندہ ہیں)...... کہ جسد عنصری کے ساتھ آپ اٹھائے گئے تھے...... اور حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں......

اب ایک شخص استدلال کرتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے سوا اوروں کو خدا کی خدائی میں شریک کرتے ہیں...... اور اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرتے ہیں جن کی وہ عبادت کرتے ہیں اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاء...... وہ سب فوت شدہ ہیں وہ زندہ نہیں...... وَ مَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے......

قرآن پاک نے ان معبودوں کو کہ خدا کی خدائی میں جن کو شریک کر رکھا ہے...... اور انسان ان کو حاجت روا اور مشکل کشاء سمجھ کر پکارتے ہیں اپنی ضرورتوں میں ان سے فریاد کرتے ہیں...... ان کے بارے میں اللہ نے کہا اَمْوَاتٌ وہ فوت شدہ ہیں، میت ہیں...... غَیْرُ اَحْیَاء وہ زندہ نہیں...... وَ مَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ اب اس آیت کی روشنی میں ایک شخص پوچھتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کے علاوہ خدائی میں شریک کیا گیا یا نہیں؟

...... (کیا گیا) خدا کا بیٹا کہا گیا یا نہیں؟...... (کہا گیا) ان کی لوگ پوجا کرتے ہیں یا نہیں؟ ...... کرتے ہیں) ان کو خداوند یسوع مسیح کہتے ہیں یا نہیں؟...... (کہتے ہیں) اب جن کی عبادت کی گئی یا کی جارہی ہے خدا کہتا ہے اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاء ...... اس سے وفات مسیح پر اگر کوئی استدلال کرے تو اس کا کیا جواب ہوگا؟...... جب حضرت عیسیٰؑ کو خدا کی خدائی میں شریک کیا گیا تو پھر اس نص قرآن کے مطابق اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاء ...... حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت ہوگی یا نہیں؟...... اب ہم نے اس اعتراض سے نکلنا ہے......

اب جو میں جواب دینے لگا ہوں اس جواب کا نام ہے "تخصیص بعدالتعمیم" کہ یہ آیت جو ہے یہ عام ہے...... اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاء کہ جن جن پتھر کے معبودوں کو...... معبودان باطلہ کو یا فوت شدہ انبیاء کو...... فوت شدہ انسانوں کو...... ود، یعوث، یعوق اور نسر وغیرہ جن جن کی یہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں اور حاجات میں ان کو پکارتے ہیں...... وہ سارے کے سارے موت کا پیالہ پی کر عالم برزخ میں منتقل ہو چکے ہیں...... اس سے انکار نہیں لیکن جب حضرت عیسیٰؑ کو زندہ مانتے ہیں تو وہ کیوں مانتے ہیں؟ بقاعدہ تخصیص بعد التعمیم ...... کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کی حیات پر ہمارے پاس مستقل دلائل ہیں ان دلائل کی وجہ سے حضرت عیسیٰؑ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاء سے مستثنیٰ ہوئے...... جواب ذہن میں آیا؟ (جی آیا)

اور اب ذرا غور کیجئے! کہ حنفیہ کے مذہب پر میں سوال کر رہا ہوں...... کہ قرآن پاک کی کوئی آیت ہو عام جس کا حکم ہو عام تو خبر واحد سے اس کی تخصیص جائز ہے؟...... اب قرآن پاک کی آیت میں ایک عام بات کہی گئی مثلاً کہا گیا اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاء ...... اب حضرت عیسیٰؑ کی حیات پر تو ہمارے پاس آیات ہیں لیکن اگر ان آیتوں سے ہم فیصلہ کریں...... حدیث سے ثابت ہو حضرت عیسیٰؑ کا آنا تو کیا حدیث "تخصیص بعد التعمیم" کر سکے گی؟...... حدیث سے ہم قرآن کی آیت اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاء کی

تخصیص کریں گے یا قرآن کی آیت کی تخصیص کیلئے ہم قرآن ہی لائیں گے؟...... (قرآن لائیں گے) تو قاعدہ "تخصیص بعدالتعمیم" کواستعمال کرنے کیلئے کن کن چیزوں کی ضرورت ہے؟......کہ جس سے تم نے تخصیص کرنی ہے......جس معیار اور سند کی وہ بات ہو تو تخصیص کرنے والے کیلئے بھی اتنی قوت والی دلیل ہو......اگر اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاء قران سے ثابت ہے تو جو تخصیص ہوگی حضرت عیسیٰؑ کی حیات پر......وہ تخصیص بھی ہوگی قرآن سے کیونکہ خبر واحد خبر متواتر یا عموم قرآن کی تخصیص نہیں کرسکتی...... یہ مسئلہ بھی آپ کے ذہن میں ہے؟......

لیکن آپ نے نور الانوار میں ایک اور قاعدہ و آیت کی قسم پڑھی ہوگی کہ کچھ آیتیں ہیں عام......اور کچھ آیتیں ہیں "عام مخصوص منہ البعض" عام مخصوص منہ البعض کا معنی کیا ہے؟......کہ ایسا حکم عام جس سے کچھ چیزیں بالاتفاق مستثنیٰ ہوں تخصیص سے......تو جن کے بارے میں بالاتفاق تخصیص ہو وہ حکم عام نہیں رہے گا بلکہ اس کو کہا جائے گا عام مخصوص منہ البعض......

ایک مثال:

اب ذرا میری بات پر غور کریں!......ایک ضمنی بات کہہ دیتا ہوں...... ہے علمی بات لیکن ہے ضمنی......

قرآن پاک نے ہر شخص کے وارث مقرر کیے یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ......اور ہم نے وارث مقرر کر دیئے، شریعت نے حصے مقرر کر دیئے تو تقسیم میراث کہاں سے ثابت ہے؟......(قرآن سے)

حضرت فاطمۃ الزہراءؓ نے جب ایک آدمی کو مطالبہ فدک کے لئے بھیجا صدیق اکبرؓ کے پاس کہ مجھے باغ فدک سے میراث دی جائے......میرے والد آنحضرت ﷺ کی طرف سے مجھے وراثت ملنی چاہیے......کہا تھا یا نہیں؟......(کہا تھا) حضرت صدیق اکبرؓ

نے کیا کہا تھا؟...... کہ پیغمبروں کی وراثت نہیں ہوتی نَحْنُ مَعْشَرُ الْاَنْبِیَاء لَا نُوْرِثُ مَا تَرَکْنَا صدقۃ اَوْ کَمَا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ...... حضور ﷺ کی حدیث پیش کی اور باغ فدک سے ان کو حصہ نہیں دیا...... اس استدلال میں ظاہری طور پر کیا کمزوری ہے...... کہ آیت میراث کہ اے مسلمانو! تمہاری جائیداد وراثت میں آئے گی یہ حکم عام ہے ...... تو یہ حکم وراثت اور میراث کا کہاں ہے؟...... (قرآن میں) اور جو تخصیص والی دلیل صدیق اکبرؓ نے پیش کی وہ کہاں ہے؟...... (حدیث میں)

تو آپ یہ بتائیں کہ حدیث خبر واحد سے حنفیہ کے ہاں تخصیص جائز ہے؟ تو صدیق اکبرؓ کا جو استدلال تھا...... ظاہری طور پر اس میں کچھ سقم محسوس ہوتا ہے یا نہیں؟ (ہوتا ہے) اُدھر آیت اور اِدھر حدیث اور حدیث سے کرنا کیا ہے؟...... آیت کے عموم کو توڑنا ہے...... جب اس کے عموم کو توڑنا ہے تو اس کی تخصیص کرنی ہے...... جب تخصیص کرنی ہے تو چاہیے کم از کم وہ مخصص کے ہم پلہ ہو مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِھَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَا اَوْ مِثْلِھَا...... کہ جب اس کا عموم منسوخ کرنا ہے تو ہمارا قاعدہ یہ ہے کہ جب ہم کسی چیز کو منسوخ کریں تو نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَا اَوْ مِثْلِھَا......

اب حضرت ابو بکر صدیق ؓ کا جو استدلال ہے اس میں کوئی کمزوری محسوس ہوئی؟...... (ہوئی) اب اس کمزوری کو اٹھاؤ...... صدیق جیسا اَعْلَمُ النَّاس ...... صدیقؓ جیسا فرد جس کا علم درجہ دوام میں تھا جس کا علم درجہ کامل میں تھا...... اس درجے میں تھا کہ خدا کی صفت علیم کی اس پر تجلی پڑی ہوئی تھی...... انہوں نے جو حدیث سے استدلال کیا تو حدیث کا استدلال تو تخصیص بعد تعمیم اور تخصیص بعد تعمیم خبر واحد سے جائز نہیں......

تو اب آپ صدیق اکبرؓ کی طرف سے کیا جواب دیں گے؟...... میں اس کا جواب انشاء اللہ دوں گا...... لیکن ان سے پوچھتے ہیں جو صدیق اکبرؓ پر اعتراض کرتے ہیں

کہ تم بتاؤ کہ ایک باپ ہے مسلمان...... اس کے دو بیٹے ہیں...... ایک بیٹا عیسائی ہو گیا اور دوسرا مسلمان ہو گیا...... اب اس کی جائیداد دونوں بیٹوں کو ملے یا ایک کو؟...... جو بیٹا عیسائی ہوا کیا وہ بیٹا نہیں؟ قرآن کہتا ہے یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ...... تو اَوْلَادِکُمْ کا لفظ اس عیسائی بیٹے کے شامل ہے یا نہیں؟...... اس آیت میں کہاں کہا گیا ہے کہ مسلمان یا کافر؟...... کہا؟ (نہیں) صرف اولاد ہے اور اگر اولاد ہے تو پھر لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ...... قاعدہ ہوگا......

ہم نے ان سے پوچھا جو لوگ صدیق اکبرؓ پر اعتراض کرتے ہیں کہ...... بی بی صاحبہؓ کو فدک نہیں دیا...... تو خبر واحد سے تخصیص کتاب اللہ امام ابوحنیفہؒ کے ہاں جائز نہیں...... ہم نے پوچھا کہ چلو باغ فدک کی بات ایک طرف رکھو چلو تم بتاؤ کہ ایک مسلمان باپ فوت ہو گیا...... اس کے دو بیٹے ہیں ایک مسلمان اور ایک عیسائی...... تو جائیداد عیسائی کو ملے گی یا نہیں؟...... وہ کہتے ہیں نہیں...... تو ہم نے کہا کہ جب اس کو جائیداد نہیں ملے گی...... اس کی دلیل کیا ہو؟...... کہ یہ حدیث لَا یَرِثُ الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا...... یہ اتنے طرق سے ثابت ہے اس روایت کا اتنا وزن ہے کہ اس نے تخصیص کر دی تھی کتاب کی...... جب اس نے کتاب کی تخصیص کر دی...... اب یہ آیت یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ ...... یہ عام ہے یا عام مخصوص منہ البعض؟...... (عام مخصوص منہ البعض) جب عام مخصوص منہ البعض ہے تو فقہ حنفی میں یہ ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خبر واحد سے کتاب اللہ کی تخصیص جائز نہیں...... خبر واحد سے خبر متواتر کی تخصیص جائز نہیں...... تو وہاں حنفیہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ عام جو مخصوص منہ البعض ہو چکا ہو اور کسی وجہ سے...... اس میں اب وہ قوت نہیں رہی...... اب خبر واحد سے اسکی تخصیص جائز ہے......

کیوں؟...... اس لئے کہ جب مسلمان کا کافر وارث نہیں بالاتفاق اور یہ مضمون

درجہ تواتر میں ثابت ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ...... تو اس یقینی علم کی بنا پر آیت يُوصِيكُمُ الله عام رہی؟...... (نہیں) یہ عام مخصوص منه البعض ہوگی ...... تو عام مخصوص منه البعض کی دلالت اپنے افراد پر ظنی ہوتی ہے یا قطعی؟...... (وہ ظنی ہوتی ہے) جب ظنی ہے تو پھر اور خبر واحد کیساتھ نئے مقام میں تخصیص جائز ......

تو صدیق اکبرؓ نے یہ جو استدلال کیا کہ پیغمبروں کی وراثت نہیں تو آپ نے جو قرآن کی آیت عام درجے میں تھی ...... اس سے استدلال کیا یا عام مخصوص منه البعض سے استدلال کیا؟...... تو عام مخصوص منہ البعض سے استدلال کرنا یہ علمی طور پر جائز ہے تو صدیق اکبرؓ کی طرف سے جواب ہو گیا یا نہیں ...... (ہو گیا)

تو اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ ...... یہ عام ہے ...... کہ اللہ رب العزت کے سوا جس جس کی بھی عبادت کی گئی وہ مرے ہوئے ہیں ...... یہ آیت اپنے عموم پر ہے؟...... (نہیں) کیونکہ حضرت عیسیٰؑ مستثنیٰ ہیں ......

اور پھر بعض جگہوں پر زندہ پیروں کی بھی پوجا ہے یا نہیں؟...... (ہے) ہم نے کئی دیہات میں دیکھا کہ زندہ پیر ہے اور لوگ پوج رہے ہیں ...... اور جب اس کو پوج رہے ہیں تو اس پر آیت پڑھی جا سکتی ہے اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ ...... (نہیں) ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہو وہ مرے ہوئے ہیں ...... تو کوئی کہے یہ تو زندہ پیر ہے یہ تو مرا ہوا نہیں ...... ہم کہتے ہیں نہیں ہمارا قرآن پر ایمان ہے یہ مرا ہوا ہے ...... آپ کہہ سکیں گے؟ ...... (نہیں) آپ کیا کہیں گے؟ ...... کہ یہ ہے زندہ لیکن آیت جو ہے اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ ...... یہ آیت مخصوص منه البعض کی دلالت ہے ...... تو جب مخصوص منہ البعض ہے آیت اور ایک مستثنیٰ اس میں ایسا ہوا جو بالاتفاق ہے وہ حضرت عیسیٰؑ ...... اب وہ آیت کس درجے میں ہو گئی؟ ...... اب ہم خبر واحد سے اس کی تخصیص کر سکتے ہیں یا نہیں؟......

اب آنحضرت ﷺ کی حیات پر یا حیات انبیاء پر یہ حدیث پیش کر دے الانبیآء احیاء فی قبورھم یصلون ......تو یہ خبر واحد ہے یا متواتر؟......(خبر واحد ہے)تو اس کی بناء پر اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ سے حضور ﷺ کو نکالا جا سکتا ہے یا نہیں؟......(نکالا جا سکتا ہے) کیوں؟......تم نے بالاتفاق پہلے اس آیت سے حضرت عیسیٰؑ کو نکالا......پھر تم نے اس آیت سے ان زندہ پیروں کو نکالا جن کو خدا کی خدائی میں مشرکین نے شریک کر رکھا ہے......تو دو تم نے نکالے......تو درجہ ہو گیا مخصوص منہ البعض کا تو اگر ایک ہم نے نکال لیا تو کون سی بُری بات کی؟......

یہ ہم نے استدلال نہیں کیا تم پہلے دو استدلال کر چکے ہو......

مماتیت کی دلیل:

اب میں پھر پوچھتا ہوں......دو آیتوں کا جواب دیں ایک تو یہ کہ وفات النبیؐ کے قائلین یہ کہتے ہیں اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن اور پھر کہتے ہیں اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ ان دونوں آیتوں کا جواب دو......

پہلی دلیل کا جواب:

پہلی آیت اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن ......کہ یہ آیت جس وقت نازل ہوئی اس وقت حضور ﷺ بالاتفاق زندہ تھے......اور مدینہ طیبہ میں تشریف فرما تھے کہ جبرائیل نے یہ آیت آ کر سنائی اب یہ بات...... عَلیٰ سَبِیْلِ التَّوَاتُرِ وَالْقَطْعِیِّ وَالْیَقِیْنِ ثابت ہے کہ حضور ﷺ اس وقت میت نہ تھے......جب نہیں تھے تو پھر آیت اپنے ظاہر معنی پر نہیں......جو آیت اپنے ظاہر معنی پر نہ ہو پھر اس کے جو معنی لئے جائیں گے مجازی یا حقیقی؟......(مجازی) تو ہے جملہ اسمیہ لیکن اس سے معنی ہم جملہ فعلیہ کے کریں تو جملہ اسمیہ سے جملہ فعلیہ کے معنی کرنا ہے تو تجوز و مجاز......لیکن ہم نے کیا کیا؟ کیونکہ مجبوری ہے ظاہر کے خلاف ہے......ظاہر میں ہے پیغمبرؑ زندہ اور خدا کہتا ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ ......بس اس کے

سوا چارہ نہیں کہ اس کا معنی کیا جائے اِنَّکَ تَمُوْتُ ...جب ہم نے یہ معنی کیا تو اس میں حدوث کی دلالت ہوئی.....استمرار اور دوام ختم ہو گئے......جب حدوث کی دلالت ہوئی تو اس سے استدلال کرنا کہ آپ بعد میں بھی وفات پر رہے ہوں گے یہ ہے دلیلِ اتصال اور.....دلیل اتصال کیا ہے؟.....قیاس.....اور قیاس پر عقائد ثابت نہیں ہوتے......

دوسری دلیل کا جواب:

اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ ......اس سے بالاتفاق تم اور ہم دو کو مستثنیٰ کر چکے ......ایک حضرت عیسیٰؑ کو اور ایک ان زندہ پیروں کو جو اس وقت زندہ ہیں......لیکن لوگ ان کی پوجا کر رہے ہیں تو آیت اپنے عموم پر نہ رہی.....آیت آ گئی **مخصوص منہ البعض** کے درجے میں......جب مخصوص منہ البعض کے درجے میں آ گئی تو خبر واحد کے ساتھ بھی ہمیں اس کی تخصیص کا حق ہے اور ایک صحیح حدیث بھی کہہ دے حیات النبیؐ کے حق میں کہ انبیاء زندہ ہیں.....تو پھر ہمیں اس سے تخصیص کرنے کا حق ہوگا کہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ سے وہ نکل گئے......

اب دونوں آیتوں کا جواب ہو گیا (جی ہو گیا) اب کوئی اور آیت ہو تو آپ پیش کریں......اور جواب دینے سے پہلے آپ تمہیداً یہ کہہ دیں کہ ہم وقوع وفات کا انکار نہیں کرتے وقوع وفات کے منکر نہیں......ہم دوام وفات کے منکر ہیں وقوع وفات کا انکار نہیں کرتے دوام کا انکار کرتے ہیں......تم دوام موت ثابت کرتے ہو دلیل اتصال سے......اور وہ قیاس ہے اور قیاس پر عقائد کی بنیاد نہیں ہوتی

یہ لوگ علم نہیں رکھتے اور مغالطہ دینے کے لئے باتیں کرتے ہیں اس آیت سے ٹکراؤ......اس آیت سے ٹکراؤ......تو میں کہا کرتا ہوں ان کے بارے میں

ے یہ ننھی کلیاں کیا جانیں کب کھلنا کب مرجھانا ہے

نئی امنگیں جول رہی ہیں دلداری کے جولن میں

؎ یہ کچی کلیاں کیا جانیں کب کھلنا کب مرجھانا ہے

کہ جن کا علم اتنا کمزور ہو کہ تشبہ عوام کے لئے آیتوں کے درجے کو وہ نہ پہچانیں...... عام آیتوں میں اور عام مخصوص منه البعض میں فرق نہ کریں...... اور پھر آیات سے علی وجہ القیاس استدلال کریں اور قیاس پر عقیدوں کی بنا رکھیں تو ان لوگوں کا جن کا علم اتنا خام ہو......

؎ یہ کچی کلیاں کیا جانیں کب کھلنا کب مرجھانا ہے

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّھُم مَیِّتُوْن کا معنی کیا ہے؟...... اب میں آپ سے عربیّت معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ عربی کتنی جانتے ہیں......؟ آپ ان الفاظ میں فرق بتائیں اِنَّکَ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن ...... اِنَّکَ ...... اے میرے پیغمبر آپ بھی وَ اِنَّھُمْ اور یہ لوگ جو اس وقت زندہ زمین پر موجود ہیں تم سب موت کا پیالہ پینے والے ہو تم سب پر موت آئے گی...... اور پھر سارے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے...... حساب کے لئے سب کو لایا جائے گا...... اور یہ آیت اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن ...... دونوں میں کیا فرق ہے معنی کے لحاظ سے؟......

(مثلاً) یہ جو پسینہ ہے یہ اندر ہی اندر بدبو پیدا کرتا ہے...... اور عناصر کی ایک تحلیل ہو رہی ہے...... اس تحلیل کے نتیجہ میں پسینہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں؟...... آپ بالکل نہا دھو کر صاف ہو پھر پسینہ آئے تو پسینہ بو والا ہو گا یا بغیر بو کے؟ (بغیر بو کے)...... لیکن حضور ﷺ کے پسینے میں بو تھی یا خوشبو؟...... (خوشبو) معلوم ہوا کہ مٹی یہ نہیں مٹی وہ تھی...... اس مٹی میں جو چیز رکھیں یہ مٹی آہستہ آہستہ اس کو کھا جاتی ہے یا نہیں؟ مٹی میں جو گیا وہ مٹی ہو گیا

لیکن جنت کی مٹی سے جو مٹی آئی وہ کبھی اس مٹی کا جزو رہی؟...... (نہیں) اس مٹی میں طاقت نہیں کہ اس مٹی کو کھا سکے...... تو انبیاء کے اجسام عالیہ کس مٹی سے ہیں؟ ...... (جنت کی مٹی سے) اور آدمؑ کو کہاں بنایا گیا تھا؟...... (جنت میں) ان کی پیدائش

کہاں ہوئی؟......(جنت میں) ان کا ڈھانچہ جنت میں بنایا گیا

دلیل اول:

بہر صورت ایک چھوٹی سی اور بات ذہن مین رکھیں!......حضور ﷺ پر جو درود ہم پڑھتے ہیں وہ کہاں پڑھتے ہیں؟......زمین پر اور درود ہم سے لیتے کون ہیں؟ ......(فرشتے) تو ہم سے فرشتے جب درود وصول کر کے حضور ﷺ کے پاس عرض کرنے، پیش کرنے کیلئے کہ آپ کے امتیوں نے درود پڑھا......تو فرشتہ پھر زمین سے کہاں جائے گا؟......تو حضور ﷺ پر درود پہنچانے والے جو ہیں وہ زمین اور آسمان کے درمیان سیاحت کرتے ہیں یا پھر وہ زمین پر ہی سیاحت کرتے ہیں؟......(زمین وآسمان کے درمیان) زمین پر نہیں......لیکن حدیث میں یہ نہیں......حدیث میں ہے اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃٌ سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ اللہ کے فرشتے زمین میں ہی سیر کرتے رہتے ہیں......یعنی درود پڑھنے والا جو ہے وہ بھی زمین پر اور جس پر پیش کرنا ہے وہ روضہ بھی زمین پر......تو وہ فرشتے زمین پر ہی سیاحت کرتے رہتے ہیں یہاں سے درود شریف لیا وہاں گئے وہاں سے لیا وہاں ......وہاں سے لیا وہاں سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ اگر آنحضرت ﷺ کی روح مبارک اعلیٰ علیین میں ہوتی تو درود پیش کرنے کے لئے فرشتوں کو پھر وہاں جانا پڑتا پھر سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ کی تعبیر نہ ہوتی

دلیل ثانی:

ایک جگہ ہے کہ شہداء زندہ ہیں اور ایک جگہ ہے کہ نبیوں کا درجہ شہداء سے اونچا ہے......اب اگر شہداء زندہ ہیں تو نبی پھر بدرجہ اولیٰ زندہ ہوئے......آپ کو پتہ ہے کہ حضور ﷺ شہید ہوئے کہ نہیں؟......اگر حضور ﷺ کو شہید قرار دیا جائے تو بانصِ قرآن شہید زندہ ہے......

حضورؐ کی جو حیات ہے اس کو تم اس جہان میں ادراک نہیں کر سکتے یعنی اگر کوئی

حضور ﷺ کے روضے کے اندر دیکھے تو اس میں آپ اسی طرح لیٹے ہوئے نظر آئینگے ...... جیسے کہ بدن کی حیات ہے؟...... تو جو آثار حیات اور اعمال حیات ہیں وہ نظر نہیں آئیں گے ہمارے شعور میں تو شہداء کے بارے میں فرمایا ولکن لا تشعرون...... ہیں زندہ لیکن تم ان کا ادراک نہیں کرو گے...... وہ پردے میں سارے کام کرتے ہیں......

دلیل ثالث:

ایک اور دلیل کہ کل قیامت کے دن ایمان والے اپنے ایمان کی روشنی میں چلیں گے...... اور جو منافق ہیں ان کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوگی...... وہ اس دن اور اس موقع پر سائیکل چلانے کا تصور کریں گے...... آپ یوں سمجھیں کہ رات کو سائیکل چلانے والے کے آگے آگے ایک ہو اس کے ہاتھ میں لائٹ ہو یا سائیکل پر روشنی لگی ہوئی ہو تو پچھلا اندھیرے والا کیا کہتا ہے؟ ٹھہر جا اکٹھے چلیں...... مطلب یہ کہ تیری روشنی میں ہم بھی چلیں گے......

اب جب مومن مرد جا رہے ہوں گے...... نور ایمان آگے آگے دوڑ رہا ہوگا تو یہ منافق پیچھے پیچھے چلیں گے...... اے لوگو! اُنۡظُرُوۡنَا ...... ذرا ٹھہر جاؤ ہمارا انتظار کر لو...... نَقۡتَبِسۡ مِنۡ نُّوۡرِكُمۡ ہم بھی تمہاری روشنی سے کچھ فائدہ پالیں...... قِيۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآءَكُمۡ کہا جائے گا کہ اب واپس لوٹو...... روشنی حاصل کرنے کی جگہ وہ تھی جسے چھوڑ آئے ارۡجِعُوۡا وَرَآءَكُمۡ ...... اگر تم روشنی چاہتے ہو تو دنیا میں جاؤ روشنی لانے کی جگہ وہ تھی یہاں نہیں...... معلوم ہوا کہ روشنی کمانے کی جگہ یہ دنیا ہے...... قرب الٰہی حاصل کرنے کے اسباب یہی ہیں...... جنت میں اعلیٰ زندگی تو ہو گی لیکن وہ اعمال نہیں ہوں گے جو قرب کے زینے بن سکیں...... قِيۡلَ ارۡجِعُوۡا اے لوگو! روشنی حاصل کرنے والو جاؤ دنیا میں وہاں سے روشنی حاصل کرو...... روشنی حاصل کرنے کی جگہ وہ تھی جسے چھوڑ کر آئے فَضُرِبَ بَيۡنَهُمۡ بِسُوۡرٍ لَّهٗ بَابٌ ...... ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جنتیوں میں اور دوزخیوں میں...... بَاطِنُهٗ فِيۡهِ الرَّحۡمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنۡ قِبَلِهِ الۡعَذَابُ ...... اس طرف سے تو رحمت میں ہیں جنتی لوگ اور ادھر سے عذاب ہوگا دیوار کھڑی کی

جائے گی......

معلوم ہوا کہ وہ جنتیوں کی روشنی میں چل نہیں سکیں گے...... اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کمانے کی جگہ یہ دنیا ہے...... اعمال کمانے کا جہان یہ ہے...... روشنی بنانے اور ٹارچ بنانے کا جہان یہ ہے...... بتیاں او چراغ جلانے کی جگہ یہ ہے...... جنت کی نعمتیں بہت لیکن یہ مزہ ایسا عمل کہ کسی کے لئے تڑپیں اور پھڑکیں یہ عمل وہاں نصیب ہوگا؟...... (نہیں) یہ عمل یہیں ہے

کسی کی یاد میں مانگیں مزے، ستم کے لئے
کوئی ہے نہ ہستی جس کی خاطر

شہید ان مزوں کو تڑپے گا...... جب کہا جائے گا کہ شہید تو کیا مانگتا ہے...... وہ کہے گا اُحیی...... میں زندہ ہو جاؤں اور پھر کیا ہو...... ثُمَّ اُقْتَلُ مارا جاؤں...... ثُمَّ اُحیی ثُمَّ اُقْتَلُ ......پھر زندہ ہوں ...... پھر مارا جاؤں

ایک اعتراض اور اس کا جواب:

اب اس حدیث کو لے کر منکرین حدیث نے کہا کہ یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے کیوں؟...... قرآن تو کہتا ہے کہ ''شہید زندہ ہے اور یہ حدیث کہتی ہے کہ شہید زندگی مانگتے ہیں ......اے اللہ ہمیں زندہ کر پھر مارے جائیں پھر زندہ کر پھر ماریں جائیں...... تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندگی مانگتے ہیں اور قرآن کہتا ہے کہ شہید زندہ ہیں تو جو حدیث قرآن کے خلاف ہو وہ حدیث غلط......

ہم کہتے ہیں کہ جب شہید کہتا ہے کہ میں زندہ کیا جاؤں تو اس سے مراد یہ ہے کہ میں اس جہان میں زندہ کیا جاؤں...... کیوں؟ کہ مارا جانا تو اسی جہان کی شان ہے...... برزخ میں تو کوئی لڑائی نہیں...... برزخ میں تو کوئی جہاد نہیں ہوتا...... وہاں تو کافروں کا کوئی مقابلہ نہیں ہوتا ......تو مقابلے میں مارا جانا وہ اگلے جہان کی شان نہیں اس جہان کی ہے......

اب شہید جو تمنا کرے گا یا اللہ مجھے زندہ کر تو وہ زندگی اس دنیا کی زندگی مانگتا ہے تا کہ

پھر وہ مارا جا سکے.....اور ہم جو کہتے ہیں کہ شہید زندہ ہے وہ یہاں یا عالم برزخ میں؟.....(عالم برزخ میں) تو شہیدوں کی جو زندگی ثابت ہے وہ اگلے جہان میں اور جو شہیدوں کی تمنا ہے وہ اس جہان کی زندگی تو تعارض ہوا؟.....(نہیں) تو تعارض میں وحدت مقام شرط ہے یا نہیں؟.....(ہے) وہ عالم اور یہ عالم اور تو کوئی ٹکراؤ ہے.....(نہیں) میں یہ کہتا ہوں کہ جو جملہ احادیث جن کے بارے میں یہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن سے ٹکراتی ہیں.....ہم کہتے ہیں لاؤ قرآن کے ساتھ ایک ایک کر کے پیش کرو ہم جو محدثین کے خادم ہیں.....ہم ایک ایک کا تعارض اٹھالیں گے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان تعارضات کو اٹھائیں.....اور تعارض پیدا کرنا..... یہ تعارض نہیں یہ مغالطے پیدا کرنا ہے۔

منکرین حدیث کا ایک اور مغالطہ:

اب دیکھیں!.....ایک حدیث میں یہ تھا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ کوئی امتی مجھ پر درود و سلام بھیجے تو فرشتے مجھے پہنچاتے ہیں.....تو ان کا درود و سلام پہنچتا ہے نا؟.....اب یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں.....کیوں؟.....کہتے ہیں حدیبیہ کے مقام پر افواہ کسی نے مشہور کر دی کہ حضرت عثمانؓ مارے گئے.....شہید ہو گئے اور حضور ﷺ کے ساتھ جو صحابہؓ تھے ان سب کی بیعت حضور ﷺ نے لی.....بیعت رضوان اور وہ بیعت اللہ کو اتنی پیاری ہے کہ فرمایا جو لوگ تیرے ساتھ بیعت کرتے ہیں وہ خدا کے ساتھ بیعت کرتے ہیں.....ان کے ہاتھوں پر تیرا ہاتھ نہیں خدا کا ہاتھ ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ.....تو وہ بیعت کتنی شان کی ہے! بڑی شان والی ہے.....اب اس کو وہ پیش کر کے کہتے ہیں.....

کہ اگر حضرت عثمانؓ زندہ تھے لیکن حضور ﷺ کو تو پتہ نہیں چلا.....اگر حضور ﷺ کو پتہ ہوتا کہ وہ زندہ ہیں تو پھر وہ ان کے لئے بیعت جہاد لیتے؟.....(نہ لیتے) تو پتہ نہیں تھا کہ زندہ ہیں اور حضرت عثمانؓ اگر زندہ تھے تو نمازیں پڑھتے تھے یا نہیں؟.....(پڑھتے ہوں گے) اگر پڑھتے ہوں گے تو حضور ﷺ پر حضرت عثمانؓ کا درود پہنچتا ہوگا یا نہیں؟ (ہوگا)

اگر وہ درود پہنچتا ہے تو حضور ﷺ کو پتہ چل جائے کہ وہ تو زندہ ہیں..... اگر نہیں پہنچتا تو واقعی وہ فوت ہو گئے..... اب بتائیں کہ ان کا درود پہنچا تھا یا نہیں؟..... (پہنچا تھا)..... اگر پہنچا تھا تو حضور ﷺ نے بیعت رضوان کیوں لی؟..... اس کو کیا کہتے ہیں ٹکراؤ پیش کرنے اور مغالطے ڈالنے..... لوگوں کے عقیدے کو بگاڑنے کیلئے......

میں کہتا ہوں کہ حضور ﷺ پر جو درود پیش ہوتا ہے..... یہ پیش ہوتا ہے یا آپ کو علم دیا جاتا ہے کہ کون کون سا امتی پڑھ رہا ہے؟..... (پیش ہوتا ہے)

عرض اور علم میں فرق کی مثال:

عرض اور علم میں فرق ہے..... اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو علم دیا تھا عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا..... آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن فرشتوں کو عرض دیا تھا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ ..... آدمؑ کو علم دیا اور فرشتوں پر پیش کیا..... وہ چیزیں جو بھی تھیں وہ پیش کیں اور کہا اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَاءِ هٰٓؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ..... اور کہا اے فرشتو! اگر تم سچے ہو..... خلافت کے موقع پر تم نے کہا تھا نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ اے اللہ ہم تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بولتے ہیں..... اور تم نے جو تمنا کی تھی کہ خلافت ہمیں ملے آدمؑ کو نہ ملے..... اب تم بتاؤ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَاءِ هٰٓؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہ تم نام بتاؤ..... تو وہ فرشتے نام بتا سکے؟ (نہیں)..... کیوں؟ اس لئے کہ علم کی منزل سے وہ نہیں گزرے..... وہ عرض کی منزل سے گزرے تھے عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ ..... تو معلوم ہوا کہ جس پر کوئی چیز عرض کی جائے اس کے لئے ان کا علم تفصیلی لازم نہیں..... عَرَضَهُمْ ان مسمیات کو اللہ نے عرض کیا پیش کیا..... کن پر؟ (فرشتوں پر) جب فرشتوں کو عرض کیا لیکن فرشتے جانتے نہیں ..... ان کو علم ہوا چیزوں کا؟ ..... (نہیں) فرمایا..... سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

تو معلوم ہوا علم اور چیز ہے اور عرض اور چیز ہے..... علم اللہ تعالیٰ نے دیا اس دن آدمؑ کو اور عرض کا مقام دیا فرشتوں کو اور جب عرض اور علم کا مقابلہ ہوا تو معلوم ہوا کہ عرض کے لئے جاننا

ضروری نہیں...... اب درود وسلام حضور ﷺ پر پیش ہوتا ہے یا حضور ﷺ پر پوری اس کی تفصیلی تعلیم دی جاتی ہے؟ (نہیں) تو پیش ہوتا ہے اجمالی کہ امت کا درود آ رہا ہے...... درجات کی بلندی کہ ایک نور اور ستون کا منارہ تامہ یہ ساری کیفیات وارد ہوتی ہیں...... لیکن آپ ایک ایک کے بارے میں جانے کہ یہ کس کی طرف سے ہے...... یہ کس کی طرف سے ہے؟ یہ ضروری نہیں؟ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو بتلا دے جب چاہے اجمالی طور پر بتائے...... امت کے اعمال جو حضور ﷺ پر پیش ہوتے ہیں یہ جو امت عمل کر رہی ہے یہ اجمالی پیش ہوتے ہیں یا تفصیلی؟ (اجمالی) اب حضور ﷺ کو ایک ایک امتی کے بارے میں بتایا جائے کہ فلاں شخص فلاں جگہ منبر پر بیٹھ کر تیرے دین کو بگاڑ رہا ہے اور مغالطے دیکر لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے ان ایک ایک جُزی کا تفصیلی علم دیا جاتا ہے یا اجمالی؟ (اجمالی)

علم حدیث کے جو خادم ہیں ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ ٹکراؤ کو اٹھاتے جائیں...... اور معتزلہ کی عادت ہے کہ ٹکراؤ ڈالتے جائیں ڈالتے جائیں...... کبھی کوئی واقعہ لے لیں گے...... کبھی کوئی اور قیاس، قیاس؟ یاد رکھو!...... دین قیاس پر نہیں دین نصوص پر سمجھا جاتا ہے......

کیا مسئلہ حیاۃ النبیؐ اختلافی ہے؟......:

اب آپ ایک بات بتائیں کہ میت سنتی ہے یا نہیں؟...... یہ مسئلہ ہے اختلافی لیکن حضور ﷺ سنتے ہیں یا نہیں؟...... اس میں اختلاف اسلام کی چودہ صدیوں میں نہیں ہوا...... کسی مسئلے پر موقف اختیار کرنے سے پہلے عالم کا فرض ہے کہ پہلے یہ ثابت کرے کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے پھر اس پر دلائل دے

تو جو لوگ حضور ﷺ کی برزخی حیات اس جہان سے انتقال کے بعد اگلے جہان میں جو آپ کی حیات ہے جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اُن سے پوچھو جب وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سنتے نہیں...... تو ان کا فرض ہے کہ پہلے بتائیں کہ اسلام کی چودہ صدیوں میں یہ مسئلہ اختلافی تھا کہ سنتے ہیں کہ نہیں؟...... (سنتے ہیں) پہلے تم یہ بتاؤ کہ اختلافی تھا؟...... اگر نہیں تو

آج دلائل تم اس پر کیوں قائم کرنے لگے ہو......اور جو مسئلہ چودہ سو سال میں اختلافی نہیں رہا تو پھر آج کیسے زیر بحث آ گیا؟

جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ دو گروہ ہیں......نہیں......دو گروہ تب ہیں کہ پہلے بھی دو ہوئے ہوں......ایک عالم نے ساہیوال میں کہہ دیا کہ حیات النبی کا مسئلہ اختلافی ہے......مجھے غصہ آیا میں نے بعد میں اسے پکڑا میں نے کہا کہ مولوی صاحب اتنا جھوٹ آپ نے کیوں بولا یہ مسئلہ اختلافی ہے؟ کہنے لگے ہاں اختلافی ہے ہمارے ساتھ فلاں صاحب، فلاں صاحب، اختلاف نہیں کررہے؟......تو میں نے کہا کہ وہ تو اب ہے

اختلافی مسئلہ کسے کہتے ہیں؟......

اختلافی مسئلہ کس کو کہا جاتا ہے؟ اختلافی مسئلہ اس کو کہا جاتا ہے کہ اسلام کی تیرہ صدیوں میں اختلاف ہوا ہو......اور اگر اسلام کی تیرہ صدیوں میں......تیرہ سو سال میں اس مسئلے میں اختلاف نہیں ہوا تو اس مسئلے کو اختلافی نہیں کہتے......

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حیات النبیؐ کا مسئلہ اختلافی ہے؟ (نہیں) کیوں؟ اختلافی کی تعریف کیا ہے؟......اختلافی وہ ہے کہ جس میں پہلے دور میں اختلاف ہوا ہو خاص طور پر یہ جو تین زمانے قرون ثلاثہ مشہور ہیں اسمیں اختلاف ہوا ہو وہ اختلافی ہے......رفع یدین کا مسئلہ اختلافی ہے......رکوع کے وقت رفع یدین کرنا یا نہ کرنا (اختلافی ہے) کیوں؟......پہلے دور مین اختلاف ہوا......آمین......اونچی کہنا نہ کہنا اختلافی ہے؟......(ہاں) یہاں تک کہ خلافت راشدہ میں خلفاء راشدینؓ کی خلافت یہ بھی اختلافی ہوگئی......گو ہمارے نزدیک برحق ہے لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے کہ جس نے اختلاف کیا تو کچھ اختلاف تو ہوا نا؟......

میں کہتا ہوں کہ حضور ﷺ وفات کے بعد سنتے ہیں یا نہیں؟......اور اللہ تعالیٰ نے اعجازی طور پر آپ کو سننے کی شان عطا فرمائی یا نہیں؟ اس مسئلے پر اسلام کی چودہ صدیوں میں کوئی اختلاف نہیں......کسی کتاب میں کوئی اختلاف نہیں تو آج کے اختلاف کو اختلاف کہنا درست

نہیں.....تو حیات النبیؐ کے مسئلے کو اختلافی کہو گے؟.....(نہیں) جس نے حیات النبیؐ کے مسئلے کو کبھی اختلافی کہا وہ اس سے توبہ کرے یہ مسئلہ اختلافی تب ہوا گر اس کا شروع کے دور میں اختلاف ہوا تھا کیا ان دوروں میں ہوا؟ (نہیں) تو پھر یہ مسئلہ اختلافی نہیں.....اور آج کل کوئی کہے تو اس کو کون سنتا ہے؟.....

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ پوری امت کے نزدیک نمازیں کتنی فرض ہیں؟.....

(پانچ) تو مولوی غلام نبی اور عبداللہ چکڑالوی نے پہلی دفعہ قرآن سے یہ ثابت کیا کہ نمازیں تین فرض ہیں.....اب کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ پانچ نمازیں مسئلہ اختلافی ہے؟.....(نہیں) کیوں؟ اس لئے کہ پہلے اس میں اختلاف نہیں ہوا.....تو آج کا اختلاف حجت نہیں

صدیق اکبرؓ نے وفات کے بعد آقاؐ کو خطاب کیوں کیا؟

حضور اکرم ﷺ اگر وفات کے بعد بالکل پتھر ہوں تو آپ بتائیں کہ پتھر کو پکارنا اور مخاطب کرنا جائز ہے؟.....(نہیں) بے جان چیزوں کو مخاطب کرنا جائز ہے؟.....(نہیں) یہ ہندو مندروں میں جا کر پتھروں کو خطاب کرتے ہیں..... بے جان چیزوں کو مخاطب کرتے ہیں.....تو تمھارے نزدیک بے جان کو مخاطب کرنا جائز ہے؟ (نا جائز ہے).....

صدیق اکبرؓ نے حضور ﷺ کو مخاطب کر کے جو کہا.....مخاطب کے ساتھ لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْمَوْتَتَیْنِ اَبَدًا تجھ پر اے اللہ کے پیغمبر اللہ دو موتیں جمع نہیں کرے گا..... تو یہ خطاب کس کو کیا؟.....حضور ﷺ سنتے یا نہیں؟.....اگر تم کہو کہ سنتے نہ تھے تو پھر صدیق اکبرؓ کا جماد محض کو مخاطب کرنا شرک ہو گیا..... لَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اللہ کے سوا تم کسی کو مخاطب نہ کرو..... پکارو نہ.....تو جس نے حضور کو مخاطب کیا تو پھر صدیق اکبرؓ مسلمان رہے؟.....

پتھر کے معبودوں کو پکارنا جائز نہیں ان کو بلانا جائز نہیں.....پتھر سے باتیں کرنی جائز نہیں اور میت اسے مخاطب ہونا جائز نہیں.....تو صدیق اکبرؓ نے کیسا خطاب کیا؟.....طبت حیا و میتا یہ خطاب ہے لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْمَوْتَتَیْنِ اَبَدًا یہ بھی خطاب ہے.....اِنَّ

الْمَوْتَ الَّذِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَکَ یہ بھی خطاب ہے...... فَقَدْ مُتَّ یہ بھی خطاب ہے تو اتنی لمبی چوڑی باتیں صدیق اکبرؓ کس سے کرتے رہے؟...... تو یہ حدیث ضعیف ہے؟ کہتے ہیں کہ سننے کی ساری حدیثیں ضعیف ہیں...... یہ حدیث تو صحیح بخاری کی ہے......

سماع نبویﷺ میں مٹی کے فاصلے حائل نہیں ہوتے:

ایک آدمی نے ہم سے یہ سوال کیا...... کہنے لگے اچھا حضور ﷺ سنتے تو ہیں لیکن یہ بات بتاؤ کہ قبر کے اوپر جو مٹی ہے اتنی بھاری اس مٹی کے ساتھ کیسے سن لیتے ہیں؟...... وہ تو زندہ بھی آدمی نہیں سنتا...... ایک زندہ آدمی بٹھالو...... اور ادھر اتنی بڑی دیوار ہے...... تو وہاں آدمی کی بات دوسرا سنے گا؟......

ہم نے کہا کہ نہیں...... تو کہنے لگا کہ ہم حیات النبیﷺ کو مانتے ہیں...... لیکن اتنی مٹی سے وہ کیسے سن لیتے ہیں؟...... میں نے کہا کہ اللہ کے بندو! تم بتاؤ جب حضور ﷺ دنیا میں تھے...... آپ کبھی قبروں سے گزرے تھے یا نہیں؟...... (گزرے تھے) تو میں نے کہا کہ ان قبروں کے اندر جو میتیں پڑی ہیں وہ اتنی مٹی کے اوپر تھیں یا نیچے؟ (نیچے)...... اور اندر میت کو عذاب ہو رہا ہے اور حضور ﷺ نے اوپر سنا تو اگر زندگی میں اللہ تعالیٰ نے یہ نقشہ دکھا دیا کہ اتنی موٹی مٹی بھی درمیان میں ہو...... تو پیغمبر باہر ہو اور اندر مردے کی آہ و پکار کو سن سکتا ہے...... تو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر ﷺ کو یہ خاص امتیاز سامع کا بخشا کہ اتنی مٹی حائل نہیں...... اگر یہاں حائل ہو تو وہ سن سکتا ہے...... تو پھر جب پیغمبر ﷺ خود اتنی مٹی کے فاصلے پر ہو اور باہر سے کوئی صلوٰۃ وسلام پڑھے تو کیا وہاں پیغمبرؐ کے کان نہیں سن سکتے؟...... اللہ تعالیٰ نے تو دنیا میں یہ دکھا دیا کہ مٹی کے فاصلے کو حائل نہ سمجھا...... ہاں تم نہ سنو تو تمہارے کان میں یہ طاقت نہیں لیکن اگر پیغمبرؐ سن رہا ہے تو انکار تو نہ کرو...... اور یہ صحیح حدیث میں آیا ہے......

آقاﷺ کی روح مبارک کیلئے افضل مقام:

ایک اور اعتراض کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی پیدائش سے پہلے آپ کی روح

مبارک کہاں تھی؟......

تو اس کی مثال ایسے ہے کہ میں یہاں آیا تقریر کے لئے تو انہوں نے میری عزت افزائی کی...... اور جب میں جارہا تھا تو راستے میں سڑکیں بھی تھیں اور نالیاں بھی تھیں ان میں صفائی نہیں تھی...... لیکن میں یہ نہیں کہوں گا کہ انہوں نے میری عزت افزائی میں کوئی کمی کی؟...... کیوں؟ اس لئے کہ راستے میں جو سڑکیں اور گلیاں تھیں وہ بحالت سیر میں نے دیکھیں...... قرار کے طور پر جہاں ٹھہرا وہاں پورا احترام تھا...... تو جو سیر ہے وہ زیر بحث نہیں آتی...... زیر بحث ہے قرار

ہمارے نبی پاک ﷺ کی روح مبارک جہاں پیدا ہونے سے پہلے تھی...... خدا کی پوری خدائی میں افضل ترین جگہ وہ تھی۔ اور جب بدن میں آ گئی تو افضل ترین جگہ بدن ہے۔

حضور ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے خشک تنے میں آثار حیات:

اب ایک مسئلہ کہ حضور ﷺ جب خطبہ دیا کرتے تھے اور ایک سوکھی لکڑی کا تنا تھا ......(جسکا نام) حنانہ...... جس پر آپ ہاتھ رکھ کر خطبہ دیتے تھے جب حضور ﷺ نے اس پر سہارا لینا اور خطبہ دینا چھوڑ دیا...... منبر بن گیا تو اس لکڑی کے درخت کے اندر سے رونے کی آواز آئی یا نہیں؟...... (آئی) یہ حدیث صحیح ہے نا؟ (صحیح ہے) میں کہتا ہوں کہ درخت کے اندر حیات انسانی کا کرشمہ ظاہر ہوا...... کہ رونا تو حیات انسانی کے ساتھ خاص ہے...... تو جس طرح ضحک اور ضاحک یہ خاصہ ہے انسان کا...... تو اس کا عکس ہے رونا تو یہ جو رونے کی آواز آ رہی ہے اندر سے ...... یہ انسانی رونے کی تھی...... تو رونا انسانی حیات کا نشان ہے یا نہیں؟...... یہ رونا انسانی زندگی کا نشان ہے یا نہیں؟ تو اس لکڑی کے اندر یہ انسانی حیات کیسے آئی...... کیونکہ اسکے اوپر حضور ﷺ کا دست مبارک لگتا تھا...... تو جس ہاتھ میں اور جس جسم میں یہ شان ہو کہ لکڑی کا درخت جو ہے جو خشک ہو چکا ہو وہ جس کے اوپر لگے...... اس میں بھی حیات انسانی ابھرے...... تو پھر اسمیں خود حیات نہیں ہوگی؟...... اس تنا حنانہ میں جو حیات آ گئی وہ کہاں سے آئی؟......

لکڑی کا ایک درخت جو مدت سے خشک تھا
چھو کر میرے مسیح نے بخشی اسے حیات
میں تو کہوں گا قبر بھی زندہ ہے آپ کی
واعظ کو شک ہے کہ کس طرح زندہ ہے ان کی ذات

جس کے ساتھ سہارا لگانے سے، جس کے اوپر دست مبارک کے لگنے سے لکڑی میں زندگی کے آثار ہوں...... تو اس بدن کے بارے میں کہنا ہے کہ وہ بے حس ہے کچھ خیال نہیں آتا...... بے حسی اتنی ہو گئی؟...... (نعوذ باللہ)

ہاں یہ بات اپنی جگہ ہے کہ جتنی بات ہم نے کی حضور ﷺ کے بارے میں تو آنحضرت ﷺ کے بارے میں جو بات کہی جا رہی ہے...... وہ بات ہے خاص...... اور دعویٰ خاص عام دلیلوں سے نہیں ٹوٹتا......

لطیفہ......! :

جناب! اب یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟...... تو کئی دوست کہہ دیتے ہیں کہ مردے سنتے ہیں یا نہیں؟...... میں اس بحث میں پڑا نہیں کرتا...... مجھ سے کسی نے پوچھا تھا تقریر کرتے ہوئے کہ مردے سنتے ہیں کہ نہیں؟...... تو میں نے کہا کہ میرا موضوع سیرتِ رسولؐ ہے...... تو میں نے سیرت کے موضوع میں اختلافی بات تو کرنی نہیں تھی...... اس نے پھر سوال کیا کہ مردے سنتے ہیں کہ نہیں؟

میں نے کہا کہ اہلحدیث کے بالکل نہیں سنتے...... بریلویوں کے سارے سنتے ہیں...... دیوبندیوں کے کبھی سنتے ہیں کبھی نہیں......

سماعِ احیاء اور سماعِ موتیٰ میں کوئی جوڑ نہیں:

لیکن دوستو اور بھائیو!...... آپ ذرا یہ سمجھیں کہ جب ہم حضور ﷺ کے

بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ زندہ ہیں تو یہ بحث سماع احیاء کی ہے یا سماع موتی کی؟...... (سماع احیاء کی) تو حیات النبیؐ کے سلسلہ میں جو لوگ سماع موتی کی بحث چھیڑتے ہیں وہ بالکل بے سمجھ ہیں...... کیوں؟ جب دعویٰ کرنے والوں نے عقیدہ پیش کیا کہ وہ زندہ ہیں تو بحث تو یہ ہے کہ زندے سنتے ہیں یا نہیں؟...... کیونکہ حضور ﷺ کو مردہ تو ہم مانتے ہیں ہی نہیں...... کہ پھر مردہ کے سننے کا سوال پیدا ہو...... آپ بتائیں حضور ﷺ زندہ یا مردہ؟...... (زندہ) ان کے بارے میں یہ بحث چلانا کہ مردے سنتے ہیں یا نہیں؟...... یہ بے عقلی ہے یا نہیں ہے...... (بے عقلی ہے)......

تو آج کچھ علماء نے مسئلہ پوچھا جس سے یہ بات نکلی تو میں نے ان کو کہا کہ حیات النبی ﷺ پر آپ بے شک بحث کریں...... لیکن سماع موتی کی بحث کے ساتھ اسکا کوئی جوڑ نہیں...... سماع موتی کو بالکل علیحدہ رکھیں...... کیوں؟ اس لئے کہ انبیاء موتی ہیں ہی نہیں وہ ہیں احیاء...... تو ان کے لئے سماع موتی کی بحث کیوں ہو؟......

عظیم گناہ شرک ہے:

ہاں ہم شرک سے کلی طور پر بیزار ہیں...... میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ بتائیں قبر کو سجدہ جائز ہے؟...... (نہیں) قبر کو چومنا جائز ہے؟...... (نہیں) میت کو سجدہ جائز ہے؟ ...... (نہیں) ابھی دفن نہ ہو تو؟...... (ناجائز) آپ نے کبھی غور کیا کہ جنازے کی نماز میں سجدہ کیوں نہیں؟...... وجہ اس کی یہ ہے کہ میت آگے ہے اس لئے نماز جنازہ پڑھو اور سجدہ مت کرو......

بڑے بڑے جو بزرگوں کا جنازہ ہوا اس میں سجدہ تھا؟...... (نہیں) تو پھر کبھی سوچا کہ وہ بدن جو ابھی زمین کے اوپر ہے اس وقت تو سجدہ نہیں...... اور جب اندر چلا جائے تو سجدے پر سجدہ...... سجدے پر سجدہ...... یہ جائز ہے؟...... (نہیں) تو سجدہ میت کو بھی نہیں اور قبر کو بھی نہیں...... اور بوسہ قبر کو بھی نہیں اور میت کو بھی نہیں۔

صدیق اکبرؓ نے آقاؐ کو وفات کے بعد بوسہ کیوں دیا؟ :

قربان جائیں صدیق اکبرؓ پر جس نے حضور ﷺ کو وفات کے بعد بوسہ دیا اور کہا...... طِبْتَ حَیًّا وَمَیِّتًا کہ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں خوشبو ایک جیسی ہے...... تو صدیقؓ کا اعلان تھا کہ یہاں میت اور حیی ہونے کی حالت میں خوشبو ایک جیسی ...... تو اگر آپ کی موت اس طرح کی جس طرح دوسروں کی ہے تو...... طِبْتَ حَیًّا وَمَیِّتًا کا اختصاص کیوں؟

حضرت صدیق اکبرؓ نے حضور ﷺ کے بدن مبارک کو بوسہ دیا یا نہیں؟ ......(دیا) اور بدن کو بوسہ دینا جائز ہے؟......(نہیں) اور صدیق اکبر ﷺ نے دیا یا نہیں؟......(دیا) اور پھر یہ کہا طبت حیا و میتا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی وفات اور طرح کی...... دوسروں کی وفات اور طرح کی......

مماتیوں کی گستاخی:

اب ایک مسلمان جو حضور ﷺ کا کلمہ پڑھے......اور عام کہے کہ حضور ﷺ کی وفات بھی اسی طرح...... جس طرح کہ ہر انسان کی وفات ہوتی ہے...... بلکہ مجھے بتایا گیا کہ بعض لوگوں نے کہا کہ جس طرح ابوجہل اور ابولہب کی وفات ہے......اور روح کا تعلق کوئی نہیں اسی طرح وفات سب پر ایک جیسی ہے......(نعوذباللہ)......

کیا قرآن میں کوئی لفظ زائد ہے؟

اب ذرا توجہ فرمائیں! عربی قاعدے کی بات کرتا ہوں...... قرآن میں کوئی لفظ زائد ہے؟......(نہیں) ایک لفظ بھی زائد نہیں...... اب میں ایک آیت پڑھتا ہوں...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو اِنَّکَ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن (سامعین ایسا تو نہیں)...... اِنَّکَ بیشک آپ ...... وَاِنَّھُمْ اور لوگ بھی...... مَیِّتُوْن وہ سب وفات پانے والے ہیں...... تو ایک میتون میں پیغمبر ﷺ کو اور امتیوں کو لپیٹا...... اگر یوں ہوتا کہ اِنَّکَ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن تو میتون

میں پیغمبر علیہ ﷺ کو اور باقی لوگوں کو لپیٹ دیا ہوتا...... لیکن نہیں...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا......
اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن معلوم ہوا کہ آپؐ کا میت ہونا اور معنی میں اور ان کا اور معنی میں...... ورنہ میرا سوال ہے کہ میت کا لفظ یہاں علیحدہ کیوں آیا؟...... جب مضمون ادا ہو سکتا ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن ......تو پھر یہ کیوں کہا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن ......لفظ زائد تو کوئی نہیں معلوم ہوا یہاں میت کا معنی اور ہے وہاں میت کا معنی اور ہے

سیرت کی کتابوں میں ایک باب ہے رحلت کا

نادان سمجھتے ہیں کہ ہے موت ہم جیسی

دوستو، بزرگو، اور بھائیو!......اب اللہ جل شانہ نے وعدہ وفات پورا کرنا تھا......اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا کیا تو آپ کی روح مبارک اگر بدن سے نکل کر......اگر جسم سے نکل کر......جسم کے اندر ہی جو حصے خالی ہوتے ہیں......

مثلاً قلب، دل ہے......دل کے اندر ہر جگہ پورے کا پورا گوشت نہیں ......پورا خون بھی نہیں......اس بدن کے اندر خلائیں بھی تو ہیں......تو اگر پورے بدن سے روح کا انقطاع بھی ہو مگر وہ بدن کے اسی حصہ کے اندر رہے......اور قلب کے اسی حصہ کے اندر رہے......جس میں خلا ہے......تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے......کہ روح بدن سے نکلی اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ نہیں نکلی......اگر کہو کہ بدن سے نکلی باقی بدن سے اور اندر رہی......اس خلا میں جو بدن کے اندر ہے......تو جب اس قسم کے احتمالات کی بہت گنجائش ہو سکتی ہے......تو پھر مولانا قاسم نانوتویؒ نے کیا جرم کیا کہ......لوگ ان کے پیچھے پڑے رہے...... یہ کیوں کہہ دیا......واضح بات ہے ان باریک باتوں کی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں......بالکل موٹی بات ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کا اعلان ہے۔ ''کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ''......ہر کسی نے موت کا پیالہ پینا ہے۔

انبیاء......شہداء......اولیاء......صلحاء......مومنون......کافرون......

ہر ایک پر خدا کا وعدہ پورا ہوگا...... آپ سب حضرات اپنے اپنے موقع پر جب یہ پیالہ پئیں گے......اس کے بعد ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک دن آئے گا کہ آپ انہی بدنوں کے ساتھ پھر حشر میں اٹھیں گے......

نبیؐ کی حیات پر تعجب کیوں؟

تو معلوم ہوا کہ اسی بدن میں دوبارہ زندہ ہونا کوئی شرک نہیں......فرق صرف یہ ہے حیات النبیؐ کی بحث میں اور عام عقیدے میں کہ عام عقیدے کے مطابق سب نے اصلی بدنوں کے ساتھ زندہ ہونا ہے حشر میں......اور اگر کسی نے یہ عقیدہ رکھ لیا کہ وہ زندگی جو سب کو ملنی ہے اس دن......تو اگر نبیوں کو پہلے مل گئی......تو یہ کون سے تعجب کی بات ہے؟......"مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْم......قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْم" ......ہر بدن نے دوبارہ زندگی پانی ہے یا نہیں؟......(پانی ہے) بدن ذرہ ذرہ بھی ہو تو بھی اس نے زندگی پانی ہے......تو جو زندگی سب کو ملے گی......اگر کوئی شخص یہ مان لے پیغمبروں کے بارے میں کہ وہ زندگی پہلے مل گئی......تو اس کو تم یہ کہہ سکتے ہو کہ بھئی تم غلط کہتے ہو لیکن شرک کہاں ہو گیا؟......

میں اختلاف کی خلیج کو وسیع نہیں کرنا چاہتا......میں تو بات کو مٹانا چاہتا ہوں کہ کسی طرح بھی بات دبے...... میں کہتا ہوں کہ جب تم سب مانتے ہو کہ وہ زندگی اس دن سب کو ملے گی اگر پیغمبروں کے لئے کوئی پہلے مانتا ہے تو تم بے شک کہو کہ غلط لیکن یہ کہو کہ شرک، شرک...... یہ ایک فعل خداوندی ہے..اس نے زندگی دینی ہے......اس دن دے یا پہلے دے......

آقا ﷺ کا جسمِ اطہر محفوظ ہونے کی کیفیت :

نبی پاک ﷺ کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتا ہوں کہ حضور ﷺ کا جسم مبارک محفوظ ہے...... (بالکل محفوظ ہے) ......صرف اتنی بات ہے؟......(نہیں)

علماء حضرات اور طالب علم ذرا توجہ فرمائیں......حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم "کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ" ......ہمارا درود آپ ﷺ پر کس طرح پیش ہوگا جب آپ قبر میں مٹی میں مل چکے ہوں گے......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاء ......اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے جسموں کو مٹی پر حرام کر دیا ہے......مٹی ان کو نہیں کھائے گی......یہ کس کے جواب میں کہا؟ (درود شریف کے جواب میں)

معلوم ہوا کہ بدن اس طرح محفوظ ہے کہ اس پر صلوٰۃ وسلام پیش ہو سکے......تو صلوٰۃ وسلام پیش ہونا یہ علامت ہے شعور کی کہ بدن اس طرح محفوظ ہے کہ اس پر صلوٰۃ وسلام پیش ہو......تو اگر بدن میں شعور نہ مانا جائے تو حدیث کے دونوں ٹکڑوں میں ربط نہیں رہتا......تو یاد رکھو! صرف جسم کا محفوظ ہونا نہیں بلکہ اس طرح محفوظ ہونا کہ اس پر صلوٰۃ وسلام پیش ہو اور صلوٰۃ وسلام جب پیش ہوگا تو اس میں شعور ہوگا۔

ایک سوال:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بجسدہ موجود ہیں......اور بقول رشید احمد گنگوہیؒ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جامعہ گنگوہ تشریف لائے......تو یقیناً یہاں بھی آسکتے ہیں؟......

الجواب:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بہت سی ایسی باتیں فرمائیں جس سے پتہ چلا کہ روحانی طور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات مثالی شکل میں مختلف مقامات پر ظاہر ہوئے...... معراج النبی کی رات مسجد اقصیٰ میں پیغمبروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حاضری دی تھی یا نہیں؟...... (دی تھی) نماز پڑھی تھی یا نہیں؟...... (پڑھی تھی)...... اب وہ پیغمبر کس طرح آئے اس کے متعلق محدثین اور شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ وہ ان کی ارواح متمثل یا مثالی شکل میں ان کے وجود وہاں حاضر ہوئے...... اوراس حدیث کا کوئی انکار نہیں کرتا...... تمام حدیث کی کتابوں میں ہے اور تمام روایات میں کہ انبیاءؑ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے معراج النبی کی رات نماز پڑھی...... اب وہ پیغمبر آئے یا نہیں؟...... (آئے)...... اس کی تاویل پھر کرتے ہیں محدثین کہ مثالی جسم تھا...... یا اصلی جسم تھا؟...... ان میں بحث چلی لیکن حدیث میں آیا تو سہی ان کا آنا؟ (آیا) اگر مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جو ولی اللہ تھے...... انہوں نے کہہ دیا کہ فلاں جگہ میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو کوئی تعجب ہے؟...... بھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو فرمایا ناں کہ سارے پیغمبر مسجد اقصیٰ میں آئے یا نہیں فرمایا...؟ (فرمایا) اور یہ خواب میں آئے تھے یا جاگتے ہوئے؟...... (جاگتے ہوئے)...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج خواب نہیں تھا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم جاگ رہے ہیں اور جاگتے ہوئے فرمایا کہ انبیاء آئے تو وہ بھی جاگنے کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے...... تو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہہ سکتے ہیں کہ میں نے پیغمبروں کو مسجد اقصیٰ میں دیکھا...... اور ان پیغمبروں کو جو دنیا سے فوت ہو چکے تھے میں

نے ان کو دیکھا تو اس میں کوئی عیب ہے؟ (نہیں)...... تو اگر اللہ تعالیٰ نبیوں کو جاگنے کی حالت میں پچھلے نبیوں کی اس طرح زیارت کرا سکتا ہے تو اگر ولیوں کو کرا دے تو کوئی تعجب کی بات ہے؟...... (نہیں)۔

جس دوست نے یہ رقعہ لکھا بڑے طعنے سے لکھا کہ تمہارے رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کہتے ہیں کہ...... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فلاں جگہ آئے فلاں جگہ آئے...... میں کہتا ہوں کہ مولانا گنگوہیؒ نے نہیں...... کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا کہ پیغمبر مسجد اقصیٰ میں آئے...... تو اگر مولانا گنگوہیؒ جو ولی اللہ تھے انہوں نے کہہ دیا آئے تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے؟......

ہاں میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ مسجد اقصیٰ میں جو پیغمبر آئے...... وہ خود آئے یا بھیجے گئے؟...... (بھیجے گئے) اپنی مرضی سے کوئی آ سکتا ہے؟...... (نہیں) تو مولانا گنگوہیؒ نے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جاگنے کی حالت میں دیکھا وہاں بھی اللہ کے امر کے تحت وہ آئے...... اپنی طرف سے آ جا نہیں سکتے............

دوسرا سوال:

علماء دیوبند حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح زور کیوں دیتے ہیں؟...... کہ آپ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں......

الجواب:

اس پر پوری تقریر کا تو وقت نہیں لیکن حاصل یاد رکھو...... کہ علماء دیوبند اس لئے زور دیتے ہیں...... کہ مسئلہ حاضر و ناظر کا جو چلا ہے...... وہ اسی پر چلا ہے کہ روح بدن کے اندر نہیں سارے جہان میں پھیلی ہے...... جو حاضر و ناظر کے لوگ قائل

ہیں...... وہ یہی کہتے ہیں کہ روح مبارک بدن کے اندر نہیں بلکہ پوری دنیا میں پھیلی ہے...... جب علماء دیوبند کہتے ہیں کہ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح پہلے دنیا میں زندہ تھے...... اسی بدن میں دوبارہ حیات ہیں...... تو روح مبارک بدن میں جب آ گئی...... تو ہر جگہ حاظر وناظر ہونے کا عقیدہ تو غلط ہو گیا نا؟

جو شخص بھی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح قائل ہوگا...... تو کبھی حاضر و ناظر کی دلدل میں نہیں گرے گا...... کیوں؟ حاضر و ناظر کے جو قائلین ہیں...... ان سے جب ہم نے پوچھا کہ تم جو کہتے ہو کہ حاضر ہیں اس کا مطلب کیا؟...... کہتے ہیں کہ آپ کی روح ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے...... میں نے کہا کب؟ کہنے لگے وفات کے بعد...... تو میں نے کہا کہ حاضر و ناظر کب سے ہوئے زندگی میں یا وفات کے بعد کہنے لگے کہ وفات کے بعد...... تو میں نے کہا یہ بتا کون گیا؟......

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تو مکمل ہوا زندگی میں تو جو کوئی بعد میں بتائے...... اس کا نام بتاؤ جو تجھے بتا گیا ہے؟......

تاجدارِ مدینہؐ کی سیرت سب کے لئے اسوۂ حسنہ ہے:

تو میں آپ کے سامنے بات کو طویل کرنا نہیں چاہتا...... میں یہ عرض کرتا ہوں...... کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا اجتماع اہلِ حق کی شان ہے ......اور ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو ایک جامع سیرت یقین کرتے ہیں...... کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ہر شخص سبق لے سکتا ہے...... مثلاً یہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں...... اس میں ہر طرح کے لوگ ہیں...... یہاں...... امیر بھی ہیں، غریب بھی ہیں، بادشاہ بھی ہیں، فقیر بھی ہیں، تاجر بھی ہیں، ملازم بھی ہیں۔

مختلف قسم کے لوگ ہیں یا نہیں؟ (ہیں)......اب ساری دنیا کو مخاطب کر کے کون کہے اے لوگو!......مشرق ومغرب کے رہنے والو! شمال وجنوب کے رہنے والو! تم میرے پیچھے چلو......کون کہے؟......ایک انسان کی زندگی اپنے مخصوص ماحول کی وجہ سے دوسرے کے لئے نمونہ نہیں ہوسکتی......اب ساری دنیا کو مخاطب کر کے کون کہے کہ اے لوگو! آؤ میرے پیچھے چلو......جب کوئی شخص کہے گا تو دنیا کہے گی کہ ساری دنیا کو اپنے پیچھے آنے کا سبق دینے والے ذرا اپنی سیرت کی چادر پھیلا......کیا اس کی لپیٹ میں ہر کوئی آسکے گا؟......اگر ہر کوئی نہیں آسکتا تو ساری دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ نہیں......سب کے لئے اسوۂ حسنہ اور نمونہ وہ ہے کہ جس کی سیرت کی چادر اتنی وسیع ہو کہ ساری کائنات اس کی لپیٹ میں آجائے......

میں عرض کرتا ہوں کہ حکومت ہمیشہ مسلمانوں کی ہی ہوتی ہے یا کافروں کی بھی......(کافروں کی بھی)......اگر حکومت کافروں کی ہے......اقتدار کفر کا ساتھ دے رہا ہے......مسلمانوں کی اپنی حکومت نہیں تم کافروں کی سلطنت میں رہ رہے ہو......جس طرح ہم انگلینڈ میں رہتے ہیں ......حکومت کن کی ؟......(کافروں کی) مسلمانو!......اگر تم ایسے ملک میں رہتے ہو جہاں اقتدار کفر کے ہاتھوں میں ہے......تم نے زندگی کس طرح بسر کرنی ہے؟......تو تم مکین مکہ کو دیکھو......کہ جب اقتدار کافروں کے پاس تھا تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مکین مکہ نے تیرہ سال کس طرح زندگی بسر کی......اور اگر خدا نے عزت کا تاج تمہارے سروں پر رکھ دیا تو تاجدار مدینہ کو دیکھو......ہے وہی ایک ہستی مکین مکہ اقتدار کفر کے پاس......تاجدارِ مدینہ اقتدار مصطفیٰ کے پاس......اگر تم ایسے ملک میں ہو کہ غیروں کے رحم واحسان پر ہو تو مکین مکہ کو

دیکھو حکومت تمہاری ہے تو تاجدارِ مدینہ کو دیکھو!...... علماء کرام تم مبلغ ہو...... تمہارا واسطہ پڑتا ہے مخالفین سے...... تم نے کس طرح کام کرنا ہے...... تو طائف کے مبلغ کو دیکھو...... جس کے خون کے قطرے بہہ رہے ہیں مگر دعا نکلتی ہے......

''اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن'' ...... ''یا اللہ انہیں ہدایت دے یہ مجھے جانتے نہیں''۔ لیکن مقام تبلیغ اور ہے مقام جہاد اور ہے...... اگر مقام جہاد پر آؤ تو والی بدر کو دیکھو کہ بدر میں کھڑا کس طرح کفر کے مقابلہ ڈٹا ہوا ہے...... اور صرف لڑنا ہی نہیں صلح کرنی ہو تو حدیبیہ کے مقام پر صلح کرنے والے کو دیکھو...... اور اگر تمہاری شادی نہیں ہوئی تم مجرد ہو تو مکہ کے پچیس سالہ جوان کو دیکھو...... جس کی بے داغ جوانی پر کوئی غیر بھی انگلی نہیں اٹھا سکا...... اور اگر تم شادی شدہ ہو بیوی عمر میں بڑی مل گئی...... تو خدیجہؓ کے خاوند کو دیکھو...... چھوٹی مل گئی تو عائشہ صدیقہؓ کے خاوند کو دیکھو...... اور اگر تم تاجر ہو تو مکہ کے اس تاجر کو دیکھو کہ شام تک جس کی امانت کی داستانیں پھیلی ہوئی ہیں...... شراکت داروں کو دیکھنا ہو تو خدیجۃ الکبریٰؓ کے شراکت دار کو دیکھو......

دنیا نے فاتح مکہ جیسا فاتح نہیں دیکھا......!

اور اگر تم نے فاتح کو دیکھنا ہے تو مکہ کے فاتح کو دیکھو کہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے...... کیسے داخل ہوئے؟...... جب نکلے تھے مکہ سے تو ساتھ ایک تھا...... اور جب دوبارہ آئے تو ساتھ کتنے؟...... (دس ہزار) اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا دیا...... اور اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکایا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو غرور آ گیا......

دنیا نے انتقام لینے والے تو بڑے بڑے دیکھے لیکن فاتح مکہ جیسا فاتح کوئی

نہیں دیکھا...... جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں؟ کہ پرانے دشمن حطیم کعبہ میں پناہ لے رہے ہیں...... ان میں وہ بھی ہیں کہ جن کے ذمہ بدر کے شہداء کا خون ہے...... ان میں وہ بھی ہیں کہ جو احد میں حضور ﷺ کے دانت گرانے والے اور مسلمانوں کو شہید کرنے والے ہیں...... لیکن آج سارے مجرم وہاں جمع ہیں...... اور حضور ﷺ وہاں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے......

اور حضور ﷺ کا رعب اور دبدبہ کتنا تھا آج جب حضور ﷺ آئے داخل ہوئے...... تو آپ کے ساتھ سارے بلالؓ ہی نہیں...... خالد بن ولیدؓ جیسے بھی ہیں...... ابوعبیدہؓ جیسے بھی ہیں...... سعد بن ابی وقاصؓ جیسے بھی ہیں......

دشمنوں کو دیکھ رہے ہیں لیکن مجال ہے کہ کسی صحابیؓ کی تلوار یا ہاتھ کسی مجرم کے خلاف اٹھے...... اطمینان سے دیکھ رہے ہیں...... حضور ﷺ کیا کہتے ہیں؟...... حضور ﷺ کی طرف انتظار ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کا ضبط...... حضور ﷺ کا کنٹرول اپنی قوم پر کتنا تھا...... تو جو لوگ کہتے ہیں کہ صحابہؓ وصیت لکھنے کے لئے قلم دوات بھی نہیں دے رہے...... وہ ذرا سوچیں! کہ پیغمبر کا کنٹرول اور ضبط اتنا کہ جب مکہ میں داخل ہوئے...... سارے مشرکین جو مقابل تھے اور جو مجرم تھے وہ پناہ لے رہے ہیں اور حضور ﷺ کے ساتھ ہزارہا صحابہؓ ہیں...... بڑے بڑے جرنیل اور فاتح پرچم کشاء بھی ہیں...... لیکن کسی کی انگلی بھی کافر پر نہیں اٹھی...... دیکھ رہے ہیں حضور ﷺ کیا فرماتے ہیں؟...... مجرموں کو بھی پتہ ہے کہ ہم پر انگلی اٹھانے والا کوئی نہیں ہوگا وہی جو حضور ﷺ فرمائیں گے......

نظر آئے شاہ عرب و عجم کہ کھڑے ہیں منتظر کرم
وہ گدا کہ تو نے عطا کیا جنہیں دماغ سکندری

حضور ﷺ کی نگاہ اٹھتی ہے...... فرماتے ہیں میں وہی بات کہتا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی...... میں کہتا ہوں کہ اس سیرت پر قربان جائیں......

داستان حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کر رہ گئی

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَه ...... اے دنیا کے رہنے والے انسانو! تمہارے لئے...... چھوٹے اور بڑے انسانو...... بادشاہو اور فقیرو...... شہنشاہو اور رعایا کے لوگو...... لڑنے والو...... اور صلح کرنے والو...... خطیبو اور مجاہدو......

تم سبھی کیلئے...... تم زندگی کے جس دائرہ سے تعلق رکھتے ہو اس پیغمبر ﷺ کی سیرت کی وسیع چادر ساری کائنات کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے......

الحمدللہ!...... کہ آج اس آقا کو خراج تحسین ادا کرنے کے لئے اور اس کی سیرت کا ذکر کرنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوئے...... مبارک ہیں وہ جو سردی کے موسم میں جم کر بیٹھے...... کہ اپنے آقا کی سیرت سنیں اور خراج تحسین ادا ہو...... اور مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس کا اہتمام کیا...... تو یہ دن یہ موقع یہ مجلس روز روز نہیں آتیں...... میں نے چند ابتدائی باتیں کہیں اور آخری بات جو میں نے اول کہی تھی کہ باتیں تو بہت سی کہنی تھیں...... لیکن وقت نے مہلت نہ دی...... یہ کہہ کر آپ سے رخصت ہوتا ہوں

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

یا حیّی
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا قیّوم
اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○
خطاب
خطیب اسلام
ترجمان مسلک علماء دیوبند
حضرت مولانا منیر احمد صاحب مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ باب العلوم (کہروڑ پکا)
موضوع
عالم برزخ
مقام
(بھیں) چکوال
۲۰۰۲ء
یادگار خطبات
ناشر
مکتبہ اسلامیہ حنفیہ
بن حافظ جی ضلع میانوالی
ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی

الحمد للّٰہ و کفیٰ و الصلوٰۃ و السلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

اما بعد !

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیآءٌ و لٰکن لا تشعرون.

وقال النبی ﷺ الانبیآء احیاء فی قبورھم یصلون.

صدق اللّٰہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علیٰ ذٰلک لمن الشاھدین و الشاکرین والحمد للّٰہ رب العالمین.

﴿درود شریف﴾

اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمیدٌ مجید. اللھم بارک علیٰ محمد و علی آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمیدٌ مجید.

سبحٰنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی

رب زدنی علما وارزقنی فھما.

آپ حضرات بھی درود پاک بلند آواز سے پڑھ لیں۔

تمہید:

میری مثال آپ یوں سمجھ لیں جیسے ایک ماں اپنے بیٹے کو سفر پر جب بھیجنے لگتی ہے تو وہ سوچتی ہے کہ میرے بیٹے کو سفر میں کس کس چیز کی ضرورت پیش آ سکتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ اس کو راستے میں بھوک لگے گی روٹی پکا کر باندھ دی.... اس نے سمجھا راستے میں کپڑے کی ضرورت ہوگی سردی ہوگی تو اس نے کپڑا بھی رکھ دیا سامان میں۔ اس کو محسوس ہوا کہ راستے میں پانی پینے کی ضرورت ہوگی تو ساتھ گلاس بھی رکھ دیا۔ اس نے محسوس کیا کہ بیٹا نمازی ہے نماز پڑھنی ہوگی تو اس نے ساتھ جائے نماز رکھ دی۔ ماں کو احساس ہوا کہ میرا بیٹا سفر میں جا رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ ایک جوڑا کفایت نہ کرے راستے میں کہیں کپڑے بدلنے ہوں تو اس نے دو تین جوڑے ساتھ رکھ دیئے۔ ماں سوچتی ہے کہ یہ چیز بھی پیش آ سکتی ہے یہ ضرورت بھی پڑ سکتی ہے وہ ساری جمع کر کے گٹھڑی باندھ کر بیٹے کو دی کہ لے بیٹے اب تو سفر میں جا۔ میں بھی ایک مسئلہ سمجھانے کے لئے کچھ علمی سفر شروع کر رہا ہوں تو مجھے بھی اندازہ ہے کہ آگے جا کر میرے ان پیارے دوستوں کو ان ان چیزوں کی ضرورت پیش آ سکتی ہے اور مسئلہ سمجھنے کے لئے یہ یہ چیزیں ضروری ہیں اگر یہ نہ سمجھی جائیں تو آگے جا کر الجھن پیدا کر سکتی ہیں۔ اس لئے میں وہ سمجھا کر پہلے ہی وہ الجھنیں دور کر دینا چاہتا ہوں۔

قبر کی تعریف:

پہلی بات یہ ہے کہ ہم اس پر غور کر لیں کہ قبر کسے کہتے ہیں یاد رکھئے بڑی معتبر کتاب مفردات القرآن امام اصفہانی کی جنہوں نے قرآنی مفردات کی وضاحت کی وہ قبر کا معنی یہ کرتے ہیں۔ القبر مقر المیت۔ قبر کا معنی ہے میت کی جائے قرار۔ جہاں میت جا کر ٹھہرے اس جائے قرار کا نام قبر ہے..... میں کچھ باتیں بتاؤں گا کچھ پوچھوں گا کچھ سناؤں گا کچھ سنوں گا۔ میت کا لفظ جب ہم بولتے ہیں تو وہ روح ہوتی ہے یا جسم؟ روح کو بھی کسی نے کبھی میت کہا؟ ہم جو کہتے ہیں کہ میت کو غسل دینا ہے وہ روح ہوتی ہے یا جسم؟

جواب دو؟ جسم۔ ہم کہتے ہیں میت کو کفن دینا ہے وہ روح ہوتی ہے یا جسم؟ جسم۔ ہم کہتے ہیں میت کو اٹھانا ہے کہ جی میت کے لئے چاپائی لے آئیں تو وہ پھر روح ہوتی ہے یا جسم؟ جسم۔ مقر المیت کا معنی ہوگا مقر الجسم۔ مطلب یہ ہے کہ جو جسم کی جائے قرار ہے اس کا نام قبر ہے۔

میت کی جائے قرار:

اب آگے ایک بات اور! جسم خواہ اسی اصلی شکل میں ہو اور یا یہ جہاں جا کر قرار پکڑے اس کی جو جائے مدفن ہے۔ یا اس کو بے شک تخت کے اوپر رکھ دیں وہیں پڑا رہے غرض جہاں یہ جسم اپنی اصل شکل میں قرار پکڑے وہ اس کی جائے قرار قبر ہے۔ اور اگر یہ جسم اپنی اصلی حالت پر نہ رہے بلکہ مٹی میں جا کر مٹی بن جائے جلا کر راکھ بنا کر اس کو دریا میں ڈال دیں اور کچھ ہوا میں اڑا دیں یا درندے کھا جائیں۔ تو آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اس جسم کے یہ اجزاء مٹی کی شکل میں ہوں راکھ کی شکل میں ہوں یا درندے کا جزو بدن بن کر کچھ اس کا حصہ بن جائے کچھ فضلہ بن کر خارج ہو جائے جہاں جہاں بھی یہ اجزاء جائیں۔ کہیں جا کر یہ ٹھہریں گے کہ نہیں؟ تو جہاں جا کر یہ اجزاء قرار پکڑیں گے وہ قبر ہے۔ اب آپ بتائیں کہ کوئی ایسا جسم ہے کہ جس کو موت آئی ہو اور اس کو قبر نہ ملی ہو؟ ہوسکتا ہے کوئی یہ جسم اگر دفن کیا گیا تو اس کو یہ قبر مل گئی پھر مٹی میں جا کر اگر یہ خاک بن گیا اور مٹی کے ساتھ مٹی بن گیا تو وہ ذرات جہاں جہاں ہیں وہ اس کے لئے قبر ہے اگر درندے نے کھا لیا تو جہاں جہاں یہ اجزاء پہنچے وہ قبر ہے۔ راکھ بنا کر کچھ دریا میں بہا دی کچھ ہوا میں اڑا دی ہو اور یہ ذرات جہاں ہوا میں ہیں اور جہاں فضا میں ہیں۔ وہ اس کے لئے قبر اور جہاں دریا میں بہایا وہ ذرات جہاں جا کر ٹکے وہ اس کے لئے قبر۔ تو آپ بتائیں کوئی ایسی میت ہے کوئی ایسا فوت شدہ ہے جس کو قبر نہ ملے؟ ہر ایک کی قبر ہے اب آپ مجھ سے پوچھ سکتے ہیں کہ جناب یہ جو آپ نے کہا مقر الجسم یہ ہے قبر تو اس کے اوپر اتنے دلائل، اتنے دلائل اہلسنت

والجماعت کے پاس کہ اگر وہ سارے دلائل سنانے شروع کردیئے جائیں تو یہ سارا وقت اسی میں کھپ جائے۔

قرآن سے دلیل:

قرآن کریم میں ہے کہ نبی علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔ وَلاَ تَقُمْ عَلیٰ قَبرِہ۔ منافق کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھئے اور اس کی قبر پر کھڑے بھی نہ ہویئے۔ ولا تقم علیٰ قبرہ ۔ اس کی قبر پر کھڑے بھی مت ہوں تو یہ جو کہا جاتا ہے سجین علیین، سجین علیین تو کیا آپ بھی سجین میں جا کر کھڑے ہوتے یا علیین میں جا کر کھڑے ہوتے ہیں اسی قبر پر جا کر کھڑے ہوتے ہیں تو اسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے ہیں۔ اذالقبور بعثرت ۔جب قبریں اکھڑیں جائیں گی قیامت قائم ہوگی قیامت قائم ہونے کے بعد یہ قبریں اکھیڑیں جائیں گی تو سجین علیین اکھیڑا جائے گا یا یہ زمین والی قبریں اکھیڑیں جائیں گی ؟(یہ زمین والی) وَاِذَاالقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ......وَان اللہ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقبور

اَفَلاَ یَعلَمُ اِذَا بُعثِرَ مَافِی الْقُبُوْرِ

جہاں میت کا جسم ہو وہی اس کی قبر ہے:

اچھا بھائی! ہمارے دوست تو یہ آیت عام طور پر پڑھا کرتے ہیں۔ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ جب یہ آیت پڑھتے ہیں اس وقت یہ بھی کہتے ہیں یہی قبر ہے یا یہ سجین علیین والی مراد لیتے ہیں؟ جب یہ آیت پڑھتے ہیں اس وقت یہ بھی کون سی قبر مراد لیتے ہیں؟ یہی زمینی قبر۔ اس وقت اصلی ٹھکانے پہ آجاتے ہیں تو قرآن کی ان آیتوں نے کیا بتایا کہ قبر سجین علیین کا نام ہے یا جہاں جسم پڑا ہوا ہے اس کا نام ہے؟ جہاں جسم پڑا ہوا ہے قبر اس کا نام ہے۔

حدیث نبوی ﷺ سے دلیلیں:

اسی طریقے سے احادیث رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جائے اس سے بھی یہ پتہ

چلتا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اذا وضع المیت فی قبرہ ۔ جب میت کو قبر میں رکھا جائے تو آپ اسی زمین والی قبر میں رکھ کے آتے ہیں یا سجین علیین میں؟ اسی قبر میں رکھ کے آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ جو قبر کی کھدائی کرنے والے ہیں ان کے لئے بھی آپ نے خوشخبری بتائی۔مَنْ حَفَرَ قَبْرًا بَنَا اللہ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃ جس نے ہمدردی کی، خیر خواہی کی، حَفَرَ قَبْرًا جس نے قبر کھودی اس کے لئے جنت میں گھر بن گیا اب یہ جو قبر کھودی جاتی ہے تو یہ کسّی یا اوزار لے کر یہ علیین کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔سجین کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔کہیں اوپر چلے جاتے ہیں؟ زمین سے نیچے اتر جاتے ہیں یا اسی زمین میں کھدوائی کرتے ہیں؟ تو نبی پاک ﷺ کی احادیث نے کیا بتایا؟ قبر کس چیز کا نام؟ بتائیں۔زمین والی جگہ جہاں جسم جا کر قرار پکڑتا ہے وہی اس کے لئے قبر ہے اور یہ جو نبی علیہ السلام نے فرمایا لعن اللّٰہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجدا۔(مفہوم) اللہ کی لعنت ہو یہود ونصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیآء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا وہ سجدہ گاہ وہ وہاں سجین علیین پر جا کر بنایا تھا یہیں زمین والی قبر پر؟ اتنے دلائل کافی ہیں یا اور دوں سمجھ آ گئی بات؟ اب یاد رکھئے۔

بعض لوگ جو ثواب وعذاب قبر کے منکر تھے معتزلہ انہوں نے شک وشبہ میں ڈالنے والی باتیں کیں کہ تم جو کہتے ہو عذاب قبر، عذاب قبر، عذاب قبر تو اسی کو ہوگا جس کو قبر ملی اور جس کو جلا دیا جس کو مٹی کھا گئی، جس کو درندہ کھا گیا، اس کو تو قبر ہی نہیں ملی تو اس کے لئے عذاب قبر کیسے؟ ثواب قبر کیسے؟ اس قسم کی شک شبے والی بات کی تو اب ان کو جواب دینے کے لئے دو طریقے اختیار کئے گئے ایک طریقہ تو وہ اختیار کیا گیا جو ابھی میں نے آپ کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے عذاب دینا ہے یا ثواب دینا ہے تو وہ اس جسم کا محتاج نہیں.... وہ اس ڈھانچے کا محتاج نہیں وہ جیسے اس جسم کے اندر حیات پیدا کر سکتا ہے... وہ اس طریقے سے اس جسم کے ذرات کے اندر بھی حیات پیدا کر سکتا ہے ایک ایک ذرے کو وہ جانتا ہے حتیٰ کہ اگر ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں انسانوں کو ملا کر راکھ کر دیا جائے

اللہ جانتا ہے کس کا ذرہ کون سا ہے... وہ اسی ذرے ذرے میں جو عذاب کا مستحق ہے عذاب پہنچائے گا ثواب کا مستحق ہے ثواب پہنچائے گا۔ ہمارے بعض علماء نے تو یہ جواب دیا۔اور بعض نے یہ جواب دیا کہ یہ تمہارا طریقہ ہی غلط ہے کہ ان کو قبر نہیں ملی؟ اس لئے کہ قبر ہر ایک کو ملتی ہے کہاں ملتی ہے؟ عالم برزخ میں اور عالم برزخ یہ بڑا وسیع میدان ہے۔ چلو زمین میں ان کو قبر نہیں ملی لیکن یہ جو پورا عالم برزخ ہے۔کہیں نہ کہیں تو ان کی قبر ہے... انہوں نے یہ جواب دیا لیکن سمجھنے والوں نے سمجھا کہ جناب قبر عالم برزخ ہے حالانکہ ان کا مقصد یہ تھا ان کی قبر کہیں نہ کہیں عالم برزخ میں ان کی قبر ہے۔ عالم برزخ جس طرح کہ عالم دنیا یہ صرف بستی بھیں کا نام ہے۔ چکوال کا نام ہے سرگودھا کا نام ہے۔عالم دنیا اس سے دنیا کا کوئی گوشہ خالی ہے۔ سارا آ گیا تو عالم برزخ مطلب ہے خواہ ان کو زمین والی قبر نہیں ملی لیکن عالم برزخ جو ایک وسیع جہان ہے ان کی قبر کہیں نہ کہیں تو ہوگی تو جہاں ان کی قبر جہاں ذرات ان کے ہوں گے وہی ان کی قبر۔ وہیں پر عذاب کے مستحق ہیں تو عذاب ہوگا ثواب کے مستحق ہیں تو ثواب ہوگا لیکن ہمارے کچھ لوگوں کو دھوکہ لگا اور انہوں نے یہ سمجھا قبر نام ہی عالم برزخ کا ہے۔ بڑی وڈی قبر بن گئی عالم برزخ۔قبر چھوٹی جئی۔ اے تے بڑی وڈی قبر بن گئی، قبر کیا پورا عالم برزخ تو قبر نہیں بلکہ قبر عالم برزخ میں ہے یہ بات سمجھ گئے۔

اگر یہ سمجھ گئے ہوں تو پھر میں دوسری بات شروع کروں۔ جزاک اللہ۔

عالم تین ہیں:

دوسری بات یہ ہے میرے پیارو عالم تین ہیں۔ایک تو یہ عالم دنیا جو عالم مشاہد عالم محسوس عالم شہادت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اسے کہتے ہیں عالم دنیا۔ایک ہے عالم آخرت جب قیامت قائم ہوگی اس کا نام عالم آخرت ہے لیکن جب دنیا کی زندگی یہاں ختم ہو جاتی ہے اس سے لے کر پھر قیامت والے دن قبروں سے اٹھنے تک یہ جو

درمیان کا عرصہ ہے۔ درمیان کا زمانہ ہے اس کو کہتے ہیں عالم برزخ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْن کہ جب یہ دنیا کی زندگی ختم ہوگی تو پھر اس کے آگے اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْن ۔ وہ اٹھنے والے دن تک جب قبروں سے اٹھیں گے اس وقت تک مِن وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ، برزخ ہے درمیان میں جو ایک موت ہے درمیان میں جو ایک جہان ہے اس کا نام ہے عالم برزخ ہے تو کتنے ہو گئے عالم! عالم دنیا، عالم برزخ، عالم آخرت۔

یہ بات بھی آپ کو سمجھ آ گئی... ایک قدم اور آگے بڑھالیں یاد رکھنا۔

ان کے احکام جدا جدا ہیں:

یہ جو تین عالم ہیں ان کے احکام جدا جدا ہیں۔ عالم دنیا کے احکام اور ہیں۔ عالم برزخ اور عالم آخرت کے احکام اور ہیں۔ یہ جو عالم دنیا ہے۔ یہ ہے دارالعمل، یہ ہے دار التکلیف۔ عالم برزخ وہ چھوٹا دارالجزاء عالم آخرت وہ بڑا دارالجزاء۔ اگر کسی نے اپنی اس دنیا والی زندگی کے اندر کچھ کمائی کر لی کچھ نیکیوں کا ذخیرہ جمع کر لیا وہ تو عالم برزخ میں بھی کام آئے گا عالم آخرت میں بھی کام آئے گا... یہاں کچھ نہیں کمایا تو قبر میں جا کر کہے میں کچھ کمائی کرلوں تو اب وہ وقت گزر چکا وہاں پر کیے کا بدلہ تو سامنے آئے گا لیکن قبر میں تھوڑا۔ حشر میں زیادہ۔ تو یہ عالم دنیا کیا ہے؟ دارالعمل اور دار التکلیف۔ کہ اللہ نے ہمارے اوپر کچھ ذمہ داری ڈالی ہے یہ کرو، یہ نہ کرو یہ ذمہ داریاں ڈال دیں اور یہ عالم برزخ اور عالم آخرت یہ دونوں دارالجزاء ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔ "اذا مات ابن آدم انقطع عمله" ابن آدم جب فوت ہوتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے یعنی اب اس کے اپنے عمل کا جو کھاتا ہوتا ہے وہ بند ہو جاتا ہے۔ اب جو کچھ کیا تھا اس کے آگے بدلہ شروع ہے اب کرنے کا وقت نہیں۔ کیے ہوئے کے بدلہ لینے کا وقت ہے... جیسے کیا ویسے بدلہ ایک تو ہے یہ فرق۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ عالم دنیا میں یہاں تک یہ عالم مشاہد ہے، یہ عالم محسوس ہے، محسوس سمجھتے ہیں؟ دو کانوں سے سنتے ہیں، زبان سے چکھتے

ہیں، آنکھوں سے دیکھتے ہیں، پاؤں سے خود چل کر جاتے ہیں۔ یہ فاصلہ کتنا قریب ہے دور ہے یہ سارا کچھ ہمارے مشاہدے میں ہے یہ عالم محسوس ہے تو بہت ساری چیزیں ایسی ہیں۔ جن کو ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے اپنے تجربات سے گزرتی ہیں اللہ نے حواس دیئے ہیں ان حواس کے ذریعے سے ہم خود ان کا ادراک کرتے ہیں تو یہ عالم محسوس یہ عالم الشہادۃ یہ عالم مشاہد ہے۔

عالم برزخ کے حقائق کو عقل کے ذریعہ سے نہیں مانا جاسکتا:

لیکن عالم برزخ یہ جو درمیان والی موت ہے کہ آپ بتائیں کہ جو قبر سے نیچے اتر گیا اور وہاں جو کچھ ہوتا ہے آپ کے پاس وسائل ہیں کہ آپ دیکھ سکیں۔ اس کے ماننے نہ ماننے کا تعلق! وہ یاد رکھنا... ہمارے حواس پر موقوف نہیں۔ وہ موقوف ہے پیغمبر کے بتانے پر۔ اگر عالم برزخ کے حقائق کو مانا جاسکتا ہے تو عقل کے ذریعے سے نہیں مانا جاسکتا؟ وہ حواس کے ذریعے سے نہیں مانا جاسکتا؟

بلکہ ایمان بالغیب کی قوت سے مانا جاسکتا ہے:

وہ جو مومنین کی پہلی صفت ہے۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اس کو ایمان بالغیب کی قوت کی بناء پر مانا جاسکتا ہے۔ اور جس میں جتنا ایمان بالغیب زیادہ ہوگا۔ ان حقائق کو وہ اتنا زیادہ مانے گا اور جس کے اندر جتنا یہ ایمان بالغیب کمزور ہوگا وہ ماننے کی بجائے کوشش کرے گا کہ نہیں اس کو بھی وہ اپنے عالم محسوس کی طرح حواس کے تحت لائے، شعور کے تحت لائے، وہ ان کو محسوسات کی طرح بنا کر مانے گا۔ اگر وہ اس کے محسوسات کے تحت آتا ہے۔ شعور کے ساتھ وہ حقائق آتے ہیں مانے گا۔ اس کے شعور کے تحت عقل کے تحت اس کی سمجھ میں اگر وہ بات نہیں آتی تو چونکہ ایمان بالغیب کی طاقت کمزور ہے وہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ یہ بات بھی سمجھ آ گئی.... اب نبی علیہ السلام نے بتایا آپ ﷺ نے فرمایا۔

جس کو عذاب ہوتا ہے اس کی قبر کے اندر بچھو ہوتے ہیں.... اس کی قبر کے اندر

سانپ ہوتے ہیں۔اس کی قبر کے اندر آگ ہوتی ہے۔ اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے یا فراخ ہو جاتی ہے۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ عالم برزخ کی ہیں کہ آپ ان کو دیکھ کر ماننے کی کوشش کریں نہیں جب پیغمبر نے بتا دیا ہمیں کچھ نظر آئے یا نہ آئے اور ہم وہاں پر کچھ محسوس کریں یا نہ کریں ہمارے ایمان بالغیب کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارا پیغمبر سچا اس کی یہ خبر سچی۔ سمجھ آ گئی یہ بات؟ اب جو آدمی یہ کہتا ہے کہ جی ہم نے تو قبر میں کچھ دیکھا ہی نہیں؟ ہمیں تو قبر میں کبھی کچھ نظر آیا ہی نہیں؟ جو یہ کہتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کا پیغمبرؐ کی صداقت پر ایمان مشکوک ہے پورا اس کو یقین نہیں اس لئے وہ شک شبے میں پڑ گیا.... گویا کہ اس کا ذہن یہ ہے کہ جیسے ہم دنیا کی چیزیں آنکھ سے دیکھ کر مانتے ہیں ان کا ذہن یہ ہے کہ عالم برزخ کی چیزیں بھی ایسی ہونی چاہیے؟ وہاں پر وہ بچھو وہ سانپ وہ آنکھوں سے نظر آئیں گے تو مانیں گے۔نظر نہیں آئیں گے تو نہیں مانیں گے۔ لیکن یہ بات ان کی پاگل پن والی ہے اس لئے کہ یہ محسوسات یہ جہان عالم دنیا ہے یہاں کی چیزیں حواس کے ذریعے مانی جائیں گی۔ عالم برزخ اور وہاں کے حقائق وہ عالم برزخ کا مطلب یہی ہے۔اللہ نے وہ حقائق پردے میں رکھ دیئے اس لئے ان کو حواس کے ذریعے نہیں مانا جا سکتا ان کو مانا جا سکتا ہے ایمان کی قوت کے ساتھ۔(درود شریف پڑھ لیں)۔

عقلی دلیل:

میرے بھائی! پھر یہ بات بھی غلط ہے کہ وہی چیز مانی جائے گی جو نظر آئے ہم تو یہاں دنیا کے اندر دیکھتے ہیں کہ بہت سے چیزیں جو ہمیں نظر نہیں آتیں لیکن ہم ان کو مانے بیٹھے ہیں۔ہم ان کو مانتے ہیں اور اتنے یقین کے ساتھ مانتے ہیں کہ اگر ہمیں کوئی جھٹلانا چاہئے تو ہم کبھی بھی اپنا جھوٹ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہم کہیں گے تو ں جھوٹا ہم سچے۔ مثلاً آپ کے سر میں درد ہے۔آپ ڈاکٹر کے پاس گئے ڈاکٹر صاحب میرے سر میں درد ہے مجھے دوائی دیں ڈاکٹر صاحب اگر یہی ان لوگوں والا فلسفہ اختیار کر لیں۔ کہ مجھے ذرا درد

دکھاؤ۔ دکھائے گا تو مانوں گا کہ واقعی درد ہے۔ اور جب تک درد مجھے نظر نہیں آئے گا، نہ میں درد مانوں گا نہ دوائی دوں گا۔ یہ تڑپ تڑپ کر مرجائے گا نہ درد دکھا سکتا ہے نہ دوائی لے سکتا ہے۔ ہے کہ نہیں؟ تو درد والے کو بھی درد معاف صرف یہ ایک احساس ہے ورنہ خود اس نے درد دیکھا آنکھوں سے دیکھا؟ درد کی آواز کانوں سے سنی درد کو ہاتھ لگایا زبان سے چکھا؟ کچھ بھی نہیں لیکن اگر کہیں تو جھوٹ بولتا ہے کوئی درد نہیں اس لئے کہ ہمیں نظر نہیں آ رہا نہ تجھے نظر آ رہا ہے تو جھوٹ بول رہا ہے وہ کیا کہے گا میں مر رہا ہوں اور تو کہتا ہے درد نہیں۔ وہ بھی یقین سے کہتا ہے مجھے درد ہے۔ لیکن اس نے درد کو دیکھا؟ ڈاکٹر نے دیکھا؟ ڈاکٹر بھی اس کو دوائی دے گا اس پر اعتماد کر کے اس کو درد محسوس ہو رہا ہے۔ لیکن وہ درد دیکھ نہیں سکتا، ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ مانے بیٹھا ہے وقت کم ہے اس لئے میں اس ایک مثال پر اکتفاء کرتا ہوں۔

عالم دنیا کے آلات سے عالم برزخ کے حقائق کا ادراک نہیں کیا جا سکتا؟

کیڑا آپ کو نظر نہیں آتا ہاں اگر آپ دوربین لگالیں یا خوردبین لگالیں اور اس کے ساتھ آپ دیکھیں تو اتنے بڑے بڑے کیڑے آپ کو نظر آئیں گے کہ آپ کا دل ہی نہیں چاہے گا کہ میں پانی پیوں۔ ڈاکٹر سے پوچھ کر دیکھیں؟ لیکن یہاں کچھ نظر آ رہا ہے؟ ہاں جب خوردبین لگائی تو اس کے اندر بڑے بڑے کیڑے نظر آئے اور وہ اتنے ضروری ہیں وہ نہ ہوں تو یہ پانی زہر ہے لیکن ہمیں نظر نہیں آ رہے اور جب دوربین یا خوردبین لگائی تو پھر نظر آنے لگے۔

میرے پیارو! عالم برزخ کے حقائق دیکھنے کے لئے ان کے محسوس کرنے کے لئے وہ آلات اور چاہیں وہ عالم برزخ کے آلات چاہییں۔ عالم دنیا کے آلات سے عالم برزخ کے حقائق کا ادراک نہیں کیا جا سکتا... حواس کی دنیا کے ساتھ عالم برزخ کی چیزوں کو محسوس نہیں کیا جا سکتا؟ ہاں عالم برزخ عالم آخرت کے اگر حواس مل جائیں وہاں کے

آلات مل جائیں پھر سب کچھ نظر آ جائے گا۔ پھر بچھو بھی نظر آئیں گے.... سانپ بھی نظر آئیں گے.... قبر کی فراخی بھی نظر آئے گی... تنگی نظر آئے گی پسلیاں آپس میں گھستی ہوئی بھی نظر آئیں گی۔ وہاں پر سب کچھ نظر آئے گا عالم دنیا اور عالم برزخ، عالم آخرت ان کے آلات اور حواس کا اتنا فرق ہے کہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زیارت کا شوق:

موسیٰ علیہ السلام نے یہاں دنیا کے اندر درخواست کی تھی۔ اے باری تعالیٰ! ہم کلام تو کئی مرتبہ ہوئے اب ذرا زیارت بھی کرا دو۔ اللہ نے شوق پورا کرنا چاہا تو کیا بنا۔ خر موسیٰ صعقاً دیکھ سکے؟ برداشت کر سکے؟ ایک جھلک برداشت نہ کر سکے لیکن جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ سب کو جنت جانا نصیب کرے جنت میں پہنچ جائیں گے وہاں ایک مرتبہ نہیں پیغمبر کی بات نہیں، بڑے اولیاء اللہ کی بات نہیں بلکہ ایک عام مومن کو جنت میں پہنچنا نصیب ہو جائے تو وہ بھی پھر اللہ کا کئی کئی بار دیدار کرے گا۔ پتہ چلا کہ جو عالم برزخ عالم آخرت کے حقائق ہیں اور وہاں کی اشیاء ہیں ان کو عالم دنیا کے حواس کے ساتھ ادراک نہیں کیا جا سکتا ان کو نہیں دیکھا جا سکتا ہاں وہاں کے آلات مل جائیں تو پھر سب کچھ نظر آ جائے گا۔ یہ بات آپ لوگوں کو سمجھ میں آ گئی اب ایک قدم اور آگے میں بڑھتا ہوں۔

عالم دنیا میں حیات اور موت برحق:

میرے بھائی! عالم دنیا اس کے اندر حیات بھی برحق اور موت بھی برحق۔ جس کو یہاں زندگی ملی اس کو موت بھی یہاں آئے گی۔ یہاں پر حیات بھی ہے اور دنیا میں موت بھی ہے۔ کوئی ایک اس دنیا کے اندر ایسا انسان نہیں کہ جس پر زندگی ہی زندگی رہے موت اس کے اوپر نہ آئے جو بھی یہاں آیا جس طرح زندگی لے کر آیا موت بھی ساتھ لے کر آیا۔ جب زندگی کا پیریڈ ختم ہوگا۔ موت سر پر کھڑی ہے آخر موت آنی ہے۔ کل نفس ذائقة الموت. کل شیءٍ فان۔ ہر چیز پر فنا آنی ہے۔ تو یہاں کی حیات بھی برحق موت

بھی برحق اور عالم آخرت میں! وہاں پر زندگی ہے موت نہیں ہے۔

عالم برزخ کے درمیان زندگی بھی اور موت بھی ہے :

عالم برزخ کے درمیان زندگی بھی ہے اور موت بھی ہے وہ کیسے؟ دنیا کا چونکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ یہاں کی زندگی اور موت ہے۔ عالم برزخ میں وہاں پر مشاہدے سے نہیں پیغمبر ﷺ کی باتوں پر یقین کر کے ایمان لا کر وہاں پر یہ بات ماننی ہوگی۔

نقلی دلیل:

پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں۔ میت کو جب قبر کے اندر رکھا جاتا ہے تو (حدیث ہے) **تعاد روحہ فی جسدہ** اس کی روح اس کے جسم کے اندر لوٹا دی جاتی ہے۔ لوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی روح کا اس کے جسم کے ساتھ تعلق پیدا کر دیا جاتا ہے پھر اس کے ساتھ منکر نکیر سوال و جواب کرتے ہیں۔

عالم دنیا اور عالم برزخ کی حیات و موت کی کیفیت میں فرق:

جب سوال و جواب ہو جاتا ہے تو اس کے بعد پھر کیا ہوتا ہے۔ پھر اس کے اوپر ایک موت آتی ہے لیکن وہ موت کیسی وہاں کی حیات کیسی؟ اور دنیا کی حیات اور دنیا کی موت یہ کیسی؟ اب یہ بات سمجھیں یہ جو دنیا کی حیات اور دنیا کی موت ہے اس کی کیفیت اور ہے اور جو عالم برزخ یعنی قبر کے اندر حیات اور موت ہے اس کی کیفیت اور ہے۔ عالم دنیا کے اندر حیات یہ ہے کہ روح جسم کے اندر آ جائے تو حیات اور روح جسم سے نکل جائے تو یہ موت ہے۔ دنیا کی حیات اور موت اور ہے ؟ روح پرواز کر گئی روح نکل گئی۔ یہ کہتے رہتے ہیں ناں؟ یہ تو ہے دنیا کی حیات اور موت۔ قبر کے اندر حیات کیا ہے؟ روح اپنی جگہ پر ہے۔ اگر وہ جہنمی ہے تو سجین میں۔ جنتی ہے تو علیین میں، باغ و بہار میں روح اپنی جگہ پر ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس روح کا جسم کے یا اجزائے جسم کے ساتھ تعلق پیدا کر دیتے ہیں۔ اس تعلق کی وجہ سے جسم میں یا اجزائے جسم میں حیات پیدا ہو جاتی ہے تو وہاں کی حیات یہ باد

خال روح نہیں با تعلق روح ہے۔ روح کو جسم میں داخل نہیں کیا جاتا روح اپنی جگہ پر لیکن روح کا جسم کے ساتھ تعلق وکنکشن قائم کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جسم کے اندر یا اجزائے جسم میں حیات پیدا ہو جاتی ہے یہ تو ہے وہاں کی حیات۔ اور وہاں کی موت کیا ہے؟

موت یہ ہے کہ سوال و جواب کرنے کے لئے جو روح کا تعلق ہوتا ہے وہ قوی ہوتا ہے اور جب سوال و جواب ہو جاتا ہے تو پھر وہ تعلق کچھ کمزور ہو جاتا ہے۔ وہاں پھر صرف اتنا تعلق رہ جاتا ہے کہ اگر عذاب کا مستحق ہے تو عذاب کی تکلیف اس کو محسوس ہو سکے۔ ثواب کی لذت کا احساس کر سکے بقدر احساس اللہ تعالیٰ اس کے اندر حیات باقی رکھتے ہیں لیکن وہ مضبوط قوی درجے کا تعلق نہیں اس کے اندر کمی آ جاتی ہے یہ کمی وہاں کی موت ہے۔ ''کوئی گلاں اوکھیاں تے نیں لگ رہیاں''! سمجھ آ رہی ہیں؟ تو دنیا کی حیات و موت اور طریقے سے ہے۔ عالم برزخ کی حیات اور موت اور طریقے کی ہے۔ یہ سمجھ آ گئی بات؟

لیکن ایک بات ساتھ یہ بھی یاد رکھ لو کہ یہ جو قبر کے اندر حیات ہی حیات ہے وہاں پر موت نہیں ہے اللہ تعالیٰ جب روح کا اجسام کے ساتھ تعلق پیدا کر دیتے ہیں۔ انبیاءؑ کے اجسام مقدسہ کے ساتھ یہ تعلق پیدا کر دیتے ہیں اور تعلق پیدا ہونے کے ساتھ وہ تعلق اتنا قوی ہوتا ہے اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ جیسے پیغمبر یہاں دنیا کے اندر علم والا تھا وہاں علم والا بن جاتا ہے۔ جیسے یہاں پورا ادراک تھا وہاں پر بھی ادارک ہوتا ہے جیسے یہاں پر پورا شعور تھا وہاں پر بھی پورا شعور ہوتا ہے۔ جیسے یہاں پر ان کے حواس کام کرتے تھے وہاں پر وہی جسم کے اندر حیات پیدا ہو جاتی ہے اور وہی حواس کام کرتے ہیں کانوں سے سنتے ہیں زبان سے جواب دیتے ہیں یہ تعلق کی وجہ سے حیات تو پیدا ہو جاتی ہے اور پھر یہ حیات پیدا ہونے کے بعد قیامت تک یہی حیات (رہتی ہے) حتیٰ کہ قبروں سے اٹھیں گے اسی حیات کے ساتھ اٹھیں گے۔ ان کے لئے پھر وہاں موت نہیں یہ انبیآءعلیہم السلام کی خصوصیت ہے آپ انبیآءعلیہم السلام کی خصوصیت دنیا کے اندر مانتے ہیں یا کہ نہیں ۔(آپ نبی علیہ السلام کی

کتنی خصوصیات ہیں اب یہ ایک مستقل باب ہے آپ کی خصوصیات ہیں۔ اسی طریقے سے عالم برزخ میں اور قبر کے جہان میں انبیآء کی خصوصیت ہے آپﷺ کے لئے وہاں پر حیات ہے)۔ انبیآء علیہم السلام کی خصوصیت ہے کہ ان کے لئے وہاں پر حیات ہے موت ان کے لئے نہیں لیکن غیر انبیآء کے لئے وہاں حیات بھی ہے اور موت بھی ہے یہ باتیں اگر آپ کو سمجھ آ گئی ہیں تو اب میں اپنے اصل مسئلے کی طرف آتا ہوں۔

جھگڑا کس بات میں ہے؟

اب میرے پیارے پہلے یہ سمجھیں جھگڑا ہے کس میں؟ جھگڑا دنیا کی زندگی اور دنیا کی موت میں نہیں۔ نبی علیہ السلام اور اسی طرح باقی انبیآء کو اللہ نے دنیا میں زندگی بھی عطا کی جب اللہ کی طرف سے عطا کی ہوئی زندگی پوری ہوگئی تو پھر یہاں دنیا کے اندر موت بھی آئی۔ اللہ نے قرآن کریم کے اندر پہلے ہی وعدہ کر دیا تھا۔

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْن ۔ اللہ نے یہ خبر دے دی کہ آپ کے اوپر بھی موت کی گھڑی آنی ہے۔ انک میت وانھم میتون۔ اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ یہ کون سی موت؟ دنیا والی یعنی دنیا میں آپ پر موت آنی ہے۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْت ۔ کون سی موت؟

دنیا والی۔ کُلُّ شَیْءٍ فَان یہ فنائیت کہاں؟ دنیا میں! کل شیء ھالک الا وجہ یہ ہلاکت کہاں؟ دنیا میں! یہ جتنی بھی آیات ہیں ان سب کے اندر فنائیت ہلاکت اس سے مراد یہاں دنیا میں اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْت کہاں؟ دنیا میں! یہ جتنی بھی آیات ہیں اور جتنی بھی احادیث مبارکہ ایسی ہیں جن کے اندر موت کا تذکرہ ہے ان سے مراد دنیا کی موت ہے۔ نبی علیہ السلام کی جو دنیا کے اندر موت تھی وہ واقع ہو چکی دنیا کے اندر اس میں کسی کو شک ہے؟ آپ نے تریسٹھ سالہ زندگی گزاری تریسٹھ سال زندگی پوری ہونے کے بعد پھر موت آپ ﷺ کے اوپر آئی دنیا میں اس لئے دنیا کے اندر جو موت تھی وہ

واقع ہو چکی اس کے اندر کسی قسم کا جھگڑا نہیں اس پر ممات کا عقیدہ رکھنے والے اور حیات کا عقیدہ رکھنے والے متفق ہیں کہ نبی علیہ السلام پر دنیا کے اندر موت آ چکی اس لئے اس میں کوئی جھگڑا نہیں اس پر بھی جھگڑا نہیں کہ روح زندہ ہے اس پر دونوں متفق ہیں کہ روح زندہ ہے روح پر موت نہیں آئی اس پر بھی سب کا اتفاق ہے۔ تو دنیا کی موت متفق علیہ روح کی زندگی بھی متفق علیہ او بھئی جھگڑا کس میں ہے؟

جھگڑا جس بات میں ہے اس کی تفصیل:

جھگڑا اس بات میں ہے ہم جو حیات کا عقیدہ رکھنے والے ہیں ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی موت دینے کے بعد پھر روح جہاں بھی ہے رفیق اعلیٰ میں ہو علیین میں ہو جہاں بھی ہو نبی پاک علیہ السلام کی روح مقدسہ کا اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم انور کے ساتھ آپ کے جسد اطہر کے ساتھ تعلق پیدا کر دیا باقی انبیآء کے اجسام کے ساتھ بھی ان کی ارواح کا تعلق پیدا کر دیا اور اس تعلق کی وجہ سے حیات پیدا ہو گئی۔ کس میں؟ وہی جسم' جو جسم قبر کے اندر ہے دنیا والا جسم' اصلی جسم' وہی دنیا والا اصلی جسم' اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر حیات پیدا کر دی تو ہمارا عقیدہ۔ یہ روح اپنی جگہ پر ہے لیکن اس کا تعلق جسد اطہر کے ساتھ ہے اس تعلق کی وجہ سے جسد کے اندر حیات پیدا ہو گئی تو ہم مانتے ہیں جسم کی حیات اور جو منکر ہیں وہ کس کا انکار کرتے ہیں روح والی زندگی کا نہیں؟ وہ کہتے ہیں العیاذ باللہ۔ اللہ میں یہ سمجھانے کے لئے کہہ رہا ہوں میرا یہ گناہ نہ لکھنا میرا یہ گناہ معاف کر دینا وہ کہتے ہیں نبی علیہ السلام کا جسم اطہر بے حس ہے بے شعور ہے' بے علم ہے' کوئی اس کے اندر یہ علم والا کمال نہیں' کوئی شعور والا کمال نہیں' کوئی حس نہیں' کوئی سننے والا کمال نہیں' کوئی جواب دینے والا کمال نہیں' وہاں پر جسم کی ایسی حیثیت ہے جیسا کہ العیاذ باللہ کوئی ایک پتھر' لکڑی بغیر حس و شعور کے پڑی ہوتی ہے ممات کا عقیدہ رکھنے والے پیغمبر کے بارے میں نجس گندہ عقیدہ رکھتے ہیں تو جھگڑا ہے اس جسد اطہر کے بارے میں کہ یہ زندہ ہے یا زندہ نہیں؟ اب آپ سمجھ گئے کہ جھگڑا کس میں

ہے؟ دلائل سننا چاہتے ہیں توجہ بھی کریں ہاتھ بھی کھڑا کریں تا کہ مجھے پتہ چلے کہ آپ میں چاہت ہے۔

قرآن سے دلیل:

میرے بھائی! قرآن کریم نے کہا **ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون** فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جو قتل کیے گئے ان کو مردہ نہ کہو کن کو؟ جو اللہ کے راستے میں قتل کیے گئے جو مقتول ہوئے اللہ کے راستے میں ان مقتولین کو مردہ نہ کہو۔ انسان دو چیزوں کا نام ہے۔ روح اور جسم کا نام۔ روح اور جسم کے مجموعے کا نام۔ اب اللہ کے راستے میں جو قتل ہے وہ روح پر واقع ہوتا ہے یا جسم پر۔ اللہ کے راستے میں جو قتل ہوتی ہے وہ جسم ہے یا روح؟ **من یقتل فی سبیل اللہ** جو مقتول فی سبیل اللہ ہے جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا اس کو مردہ نہ کہو تو کیا مطلب ہوا کہ شہید کے جسم کو مردہ نہ کہو یہ حکم روح کے بارے میں ہے یا جسم کے بارے میں؟ جسم کے بارے میں۔ آگے **بل احیاء**.

ہمارا عقیدہ قرآن کے مطابق ہے:

میرے واجب الاحترام علماء کرام طلباء عظام اس کا معنی یہ کرنا چاہئے اس کو مردہ نہ کہو **بل قولو احیاء** بلکہ زندہ کہو تو ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ ہم شہیدوں کو مردہ نہیں کہتے زندہ کہتے ہیں۔ تو ہمارا عقیدہ قرآن کے مطابق ہے یا قرآن کے خلاف ہے؟ اور جو اس کے الٹ کہیں شہید مردہ ہیں زندہ نہیں۔ تو ان کا عقیدہ قرآن کے مطابق ہے یا قرآن کے خلاف؟ وہ اس آیت کے منکر ہوئے یا ماننے والے منکر ہیں ناں؟ قرآن کہتا ہے مردہ نہ کہو زندہ کہو ان کا اصرار ہے ہم مردہ کہیں گے زندہ نہیں کہیں گے اور کبھی دھوکا دینے کے لئے کہتے ہیں اسی زندہ من دے آں' زندہ من دے آں' لیکن من دے کس نوں حن؟ روح نوں! اگر ان سے پوچھا جائے تم زندہ مانتے ہو تو ذرا قرآن کی آیت پڑھو کہ انبیاء شہداء زندہ

ہیں تو آیت نہیں پڑھ سکتے۔

ایک بات نوٹ فرمائیں۔ ہمارا عقیدہ اس آیت کے مطابق ہے کہ مردہ نہ کہو زندہ کہواور پھر یہاں پر بھی ایک بات نوٹ فرمائیں کہ جس کے بارے میں روکا گیا کہ اس کو مردہ نہ کہو زندہ کہو وہ روح ہے یا جسم؟ اور آگے جو حکم ہے کہ زندہ کہو وہ روح کو یا جسم کو؟ اور جس کو مردہ کہنے سے روکا اسی کو زندہ کہنے کا حکم ہے۔ تو شہداکے اجسام زندہ ہیں لیکن ایک بات وہ دل میں پیدا ہوسکتی تھی جو شعور کے تحت حقائق غیبیہ کو ماننے والے اور حقائق غیبیہ کو اپنی عقل کے تحت لا کر سمجھنے والے اور ماننے والے وہ کہہ سکتے تھے ہم کیسے ان کو زندہ مانیں ہم تو دیکھ رہے ہیں کہ وہ زخموں سے چور چور ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض شہید ایسے ہیں کہ ان کو جلا دیا گیا۔ کہ بعض ایسے شہید ہیں کہ پتہ نہیں ان کا قیمہ کر دیا گیا ان کو ریزہ ریزہ کر دیا گیا ہم کیسے زندہ مان لیں؟ اللہ نے جواب دیا۔ ولٰکن لا تشعرون ماننا ہے تو میرے اس حکم کو ایمان بالغیب کی قوت سے مان لو۔ اپنے شعور سے تم نہیں مان سکتے نہ یہ زندگی تمہارے شعور میں آسکتی ہے۔ وَلٰکِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ شہید کو اگر تم دیکھو تو دیکھنے میں تمہیں زندہ نظر آتا ہے؛ لیکن اللہ کہتا ہے وہ زندہ ہے۔ لہذا ہمیں مان لینا چاہئے شعور کے ساتھ نہیں اللہ کے حکم کی وجہ سے نبی علیہ السلام کے فرامین کی وجہ سے اب یہ بات آ گئی شہداء کی تو شہداء کے بارے میں قرآن نے کیا بتایا کہ ان کے جسم زندہ ہیں یا مردہ؟ شہیدوں کے جسم زندہ ہیں۔

شہداء سے انبیاء کا مرتبہ زیادہ ہے:

اے میرے بھائیو! اب آپ مجھے بتائیں کہ شہداء کا مرتبہ زیادہ ہے یا انبیآء کا؟ انبیآء کا مرتبہ زیادہ ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ جب قرآن نے شہداء کے بارے میں یہ عقیدہ بتایا کہ شہداء کے اجسام زندہ ہیں اور یہ کم مرتبہ والے ہیں انبیآء کا درجہ ہزاروں کروڑوں درجے ان سے اونچا ہے ان کا درجہ بہت اونچا ہے۔ اوئے! جب کم درجے

والوں کے جسم زندہ ہیں تو انبیآ ء کے اجساد تو بطریق اولیٰ زندہ ہونے چاہئیں ایمان تب ہی مکمل ہوسکتا ہے۔ سمجھ آ گئی بات؟ آپ کہیں گے جناب یہ جو دلیل تم نے پیش کی یہ دلیل اور کسی نے بھی لکھی تو میں یہ کتابیں آپ کو بتا دیتا ہوں۔

حوالہ جات:

(بیان القرآن جلد نمبر ا' صفحہ نمبر ۴۴۹) (معارف القرآن جلد ا' صفحہ ۳۹۷) (تفسیر مظہری جلد ا' صفحہ ۲۶۲ نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۲۶۴) (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۷۹) (حیات الانبیاء صفحہ ۱۴) (وفاء الوفا جلد ۲ صفحہ ۴۰۴) (طبقات شافعیہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۹)

(عقیدہ السفارینی جلد ۲ صفحہ ۳۹) اتنی کتابوں میں اس آیت کے ساتھ اسی انداز سے استدلال کر کے ثابت کر دیا گیا کہ حق عقیدہ یہ ہے کہ جب شہداء کے جسم زندہ ہیں تو پھر انبیآ ء کے جسم اور بھی زیادہ ضروری ہیں کہ وہ زندہ ہوں۔ اب نہیں کہا جا سکتا کہ ''اے انہید ا اپنا گھڑنتو آ کھدے ہوندے نیں گھڑنتو ہے۔ یہ گھڑنتو نہیں''؟ پہلے علماء نے استدلال کیا۔ یہ دلیل آپ کو سمجھ آ گئی عقیدہ بھی سمجھ آ گیا۔ ہاتھ کھڑا کر کے شہادت دیں تا کہ مجھے پتہ چلے آپ کو سمجھ آئی ہے بات۔ (نعرہ تکبیر اللہ اکبر وغیرہ۔) جزاک اللہ۔

اب جناب والا یہ کہہ سکتے تھے کہ جناب یہ جو اللہ نے منع کیا لاتقولو ا مردہ نہ کہو یہ عقیدے کی وجہ سے نہیں بلکہ ادب کی وجہ سے ہے کہ شہداء کا ادب کرو۔ ادب کا تقاضا یہ ہے شہداء کو مردہ نہ کہو ادب کی وجہ سے۔ اللہ نے دوسری آیت کے اندر اس کو جواب دے دیا کہ یہ صرف ادب والی بات نہیں عقیدے والی بات ہے۔ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قَتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتاً بَلْ اَحْيَاءٌ'' عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔ عقیدے کی بات تو دور کی اللہ نے تو یہ کہہ دیا جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے اللہ کے راستے میں جو جسم شہید ہوئے اللہ کے راستے میں جو ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اللہ کے راستے میں جو ریزہ ریزہ ہوئے اور جنہوں نے اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی خاطر اپنی جان کی بازی لگا دی یہ مبارک جسم ہیں ان

جسموں کو مردہ کہنا تو کجا مردہ عقیدہ رکھنا تو کجا لَا تَحْسَبَنَّ ان کو مردہ ہونے کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ دل میں گمان بھی نہ لاؤ۔ اور جنہوں نے عقیدہ بنا رکھا ہے اور صرف شہداء کے بارے میں نہیں انبیآء کے بارے میں اس آیت کی روشنی میں ان کا کیا ٹھکانہ؟ وہ کہاں پہنچیں گے قرآن کہتا ہے کہ ان کو مردہ گمان بھی نہ کرو گمان ادنیٰ درجہ ہے۔ خیال کرنا گمان کرنا۔ عقیدہ تے بڑی پکی گل ہوندی اے ناں؟ پکی گل پختہ عقیدہ تو کیا رکھنا ہے قرآن نے تو یہ کہہ دیا یہ ادب والی بات نہیں، خیال والا ادنیٰ درجہ، گمان بھی دل میں نہ آنے دو اور یہ کہا گیا شہداء کے بارے میں جب شہداء کے بارے میں یہ عقیدہ کہ وہ زندہ جن کے بارے میں گمان لانا خیال لانا آپ بتائیں یہ گناہ ہے یا نہیں؟

جب قرآن نے کہہ دیا کہ گمان نہ کرو، گمان نہ کرو تو جو یہ گمان کرے تو یہ گناہ ہے یا نہیں؟ یہ گمان گناہ ہے تو عقیدہ! مردہ ہونے کا عقیدہ رکھنا تو سو گنا زیادہ گناہ اور جب شہداء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا گناہ تو جو انبیآء کے بارے میں مردہ ہونے کا گمان رکھے تو وہ ہزار گنا بڑا گناہ۔

ایک عجیب بات:

ایک صاحب کہنے لگے کہ مولوی صاحب آپ نے اس پر غور نہیں کیا اللہ کہتا ہے عند ربهم، عند ربهم کہ وہ زندہ ہیں کہاں ہیں؟ رب کے پاس قبر میں نہیں؟ میں نے کہا پھر مجھے وہ جگہ دکھا دے جہاں رب نہیں؟ مجھے وہ جگہ دکھا دیں جہاں رب نہ ہو اور اگر رب ہر جگہ ہے تو پھر پیغمبر پاک کو تمام انبیآء کو اور شہداء کو اگر قبور کے اندر زندہ مانا جائے تو یہ زندگی بھی عند ربهم ہے۔ شاید انہوں نے رب دی اوتے کوٹھی بنا لئی اے کہ رب اپنی کوٹھی وچ رہندا اے اور اوتھے چلے گئے اوتھے رب کول زندہ ہیں۔ رب تو ہر جگہ ہے جب ہر جگہ ہے تو جو قبر والی زندگی ہے تو ہم اس کو بھی یہی کہیں گے بل احیاء عند ربهم ہمارے استاد محترم مولانا امین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بڑا عجیب جواب دیا تھا کہ جب ان کا سعید چتروڑ

گڑھی کے ساتھ مناظرہ ہوا اس نے یہی بات کہی **عند ربھم** تو حضرت نے یہ آیت پڑھی **ان الدین عنداللہ الاسلام** یہاں بھی ہے دین اللہ کے پاس ہے یہ تمہارے کول اچھے کوئی نیں اللہ دے کول آ تو ڈے کول نیں اب آیات اور احادیث ہمارے پاس بہت ہیں حضرت انسؓ کی حدیث ہے۔ **الانبیاءُ احیاء فی قبورھم یصلون الانبیاء** نبی کی جمع **احیاء حی** کی جمع **حی** کا معنی زندہ **فی قبو رھم** قبر کی جمع اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح نبی ﷺ نے اپنے نپے تلے لفظوں کے اندر عقیدہ بتادیا کہ عقیدہ یہی رکھو **الانبیاء احیاء فی قبو رھم یصلون** کہ تمام انبیآء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا:

نبی پاک ﷺ جب سفر اسراء اور پھر معراج کی طرف تشریف لے جارہے تھے تو آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میں ایک سرخ ٹیلے کے پاس سے گذرا **رَاَیۡتُ مُوسیٰ یَصَلّیِ فِیۡ قَبۡرِہٖ قَائِماً** میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں آپ بتائیں نماز مردے پڑھتے ہیں یا کہ زندہ؟ عجیب بات ہے پڑھ رہے ہیں نماز اور کھڑے ہیں اور کھڑا مردہ ہوتا ہے یا زندہ؟ آپ نے کبھی مردے کو دیکھا ہے کہ وہ کھڑا ہو' کھڑا وہی ہوتا ہے جو زندہ ہو' نماز وہی پڑھتا جو زندہ ہو' رکوع وہی کرتا ہے جو زندہ ہو' سجدہ وہی کرتا ہے جو زندہ ہو' دوزانو بیٹھ کر التحیات وہی بیٹھ کر پڑھتا ہے جو زندہ ہو' تو اس حدیث نے فیصلہ کر دیا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر اطہر میں زندہ اور باقی انبیآء بھی زندہ' نبی علیہ السلام بھی زندہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب یہ نبی علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ میں نے کہا **آپؐ کا انکو دیکھ لینا معجزہ مگر** موسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا، کھڑا ہونا، نماز پڑھنا یہ معجزہ نہیں یہ حقیقت ہے۔

میرے پیغمبر کا دیکھ لینا یہ معجزہ ہے:

دھوکہ دیتے ہیں۔ معجزہ تو ہے دیکھنا۔ زندہ ہونا' قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا یہ معجزہ نہیں وہ حقیقت ہے وہ عقیدے کی بات ہے (کہ انبیاءؑ قبروں میں زندہ ہوتے ہیں) ایک بندیالوی صاحب اٹھے انہوں نے رسالہ لکھا اور ایک شوشہ اور چھوڑا اس دلیل کو مشکوک بنانے کے لئے لکھا موسیٰ علیہ السلام کو نبی علیہ السلام نماز پڑھتے دیکھ کر گئے تھے لیکن وہ بیت المقدس پہلے کیسے پہنچ گئے آسمانوں پر پہلے کیسے پہنچ گئے وہ تو قبر میں تھے؟ میں نے کہا کہ جناب پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ رات کو تھوڑے سے لمحے میں نبی علیہ السلام کا اتنا لمبا سفر کرایا اتنی لمبی سیر کرائی اور اتنے مشاہدات کرائے اسی رب نے موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر پاک سے پہلے بیت المقدس بھی پہنچایا اور آسمانوں پر پہنچایا۔ اگر حضور علیہ السلام کا پہلے بیت المقدس پہنچنا اور پھر آسمانوں پر پہنچنا وہ بھی ایمان بالغیب کے ساتھ مان لیں تو حدیثوں سے بھی ہمارا یہ عقیدہ ثابت ہے۔ اب ایک بات میں آخری کہہ کر ختم کرتا ہوں۔

خطبہ صدیقؓ:

عام طور پر یہ شور مچایا کرتے ہیں خطبہ صدیق، خطبہ صدیق اور کانفرنس کیا کرتے ہیں خطبہ صدیق کانفرنس اس میں تاثر یہ دیتے ہیں العیاذ باللہ صحابہ کرام نبی پاک ﷺ کی ممات پر متفق ہیں۔ صحابہؓ کا اجماع ہے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں صحابہ کرام کا اجماعی عقیدہ تو میں کہا کرتا ہوں کہ یہ خطبہ صدیقؓ آدھا سناتے ہیں آدھا چھپاتے ہیں۔ ہم مکمل سناتے ہیں اور مکمل مانتے ہیں۔ وہ آدھا سناتے ہیں آدھا چھپاتے ہیں آدھا نہیں مانتے۔ نبی علیہ السلام کا جب وصال مبارک ہو گیا تو ابو بکر صدیقؓ صحابہ کرام کو پریشان دیکھ کر خاص طور پر حضرت عمرؓ کو۔ تشریف لائے چہرہ مبارک سے آپ نے چادر ایک طرف کی اور پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور پہلا جملہ یہ کہا **لا یذیقک اللہ موتتین** اللہ آپ ﷺ کو دو موتیں نہیں چکھائے گا یہ خطبہ صدیقؓ کا پہلا حصہ اس کے بعد آپؓ نے آپ ﷺ

کی وفات کا اعلان کیا وفات کے بارے میں یہ آیت پڑھیں۔ **وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل انک میت وانهم میتون**. یہ آپ نے وفات والی آیات پڑھیں اب سمجھو ہمارا خطبے کے دونوں حصوں پر ایمان ہے دوسرے حصہ میں جو اعلان کیا۔ **وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل انک میت وانهم میتون**. ☆ یہ جو آپؓ نے وفات والی آیات پڑھیں اب سمجھو ہمارا خطبے کے دونوں حصوں پر ایمان ہے۔ دوسرے حصے میں جو اعلان کیا۔ • **وما محمد" الا رسول قد خلت من قبله الرسل انک میت وانهم میتون... افائن مات او قتل** یہ جو آپ نے اعلان فرمایا! **من کان یعبد محمداً فان محمداً قدمات** یہ اعلان فرمایا آپ بتائیں اس میں قبر کے اندر والی موت مراد ہے یا دنیا والی؟ دنیا والی اور ہم دنیا والی موت مانتے ہیں یا کہ نہیں؟ تو ہم مانتے ہیں دنیا والی موت لہذا ہم نے خطبہ کے اس حصہ کو مانا **لا یذیقک الله موتتین** یہ جو پہلا حصہ ہے کہ اللہ آپ کو دو موتیں نہیں چکھائے گا۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ وغیرہ کی تحقیق:

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری میں علامہ عینیؒ عمدۃ القاری میں اسی طرح سے بخاری شریف کی دوسری شروعات میں اسی فرمان کی وضاحت یہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دو موتیں نہیں چکھائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں صدیق اکبرؓ نے اعلان کیا کہ اے آقا، اے ہمارے محبوب، اے ہمارے پیارے یہ پیغمبروں جیسی خصوصیت ہے آپ کے لئے بھی یہ خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دنیا کے اندر موت وہ (دینا تھی) دے دی اور آپ قبر اطہر میں جائیں گے دنیا کی موت آنی تھی وہ آ چکی اب اللہ تعالیٰ قبر میں آپ کو دوسری موت نہیں دیں گے البتہ جو غیر انبیاء ہیں ان پر جیسے دنیا کے اندر موت آتی ہے ویسی قبر کے اندر موت ہوتی ہے لیکن نبی علیہ السلام اور باقی انبیاء کی یہ خصوصیات معلوم ہوئیں کہ جب وہ قبر اطہر میں جاتے ہیں تو روح کے تعلق کی برکت سے ان کے اندر حیات پیدا ہوتی

ہے پھر وہ حیات ہی چلتی ہے۔اس کے بعد موت نہیں آتی یہاں پر فتح الباری کے اندر ایک جملہ لکھا ہے بعض المبتدع کہ بعض بدعتی لوگوں نے اس سے حیات پیغمبر کا انکار سمجھا ۔پتہ چلا یہ خطبہ صدیقؓ سے ممات کا عقیدہ ثابت کرتے ہیں پیغمبر کی حیات قبر کا انکار کرتے ہیں۔یادرکھنا وہ اہل سنت نہیں بلکہ ابن حجرؒ کے فرمان کے مطابق وہ اہل بدعت ہیں سمجھ آ گئی بات؟ ہمارا خطبہ صدیقؓ کے اس حصہ پر بھی ایمان تو دوسرے حصہ پر ایمان پہلے حصے پر بھی ایمان، ہم پیغمبر پاک ﷺ کی دنیا کی موت بھی مانتے ہیں اور قبر کی زندگی بھی مانتے ہیں تو ہم نے خطبہ صدیقؓ کو پورا پورا مانا اور اسی کے مطابق ہمارا یہ عقیدہ ہے۔

زندگی کے کئی درجات ہیں:

اب پیغمبر ﷺ کی زندگی ہے کیسی؟ یادرکھنا زندگی کے کئی درجات ہیں ادنیٰ درجے کی زندگی وہ ہے عام لوگوں کی یہ جو قبر کی زندگی ہے وہ ادنیٰ درجے ہے وہ کس کی؟ عام لوگوں کی! ان کی زندگی صرف اس قدر ہے جس سے ان کو ثواب' عذاب کا احساس ہوتا ہے۔ صرف اس قدر پھر ان کے اوپر شہداء ہیں ان کے اندر جو تعلق ہے روح کا اور جسد کا ان کے اندر حیات آتی ہے وہ عام دوسرے مسلمانوں کی بنسبت قوی درجے کی ہے پھر انبیاء کا درجہ ہے اور انبیآء کی جو حیات ہے وہ شہداء سے بھی زیادہ قوی درجے کی ہے اور تمام انبیآءؑ میں سے ہمارے آقا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو قبر اطہر کی جو زندگی عطاء کی وہ باقی انبیآءؑ سے اکمل ہے۔اتم ہے۔

علامہ سیوطیؒ کی تحقیق:

اور یہ میں نہیں کہہ رہا یہ میرے ہاتھ میں رسالہ کتاب تنویر الحق علامہ سیوطیؒ کا یہ رسالہ ہے اس کے صفحہ ۳۴ پر یہ عقیدہ بتایا ہے فرماتے ہیں ولا شک ان حیات الانبیاء علیہم السلام ثابتة معلومة مستمرة مستمرہ سمجھتے ہو؟ دائمی زندگی' استمرار والی زندگی' دائمی زندگی جس کے بعد موت نہیں۔ونبینا علیه افضل الصلوٰۃ والسلام

افضلهم چونکہ باقی انبیآء میں سے ہمارے نبی کریم ﷺ افضل ہیں جب افضل ہیں۔ واذا کان کذالک فینبغی ان تکون حیاتہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل واتم من حیات سائرھم پیغمبر پاک ﷺ کے باقی انبیآء سے افضل الانبیاء ہونے کا، سید الانبیاء ہونے کا، امام الانبیاء ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ باقی انبیآء کے مقابلے میں نبی پاک کی جو قبر والی زندگی ہے ان سے اکمل اتم۔

خطبہ صدیقؓ سے ہمارا عقیدہ ثابت ہوتا ہے:

خطبہ صدیقؓ سے ممات ثابت کرنے والو خطبہ صدیقؓ تو ہمیں یہ عقیدہ بتاتا ہے کہ پیغمبر پاک ﷺ کو قبر اطہر میں ایسی زندگی عطاء کی گئی جو دائمی زندگی ہے ابدی زندگی ہے۔ اصلی زندگی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں اور ایسی زندگی جس کے اندر کبھی کوئی کمزوری آنے والی نہیں ایسی زندگی جو ہمیشہ ہمیشہ کی ہے تم لمحہ کے لئے زندگی نہیں مانتے اور صدیقؓ کا خطبہ ہے خطبہ کے مطابق صحابہؓ کا اجماع یہ بتاتا ہے کہ پیغمبر کی صرف حیات کا عقیدہ نہیں بلکہ قبر کے اندر حیات ابدی کا عقیدہ رکھو۔ اللہ ہمارے دین ایمان کی حفاظت فرمائے مسئلہ چونکہ تفصیلی تھا میں درمیان میں چھوڑتا تو آپ کی الجھنیں رہ جاتیں اس لئے منتظمین حضرات سے معذرت کرتا ہوں میری یہ جسارت معاف فرمائیں مجبور تھا۔ مسئلہ ایسا تھا کہ درمیان میں چھوڑنا نہیں تھا۔

وما علینا الا البلاغ

آفتاب رسالت پرلاکھوں سلام

آفتاب رسالت پہ لاکھوں سلام　　ماہتاب نبوت پہ لاکھوں سلام
گوہر بحر عرفان و بدر الدجے　　درۃ التاج رحمت پہ لاکھوں سلام
باغ جنت کے ہیں پھول رخ پر نثار　　روئے انور کی رنگت پہ لاکھوں سلام
"امتی امتی" لب پہ جاری رہا　　ناز بردار امت پہ لاکھوں سلام
خود سروں کو پڑھایا سبق عجز کا　　مصدر علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
دشمنوں سے بھی پیش آئے جو خلق سے　　ایسی پاکیزہ سیرت پہ لاکھوں سلام
اک اشارے میں شق کر دیا چاند کو　　ایسے ماہ رسالت پہ لاکھوں سلام
جس نے باغ جہاں کو معطر کیا　　اس پسینہ کی نکہت پہ لاکھوں سلام
جس کے محتاج ہیں سب امیر و غریب　　اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
جس کے جلوے سے عالم منور ہوا　　اس ظہور حقیقت پہ لاکھوں سلام
ابتداء جس کی ہو آپؐ کے نام سے　　ایسی دلکش عبارت پہ لاکھوں سلام
نور ذکر نبیؐ سے جو معمور ہو　　اس سحر کی لطافت پہ لاکھوں سلام
باریابی کا حاصل ہو جس کو شرف　　اس سلام محبت پہ لاکھوں سلام
خواب گاہ رسالتؐ پہ بے حد درود　　سبز گنبد کی نزہت پہ لاکھوں سلام
جب لیا نام دل کو سکوں ہو گیا　　مونس رنج و کلفت پہ لاکھوں سلام
روز و شب ہے میسر حضوری انہیں　　اہل طیبہ کی قسمت پہ لاکھوں سلام
مجھ گناہ گار پر بھی ہو لطف و کرم　　آپؐ کی چشم رحمت پہ لاکھوں سلام

آ گیا پھر لبوں پر محمدؐ حمید
بھیجئے نام حضرتؐ پہ لاکھوں سلام

(حمید صدیقی لکھنوی)

الله ربنا
محمد نبینا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
تعادُ رُوحُهٗ فِی جَسَدِہٖ (الحدیث)
خطاب
خطیب اسلام
حضرت مولانا
مفتی مظہر حسین صاحب
مدظلہ
(جھنگوی)
موضوع
روح کا جسم کیساتھ تعلق اور قبر کی زندگی
مقام
دارالعلوم حنفیہ چکوال
سالانہ اجتماع ۲۰۰۲ء
یادگار خطبات
ناشر
مکتبہ اسلامیہ حنفیہ
ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی

﴿خطبہ﴾

اَلحَمدُ للهِ و کَفیٰ و الصّلوٰۃ و السّلامُ علیٰ عِبادِہِ الَّذِیْنَ اصطفیٰ

اَمّا بعد!☆فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمن الرحیم☆

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ☆

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر: قُتِلَ الاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ☆مِنْ اَیِّ شَیْئٍ خَلَقَہٗ☆مِنْ نُّطْفَۃٍ ط خَلَقَہٗ فَقَدَّرَہٗ☆ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَہٗ☆ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ☆ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَہٗ☆

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر☆وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَداً وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ☆

وقال النبی ﷺ تعادُ رُوحُہٗ فِیْ جَسَدِہٖ ☆وقال النبی ﷺ عَذابُ القَبرِ حَقٌّ☆وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ للهِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنَنِیْ عَن امتی السَّلام☆

وقال النبی صلیٰ اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی علیّ عِنْدَ قَبرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیّ نَائِیاً اُبْلِغْتُہٗ☆وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلانبیآءُ احیآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْن☆

صدق اللہ مولانا العظیم ،وصدقنا رسولہٗ النبی الکریم الامین!

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ☆ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماًوَارْزُقْنِیْ فَھْمًا

سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ط۔

سب حضرات نماز والا درود شریف بآوازِ بلند ثواب کی نیت سے پڑھ لیں۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وّعلیٰ آل محمّد کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انّک حمیدٌ مجید،اللّٰھم بارک علیٰ محمّدٍ وّعلیٰ آل محمّدٍ کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انّک حمیدٌ مّجید☆

اللہ کے نبی قبر میں زندہ ہیں اے عقلمند انسان

جو وہاں پر جا کہ پڑھے خود آقا سنتے ہیں صلوٰۃ وسلام
آج تک کسی شریف نے اس کا نہیں کیا انکار
حتیٰ کہ خود لکھ چکے ہیں اسی کو مولوی غلام اللہ خانؒ

اللہ کے نبی ﷺ زندہ ہیں اے ہوشمند انسان

صرف روحِ مقدس کا تعلق ہے جسدِ اطہر کیساتھ
ربِ کعبہ کی قسم یہ بہت پکی ہے بات۔
انبیاء اپنی قبروں میں پڑھتے ہیں نمازیں
اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ کا یہی سچا فرمان

اللہ کے نبی ﷺ زندہ ہیں اے ہوشمند انسان

علمائے حقا کا کیا ہے اس بارے میں عقیدہ؟
نانوتویؒ و گنگوہیؒ مان چکے ہیں دیوبندی سارے
آپ سب حضرات سے میں عرض کرتا ہوں ایک درخواست
بلند آواز سے مارو حیاۃ النبیؐ کے نعرے

(عقیدہ حیاۃ النبیؐ زندہ باد،عقیدہ حیاۃ النبیؐ زندہ باد)

واجب الاحترام حضرات علمائے کرام ! بزرگانِ ملت...... دور دراز سے تشریف لائے ہوئے سامعین...... آج آپ کے شہر چکوال میں دوسری مرتبہ حضرت سیدی مولانا پیر عبدالرحیم صاحب دامت برکاتہم کے حکم سے حاضری کا موقعہ ملا...... دعا فرمائیں ! اللہ رب العالمین دین کا کام خالص ہی...... خواہ لکھنے کی صورت میں ہو...... سنانے کی شکل میں ہو...... عمل کرنے کی شکل میں ہو اپنی ہی رضا کے لئے کرنے کی توفیق نصیب فرمائے...... آمین ! اللہ تکبر اور ریا کاری سے بچائے...... اللہ دشمن اور شیطان کے شر سے بچائے...... اللہ حب مال اور حب جاہ جیسی موذی بیماری سے محفوظ فرمائے...... اللہ سچی بات، سچی نیت سے اور سچ طریقے سے کہنے کی توفیق بخشے...... آمین ! اپنے بزرگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھ میں کمی کوتاہی ہو تو اصلاح ضرور فرما دینا۔

واجب الاحترام بزرگو دوستو ! اللہ رب العالمین نے انسان کو زندگی بخشی اور اسی زندگی کے اندر رہتے ہوئے انسان نے کچھ کمانا ہے...... خواہ صحیح طریقے سے کمائے یا غلط طریقے سے کمائے تو اس کا قبر کے اندر بھی جواب دینا ہے۔

تمہید :

جو مسئلہ میرے ذمے لگایا گیا ہے اس مسئلہ سے پہلے...... میں آپ حضرات کی خدمت میں ایک دو تمہیدی باتیں عرض کروں گا دیکھو ! ایک دعویٰ ہوتا ہے اس دعوے کیساتھ دلیل کا ہونا ضروری ہے...... بات ہمیشہ تین طرح کی ہوگی، بادلیل ہوگی، بے دلیل ہوگی، خلافِ دلیل ہوگی۔ اس کی مثال سمجھئے ! ایک آدمی کا موٹر سائیکل چوری ہو گیا ہے...... اب اس آدمی نے دعویٰ دائر کرایا عدالت کے اندر کہ میرا موٹر سائیکل چوری ہوا ہے (ون ٹو فائیو) 125 یاماہا تھا...... سرخ اس کا کلر تھا...... 98 ماڈل تھا اب یہ اس کا دعویٰ ہے۔ اب دلیل اس دعوے کے مطابق ہونا ضروری ہے...... کہ جب وہ

دلیل پیش کرے گا تو 98 ماڈل اس کے اندر ہونا ضروری ہے 125 یاماہا کمپنی کا نام ہونا بھی اس کے اندر ضروری ہے۔ یہ دلیل ہوگی دعوے کے مطابق......یعنی یہ اس کا دعویٰ بادلیل ٹھہرے گا۔

بے دلیل (کی مثال) اس نے دعویٰ تو کر دیا......لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

تیسری چیز ہے خلافِ دلیل......اب اس نے دعویٰ تو کیا ہے موٹر سائیکل کے چوری ہونے کا لیکن جب عدالت کے اندر دلیل پیش کرتا ہے......تو مطلق چوری کی کرتا ہے۔تو یہ خلافِ دلیل بات ٹھہرے گی۔ جب وہ خلافِ دلیل بات کرے گا......اس کی دلیل بھی جھوٹی ہو جائے گی جب دلیل جھوٹی تو دعویٰ جھوٹا......تو خود دعویٰ کرنے والا بھی جھوٹا......بات سمجھ آئی ہے؟

زندگی تین قسم کی ہوتی ہے:

اصل مسئلہ ہے عذاب اور ثوابِ قبر کا۔دیکھو زندگی تین طرح کی ہے......ایک تو وہ زندگی جو آپ کی اور میری موجود ہے کوئی انڈیا سے سکھ آجائے کوئی کافر آجائے......امریکہ سے عیسائی یا یہودی آجائے وہ آپ کو اور مجھے دیکھے گا تو یہی کہے گا کہ زندہ بیٹھے ہیں اب آپ کی اور میری زندگی کو جو کافر اور سکھ نے تسلیم کیا......آنکھوں سے دیکھ کر تسلیم کیا۔

دوسری زندگی حشر کے معاملے کے اندر...... کہ وہاں پر سکھوں کو بھی پتہ ہوگا کہ یہ بندہ زندہ کھڑا ہے...... بدھ مت، چینی، فارسی، یہودی، عیسائی، سب کو پتہ چل جائے گا کہ یہ بندہ کیا ہے؟ زندہ کھڑا ہے......وہاں پر بھی جب وہ زندگی تسلیم کرے گا تو آنکھ سے دیکھ کر کرے گا۔

ایک تیسری زندگی ہے جس کو آنکھ سے نہیں دیکھا جا سکتا......وہ ہے قبر کی زندگی......اب اس زندگی کو بھی آنکھ کے ساتھ دیکھ کر نہیں ایمان کیساتھ تسلیم کریں گئے اور قبر

کے معاملہ کی زندگی جو ہے اس کے بارے میں کہیں کہ ہم آنکھ سے دیکھ کر تسلیم کریں گے تو پھر مومن کی جو صفت ہے کہ "مومن وہی کامل ہے...... جو غیب کے ساتھ ایمان رکھنے والا ہے" وہ صفت کہاں جائے گی؟ میدانِ حشر کی جو زندگی ہے اس کو کافر نے بھی تسلیم کیا...... کس چیز کیساتھ؟ آنکھ سے دیکھ کر...... اس جہاں کی زندگی جو ہے اس کو بھی کافر نے تسلیم کیا کس چیز کیساتھ؟ آنکھوں سے دیکھ کر......

اب جو قبر کی زندگی ہے اس کو آنکھ کیساتھ دیکھا نہیں جا سکتا...... کافر یہ کہتا ہے اور جن لوگوں کے اندر کوڑھ ہے جو متشابہات کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ لوگ یہ کہتے ہیں...... جب تک اس زندگی کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھیں گے اس وقت تک ہم تسلیم نہیں کریں گے...... لیکن مومن آدمی کہتا ہے کہ نہیں ہماری آنکھ تو خطا کر سکتی ہے ہماری عقل تو سوچنے میں خرابی کر سکتی ہے...... کان سننے میں خرابی کر سکتے ہیں......

لیکن جو نبی اقدس ﷺ نے فرما دیا ہے اس کو ہم آنکھ سے دیکھنا ضروری یقین نہیں کرتے۔ بلکہ اس کو ہم غیب کے ساتھ مانیں گے...... کہ نبی ﷺ نے فرما دیا ہے کہ قبر کے اندر زندگی ہے...... اب ہماری آنکھ دیکھے یا نہ دیکھے ہمارے کان اس معاملے کو سنیں یا نہ سنیں، ہمارے دل و دماغ اس معاملے کو تسلیم کریں یا نہ کریں...... جب غیب کی بات آ گئی جب نبی اقدس ﷺ کی بات آ گئی تو ہماری ساری باتیں پیچھے رہ گئیں۔

انسان کی زندگی کے تین دور ہیں:

دیکھیں انسان کی زندگی کے دور...... تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک آپ کی اور میری زندگی کھلی ہے یہ پوری کی پوری زندگی کھلی ہے...... اب اس وقت آپ پر اور مجھ پر تین چیزیں ہیں...... تکلیف شرعی...... احساسِ بدن...... تدبیرِ بدن۔

پہلی چیز تکلیفِ شرعی:

یعنی جو چیز شریعت نے انسان پر لاگو کی ہے اب میری اور آپ کی زندگی کے اندر واقع ہوگی اس کو کرنا ضروری ہے...... مثال کے طور پر ابھی آپ اور میں بیٹھے ہیں...... اذان ہوگئی تو نماز اللہ نے ہم پر فرض کی ہے اٹھ کر پڑھیں گے۔

لطیفہ:

تو نمازیوں کی بھی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ آٹھ کے، کاٹھ کے، 360 کے...... آٹھ والے تو ہفتہ کے بعد جمعہ پڑھ لیا، کاٹھ والے...... چلو یار آج کسی کے جنازے میں شریک ہوں گے...... تو کل کو ہمارے جنازہ میں بھی کوئی شریک ہوگا۔ اور 360 والے چلو یار آج عید پڑھ لیتے ہیں...... یہ تو حرام نہ کریں؟ پانچ وقت کی نماز جو اللہ نے فرض فرمائی ہے اس کو پڑھنا ضروری ہے...... اذان ہوگئی اب نماز کا ٹائم ہوگیا آپ اور میں نے پڑھنی ہے...... اگر نہیں پڑھیں گے تو قبر میں بھی ڈنڈے پڑیں گے اور قیامت کے دن...... اس کے بارے میں سختی کے ساتھ سوال ہوگا۔

دوسری چیز تدبیرِ بدن ہے:

آپ اور میں یہاں بیٹھے ہیں بول رہے ہیں...... آپ کا اور میرا پیٹ اوپر نیچے ہو رہا ہے...... بولنے سے زبان کے اندر خشکی پیدا ہوگی تو جب پیاس لگے گی تو پانی طلب کروں گا...... جب بھوک لگے گی تو کھانا طلب کروں گا......

تیسری چیز احساسِ بدن ہے:

اب دیکھو آدمی کے پاؤں کے انگوٹھے پر کسی چیز نے کاٹ دیا ہے...... کوئی بھڑ آ گئی، مچھر آ گیا، اس نے کاٹا ہے تو انگوٹھا فوراً دل کو...... دل فوراً دماغ کو اطلاع کرے گا...... اور دماغ ہاتھ کو اطلاع کر کے فوراً ہاتھ وہاں پر پہنچے گا...... اور اس جگہ کو کھرچے گا...... بات سمجھ آئی ہے۔ یہ تین چیزیں اب ہم پر لاگو ہیں...... تکلیفِ شرعی

......احساسِ بدن......تدبیرِ بدن......جب آدمی سو جاتا ہے تو ایک چیز ختم ہو جاتی ہے دو چیزیں باقی رہتی ہیں یہ جو آپ کی اور میری زندگی ہے آپ اور میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں...... یہ آپ کی اور میری کھلی زندگی ہے...... جو سونے کے وقت کی زندگی ہے وہ آدھی چھپی ہوئی ہے آدھی کھلی ہوئی ہے آدمی دیکھ رہا ہے کہ یہ آدمی لیٹا ہوا ہے، سویا ہوا ہے۔ یہ تو زندگی اس کی آدھی چھپ گئی...... کھلی کیا ہے؟ وہ پیٹ بھی اوپر نیچے کر رہا ہے...... کروٹیں بھی بدل رہا ہے...... کسی چیز نے کاٹا ہے تو اس کو بھی کھرچے گا۔

اب اس وقت دو چیزیں لازم ہیں......احساسِ بدن......اور تدبیرِ بدن...... مگر تکلیفِ شرعی جب آدمی سوتا ہے تو ختم ہو جاتی ہے......اب آدمی اگر نیند میں سجدہ پر سجدہ کرتا رہے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں نماز پڑھتا رہے اس کا کوئی فائدہ نہیں......لیکن دو چیزیں اب بھی باقی ہیں......تدبیرِ بدن بھی اور احساسِ بدن بھی......اب یہ زندگی کے دو دور ختم ہو گئے۔ اب تیسرا دور قبر کا شروع ہو گیا ہے اب جب آدمی قبر کے اندر جاتا ہے تو دو چیزیں ختم ہو جاتی ہیں اور ایک چیز باقی رہ جاتی ہے تکلیفِ شرعی بھی وہاں پر نہیں ہے...... یہ عام آدمیوں کی بات کر رہا ہوں ورنہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت ہے کہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور تدبیرِ بدن بھی ختم......... وہاں پر آدمی نہ کھانا طلب کرے گا نہ پانی......اور وہاں پر جو چیز طلب کرے گا وہ صرف اور صرف احساسِ بدن ہے۔

احساسِ بدن والی زندگی کو کیسے تسلیم کریں؟

اب اس احساسِ بدن والی زندگی کو کیسے تسلیم کرنا ہے۔ اب یہاں پر آدمی کہتا ہے کہ جب تک میرا عقل تسلیم نہیں کرتا...... تو میں کیا کروں اب کسی آدمی کا عقل یہ کہے کہ خدا کا دنیا کے اندر وجود بھی نہیں ہے...... خدا ہے ہی نہیں...... تو ہم اس کو دلائل تو

دے سکتے ہیں لیکن ہم اس کو ڈنڈے سے منوا نہیں سکتے جب آدمی کھلی زندگی میں آیا ہے...... تو وہاں پر عقل بھی چل سکتی ہے اور آنکھ بھی چل سکتی ہے...... آدھی زندگی کھلی آدھی زندگی چھپی تو وہاں پر عقل بھی چل سکتی ہے...... اور آنکھ بھی دیکھ سکتی ہے اب جب قبر کا معاملہ آگیا ہے تو وہاں پر عقل کو بھی پیچھے چھوڑنا ہے...... آنکھ کو بھی پیچھے چھوڑنا ہے...... وہاں پر نبی مصدق صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تسلیم کرنا ہے......

مومن سے قبر میں سوال:

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے مشکوٰۃ شریف کے اندر دو جگہ پر صاحب مشکوٰۃ نے نقل فرمائی ہے...... کہ جب بندے کو قبر کے اندر رکھا جاتا ہے تو اس وقت دو فرشتے آتے ہیں...... اس کو اٹھا کر بیٹھاتے ہیں...... اس سے سوال کرتے ہیں مَنْ رَبُّکَ؟ مَنْ نَبِیُّکَ؟ مَا دِیْنُکَ؟ اگر وہ صحیح...... صحیح جواب دے دیتا ہے تو غیب سے آواز آتی ہے کہ اس آدمی کے لئے جنت سے بچھونا لاؤ...... اور اس کی قبر کے اندر جنت کی کھڑکی کھول دو...... اور اس آدمی کی قبر جو ہے وہ حد سے زیادہ وسیع کردی جاتی ہے...... جہاں تک اس کی نظر جائے۔

کافر سے قبر میں سوال:

دوسرا مومن کے مقابلے میں کافر ہے...... اب کافر کے بارے میں کیا آیا ؟ وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اس سے سوال کیا جائے گا تو ''ھَاھَا، لَا اَدْرِیْ، لَا اَدْرِیْ'' مجھے کوئی معلوم نہیں ہے کہ رب کون ہے...... نبی کون ہے...... دین کیا تھا غیب سے آواز آئے گی اس بد بخت نے جھوٹ بولا ہے...... حالانکہ اس کے پاس ہر چیز پہنچ چکی تھی تسلیم نہیں کیا...... دوزخ سے اس کے لئے بچھونا لاؤ؟...... اور بچھا دو اور اس پر اتنی سخت قبر کر دی جائے کہ اس کی پسلیاں اس کے اندر گھس جائیں...... اور مشکوٰۃ شریف میں حدیث مبارکہ کے اندر آتا ہے نبی اقدس

ﷺ نے فرمایا...... کہ اسی وقت اس کو جو مار پڑتی ہے اگر اس مار کو انسان سن لیں تو ریزہ ریزہ ہو جائیں...... اب اس چیخ و پکار کو اور مار کو جو ہم نے تسلیم کرنا ہے...... یا اس سوال و جواب کو ہم نے تسلیم کرنا ہے...... اس کو غیب سے ماننا ہے آج کل بعض لوگ ایسے پیدا ہو چکے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جو ہماری آنکھ نہ دیکھے تو ہم کیا کریں؟ سمجھ نہیں آتی دیکھو! بات یہ ہے کہ...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ حجۃ اللہ البالغہ کے اندر یہ بات لکھتے ہیں کہ...... آپ نے اور میں نے جبرئیل (علیہ السلام) کو دیکھا ہے؟ نہیں دیکھا نا...... لیکن مانا تو ہے وحی کو نہیں دیکھا آتے ہوئے لیکن مانا تو ہے...... نبی اقدس ﷺ کو آنکھوں سے دیکھا؟ (نہیں) مانا ہے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے نہیں مانا ہے......

ان سب چیزوں کو کس طریقے سے مانا...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس اور مبارک زبان سے مانا ہے...... اگر آنکھ سے دیکھنے کی بات ہے تو پھر جبرئیل (علیہ السلام) کا انکار کیا جائے؟...... کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا کہ وہ کیسے اتنی بڑی چیز لے کر آتا تھا؟...... اگر آنکھ سے دیکھنے کی بات ہے کہ ہر بات وہی حجت ہوتی...... جو آنکھ سے دیکھی جائے تو جنت اور دوزخ کا انکار کر کے...... دہریت کا عقیدہ اختیار کیا جائے لیکن نہیں وہ جو چیزیں ہیں...... جن کو ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا اس کو رسولِ اکرم ﷺ کی دی ہوئی خبر کے مطابق سچا ماننا...... اور یقین کرنا پڑے گا۔

پہلی مثال:

دیکھو! حضرت شاہ صاحبؒ ایک مثال لکھتے ہیں آدمی سویا ہوا ہے...... چارپائی پر اسی چارپائی پر اس کا بھائی بیٹھا ہوا ہے...... وہ صبح کو اٹھتا ہے وہ کہتا ہے بھائی! رات کو میں نے ایک خواب دیکھا ہے...... مجھے ایک آدمی نظر آیا اس نے کلہاڑی کے ساتھ پاؤں کے انگوٹھے سے لے کر سر تک ہزار ٹکڑا کر دیا...... اور میں چیختا چلاتا رہا

مجھے بہت دکھ ہوا ہے...... جب وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے خواب کے اندر دیکھا ہے...... کہ میں نے فلاں فلاں نعمتیں کھائی ہیں...... اب مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا جو آدمی خواب بیان کر رہا ہے اس کا بھائی اس کی تصدیق کرے گا یا کہ نہیں...... کرے گا کیوں کرے گا اس لئے کہ میرا بھائی ہے سچ کہہ رہا ہے...... لیکن اس نے اپنی آنکھوں سے تو نہیں دیکھا؟ ایک فٹ کا فاصلہ یا ایک بالشت کے فاصلے پر جو سویا ہوا آدمی ہے...... اس کے حالات جیتے جاگتے آدمی کو معلوم نہیں ہو رہے...... لیکن اس کے حالات کو تسلیم و یقین کر رہا ہے ساتھی جان رہا ہے کہ اس نے سچ کہا ہوگا۔ اب جب چودھویں صدی کا آدمی جب جھوٹ کا ہی غلبہ ہے ہر ایک آدمی سے گمان کیا جاتا ہے کہ یہ جھوٹ بول رہا ہو...... اس کی بات کو تو ہم سچ تسلیم کر رہے ہیں...... لیکن نبی اقدس ﷺ جو اللہ کے بلانے کے بغیر بول بھی نہیں سکتے...... مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ...... جو اللہ کے پیغمبر اپنی خواہش سے زبان بھی نہیں کھولتے ان کی بات کو کیوں غیب سے ٹھکرایا جا رہا ہے؟...... ان کی بات کو غیب کے ساتھ کیوں تسلیم نہیں کرتے؟...... یہ معلوم ہوتا ہے کہ کام اس کے اندر کچھ اور ہے۔

دوسری مثال:

دیکھو! ایک آدمی رات کو سویا ہوا ہے اس نے کہا کہ میں نے رات کو خواب میں آقا ﷺ کی زیارت کی ہے...... اب صبح کو جب اس نے بیان کیا تو مجھے یہ بتلایا جائے کہ اس سے جو لوگ خواب کو سننے والے ہیں...... وہ اس آدمی کی عزت کریں گے یا نہیں؟ ...... (عزت کریں گے) اس کی شہرت کریں گے یا نہیں کریں گے؟...... (کریں گے)! اب ہمیں تو یقین نہیں ہے کہ اس آدمی نے سچ کہا ہے یا جھوٹ کہا ہے؟...... لیکن ہم نے اس کی زبان پر اعتبار کر لیا ہے...... جب اس دور کے اندر جھوٹ ہی غالب ہے سچ تو تھوڑا ہے...... اب چودھویں صدی والے آدمی کی بات کو ہم بغیر

دلیل مانگے تسلیم کر رہے ہیں...... جب کہ نہ ہی ہماری آنکھ نے اس کو دیکھا ہے...... لیکن ہم اس کو تسلیم کر رہے ہیں...... جب نبی اقدس ﷺ فرما چکے ہیں کہ قبر کے اندر جو عذاب ہوتا ہے اس کے ساتھ روح کا تعلق ہوتا ہے...... اس کو جو مار پڑتی ہے اس سے سوال و جواب ہوتے ہیں...... اب وہاں پر لوگ کہتے ہیں جی آنکھ سے دیکھا جائے تو تب ہی ہم تسلیم کریں گے...... معلوم ہوتا ہے کہ دل کے اندر نبی اقدس ﷺ کی محبت نہیں ہے؟...... ایک چودھویں صدی کے آدمی کی تو تعظیم ہو رہی ہے...... لیکن نبی اقدس ﷺ کی بات کی تعظیم نہیں ہو رہی؟

روح کا آدمی کے ساتھ پانچ طرح کا تعلق ہوتا ہے:

اب دیکھیں! آدمی کا روح کے ساتھ پانچ طرح کا تعلق ہے...... علماء کی محفل ہے...... اس لئے میں طالب علم ہونے کی حیثیت سے باتیں اسی انداز میں کر رہا ہوں...... پانچ قسم کا تعلق؟......

فقہ اکبر کے اندر ہے دیکھیں! جب بچہ ماں کے پیٹ کے اندر تھا یہ تو آپ علمائے کرام سے سنتے ہیں...... کہ چار ماہ کے اندر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے...... اب جو بچے کی زندگی ہے ماں کے پیٹ کے اندر اس کو ہم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں؟...... الٹرا ساؤنڈ بھی جھوٹ بول دیتا ہے۔ لیکن ہم نے اس کو دیکھا نہیں...... ہم یہ کہتے ہیں کہ بچہ زندہ ہے وہ جو زندگی ہے...... وہ ہماری آنکھوں سے چھپی ہوئی ہے...... اوجھل ہے اب جب بچہ باہر آ گیا تو اب بھی وہی بچہ زندہ ہے...... وہاں پر جو روح کا تعلق تھا...... آپ کی اور میری آنکھوں سے پوشیدہ تھا......

اب جب بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آیا ہے...... تو اب جو روح کا تعلق ہے...... یہ آپ کی اور میری آنکھوں کے سامنے ہے آپ اور میں اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں...... یہ تعلق کھلا، کھلا ہے۔

اب تیسرا تعلق ہے جب آدمی سو جاتا ہے...... اس وقت بھی جسم کے ساتھ روح کا تعلق رہتا ہے...... لیکن وہ تعلق آدھا چھپا اور آدھا کھلا ہے...... چوتھا تعلق جو قبر کی زندگی سے ہے۔قبر کی زندگی کے اندر جو روح کا تعلق ہے...... وہ سارا کا سارا میری اور آپ کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے...... جس طرح سے ماں کے پیٹ کی زندگی کو ہم نے تسلیم کیا ہے...... اس کا انکار نہیں کیا تو قبر کی زندگی بھی اسی طریقے سے ہے...... اس کو بھی ماننا پڑے گا

اب پانچواں جو روح کا تعلق ہے جسم کے ساتھ وہ میدانِ حشر میں ہوگا...... ابھی اس کو اور انداز میں سمجھیں...... آدمی پر تین دور گزرتے ہیں پہلا دور کبھی تو روح جسم کے تابع ہوتی ہے...... دوسرا دور جسم روح کے تابع ہوتا ہے...... تیسرا دور وہی جب روح جسم کے تابع ہوتی ہے...... یعنی جب آدمی سوتا ہے اگر تو اس کی موت واقع ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس روح کو وہیں پر قبض فرمالیں گے...... اگر اس کی موت واقع نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کی روح کو واپس لوٹا دیتے ہیں۔

روح جہاں بھی ہو اس کا جسم کے ساتھ تعلق ہوتا ہے :

اب آپ دیکھیں ! کہ آدمی تو یہاں پر چکوال کے اندر...... مولانا پیر غلام حبیبؒ کے مدرسہ میں ایک طالب علم سویا ہوا ہے روح کس کے قبضے میں ہے؟...... اللہ کے قبضہ میں ہے کہاں ہے؟...... روح کا ٹھکانہ کہاں ہے کوئی پتہ نہیں لیکن یہاں پر جو مسجد کے اندر لیٹا ہوا ہے...... روح ہے اللہ کے قبضے میں تو وہاں سے روح کا اس جسم پر عکس پڑ رہا ہے یا نہیں پڑ رہا؟ ...... پڑ رہا ہے! جسم کروٹیں لیتا ہے یا نہیں ؟...... لیتا ہے...... تو روح تو اللہ کے قبضہ میں ہے...... اس سے یہ معلوم ہوا کہ روح جہاں پر بھی ہو اس کا جسم کیساتھ تعلق ہوتا ہے...... گزشتہ دنوں ڈیرہ غازی خان سے ایک کتاب چھپی ہے...... "البراھین"...... اس کے اندر خود انہوں نے لکھا ہے کہ موت کہتے

ہیں کہ روح کا جسم سے بالکل جدا ہونا...... حیات کہتے ہیں کہ جسم کا روح کے اندر پورا حلول کرنا...... یا جسم کا روح کیساتھ تعلق ہونا...... دیکھیں!...... اس تعلق کی مثال میں آپ کو دیتا ہوں...... (وہ بات ذہن میں رکھنا...... اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا کی)......

روح کے تعلق کی مثال:

ایک آدمی آج آیا ہے وہ یہاں سے بیٹھ کر کے چلا گیا ہے اب اس کا پیر صاحب کے ساتھ تعلق ہے...... ایک وہ ہے جو چوبیس گھنٹے...... خدام میں شامل ہے اب جو چوبیس گھنٹے والا ہے...... اس کو تو یہ کہا جائے گا کہ یہ پورے کا پورا پیر صاحب کیساتھ ملا ہوا ہے...... لیکن جو یہاں سے بیٹھ کر کے پشاور چلا جائے گا...... اس کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ اس کا پیر صاحب کے ساتھ تعلق ہے...... تعلق ہونا بھی ایک رشتہ ہے اور جو پورا ساتھ رہنا ہوتا ہے...... وہ بھی ایک رشتہ ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ یار میرا تعلق ہے غلام حبیبؒ صاحب سے...... کوئی یہ نہیں کہے گا کہ یہ ان کا مرید نہیں ہے...... بلکہ یہی کہا جائے گا کہ یہ ان کا مرید ہے...... اور ایک وہ ہے جو چوبیس گھنٹے حضرتؒ کے پاؤں دھوتا رہا...... وہ بھی حضرت کا مرید ہے اس میں فرق صرف اتنا ہے کہ...... ایک کو قرب زیادہ میسر ہوا دوسرے کو تھوڑا میسر ہوا...... لیکن ہیں دونوں ہی مرید! اسی طریقے سے جو تعلق ہوتا ہے...... وہ تھوڑا اور جو حلول کرنا ہوتا ہے...... وہ پورا کا پورے جسم کے اندر روح کا ہونا ہے......

حدیثِ مبارکہ سے مثال:

اب دیکھیں! حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے .... نبی اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی وضو کر کے سوتا ہے...... اس کی روح جو ہے وہ کرسی کے نیچے جا کر سجدہ کرتی ہے...... یہ کرسی نہیں...... جو اللہ کے عرش والی کرسی ہے...... اس کے نیچے جا

کر سجدہ کرتی ہے......اب آدمی تو یہاں چکوال میں لیٹا ہوا ہے......وضو کر کے لیکن اس کی روح نے سجدہ کہاں کیا؟...... یہاں سے جو پہلا آسمان ہے یہ پانچ سو سال کا سفر ہے کل سات آسمان ٹھہرے۔ اب پانچ کو سات کیساتھ ضرب دی تو 3500 سال ہوئے......اور اوپر عرش پھر کرسی اس طریقے سے کل 4500 سال کا سفر بنتا ہے...... اب روح نے وہاں پر سجدہ کیا ہوا ہے...... 4500 سال کی مسافت پر اب یہاں پر آدمی لیٹا ہوا ہے......بتائیں کیا روح کا وہاں سے کوئی جسم کیساتھ تعلق ہے یا نہیں ہے؟......تعلق ہے۔روح نے وہاں سجدہ کیا ہوا ہے......اور یہاں جو لیٹا ہوا ہے اس کا پیٹ بھی اوپر سے نیچے ہو رہا ہے......تو معلوم ہوتا ہے کہ روح کا تعلق ہے اگر روح کا تعلق نہ ہوتا تو اس آدمی نے کروٹیں کیا بدلنی تھیں؟......

اب اللہ والوں کی مثال دیکھیں:

دیکھیں! کچھ ایسے لوگ بھی اللہ والے ہیں جن کا دل ہر وقت جاری رہتا ہے...... ذکر اللہ سے اب روح تو وہاں ہے......کبھی آپ کان لگا کر دیکھنا جس صاحب کا دل جاری ہوتا ہے......اللہ کے ذکر سے وہ اگر سویا ہوا بھی ہو تو اس کا دل جو ہے اللہ...... اللہ کر رہا ہوتا ہے ......حالانکہ روح تو وہاں ہوتی ہے؟ ......تو معلوم ہوتا ہے کہ روح کا جسم کیساتھ تعلق رہتا ہے۔

عقلی دلیل :

اسی طریقہ سے علماء نے اس کی مثال یہ لکھی ہے......کہ جس طریقے سے اس وقت مسلمانوں والا ٹائم سوا بارہ ہے اور پرویزی ٹائم...... (واضح ہو کہ یہ جنرل پرویز مشرف کی طرف اشارہ ہے، جس نے ایک گھنٹہ ٹائم آگے کیا تھا)......جو ہے وہ سوا ایک ہے اب دیکھئے سورج مجھے اور آپ کو نظر آ رہا ہے......آپ اور میں یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں گرمی اور سردی کو محسوس کرتے ہیں......لیکن سورج کتنا دور ہے اس کی تعداد کتنے

میل ہے کتنا سفر ہے...... اس کا کوئی علم نہیں۔ لیکن وہاں سے کھڑے ہو کر سورج جو ہے یہاں شعائیں پہنچا رہا ہے...... اس کے ساتھ ہم گرمی، سردی محسوس کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے؟...... کر رہے ہیں۔ اسی طریقے سے روح کا علیین کے اندر ہو یا سجین کے اندر ہو تعلق ہوتا ہے...... جس طریقے سے سورج آسمانوں پر ٹھہرا ہوا ہے...... اپنی شعاؤں کے ذریعے سے زمین والوں کو گرمی اور سردی بھی دیتا ہے...... کھیتی بھی پکتی ہے...... جہاں پر دھوپ نہیں ہوتی...... وہاں پر کھیتی بھی نہیں پکتی...... تو دیکھو جس طرح سورج وہاں کھڑے ہو کر شعاؤں کیساتھ گرمی سردی محسوس کرا رہا ہے...... اسی طریقے سے روح...... سجین...... کے اندر ہو یا علیین...... کے اندر ہو تو وہاں سے روح کا آدمی کیساتھ تعلق ہوتا ہے...... یہ ہر ایک کی بات ہے......

دوسری عقلی دلیل:

اس کی اگلی مثال دیکھیں!...... آپ یہاں پر سوئے ہوئے ہیں...... آدمی کہتا ہے یار میں رات کو کعبۃ اللہ گیا تھا...... روضہ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا تھا...... وہاں پر کیا چیز گئی ہوئی تھی؟ سیر تو روح کر رہی ہے نا...... یہ تو بستر خواب ہے جہاں پر آدمی لیٹا ہوا ہے...... لیکن عالم خواب کا کائی پتہ نہیں کہ کون سا ٹھکانہ ہے کون سا ٹھکانہ نہیں ہے...... کبھی تو یہ ہی روح مکہ مکرمہ کا طواف کر رہی ہے...... کبھی وہی روح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر اطہر پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہی ہے...... رسول پاک ﷺ کی قبر اطہر پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہی ہے...... کبھی وہی روح کراچی میں کسی کے ساتھ لڑائی کر رہی ہے...... کبھی وہ ہی روح گھر میں بیٹھ کر کھانا کھا رہی ہے...... یہ سارے کام کیا چیز کرتی ہے؟ روح کرتی ہے...... لیکن لذت جسم کو بھی محسوس ہوتی ہے...... اب جو حضرات مکہ مکرمہ گئے ہیں وہ

بتائیں یہاں سے کتنا سفر ہے؟ 3200 میل کا ہے......

اب اس سفر میں روح کا تعلق ہے یا نہیں ہے؟......(ہے)......لیکن روح کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے اب دیکھو آپ جب یہاں سوئے ہوئے تھے تو آذان ہوگئی ......کسی نے کہا مولوی صاحب اٹھیں نماز کا ٹائم ہو گیا ہے...... اب روح نے تو 4500 سال کی مسافت پر سجدہ کیا ہوا تھا......اب جب آئی ہے ایک سیکنڈ میں تو معلوم ہوا ہے کہ جسم کیساتھ روح کا تعلق ہوتا ہے...... یہ بات سمجھ آگئی ہے۔......

قرآن سے دلیل :

پہلے قرآن کی طرف آئیں......کہ فرمایا! مارا گیا وہ انسان جس نے اپنے رب کی نافرمانی کی......قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗ☆مِنْ اَیِّ شَیْئٍ خَلَقَہٗ☆...... کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے......☆مِنْ نُّطْفَۃٍ☆ ایک قطرے سے☆......خَلَقَہٗ فَقَدَّرَہٗ☆......اللہ نے اس کو پیدا فرمایا پھر اس کی مقدار کو برابر کیا پھر اس کے جو آنے کا راستہ تھا وہ آسان فرمادیا......☆ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ☆......اللہ نے اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں اتار دیا......اب میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ جو آدمی ماں کے پیٹ سے باہر آیا ہے......دنیا کے اندر چلنے پھرنے والا وہی تھا یا کوئی اور تھا؟......جی وہی تھا! کھانا وہی آدمی کھاتا تھا یا کوئی اور کھاتا تھا؟ ......جب فوت ہوا تو کون سا آدمی فوت ہوا؟......وہی جو دنیا کے اندر نماز پڑھتا تھا......جو روزہ رکھتا تھا...... جو جہاد کے لئے جایا کرتا تھا......جو لڑائی جھگڑا کرتا تھا......اب دیکھیں! جب وہ آدمی مر گیا ہے......تو کیا اس کے جسم کیساتھ روح کا تعلق باقی ہے......یا نہیں ہے؟ باقی ہے!

حدیثِ نبوی ﷺ سے دلیل :

بخاری شریف کی حدیثِ مبارکہ کے اندر آتا ہے......کہ رسولِ اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ...... جب آدمی کو قبرستان کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں...... تو وہ کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو...... جلدی لے چلو میرے ٹھکانے کی طرف...... اب بتائیں! چارپائی پر جسم ہوتا ہے یا روح ہوتی ہے...... میں ایک دن مدرسہ میں بیٹھا ہوا تھا...... ایک صاحب آئے اور کہنے لگے کہ روح کو بھی موت آ جاتی ہے...... میں نے کہا بہت اچھی بات ہے...... میں نے کہا پھر تو دو چیزوں کو غسل دینا پڑے گا...... اور کفن بھی دو؟ قبریں بھی دو کھودنی پڑیں گی...... میں نے کہا آپ مجھے یہ بتائیں کہ جسم کو تو غسل دیتے ہیں...... روح کو آپ نے کب غسل دیا ہے...... اور کب دیتے رہے ہیں؟...... کہتا ہے کہ کوئی نہیں میں نے کہا جب روح کو غسل ہی نہیں دیا...... تو پھر تو روح زندہ ہے...... اس کو موت بھی نہیں آئی جس کو لے جا رہے ہیں...... اب وہ آدمی جو کہتا ہے کہ مجھے جلدی جلدی لے چلو اب اس کو کہاں رکھا؟...... قبر کے اندر وہ کہتا ہے کہ نہیں قبر اوپر ہی ہے اس قبر کو قبر بھی تسلیم نہیں کرتے...... ندائے حق والے نے اس کو قبر بھی تسلیم نہیں کیا کہتا ہے...... گڑھا...... گڑھا ہے۔ گڑھے کی رٹ اس نے لگائی...... قبر کو بھی تسلیم نہیں کیا...... یہ ہمیشہ ایک قاعدہ ہے کہ جو چیز جہاں سے آتی ہے جاتی بھی وہیں ہے...... انسان جب پیدا مٹی سے ہوا ہے تو اس نے جانا کہاں ہے؟...... ☆مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ☆...... اب انسان کو اس کے اندر جانا ہے...... اب اتنی تمہید کے بعد میں آپ کو اگلی بات کی طرف لے چلتا ہوں......

قبر کسے کہتے ہیں؟ :

دیکھنا ہے کہ قبر کیا ہے؟ کیونکہ آخر بات قبر پر ہی ختم ہو گی...... قبر کیا ہے اور کون سی ہے؟...... مصباح اللغات والے نے یہ بات لکھی ہے کہ قبر اس کو کہا جاتا ہے...... کہ جہاں پر انسان کو دفن کیا گیا ہو...... اب ایک ذہن میں عام اشکال یا

وسوسہ جوان لوگوں نے چھوڑا ہوا ہے...... جو جل جائے۔ جس کو دریا لے گیا جس کو کوئی جنگلی درندہ کھا گیا...... اس کو کہاں عذاب وثواب ہوگا؟...... وہ انشاء اللہ بعد میں عرض کروں گا۔

قرآن سے ارضی قبر کا ثبوت، پہلی دلیل:

جہاں ہم مردے کو دفن کرتے ہیں اس کو اللہ کا قرآن قبر کہتا ہے......

☆اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرْ ☆حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرْ☆...... بنوحارثہ اور بنی حارث دو قبیلے ان کی آپس میں لڑائیاں ہوا کرتی تھیں...... بڑے بڑے خاندان تھے۔ اللہ نے قرآن اتار کر فرمایا کہ تم دنیا کے اندر کس چیز پر اترا رہے ہو؟...... اکڑ اکڑ کر چلنے والو! جو تمہارے بڑے تھے ان کو جا کر دیکھو...... کہ قبرستان کے اندر ہیں کس چیز کی کثرت نے تمہیں غفلت میں ڈال رکھا ہے...... یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کی تو قبر کہاں تھی؟...... اوپر تھی؟ نہیں وہیں تھی...... تو معلوم ہوا کہ قرآن نے کس قبر کو قبر فرمایا...... اسی قبر کو قبر فرمایا...... جو کھودی تھی......

دوسری دلیل:

عبداللہ بن ابی منافق کا واقعہ...... اللہ کے رسول ﷺ اس کے جنازے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو بعد میں آیت اتری۔...... ☆وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ☆ ...... اے محبوب! ﷺ منافقین میں سے آئندہ کسی کی نماز بھی نہیں پڑھنی اور نہ آئندہ کسی کی قبر پر کھڑے ہونا ہے...... تو کہاں پر قبر تھی؟ یہیں زمین پر؟ اوپر نہیں...... میں تو یہاں تک کہا کرتا ہوں کہ ان سے تو کوا بھی عقل مند ہے...... ہابیل اور قابیل حضرت آدم علیہ السلام کے دو صاحبزادے تھے...... تو قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا...... تو اب وہ پریشان ہے کہ اب اپنے بھائی کا کیا کروں؟...... اس خون کو چھپاؤں تو کہاں

چھپاؤں؟ ......لیکن اس کی عقل نے وہاں پر جواب دے دیا...... کوے کا ساتھی مر گیا......اب اللہ نے کوے کو حکم فرمایا کہ اس کو اٹھا اور اس کے قریب جا کر رکھ دے...... اور وہاں پر اپنی چونچ کیساتھ زمین کو کھودنا شروع کر دے...... زمین کو جب اس نے کھودلیا۔ چھوٹا سا گڑا بن گیا......اب اس کوے نے اپنے ساتھی کو اندر رکھ دیا......اور اس پر مٹی ڈال دی......اب بعد میں قابیل نے اس حالت کو دیکھ کر قبر کھودی......اور اپنے بھائی کو دفن کر دیا......کوے نے تو اس قبر کو قبر مان لیا......لیکن آج کل کہتے ہیں کہ ہم قرآن و سنت پھیلانے والے ہیں...... وہ نہ مانے تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟......ایک شخص سے میری ملاقات ہوئی...... اس نے کہا کہ یہ قبر، قبر نہیں...... میں نے کہا بہت اچھی بات ہے...... میں نے کہا جو آپ کے مرتے ہیں ان کو کہاں دفن کرتے ہو؟......کہتا ہے کہ دفن کرتے تو اسی جگہ پر ہیں...... میں نے کہا پھر اس کو کیا کہیں گے...... چپ ہو گیا۔

قرآن سے تیسری دلیل :

تو دیکھو اللہ کے قرآن نے اسی جگہ کو قبر فرمایا......☆اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ☆ ...... قیامت کے دن کہاں سے اٹھایا جائے گا؟ انہیں قبروں سے...... جہاں پر دفن کیا جاتا ہے وہیں سے اٹھایا جائے گا...... یا اوپر سے نیچے اتارا جائے گا؟ یہیں سے......

چوتھی دلیل :

اللہ پاک نے دوسری جگہ پر فرمایا......☆وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ☆ ...... جب قبروں سے انسان اٹھائے جائیں گے...... وہ اسی زمینی قبر سے، کہیں اوپر سے نہیں......ایک تو یہ معلوم ہوا۔ اللہ کے قرآن سے کہ یہ قبر یہی قبر ہے...... کیا حدیث مبارکہ کے اندر بھی قبر کی بات ہے یا نہیں؟

احادیثِ مبارکہ سے زمینی قبر کا ثبوت: ﴿دلیلِ اول﴾

☆لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدًا .... کہ اللہ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی...... کیوں؟......انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا...... تو قبریں کہاں تھیں؟...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کہاں؟...... زمین پر! بنی اسرائیل کے جتنے بھی انبیائے کرام علیہم السلام آئے ہیں ان کی قبریں کہاں تھیں؟...... اسی زمین پر۔ تو انہوں نے زمینی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا...... تو اللہ نے کیا فرمایا؟ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا کہ...... اللہ پاک نے ان پر لعنت فرمائی ہے۔

دلیلِ ثانی :

حدیث مبارک کے اندر ہے...... (نسائی ابن ماجہ، ابو داؤد شریف کے اندر بھی موجود ہے)...... اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا...... کہ جب تم قبروں کی زیارت کے لئے جاؤ قبرستان سے گزرو تو...... السلام علیکم یا اھل القبور...... کہا کرو۔ آپ لوگ عقلمند ہیں یہ بتائیں کہ...... آپ لوگ کس جگہ پر سلام کرتے ہیں؟ قبرستان میں...... یہیں قبرستان ہے یا کہیں اوپر ہے؟...... یہیں ہے۔ جب میں نے دلیل پیش کی تو ایک صاحب مجھے کہنے لگے...... کہ یہ تو دعا ہے۔ میں نے کہا اچھا! آپ جب پانچ سات بیٹھے ہوں تو میں کہہ دوں گا......

السلام علیکم یا اھل القبور ☆...... تو آپ کو تنگی تو نہیں ہوگی...... کہنے لگے کیوں؟...... تو میں نے کہا جب یہ دعا ہے اور دعا زندہ کے لئے بھی کی جا سکتی ہے...... اور مردہ کے لئے بھی، دعا تو ہر کسی کے لئے ہوتی ہے...... کہنے لگے یہاں پر فِٹ نہیں آتی...... میں نے کہا تو اس کو فِٹ وہیں کریں گے جہاں نبی اکرم ﷺ نے فِٹ فرما دیا ہے۔

دلیلِ ثالث :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت بخاری کے اندر ہے فرمایا!...... جب آدمی کو قبر کے اندر رکھا جاتا ہے...... اس کے گھر والے چیخ و پکار کرتے ہیں...... تو اس قبر والے کو عذاب وثواب ہوتا ہے...... تو معلوم ہوتا ہے کہ جس جگہ پر ہم نے دفن کیا...... عذاب وثواب بھی وہیں ہوتا ہے۔

دلیلِ رابع :

ایک اور روایت کے اندر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ طیبہ کے قبرستان سے گزر رہے تھے...... تو آقائے دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ ان دو قبروں کو عذاب ہو رہا ہے...... اب صرف قبروں کو عذاب ہو رہا تھا...... یا قبر والوں کو! وہ کہتے ہیں جی یہاں پر قبروں کی بات آئی...... قبر والوں کی بات تو نہیں آئی۔

مثال :

دیکھو! ایک آدمی کہتا ہے کہ میں فلاں گھر گیا تھا...... تو جب وہ آدمی گھر گیا تھا تو کیا صرف گھر کے دروازے دیکھنے گیا تھا؟ ...... چاردیواری دیکھنے گیا تھا؟ نہیں!...... بلکہ اس گھر کے اندر جو انسان رہتے ہیں...... ان کو ملنے کے لئے گیا تھا...... اسی طریقہ سے جب قبروں کو عذاب ہو رہا ہے...... تو قبروں کو نہیں قبر والوں کو ہو رہا ہے......

قرآن سے مثال:

مثال کے طور پر اس کی قرآنِ پاک کے اندر سے کوئی بات آتی ہے...... ہاں آتی ہے...... حضرت یوسف علیہ السلام کو جب بھائیوں نے کنویں کے اندر ڈالا...... تو بعد میں جب مصر کے اندر گندم وغیرہ لینے کے لئے گئے...... تو بنیامین کو حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس ٹھہرنا پڑا...... اب جب واپس آئے تو سیدنا یعقوب علیہ السلام نے

یہ فرمایا...... کہ تم بنیامین کیساتھ بھی دھوکہ کر کے آئے ہو...... تو انہوں نے کہا کہ بستی سے پوچھ لیجئے۔ کیا مراد...... یعنی جو بستی والے ہیں ان سے پوچھ لیجئے......

اللہ پاک نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بستی کو تباہ کیا...... تو جب بستی تباہ ہوئی تو کیا قوم والے اندر نہیں تھے...... انسان نہیں تھے؟...... صرف مکان تباہ ہوئے تھے...... جب قبر کے اندر عذاب ہو رہا ہے قبر پر عذاب ہو رہا ہے...... تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف قبر کی مٹی پر نہیں...... بلکہ جو اندر ہیں ان کو عذاب ہو رہا ہے۔

دلیلِ خامس :

حدیث پاک کے اندر آتا ہے کہ رسولِ پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت ایک جگہ پر تشریف لے گئی...... تو ان کو پتہ نہیں تھا...... تو انہوں نے خیمہ لگالیا...... خیمہ جب لگایا تو رات کو اسی قبر سے سورۃ ملک پڑھنے کی آواز آئی...... صحابہ رضی اللہ عنہم نے سنی۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا مٹی پڑھ رہی تھی؟ جی قبر والا پڑھ رہا تھا...... اب اللہ کے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پتہ چلا تو انہوں نے فوراً وہاں سے خیمہ اکھاڑ لیا...... جب خیمہ اکھاڑ لیا گیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات کی تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا...... کہ سورۃ الملک انسان کو قبر کے عذاب سے بچاتی ہے......

اب اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے...... کہ قبر کے اندر آدمی کے لئے بچھو بھی آجاتے ہیں...... سانپ مکوڑے بھی آجاتے ہیں...... تو کس قبر میں ہوتے ہیں؟ اسی قبر میں، اور قبر والے کو...... اب یہ بات قرآن سے بھی سمجھ میں آگئی ہے کہ...... یہ جو زمینی قبر ہے اسی کو قبر کہتے ہیں...... اور حدیثِ مبارکہ سے بھی سمجھ آگئی ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے اسی قبر کو قبر کہا ہے...... ایک حدیثِ پاک میں نبی اقدس ﷺ نے فرمایا کہ...... جس آدمی کا دل سخت ہو گیا ہو وہ قبرستان کی طرف جایا کرے تا کہ

موت یاد آئے...... اور آدمی کا دل نرم ہو جائے...... اب کس قبرستان کی طرف جانے کی تعلیم ارشاد فرمائی...... زمین والے قبرستان کی طرف۔

عذاب وثواب کس چیز کو ہوتا ہے؟ :

کہتے ہیں، کرے کوئی بھرے کوئی...... کہتے ہیں کہ جی عذاب وثواب صرف روح کو ہوتا ہے...... بھائی کیوں؟...... اس نے کوئی زیادہ جرم کرلیا ہے...... اب دیکھو بات یہ ہے کہ ایک آدمی اٹھتا ہے...... اور یہاں سے ہی جگ اٹھالیتا ہے...... اور چوری کر کے بھاگ جاتا ہے...... کوئی آدمی اس کے پیچھے جا کر اس کو پکڑتا ہے...... تو اب سزا کس...... کس کو ملے گی؟ چوری ہاتھ نے کی ہے نا! جسم نے کی ہے نا! روح نے تو چوری نہیں کی...... ہاتھ نے کی ہے...... اور ہاتھ جسامت میں سے ہے...... اب جب چوری تو ہاتھ نے کی ہے...... لیکن جب جوتے لگیں گے...... سزا ملے گی تو صرف جسم کو ملے گی یا روح کو بھی ساتھ ہوگی؟...... دونوں کو ملے گی...... کیوں؟ اس لئے کہ دونوں برابر کے شریک ہیں...... مجھے ڈیڑھ بجے تک کہا گیا ہے...... پتہ نہیں پرویزی ڈیڑھ بجے تک میں نے چلنا ہے...... یا مسلمانوں والے ڈیڑھ بجے تک...... **(پرویزی ٹائم تک)**...... **اچھا** تو میں بات ختم کرتا ہوں زندگی رہی تو پھر کبھی سہی۔

☆ واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّة

حضرت علامہ واعظ خوش بیان

عبدالحمید ولو صاحب مدظلہ

قلعہ دیدار سنگھ (گوجرانوالہ)

موضوع

نبی ﷺ کا روضہ جنت ہے

مقام مسجد فضل گوجرانوالہ

24 نومبر 2000ء

یادگار خطبات

مکتبہ اسلامیہ حنفیہ
یادگار خطبات
بن حافظ جی ضلع میانوالی

ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جیؒ ضلع میانوالی

الحمدللہ رب العالمین ...... والصلوۃ والسلام علی سیدالرسل وخاتم الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین......

امابعد ! اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ......

قال رسول اللہ ﷺ ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنہ او کماقال علیہ الصلوۃ والسلام صدق رسولہ النبی الکریم ......

ربّ اشرح لی صدری ویسّرلی امری واحلل عقدۃ مّن لّسانی یفقھوا قولی ...... ربّ زدنی علماً...... ربّ زدنی علماً...... ربّ زدنی علماً......

سبحانک لا علم لنا الا ما علّمتنا انّک انت العلیم الحکیم ......

سبحان ربّک ربّ العزّۃ عمّا یصفون وسلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین ......

یارب صل وسلم دائما ابداً علی حبیبک خیرالخلق کلھم......

تمام حضرات درودشریف پڑھ لیں ......

تمہید ......

قابل صداحترام ......حضرات علماءکرام، قابل ذی وقار، بزرگواور دوستو، عزیز بھائیو! محبین ومخلصین جناب مولانا محمد نورحسین عارف صاحب ...... انکی پرخلوص دعوت پر اس مسجد کے اندر آپ کیساتھ گفتگو اور زیارت کا شرف حاصل ہو رہا ہے ...... اللہ تبارک وتعالی میرا اور آپکا آنا اپنے دربار عالیہ میں قبول فرمائیں ...... (آمین)

ماشاءاللہ مجھ سے پہلے مولانا محمد اسماعیل محمدی صاحب نے بڑا احسن

اور مدلل بیان فرمایا ہے...... میں سوچ رہا تھا کہ میں کس عنوان پر اپنی گفتگو کا آغاز کروں...... بہرحال میں تھوڑے سے وقت میں چند گزارشات آپ حضرات کے سامنے عرض کروں گا......حضور اکرم ﷺ کیساتھ محبت ہمارا ایمان ہے...... بیشک! اونچی آواز سے بولیں؟...... آپ ﷺ سے محبت ہمارا ایمان ہے...... ایک ہے حضور ﷺ کی گستاخی؟......ہم تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر بھونکنے والوں کے خلاف جان قربان کردیتے ہیں......

پیغمبر ﷺ کے ناخن مبارک کی گستاخی کرنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا ...... (بیشک) حضور ﷺ کے مبارک ناخنوں کی قدر اور ادب پوچھنا ہے تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھو...... بہرحال حضور ﷺ سے محبت ہمارا ایمان ہے...... جب حضور ﷺ کا نام مبارک اس ناچیز کی زبان پر آئے تو آپ سب نے کیا کہنا ہے؟ صلی اللہ علیہ وسلم ......

اور بات سمجھ آئے تو پھر کیا کہنا ہے؟ (سبحان اللہ)

پہلی گزارش......!

جو بات مولانا نواز بلوچ صاحب نے کہی ہے...... میں ایک جملہ کہہ کر آگے بات چلاتا ہوں...... کیونکہ میں کوئی عالم فاضل آدمی نہیں ہوں نہ کوئی محقق ہوں...... مجھ جیسے کو تو ہر آدمی کہہ دیتا ہے کہ ان واعظوں کا کیا ہوتا ہے ان مقرروں کا کیا ہوتا ہے؟...... چونکہ یہ لوگ کتابوں میں بہت رہتے ہیں اور مجھ جیسے طالب علم ذوق میں بہت رہتے ہیں...... سمجھ آ گئی؟ ......جسکو دکھائی دیتا ہے وہ انکار نہیں کرتا......جسکو دکھائی نہیں دیتا وہ مانتا نہیں...... سمجھ آ گئی؟

میں تو کچھ ذوقی باتیں کرتا ہوں......ایک گزارش کروں گا کہ حضور ﷺ کی حیات مقدسہ مطہرہ کے بارے میں...... جو بات مولانا بلوچ صاحب نے بیان کی ہے کہ جو حیات نبی پاک ﷺ کو بعد از وفات حاصل ہے......اس

کیلئے حضرت شیخ 'استاذ العلماء' علامہ شیخ التفسیر والحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتھم العالیہ ......اللہ تعالی انکا سایہ ہم پر سلامت رکھے......انکی کتاب تسکین الصدور کا مطالعہ کیا جائے......

دوسری گزارش......!

جس آدمی کو اللہ پاک عمرہ پر جانے کی توفیق عطاء فرمائے یا حج کرنے جائے......تو نبی پاک ﷺ کے روضۂ اطہر پر جا کر صلوۃ وسلام عرض کرنا ہو......تو وہ نور الایضاح کا ضرور مطالعہ کر کے جائے......(سبحان اللہ)

الحمدللہ میں مطالعہ کر چکا ہوں......

وہاں جا کر **الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ...... الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ** .... بلکہ سارا باب جو صاحب نور الایضاح نے بیان کیا ہے اس کا مطالعہ ضروری ہے......اب اگر اجازت ہو تو تھوڑی سی تقریر کر لوں؟

پیغمبر ﷺ کی ہر چیز اعلیٰ......!

میں پوچھتا ہوں کہ آنکھیں تو سب کی ہیں......لیکن کملی والے کی آنکھ کی کیا بات ہے......زلفیں بھی سب کی ہیں......پر کملی والے کی زلفوں کی کیا بات ہے......اور آسان کر کے کہتا ہوں!......

☆ کہ آنکھیں تو سب کی ہیں......لیکن کملی والے جیسی آنکھ نہیں

☆ زلفیں تو سب کی ہیں......لیکن کملی والے جیسی زلفیں نہیں......

☆ چہرہ تو سب کا ہے......لیکن نبی ﷺ جیسا کسی کا چہرہ نہیں......

☆ رخسار تو سب کے ہیں لیکن میرے محبوب ﷺ جیسے کسی کے رخسار نہیں

☆ ہاتھ تو سب کے ہیں......لیکن نبی ﷺ کے ہاتھ جیسے کسی کے ہاتھ نہیں

☆ سینہ تو سب کا ہے......لیکن نبی ﷺ جیسا کسی کا سینہ نہیں......

مصطفیٰ ﷺ جیسی کسی کی حیات نہیں ......!

دوست تو سب کے ہیں ...... لیکن نبیؐ کے دوستوں جیسے کسی کے دوست نہیں ......
بیویاں تو سب کی ہیں ...... لیکن نبی ﷺ کی بیویوں جیسی کسی کی بیویاں نہیں ......
بیٹیاں تو سب کی ہیں ...... لیکن مصطفیٰ ﷺ کی بیٹیوں جیسی کسی کی بیٹیاں نہیں ......
ولادت تو سب کی ہے ...... لیکن نبیؐ کی ولادت جیسی کسی کی ولادت نہیں ......
وفات سب کی ہے ...... لیکن نبی ﷺ کی وفات جیسی کسی کی وفات نہیں ......
بعد از وفات حیات سب کی ہے ...... لیکن مصطفیٰ ﷺ جیسی کسی کی حیات نہیں۔

یہ حیات سب سے جدا ہے

(نعرے تکبیر ...... اللہ اکبر ...... عقیدہ حیاۃ النبیؐ ...... زندہ باد)

آپ نے مرنا ہے یا نہیں؟ (مرنا ہے) ہر کسی نے مر جانا ہے ...... مر تو نے بھی جانا ہے ...... اور مر انشاء اللہ میں نے بھی جانا ہے سب نے مر جانا ہے

شانِ مصطفیٰ ﷺ ......!

توجہ کریں ......! بیٹی کون ہے؟ ابو! بار بار دروازہ کھٹک رہا ہے!

آقا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بیٹی یہ جس کے گھر جاتا ہے دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا ......

☆ پیر کے گھر جائے ...... دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا

☆ مولوی کے گھر جائے ...... دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا

☆ عالم کے گھر جائے ...... دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا

یہ تو مقام مصطفیٰ ﷺ ہے کہ بغیر اجازت اندر نہیں آسکتا ...... میرے محبوب ﷺ آپ کے گھر میں عزرئیل علیہ السلام آ رہا ہے ...... اجازت طلب کرنے کے بعد ...... توجہ کرنا میرے محترم سامعین! ...... میرے محبوب ﷺ نے دیکھا ...... عزرئیل علیہ السلام نے سلام کہا ...... سلام کہنے کے بعد کیا کہتا ہے ......

آ گیا عزرئیل علیہ السلام ...... آ کے بیٹھ گئے عزرئیل علیہ السلام! ...... یہ وقت تو آخری آنا ہی ہے ...... کون انکار کرتا ہے ......

اللہ کا قرآن کہتا ہے ...... کل نفس ذائقة الموت

اللہ کی قسم!

☆ میرے نبی ﷺ کے بیٹھنے جیسا ...... کسی کا بیٹھنا نہیں ......

☆ میرے نبی ﷺ کے اٹھنے جیسا ...... کسی کا اٹھنا نہیں ......

☆ میرے نبی ﷺ کی خلوت جیسی ...... کسی کی خلوت نہیں ......

☆ میرے نبی ﷺ کی جلوت جیسی ...... کسی کی جلوت نہیں ......

☆ میرے نبی ﷺ بیٹھتے ہیں ...... تو اللہ سنت بنا دیتے ہیں ......

☆ میرے نبی ﷺ لقمہ اٹھاتے ہیں ...... تو کھانا سنت بن جاتا ہے ......

☆ میرے نبی ﷺ پانی کا گھونٹ پیتے ہیں ...... تو پانی پینا سنت بن جاتا ہے ......

نبی ﷺ کی نیند اور امت کی نیند میں فرق ......

میرے معزز سامعین ...... توجہ کرنا! ......

نیند تو سب کو آتی ہے ...... تُو نیند کا ایک جھٹکا ٹیک لگا کر لے ...... تو بعد میں تلاوت نہیں کر سکتا ...... تجھے وضو کرنا پڑے گا ...... نماز نہیں پڑھ سکتا ...... تجھے وضو کرنا پڑے گا ...... یہ کون ہے؟ اسکو آمنہ کا چاند کہتے ہیں

☆ یہ کون ہے ...... اسکو عبد اللہ کا دریتیم کہتے ہیں ......

☆ یہ کون ہے ...... اسکو بدر الدجیٰ کہتے ہیں ......

☆ یہ کون ہے ...... اسکو شمس الضحیٰ کہتے ہیں ......

☆ یہ کون ہے ...... اسکو سلطان دین کہتے ہیں ......

☆ یہ کون ہے ...... اسکو عائشہؓ کا سہاگ کہتے ہیں ...... صلی اللہ علیہ وسلم

اے میرے پروردگار...... میں محمد ﷺ سونا چاہتا ہوں......
رب فرماتے ہیں کہ میرے پیارے تسلی سے سو جاؤ...... سونے کے بعد آپ کو وضو کی ضرورت نہیں......
امت کی نیند اور ہے...... نبی ﷺ کی نیند اور ہے...... (سبحان اللہ)
آیا عزرئیل! کہتا ہے؟ یا رسول اللہ میرا بھی سلام ہو اور اس (رب) کا بھی ہو۔

انّ اللہ وملئکتہ یصلّون علی النبیّ...... یآ ایّھاالّذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما...... (سبحان اللہ)

گنبد خضریٰ کے سامنے گلہائے عقیدت!

میں نے یہاں ایک جملہ کہا؟
اور پھر میں نے نبی پاک ﷺ کے روضہ مبارک پر (حاضر ہوکر) کہا

یوں تو عشاق ہیں ہر جگہ سے آنے والے
میرے محبوبؐ تیرے ہم بھی ہیں چاہنے والے
میں جو آیا ہوں اے کاش! میں نظر میں آؤں
ہیں میرے دل میں بہت زخم دکھانے والے

اللہ کی قسم! یہ جملہ میں نے بلوچ صاحب کی فرمائش پر نہیں لکھا...... کیسا منظر تھا!
قاری اسحاق صاحب میرے دائیں طرف بیٹھے ہیں...... گنبد خضریٰ کو اس طالب علم نے سامنے رکھا...... باب بقیع کی طرف میں بیٹھا تھا...... مغرب کے بعد کا ٹائم تھا...... حضور ﷺ کی دو صفتیں قرآن میں سے میرے سامنے آ گئیں... میں نے لکھایا اور قاری صاحب نے لکھنا شروع کر دیا...... میں نے کہا! کہ چلو اب اگلا جملہ بھی لکھ لیں......

اے رؤف الرحیم، میرا دامن بھر دو
خالی جھولی[1] میری دیکھیں نہ زمانے والے

---

[1] یہ بریلویوں کی طرح عام حاجات کی جھولی بھرنا نہیں فقہاء کی زبان میں طلب شفاعت ہے۔

اللہ ذوق نصیب فرمائیں ...... اللہ وہاں جانے کی توفیق عطا فرمائیں ...... ہاں ہاں الحمدللہ! اللہ نے مجھے شرف بخشا ہے ...... میں علماء دیوبند کا نوکر ...... میں علماء دیوبند کا خادم ...... میں اکابرین علماء دیوبند کے مسلک پر رہتے ہوئے انکی جوتی سیدھی کرنیوالا ...... کیوں نہ کروں؟ ...... میں حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا ہوں ......تو نبی ﷺ کے روضہ پر بیٹھے نظر آ رہے ہیں ...... میں مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا ہوں ...... تو نبی ﷺ کے قدموں میں سوئے ہوئے نظر آتے ہیں ...... میں مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا ہوں ہوں تو میرے محبوبؐ کے قدموں میں لیٹے نظر آتے ہیں۔

نہیں نہیں! ...... مجھے ایسے لگتا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کا روضہ دیکھ کر فرمایا ہوگا......

کہ تو سوہنا، تیرا ہے گنبد سوہنا، تے سوہنا شہر مدینہ
اوراجے تکے تکے، نہ انکھی رجیاں، اوراجے نہیں ٹھریا سینہ

علماء دیوبند کا عقیدہ! ......

قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی عند قبری سمعتہ

نبی پاک ﷺ کی حیات اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا **عند القبر** صلوۃ وسلام کا سماع ...... یہ اکابرین علماء دیوبند کا عقیدہ ہے، ٹھیک ہے؟ ......

میرے معزز سامعین ......توجہ کریں! بات سمجھیں! اللہ اکبر یا حی یاقیوم

مولانا بیان کر رہے تھے **انک میت وانھم میتون** ......؟ میں تو عالم نہیں ہوں ...... میں تو اپنے ذوق میں باتیں کرتا ہوں ...... نبی پاک ﷺ پر تمام طریقے استعمال کئے مشرکوں نے ...... نبی پاک ﷺ نے توحید بیان کرنا نہیں چھوڑی ...... جب تنگ آ گئے تو کہنے لگے ...... پتھر بھی بڑے مارے ہیں ...... گالیاں بھی بڑی نکالی ہیں ...... پاؤں کے نیچے کانٹے بھی بہت بچھائے ہیں

...... کانٹے بچھاتے، بچھاتے تھک گئے ہیں ...... یہ کانٹوں پر چلتے نہیں تھکے ...... ہم پتھر مارتے تھک گئے ہیں ...... یہ پتھر کھاتے نہیں تھکے ...... ہم گالیاں نکالتے تھک گئے ہیں ...... یہ گالیاں برداشت کرتے نہیں تھکے ...... جب آدمی چاروں طرف سے تنگ آ جائے تو پھر ایک ہی بات کہتا ہے ...... تو ...... تو کبھی مر ہی جائے تو بہتر ہے......

تو مشرک کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں! ...... یہ سوہنا بھی بہت ہے ...... بات کرتا ہے تو مول لیتا ہے ...... دیکھتا ہے تو اسکے دماغ کو حیاء سے معطر کر کے رکھ دیتا ہے نہیں، نہیں! ہم اسکا کیا کریں؟

☆ نہ اس کے حسن میں کمی ہے ...... نہ اس کے کمال میں کمی ہے......

☆ نہ اسکے جمال میں کمی ہے ...... نہ اسکے برداشت میں کمی ہے......

☆ نہ اسکے تحمل میں کمی ہے ...... نہ اسکی بردباری میں کمی ہے......

☆ نہ اس کے اخلاق میں کمی ہے ...... سارے اُک گئے، تھک گئے، پھر پتہ ہے کیا کہتے ہیں؟ ...... کہ آپ اگر مر جائیں تو اچھی بات ہے (نعوذ باللہ) یہ طعنہ مارا؟ ......

مرتو سب نے جانا ہے ...... لیکن اگر کوئی کسی کو طعنے کے طور پر کہے کہ تو مر جائے تو تکلیف تو ہوتی ہے ہر کسی کو (ہوتی ہے)! ...... انہوں نے نبی ﷺ کو کہا! ...... (معاذ اللہ) کہ تو مر جا تو بہتر ہے ...... اللہ تبارک و تعالی فرماتے ہیں! اے میرے محبوب انکو کہہ دے ......انک میت وانھم میتون

اے بیوقوفو! ...... ہم نے کب ساری زندگی اس دنیا میں رہنا ہے...... میں نے بھی اس دنیا سے چلے جانا ہے ...... اور تم نے بھی اس دنیا سے چلے جانا ہے ...... پھر آگے پتہ چل جائے گا کہ بدکار اور گستاخ کون تھا ...... سراپائے رحمت بن کر کون برستا رہا ہے...... **اللہ اکبر یا حی یا قیوم**

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھپڑ ......!

میرے معزز سامعین !...... میں گزارش کر رہا تھا کہ آیا حضرت عزرئیل علیہ السلام ...... کہا ! اللہ سلام کہتے ہیں ...... آپ کو پتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کا ؟ ...... حضرت عزرئیل علیہ السلام آیا اور کہتا ہے کہ آپ کی جان نکالنی ہے ...... حصرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک لگائی زور سے ......

توجہ ! تھپڑ لگایا زور سے ...... عزرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تجھے مارنا ہے موسیٰؑ ...... نبی علیہ السلام نے تھپڑ لگایا کہ ایسے نہ کہو ...... مرنا تو ہے ہی بخاری شریف میں واقعہ ہے ...... کھچ کے چنڈ ماری حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

میرا تصوّر ......!

توجہ کریں میرا تصور !...... بڑی معذرت کیساتھ ......

مجھے ایسے لگتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ عزرئیل بھی تو ہے ...... جان بھی تو نے نکالنی ہے ...... تھپڑ میں نے اس لئے لگایا ہے تاکہ تجھے نبی کیساتھ بولنے کا سلیقہ آ جائے ...... (سبحان اللہ) ...... مارنے کا یہ مطلب ہے کہ کھڑا کرکے پیچھے سے کہے کہ میں مارنے آیا ہوں ؟ وہ تھا عزرئیل ! جو نبیوں کا نبی ہو ؟ ...... بہر حال ......

میرے نبی ﷺ کی وفات کا دکھ تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی بڑا ہے ...... وفات کا دکھ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی بڑا ہے ...... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھو نا ...... جنہوں نے نبی ﷺ کے چہرے کو چوم کر فرمایا ...... ہائے کاش ...... یہ دن دیکھنے سے پہلے میں صدیق (رضی اللہ عنہ) مر جاتا ...... پر کملی والے یہ بات نہ دیکھتا ...... اوئے ! یہ دیکھ نا ؟ ...... آیا عزرئیل علیہ السلام ...... نبی نے زور سے طماچہ مارا ......

میرا تصور ! توجہ ...... بڑی معذرت کے ساتھ ! جا کے عزرئیل علیہ

السلام رب کو کہتا ہے...... یا اللہ میں نے تیرے نبی کو کہا کہ جان نکالنی ہے......
اس نے مجھے تھپڑ مارا ہے...... اللہ فرماتے ہیں تو نے ذرا ٹھیک بولنا تھا نا؟......
(سبحان اللہ) میرے معزز سامعین!...... اللہ اکبر یا حی یاقیوم

اللہ نے اپنے محبوبؐ کو دنیا میں رہنے کا اختیار دیا

کہنا یہ چاہتا ہوں کہ عزرائیل بیٹھا ہے...... کہتا ہے...... یا رسول اللہ سلام عرض کرتا ہوں...... اور رب العالمین بھی سلام کہتے ہیں...... اگر اجازت ہو تو! بلکہ نہیں اجازت کی بات بھی چھوڑیں...... میں پوچھنے آیا ہوں کہ کیا پروگرام ہے؟...... سبحان اللہ کہو...... تو پھر میں ایک اور جملہ کہوں! اے میرے محبوب ﷺ میں پوچھنے آیا ہوں...... کہ اس زندگی میں رہنا پسند کریں گے یا اگلی زندگی میں رہنا پسند کریں گے...... (سبحان اللہ)

یہ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے...... کہنا آپ کا کام ہے اور بات ماننا میرا کام ہے...... یہاں رہو تو پھر بھی سب سے اُونچے ہو...... وہاں رہو تو پھر بھی سب سے اونچے ہو...... یہاں رہو تو، تب بھی باکمال ہو...... وہاں رہو تو تب بھی باکمال ہو...... میری تو اس جہان سے منتقل کرنے کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے...... بتائیں!...... میرے محبوب کیا حکم ہے......اللہ اکبر یا حی یا قیوم......
آقا مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں...... میں نے ساری زندگی اپنے آپ کو نہیں دیکھا...... بلکہ رب کی رضا کو دیکھا ہے...... میں نے دیکھا ہے! کہ اگر میرے بھوکا رہنے میں رب راضی ہے تو میں بھوکا رہا ہوں...... میرے پیٹ پر پتھر باندھنے پر رب راضی ہے تو میں نے پیٹ پر پتھر باندھ لئے...... میرے مار کھانے پر اللہ راضی ہے...... تو میں نے مار کھانی برداشت کر لی ہے...... میرے بلالؓ کی تڑپ پر اللہ راضی ہے...... تو میں نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو تڑپا کے دکھا دیا ہے...... اس وقت بھی جیسے میرا رب راضی......!!! ہیں راضی

ایک اور جملہ کہتا ہوں ...... یا اللہ جیسے تو راضی ہے...... اللہ فرماتے ہیں بات تو ٹھیک ہے ...... یہی تو بات ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ جیسے تو راضی ہے...... اور میں کہتا ہوں کہ جیسے تو راضی ہے......

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ...... اے میرے محبوب ﷺ ہم نے تو آپ کو راضی کرنا ہے......اللہ اکبر یا حی یاقیوم......

عرض یہ کر رہا تھا کہ سارے انسانی عوارضات پیغمبروں کیساتھ بھی موجود ہوتے ہیں ...... اللہ کی قسم! زمین اور آسمان سے زیادہ فرق موجود ہوتا ہے...... اسمیں مناسبت ضرور ہے...... مرتبے کی کوئی مناسبت نہیں ...... احکام کی کوئی مناسبت نہیں ...... عظمت کی کوئی مناسبت نہیں ......اللہ اکبریا حی یا قیوم

میرے معزز سامعین! ...... جیسے سب کی قبریں ہیں؟ ...... آپ کے مرنے کے بعد آپکی بھی قبریں ہونگی ...... میرے مرنے کی بعد میری بھی قبر؟ یہ کیا ہے؟ یہ قبر ہے! تیری بھی قبر ...... میری بھی قبر......مولوی کی بھی قبر...... پیر کی بھی قبر......سب کی قبریں ہیں ......اے میرے محبوب ﷺ جہاں آپ تشریف فرما ہیں...... اللہ فرماتے ہیں کہ قبر نہ کہنا؟ نبی ﷺ سے پوچھو جنت ہے......

ایک عجیب جملہ......!

چلو ایک اور جملہ کہتا ہوں ...... جو میرے ذوق پر مبنی ہے

(میرا تصور) مجھے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ فرماتے ہیں کہ آجا...... آقا فرماتے ہیں ...... یا اللہ! عائشہؓ کا حجرہ چھوڑنے کو دل نہیں کرتا...... محبوبا آجا؟ پروردگار! عائشہؓ، طاہرہ، حمیرہ، صدیق کی بیٹی کا گھر نہیں چھوڑا جاتا...... مصطفےٰ ﷺ میری طرف آ؟ ...... میں نے تجھے جنت میں رکھنا ہے...... ! میں کہتا ہوں !...... آقاؐ نے فرمایا ہوگا ربا...... میں نے حجرہ نہیں چھوڑنا......آپ جنت کو ادھر بلالیں...... اللہ فرماتے ہیں چل ٹھیک ہے......ولسوف یعطیک ربک

فترضی...... سوہنیاں تو راضی ہے تو میں قادر ہوں......
توجہ کریں!...... ایک اور بات کہتا ہوں...... کسی کی ستر ہاتھ لمبی قبر...... کسی کی سات ہاتھ چوڑی قبر...... کسی کے لیے کچھ؟ ...... میرے نبی پاک ﷺ جہاں ہیں۔منبر سے حجرہ تک...... اوپر ہی اتنا فاصلہ ہے نیچے کتنا فاصلہ ہوگا؟......
دیکھو نا! حضور ﷺ فرماتے ہیں ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة منبر سے لیکر حجرہ تک...... حجرہ سے لیکر منبر تک...... بڑی معذرت کے ساتھ! کچھ لوگوں سے یوں معنی بھی سنا گیا ہے...... کہ منبر بھی جنت نہیں...... اور حجرہ بھی جنت نہیں...... تو نیچے والی جگہ پر کیا رب نے پلازہ بنا نا تھا؟ (نعوذ باللہ) منبر بھی الگ کر دیا اور حجرہ بھی الگ کر دیا (یعنی نکال دیا)

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

میرے لیے اکابر علماء دیوبند کی دلیل ہی کافی ہے......!

بڑی معذرت کے ساتھ! نہ مجھے کسی تمغے کی ضرورت ہے الحمدللہ ...... تحدیث بالنعمت کے طور پر نہ کسی سے مرعوب ہوں...... اور نہ میں نے کبھی یہ سمجھا ہے پتہ نہیں کیا ہو جائے گا...... سچی بات یہ ہے کہ میرے لیے سب سے بڑی دلیل جو ہے وہ اکابرین علماء دیوبند کی ہے......

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

شورش کاشمیری مرحومؒ کہا کرتے تھے...... کہ جس جنت میں مشرک جائے گا...... وہ نام لے کر کہتے تھے...... کہ میں اس جنت میں نہیں جاؤں گا...... اگر خدانخواستہ، خدانخواستہ جس دوزخ میں قاسم نانوتویؒ ہوگا ......شورش کاشمیری اس میں چھلانگ لگا دے گا...... ہمارے اکابرین کی خدمات ہیں...... علماء دیوبند کی خدمات کا ایک مستقل موضوع ہے...... اللہ نے

ویسے ہی مرتبہ دے دیا؟ ویسے ہی شان دے دی؟ ویسے ہی عظمت دے دی؟

حیات النبیؐ پر ایک عجیب واقعہ

میں عمرہ پر گیا صبح کے وقت کھڑا تھا ریاض الجنۃ میں ایک مولانا صاحب مجھے ملے ...... مجھے کہنے لگے کہ ناشتہ میرے پاس کریں؟ بغیر تعارف کے ...... میں نے کہا! میں نے تو نہیں کرنا ...... میرے ساتھ اور ساتھی ہیں ...... میں نے عذر کیا مگر انہوں نے نہیں چھوڑا! ساتھ لے گئے ...... باہر نکل کر مجھے دکھانے لگے کہ یہ سقیفہ بنی ثعلبہ ہے ...... یہ مسجد عمرؓ ہے ...... یہ مسجد ابوبکرؓ ہے ...... یہ فلاں جگہ ہے ...... یہ فلاں جگہ ہے ...... ناشتہ کیا اور ہم یوں ہی بیٹھے تو باتیں شروع ہو گئیں ...... کہ جب حضرت مدنیؒ یہاں ہوتے تھے اور پڑھاتے تھے ......تو ایک آدمی آیا اور اس آدمی نے آ کر کہا ......

کہ حضرت! ...... جو آپ کہتے ہیں حضور ﷺ کی حیات کے بارے میں ...... میرا دل نہیں مانتا ...... کہنے لگے! کہ حضرت مدنیؒ تین دن دلائل دیتے رہے ...... اس نے کہا کہ دلائل تو میرے پاس بھی ہیں ...... پھر انہوں نے ایک بات بتائی ...... کہنے لگے جب امام رازیؒ کی وفات ہونے لگی تو شیطان انکے پاس آ گیا ...... شیطان نے ان سے آ کر کہا کہ تم اللہ کو کیسے ایک مانتے ہو؟ ...... امام رازیؒ جو دلیل قائم کریں اللہ کے ایک ہونے پر ...... شیطان دلیل کے ساتھ وہ توڑ کر رکھ دے ...... انکے شیخ تھے شیخ شہاب الدین سہروری رحمۃ اللہ علیہ وضو کر رہے تھے ...... وضو کرتے ہوئے انکو کشف ہوا ...... کہ رازیؒ پھنسا ہوا ہے ...... انہوں نے وہیں سے پانی لیکر یوں چھینٹے لگائے اور کہنے لگے اے رازیؒ! اس شیطان بدمعاش سے کہو کہ میں بغیر دلیل کے مانتا ہوں کہ اللہ ایک ہے ......

حضرت مدنیؒ کی کرامت ......!

اس آدمی نے کہا کہ دل نہیں مانتا......تو شیخ مدنیؒ نے اس کو پکڑ لیا...... پکڑ کر اس کو روضہ اطہر کے سامنے لے آئے ...... کہنے لگے!......اپنی نظر سے دیکھتا ہے آج ہماری نظروں سے بھی دیکھ (سبحان اللہ)

پھر وہ آدمی کہتا ہے کہ میں ساری زندگی روتا تھا...... کہ جب میں نے حضرت مدنیؒ کے ساتھ چہرہ اٹھا کر دیکھا......تو سامنے حضورﷺ نظر آرہے تھے...... اور یہ میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان کا نام مولانا عبدالقادر قاسمی ہے۔ پیچھے سے وہ بہاول پور کے ہیں، بیس پچیس سال سے مدینہ منورہ میں رہ رہے ہیں۔

مابین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة پر روشنی:

میرے معزز سامعین!......

اگر حجرہ بھی نہ ہو ......منبر بھی نہ ہو ......تو درمیان کیسے ہوگا؟ ......درمیان تب ہوگا کہ ایک اُدھر ہو ایک اِدھر ہو...... حجرہ بھی نکال دیں، منبر بھی نکال دیں ...... پھر تو چٹیل میدان ہوگا ...... درمیان کہاں رہ گیا؟......اللہ تعالیٰ ایسی تفسیروں سے محفوظ فرمائے ...... جو تفسیریں اکابرین سے الگ کر دیں ...... جو تفسیریں اکابرین سے اعتماد کو ختم کر دیں ......

اللہ اکبر یا حیّ یا قیوم(سبحان اللہ)

ہم امام ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں یا نہیں؟ (مقلد ہیں)......اعتماد کا نام ہی تو تقلید ہے ......ایک آدمی حدیث پڑھتا ہے ......اور خود ہی عمل شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے پڑھی ہے......ہم سن کر کہتے ہیں کہ امام صاحب نے اس حدیث سے استنباط کیا......کیا ہے؟......مسئلے کتنے نکالے ہیں؟......اسی کا نام تو اعتماد ہے......

آقاﷺ کا روضہ جنت ہے......!

میرے معزز سامعین! آقاﷺ نے فرمایا......ما بین بیتی و منبری

روضة من رياض الجنة ...... منبر سے لیکر روضہ تک

اگر پیر فوت ہو جائے اس کی جگہ کو قبر کہہ لیں ...... مولوی کی قبر کو قبر کہہ لیں ...... جسکے بارے میں دل کرتا ہے ...... اسکی جگہ کو قبر کہہ لیں ...... میرے نبی کی نیند امت کی نیند جیسی نہیں ...... اور قبر بھی جنت ہے اور امت کی قبروں جیسی نہیں ...... ہر جگہ پر امتیاز موجود ہے ...... ہر جگہ پر فرق موجود ہے ...... منبر سے لیکر حجرہ تک ...... حجرہ سے لیکر منبر تک ...... یہ کیا ہے؟ اسکو جنت کا ٹکڑا کہتے ہیں

......اللہ اکبر یا حیّ یا قیوم......

اے میرے پروردگار! ...... منبر سے لیکر حجرہ تک اور حجرہ سے لیکر منبر تک جو ٹکڑا جنت ہے یہ کونسا ٹکڑا ہے ...... مشیّت کہتی ہے ...... یہ وہ ٹکڑا جنت ہے ...... جسکی قیمت ابوبکرؓ نے ادا کی ہے ...... (سبحان اللہ)

ایک اور جملہ کہوں؟

کوئی اپنی بیٹی کو جہیز میں فریج دے ...... کوئی اپنی بیٹی کو فرنیچر دے ...... کوئی اپنی بیٹی کو کوئی سامان دے ...... صدقے صدیقؓ تجھ پر ...... جس نے عائشہؓ کو جہیز میں جنت دی ہے ...... (سبحان اللہ)!

فرمایا ...... ما بين بيتى و منبرى روضة من رياض الجنة اللہ تبارک وتعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں ......

(آمین)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عقائد علماء دیوبند اہلسنت والجماعت

مرتبہ حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہٗ

جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

عقیدہ صدقِ باری تعالیٰ جل جلالہ

جوکلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا...... وہ یقیناً سچا اور واقع کے مطابق ہے اور جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہم کرے ...... وہ کافر وملحد اور زندیق ہے...... کہ اُس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

عقیدہ ختم نبوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے...... جو اس کا منکر ہے وہ کافر ہے۔

تکفیر مرزائیت

جب مدعیٔ نبوت ومسیحیت قادیانی نے...... نبوت ومسیحیت کا دعویٰ کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے کا منکر ہوا...... اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اسکے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔

زیارت روضۂ پاک صلی اللہ علیہ وسلم

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کی زیارت کرنا بہت بڑا ثواب ہے...... بلکہ واجب کے قریب ہے، اگر چہ سفر کرنے اور جان ومال خرچ کرنے سے نصیب ہو!

سفر مدینہ منورہ

سفرِ مدینہ منورہ کے وقت آنحضرت کی زیارت کی نیت کرے...... اور ساتھ ہی مسجدِ نبوی اور دیگر مقامات کی بھی نیت کرے...... بلکہ بہتر یہ ہے کہ خالص قبر شریف کی نیت کرے......

کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے۔

فضیلتِ روضۂ اطہر

زمین کا وہ حصہ جو جناب رسول اللہ ﷺ کے اعضاءِ مبارکہ کو مَس کیے ہوئے ہے...... سب سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش وکرسی سے بھی افضل ہے۔

وسیلہ کا حکم

دعا میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ جائز ہے، ان کی حیات میں بھی اور وفات کے بعد بھی۔ مثلاً یوں کہے کہ یا اللہ!...... میں بوسیلہ فلاں بزرگ دُعا کی قبولیت چاہتا ہوں۔

مسئلہ استشفاع

آپ ﷺ کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا...... اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرت میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں۔

سماع صلوٰۃ وسلام

اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی قبرِ مبارک کے پاس سے صلوٰۃ وسَلام پڑھے...... تو اس کو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بنفسِ نفیس سنتے ہیں اور دُور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ و سلام کو فرشتے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچاتے ہیں۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ

آنحضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ جسمانی مثلِ حیات دنیوی کے ہے...... بلا مکلّف ہونے اور یہ صرف روحِ مُبارک کی زندگی نہیں...... جو سب آدمیوں کو حاصل ہے۔

زیارتِ روضۂ اطہر کا طریقہ

بہتر یہ ہے کہ روضۂ مُبارک کی زیارت کے وقت...... آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کی

طرف مُنہ کر کے کھڑا ہو اور یہی حکم دُعا مانگنے کا ہے۔

عرضِ اعمال

آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔ آپ علیہ السلام پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام پہنچایا جاتا ہے۔ صلوٰۃ و سلام پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع دیتے ہیں۔

عقیدہ نبوت ورسالت

آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام وفات کے بعد بھی اپنی قبور مُبارکہ میں اسی طرح حقیقۃً نبی اور رسول ہیں جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیاتِ مبارکہ میں تھے۔

عظمتِ سید المرسلین ﷺ

آنحضرت ﷺ تمام مخلوق سے افضل ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے قرب میں کوئی شخص آپ علیہ السلام کے برابر تو کیا...... قریب بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کے سردار اور خاتم ہیں۔

توھینِ رسالت کفر ہے

جو شخص اِس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے، جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو وہ ہمارے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

علوم نبویہ کی وسعت

آنحضرت ﷺ کو تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں۔ مخلوق میں سے کوئی بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمی مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا، نہ مقرب فرشتہ...... نہ نبی ورسُول اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا...... لیکن اس سے یہ لازم نہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر وقت ہر چیز کا علم ہو۔

علومِ نبویہ کی توہین کفر ہے

جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مثلاً شیطان) کا علم آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔

فضیلتِ درود شریف

حضورِ اکرم ﷺ پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجبِ ثواب ہے، اور افضل وہ درود شریف ہے جس کے لفظ بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہیں۔

ذکرِ رسول ﷺ

وہ تمام حالات جن کا حضورِ اکرم ﷺ سے ذرا سا بھی تعلق ہے...... ان کا ذکر نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے...... چاہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادتِ مُبارکہ کا ذکر ہو...... یا کسی اور حالت کا تذکرہ ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی نیند

آنحضرت ﷺ اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ نیند میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صرف آنکھیں سوتی تھیں دل مبارک نہیں سوتا تھا۔

انبیاء علیہم السلام کے خواب

انبیاء علیہم السلام کا خواب بھی وحی کے حکم میں ہوتا ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے رُؤیَا الْاَنْبِیَاءِ وَحْیٌ کہ نبیوں کا خواب وحی ہوتا ہے (صحیح بخاری ج ۱ : ص ۲۵)

آپ ﷺ کا معجزہ

آنحضرت ﷺ نماز میں پشت کی جانب سے ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ سامنے کی جانب سے دیکھتے تھے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔ صفوں کو سیدھا کیا کرو...... کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں (صحیح بخاری ج ۱ : ص ۱۰۰)

مسئلہ تقلید

اس زمانہ میں آئمہِ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے...... ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام المسلمین حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں۔

بیعت کی ضرورت

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستگی اور شرع کے مسائلِ ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ کی بیعت ہو جو شریعت میں راسخ العقیدہ ہو، دنیا سے بے رغبت ہو، آخرت کا طالب ہو، خود بھی کامل ہو اور دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو۔

روحانیت سے استفادہ

مشائخ کی روحانیت سے استفادہ درست ہے...... مگر اس طریقہ سے جو اسکے اہل اور خواص کو معلوم ہے...... نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

نوٹ: یہ تمام عقائد "خلاصہ المھند" سے ماخوذ ہیں تفصیل کے لئے درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں۔

المھنّد علی المفنّد ،حیات انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ و السلام۔مقامِ حیات۔ ھدایۃ الحیران فی جواھر القران ۔تسکین الصدور۔علماء دیوبند کا مسلکی مزاج۔ ادراک الفضیلہ فی الدعاءبالوسیلہ . توضیح البیان لما فی ھدایۃ الحیران

آخر میں اربابِ مدارس سے گذارش ہے...... کہ اپنے اپنے مدارس میں ان عقائد کی تدریس کا اہتمام فرمائیں...... آج کل عوام تو عوام...... طلباء اور بعض علماء بھی اکابر کے ان عقائد سے واقف نہیں۔ اللہ تعالیٰ صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اس کاوش کو قبولیت سے نوازیں۔ آمین

احقر سید عبدالقدوس ترمذی غفرلہٗ

۱۲ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۰ھ